چھٹا پارہ ٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ٨٧٥ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کی نابالغ اولاد کا بیان

١٢٩٣۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حسان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انکو پیدا کیا تو وہ زیادہ جانتا ہے اس بات کو جو وہ کرنے والے ہوں گے۔

١٢٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے ان چیزوں کو جو وہ کرنے والے تھے۔

١٢٩٥۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جانور کی طرح (جو سالم پیدا ہوتا ہے) کیا تم دیکھتے ہو کہ اس میں کوئی ایسا بھی پیدا ہوتا ہے جس کے اعضا ناتمام ہوں۔

باب ٨٧٦

(یہ باب ترجمۃ الباب خالی ہے)

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء، سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ تم میں سے کس نے رات کو خواب دیکھا ہے اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو اسے بیان کرتا، آپ اسکی تعبیر بیان فرماتے جو اللہ کو منظور ہوتا چنانچہ ایک دن آپ نے ہم سے سوال کیا کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدسہ کی طرف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا شخص کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں ہتھیار یعنی ہاتھ میں ہاتھ لوہے کا آنکڑا ہے

عن موسى كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه هذا فيعود فيصنع مثله فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على رأسه بفهر أو صخرة فيشدخ بها رأسه فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إليه ليأخذه فلا يرجع إلى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد إليه فضربه قلت من هذا قالا انطلق فانطلقنا إلى نقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا يخرجون فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر قال يزيد بن هارون ووهب ابن جرير .... بن حازم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رماه الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه [illegible] نار يوقدها فصعدا بي في الشجرة فأدخلاني دارا لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل فيها شيوخ وشباب قلت طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم أما الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم

جیسے اس (بیٹھے ہوئے آدمی) کے کلے میں ڈالتا ہے یہانتک کہ وہ گدی تک پہنچ جاتا ہے پھر اسیطرح دوسرے کلپھڑے میں داخل کرتا ہے اور پہلا کلپھڑا اچھا ہوجاتا ہے تو اسکی طرف پھر آتا ہے اور اسیطرح کرتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا، آگے بڑھو ہم آگے بڑھے یہانتک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سر پر پتھر یا صخرہ (ایک بڑا پتھر) لئے کھڑا تھا جس سے اسکے سر کو کوٹتا تھا جب اسے مارتا تھا تو پتھر لڑھک جاتا تھا، اس پتھر کو لینے کیلئے جب وہ آدمی جاتا تو واپس ہونے تک اسکا سر جڑ جاتا اور ویسا ہی ہوجاتا جیسا تھا وہ پھر لوٹ کر اسکو مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے ان دونوں نے کہا آگے بڑھو چنانچہ ہم آگے بڑھے تو تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے کہ اسکا اوپر کا حصہ تنگ اور نچلا حصہ چوڑا تھا، اسکے نیچے آگ روشن تھی جب آگ کی لپٹ اوپر آتی تو وہ لوگ (جو اسکے اندر تھے) اوپر آنے کے قریب ہوجاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو پھر اس میں دوبارہ لوٹ جاتے اور اسمیں مرد اور ننگی عورتیں تھیں میں نے کہا یہ کیا ہے، انہوں نے کہا آگے چلو ہم آگے بڑھے، یہانتک کہ ہم ایک خون کی نہر کے پاس پہنچے اس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں یا جیسا کہ یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم سے روایت کیا نہر کے کنارے ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ آدمی جو نہر میں تھا سامنے آتا اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو (کنارے والا) آدمی اسکے منہ پر پتھر مارتا اور وہیں لوٹا دیتا جہاں سے آیا تھا اور جب بھی وہ قریب آتا کہ نکلے تو یہ اسکے منہ پر پتھر مارتا اور وہ وہیں لوٹ جاتا جہاں ہوتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے، انہوں نے کہا آگے بڑھو ہم آگے چلے یہانتک کہ ہم ایک سرسبز و شاداب باغیچے کے قریب پہنچے جسمیں بڑے بڑے درخت تھے اور اسکی جڑ میں ایک بوڑھا اور چند بچے تھے اور ایک شخص اس درخت کے [illegible] آگ [illegible] رہا تھا ان دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور مجھے ایسے گھر میں داخل کیا جس سے بہتر اور عمدہ گھر نہیں دیکھا اور اس میں بوڑھے اور جوان آدمی اور عورتیں اور بچے ہیں پھر مجھے اس سے نکال کر لے گئے اور ایک درخت پر چڑھایا اور مجھے ایک گھر میں داخل کیا جو بہتر اور عمدہ تھا وہاں بوڑھوں اور جوانوں کو دیکھا میں نے پوچھا تم دونوں نے مجھے رات بھر گھمایا تو اسکے متعلق بتاؤ جو میں نے دیکھا ان دونوں نے کہا بہتر، وہ آدمی جسے تم نے دیکھا کہ اس کا کلپھڑا چیرا جا رہا تھا وہ جھوٹا شخص تھا جو جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور اس سے سنکر لوگ دوسروں سے بیان کرتے تھے یہانتک کہ وہ جھوٹی بات ساری دنیا میں پھیل جاتی تھی اس کے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے تم نے دیکھا وہ وہ شخص تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا کیا

القيمة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكلوا الربوا والشيخ الذي في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحاب قالا ذلك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملت أتيت منزلك -

لیکن اس سے غافل ہو کر رات کو سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اسکے ساتھ یہی ہوتا رہیگا تنور میں جن لوگوں کو تم نے دیکھا وہ زانی لوگ تھے اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خوار تھے اور وہ ضعیف جنہیں تم نے درخت کی جڑ میں دیکھا ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے انکے اردگرد لوگوں کے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا مالک داروغہ دوزخ تھا اور پہلا گھر جس میں تم داخل ہوئے عام مومنین کا گھر تھا اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرئیل اور یہ میکائیل ہیں اپنا سر اٹھاؤ میں نے اپنا سر اٹھایا تو اپنے اوپر بدلی کی طرح ایک چیز دیکھی ان دونوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنی جگہ میں داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا تمہاری عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی جب تم اس عمر کو پورا کر لو گے تو اپنی منزل میں آجاؤ گے -

باب ۸۷۷ موت يوم الاثنين ∴

۱۲۹۷ - حدثنا معلى بن أسد قال حدثنا وهيب عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت دخلت على أبي بكر فقال في كم كفنتم النبي صلى الله عليه وسلم قالت في ثلثة أثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة وقال لها في أي يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يوم الاثنين قال فأي يوم هذا قالت يوم الاثنين قال أرجو فيما بيني وبين الليل فنظر إلى ثوب عليه كان يمرض فيه به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبي هذا وزيدوا عليه ثوبين فكفنوني فيهما قلت إن هذا خلق قال إن الحي أحق بالجديد من الميت إنما هو للمهلة فلم يتوف حتى أمسى من ليلة الثلثاء ودفن قبل أن يصبح

دوشنبہ کے دن مرنے کا بیان ∴

معلی بن اسد، وہیب، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبکرؓ کے پاس پہنچی تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا، جواب دیا کہ تین سفید سحولی کپڑوں میں جس میں نہ تو قمیص تھا اور نہ عمامہ تھا اور ان سے (عائشہؓ) پوچھا کہ کس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی، انہوں نے کہا دوشنبہ کے دن، پھر پوچھا کہ آج کون سا دن ہے میں نے کہا دوشنبہ کا دن، ابوبکرؓ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اس وقت سے لیکر رات کے وقت تک گذر جاؤنگا) پھر اس کپڑے پر نگاہ کی جو مرض کی حالت میں پہنے ہوئے تھے اسمیں زعفران کا ایک دھبہ تھا، فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو دو اور اس پر دو کپڑے اور زیادہ کر کے میرا کفن بناؤ، میں نے کہا یہ تو پرانا ہے، فرمایا کہ زندہ نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ مستحق ہے اس لئے کہ کفن تو پیپ کے لئے ہے پھر اس دن وفات نہ پائی یہاں [illegible]

باب ۸۷۸ موت الفجاءة بغتة ∴

۱۲۹۸ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال أخبرني هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم إن أمي افتلتت نفسها وأظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها أجر إن تصدقت عنها قال نعم -

اچانک موت کا بیان ∴

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک مر گئی اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ گفتگو کرتی تو خیرات کرتی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کو اجر ملے گا آپ نے فرمایا ہاں!

باب ۸۷۹ ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فأقبره أقبرت الرجل أقبره إذا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کا بیان، اقبرہ اقبرت الرجل اقبرہ کے معنی ہیں میں نے اسکے لئے قبر بنائی، قبرتہ

جعلت له قبرا وقبرته دفنته كفاتا يكونون فيها احياء ويدفنون فيها امواتا ۔

کے معنی ہیں میں نے اسکو قبر میں دفن کیا، کفاتاً کے معنی یہ ہیں کہ اسی پر زندگی بسر کرینگے اور مرنے کے بعد اسی میں دفن کیے جائیں گے

۱۲۹۹۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني سليمان عن هشام ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا ابو مروان يحيى بن ابى زكريا عن هشام عن عروة عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتعذر في مرضه اين انا اليوم اين انا غدا استبطاء ليوم عائشة فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري ودفن في بيتي ۔

اسمعیل بن سلیمان، ہشام، ح، محمد بن حرب، ابو مروان، یحیی بن ابی زکریا، ہشام، عروہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معذرت کے طور پر فرماتے کہ آج میں کہاں ہوں، کل کہاں رہوں گا، حضرت عائشہؓ کے باری کے دن کو بہت دور سمجھتے تھے جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اٹھا لیا اس حال میں کہ آپؐ میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں تھے اور میرے گھر میں دفن ہوئے۔

۱۳۰۰۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا ابو عوانة عن هلال عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد لولا ذلك ابرز قبره غير انه خشي او خشي ان يتخذ مسجدا وعن هلال قال كناني عروة بن الزبير ولم يولد لي ۔

موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ، ہلال، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس سے آپؐ نہیں اٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپؐ کی قبر ظاہر کر دی جاتی مگر یہ آپؐ کو ڈر ہوا یا لوگ ڈرے کہ کہیں مسجد نہ بنا لی جائے اور ہلال نے بیان کیا کہ عروہ نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری کوئی اولاد نہ تھی ۔

۱۳۰۱۔ حدثنا محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا ابو بكر بن عياش عن سفيان التمار انه حدثه انه راى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما ۔

محمد، عبداللہ، ابو بکر بن عیاش، سفیان تمار سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا ہے جو کوہان کی طرح ہے۔

۱۳۰۲۔ حدثنا فروة قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابيه لما سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا في بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا وظنوا انها قدم النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة لا والله ما هي قدم النبي صلى الله عليه وسلم ما هي الا قدم عمر وعن هشام عن ابيه عن عائشة انها اوصت عبد الله ابن الزبير لا تدفني معهم وادفني مع صواحبي بالبقيع لا ازكى به ابدا ۔

فروہ، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں دیوار گر گئی تو لوگ اس کے بنانے میں مشغول ہوئے تو ایک پاؤں دکھائی دیا تو لوگ ڈرے اور سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسکو جانتا ہو یہاں تک کہ ان لوگوں سے عروہ نے کہا کہ بخدا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں ہے بلکہ یہ عمرؓ کا پاؤں ہے اور ہشام بواسطہ اپنے والد عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان لوگوں کے ساتھ دفن نہ کرو بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا میں آپ کے ساتھ دفن کیے جانے کے سبب پاک نہیں کی جاؤنگی

۱۳۰۳۔ حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد قال حدثنا حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن ميمون الاودي قال رايت عمر بن الخطاب قال يا عبد الله بن عمر

قتیبہ، جریر بن عبدالحمید، حصین بن عبدالرحمن، عمرو بن میمون اودی روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو دیکھا، کہتے تھے کہ اے عبداللہ تو ام المومنین عائشہؓ کے پاس جا اور کہہ کہ عمر بن خطابؓ آپکو سلام کہتے ہیں پھر ان سے اجازت مانگ

اذهب الى ام المؤمنين عائشة فقل يقرأ عمر بن الخطاب
عليك السلام ثم سلها ان ادفن مع صاحبي قالت كنت
اريده لنفسي فلاوثرنه اليوم على نفسي فلما اقبل قال له
ما لديك قال اذنت لك يا امير المؤمنين قال ما كان شيء
اهم الي من ذلك المضجع فاذا قبضت فاحملوني ثم سلموا
ثم قل يستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي فادفنوني
والا فردوني الى مقابر المسلمين اني لا اعلم احدا احق
بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو عنهم راض فمن استخلفوا بعدي فهو الخليفة
فاسمعوا له واطيعوا فسمى عثمان وعليا وطلحة والزبير
وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وولج عليه
شاب من الانصار فقال ابشر يا امير المؤمنين ببشرى
الله عز وجل كان لك من القدم في الاسلام ما قد علمت
ثم استخلفت فعدلت ثم الشهادة بعد هذا كله
فقال ليتني يا ابن اخي وذلك كفافا لا علي ولا لي اوصي
الخليفة من بعدها بالمهاجرين الاولين خيرا ان يعرف
لهم حقهم وان يحفظ لهم حرمتهم واوصيه
بالانصار خيرا الذين تبوء الدار والايمان ان يقبل من
محسنهم ويعفى عن مسيئهم واوصيه بذمة الله و
ذمة رسوله ان يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل من
وراءهم وان لا يكلفوا فوق طاقتهم ٭

باب ۸۵ ما ينهى من سب الاموات ٭

۱۳۰۴ - حدثنا آدم قال شعبة عن الاعمش عن مجاهد
عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا
الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا تابعه علي
بن الجعد ومحمد بن عرعرة وابن ابي عدي عن
شعبة ورواه عبد الله ابن عبد القدوس عن
الاعمش ومحمد بن انس عن الاعمش -

باب ۸۶ ذكر شرار الموتى ٭

کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاؤں، حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ
اس جگہ کو میں اپنے لئے پسند کرتی تھی لیکن آج میں عمر رضؓ کو اپنے اوپر ترجیح
دونگی، جب عبداللہ بن عمرؓ واپس ہوئے تو عمرؓ نے فرمایا کیا خبر لے کر آئے انہوں نے کہا
کہ اے امیرالمومنین عائشہؓ نے آپکو اجازت دیدی، فرمایا آج میرے نزدیک اس خوابگاہ
میں (دفن ہونے کی جگہ) سے زیادہ کوئی چیز اہم نہ تھی، جب میں مرجاؤں تو مجھے
اٹھاکر لیجاؤ پھر سلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطابؓ اجازت چاہتے ہیں اگر وہ اجازت
دیں تو دفن کردینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردینا، میں اس امر (خلافت)
کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس
حال میں کہ آپؐ ان لوگوں سے راضی تھے میرے بعد یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں وہی
خلیفہ ہے اسکی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو اور عثمانؓ، علی، طلحہ، زبیر،
عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور ایک
انصاری نوجوان آیا اور عرض کیا کہ اے امیرالمومنین آپ اللہ بزرگ و برتر کی
بشارت سے خوش ہوں آپ کا اسلام میں جو مرتبہ تھا وہ آپ جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے
گئے تو آپ نے عدل سے کام لیا، پھر ان سب کے بعد آپ نے شہادت پائی، عمرؓ نے فرمایا اے
میرے بھتیجے کاش میرے ساتھ معاملہ مساوی ہوتا کہ اس کے سبب سے نہ مجھ پر عذاب ہوتا اور نہ ثواب
ہوتا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت
کرتا ہوں کہ انکا حق پہچانیں اور ان کی عزت کی حفاظت کریں اور میں انصار کے
ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے دارالایمان اور دارالہجرت میں جگہ دی انکے
احسان کرنیوالوں کے احسان کو قبول کریں اور انکے بروں کی برائی سے درگذر کریں اور میں
اسے وصیت کرتا ہوں اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ کا کہ انکے (ذمیوں) عہد کو
پورا کرے اور انکے دشمنوں سے لڑے اور انکی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ لادے۔

مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان ٭

آدم، اعمش، مجاہد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے
ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا
کہو اس لئے کہ وہ اس سے مل چکے ہیں جو انہوں نے پہلے بھیجا ہے علی بن
جعد، محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ سے اس کے متابع
حدیث روایت کی ہے اور اس کو ..... عبداللہ بن عبدالقدوس نے
اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے روایت کیا ٭

مردوں کی برائی بیان کرنا ٭

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ -

عمر بن حفص، حفص، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، سارے دن تیری خرابی ہو تو اسی وقت تبت یدا ابی لہب کی آیت (آخر سورت تک) اتری۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ::

كِتَابُ الزَّكوٰةِ

زکوٰۃ کا بیان

بَابُ ۹۸ وُجُوبِ الزَّكوٰةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلوٰةَ وَآتُوا الزَّكوٰةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلوٰةِ وَالزَّكوٰةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ ::

زکوٰۃ کے واجب ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ بیان کیا تو کہا کہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحم اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں ::

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ -

ابو عاصم، ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحٰق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں کو دیجائے گی۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلوٰةَ وَتُؤْتِي الزَّكوٰةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے، آپؐ نے فرمایا اس کو کیا ہوگیا ہے اس کو کیا ہوگیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت ضرور ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا کسی کو شریک نہ بنا، نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر اور بہز کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے محمد بن عثمان اور انکے والد عثمان بن عبداللہ

سمعا موسى بن طلحة عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا قال ابو عبد الله اخشى ان يكون محمد غير محفوظ انما هو عمرو۔

نے بیان کیا کہ موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے ابو ایوب سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ابو عبداللہ نے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو بلکہ وہ عمرو ہو۔

۱۳۰۸۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا عفان بن مسلم قال حدثنا وهيب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن ابى زرعة عن ابى هريرة ان اعرابيا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا۔

محمد بن عبدالرحیم، عفان بن مسلم، وہیب، یحییٰ بن سعید بن حیان ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہوں آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ تو اس اعرابی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا، جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی جنتی دیکھنا اچھا معلوم ہو تو اس شخص کی طرف دیکھے

۱۳۰۹۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن ابى حيان قال حدثنى ابو زرعة عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا۔

مسدد، یحییٰ بن ابی حیان، ابوزرعہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۰۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا ابو جمرة قال سمعت ابن عباس يقول قدم وفد عبد القيس على النبى صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ان هذا الحى من ربيعة قد حالت بيننا وبينك كفار مضر ولسنا نخلص اليك الا فى الشهر الحرام فمرنا بشىء نأخذه عنك وندعو اليه من وراءنا قال آمركم باربع وانهاكم عن اربع الايمان بالله وشهادة ان لا اله الا الله وعقد بيده هكذا واقام الصلوة وايتاء الزكوة وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت وقال سليمان وابو النعمان عن حماد الايمان بالله شهادة ان لا اله الا الله۔

حجاج بن منہال، حماد بن زید، ابو جمرہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اور ہم آپ کی طرف صرف حرام کے مہینوں میں آنے کا موقعہ پاتے ہیں اس لئے آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کریں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو اس کی طرف دعوت دیں، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں (۱) اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور یہ کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور میں تمہیں دبا، حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں اور سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کیا کہ اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۳۱۱۔ حدثنا ابو اليمان الحكم بن نافع قال اخبرنا شعيب بن ابى حمزة عن الزهرى قال حدثنا عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان ابا هريرة

ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور

قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

عرب کے بعض قبیلے کافر ہو گئے تو عمرؓ نے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح لڑیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کروں یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچا لیا مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے ابوبکرؓ نے فرمایا، واللہ میں اس شخص سے جہاد کرونگا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کی، زکوٰۃ تو مال کا حق ہے بخدا اگر انہوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے پر میں ان سے جنگ کرونگا، عمرؓ نے فرمایا کہ بخدا اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھولدیا تھا تو میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

بَاب ۸۹۳ اَلْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؞

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنے کا بیان (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ؞

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، اسمٰعیل، قیس روایت کرتے ہیں کہ جریر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

بَاب ۸۹۴ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ؞

زکوٰۃ نہ دینے والے کے گناہ کا بیان اور اللہ کا قول کہ جو لوگ سونا اور چاندی کا خزانہ بناتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ما کنتم تکنزون تک یعنی چکھو اس چیز کا مزا جو تم خزانہ بنا کر رکھتے تھے ؞

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَاْتِيْ بِبَعِيْرٍ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ لَهٗ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ

ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب، ابوالزناد، عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ اپنے مالک کے پاس پہلے سے زیادہ موٹا تازہ ہو کر آئیں گے جبکہ اس میں سے اس کا حق نہ دیا ہو اور اپنے پاؤں سے اپنے مالک کو روندیں گے اور بکریاں اپنے مالک کے پاس زیادہ موٹی ہو کر آئیں گی جبکہ ان بکریوں میں سے اس کا حق نہ ادا کیا ہو اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ پانی پر پہنچ کر دودھ دوہا جائے اور نہ آئے تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن اس حال میں کہ بکری اس کی گردن پر ہو اور ممیارہی ہو اور وہ پکارے محمد (صلعم مدد کیجیے) اور میں کہوں کہ اب میرے اختیار میں کچھ نہیں میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا اور نہ آئے کوئی شخص اونٹ لیکر اس حال میں کہ وہ اونٹ اس کی گردن پر سوار ہو اور چلا رہا ہو پھر وہ پکارے یا محمد (صلعم مدد کیجیے) اور میں کہوں

لك شيئا قد بلغت۔

۱۳۱۴۔ حدثنا علي ابن عبد الله قال حدثنا هاشم ابن القاسم قال حدثنا عبد الرحمن ابن عبد الله ابن دينار عن ابيه عن ابي صالح ن السمان عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيمة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيمة ثم ياخذ بلهزمتيه يعني بشدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون بما اتهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة۔

باب ۸۸۵ ما ادى زكوته فليس بكنز لقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس اواق صدقة

۱۳۱۵۔ حدثنا احمد بن شبيب بن سعيد قال حدثنا ابي عن يونس عن ابن شهاب عن خالد بن اسلم قال خرجنا مع عبد الله بن عمر فقال اعرابي اخبرني عن قول الله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة قال ابن عمر من كنزها فلم يؤد زكوتها فويل له انما كان هذا قبل ان تنزل الزكوة فلما انزلت جعلها الله طهرا للاموال۔

۱۳۱۶۔ حدثنا اسحق بن يزيد قال اخبرنا شعيب بن اسحق قال انا الاوزاعي قال اخبرني يحيى بن ابي كثير ان عمرو بن يحيى بن عمارة اخبره عن ابيه يحيى بن عمارة بن ابي الحسن انه سمع ابا سعيد يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس اواق صدقة ولا فيما دون خمس ذود صدقة ولا ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة۔

۱۳۱۷۔ حدثنا علي بن ابي هاشم سمع هشيما قال اخبرنا حصين عن زيد بن وهب قال مررت بالربذة

میرے اختیار میں کچھ نہیں میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا۔

علی بن عبد اللہ، ہاشم بن قاسم، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسکی زکوٰۃ نہ ادا کی تو اس کا مال پرانے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائیگا جس کے سر کے پاس دو چتیاں ہوں گی قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائیگا پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسیگا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں، پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ برا ہے اور قیامت کے دن وہی مال ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

جس مال کی زکوٰۃ دیجاتی ہے تو وہ کنز نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

احمد بن شبیب بن سعید، شبیب بن سعید، یونس، ابن شہاب خالد بن اسلم سے روایت ہے فرمایا کہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے قول وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کی تفسیر بتائیے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اسکو جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لئے خرابی ہے اور یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا حکم ہے، جب زکوٰۃ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنایا۔

اسحٰق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحیی بن ابی کثیر عمرو بن یحیی بن عمارہ، اپنے باپ یحیی بن عمارہ بن ابی الحسن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق سے کم (غلہ یا کھجور) میں زکوٰۃ ہے۔

علی بن ابی ہاشم، ہشیم، حصین، زید بن وہب روایت کرتے ہیں کہ میں ربذہ سے گزرا تو ابو ذر سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کو اس مقام میں کس چیز نے

فاذا انا بابي ذر فقلت له ما انزلك منزلك هذا قال كنت
بالشام فاختلفت انا ومعاوية في الذين يكنزون الذهب
والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله قال معاوية نزلت
في اهل الكتاب فقلت نزلت فينا وفيهم فكان بيني و
بينه في ذلك فكتب الى عثمان يشكوني فكتب الي عثمان
ان اقدم المدينة فقدمتها فكثر علي الناس حتى كانهم
لم يروني قبل ذلك فذكرت ذلك لعثمان فقال لي
ان شئت تنحيت فكنت قريبا فذاك الذي انزلني
هذا المنزل ولو امروا علي حبشيا لسمعت واطعت۔

۱۳۱۸۔ حدثنا عياش قال حدثنا عبد الاعلى قال
حدثنا الجريري عن ابي العلاء عن الاحنف بن قيس قال
جلست ح وحدثني اسحاق بن منصور قال حدثنا
عبد الصمد قال حدثني ابي قال حدثنا الجريري
قال حدثنا ابو العلاء بن الشخير ان الاحنف بن قيس
حدثهم قال جلست الى ملاء من قريش فجاء رجل
خشن الشعر والثياب والهيئة حتى قام عليهم فسلم
ثم قال بشر الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم
ثم يوضع على حلمة ثدي احدهم حتى يخرج من نغض
كتفه ويوضع على نغض كتفه حتى يخرج من حلمة
ثديه يتزلزل ثم ولى فجلس الى سارية وتبعته
وجلست اليه وانا لا ادري من هو فقلت له لا ارى القوم الا
قد كرهوا الذي قلت قال انهم لا يعقلون شيئا قال لي خليلي
قال قلت ومن خليلك قال النبي صلى الله عليه وسلم يا
ابا ذر اتبصر احدا قال فنظرت الى الشمس ما بقي
من النهار وانا ارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرسلني في حاجة له قلت نعم قال ما احب ان لي مثل
احد ذهبا انفقه كله الا ثلاثة دنانير وان هؤلاء لا
يعقلون شيئا انما يجمعون الدنيا لا والله لا
اسالهم دنيا ولا استفتيهم عن دين حتى القى الله

اتارا انہوں نے بتایا میں شام میں تھا تو مجھ میں اور معاویہ میں آیت یکنزون الذھب والفضۃ الخ
کی تفسیر میں اختلاف ہوا معاویہؓ نے کہا آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے
میں نے کہا ہمارے اور اہل کتاب دونوں کیلئے نازل ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں میری
ان سے خوب بحث ہوئی، انہوں نے عثمانؓ کو میری شکایت کا خط لکھا، عثمانؓ نے
مجھے لکھا کہ مدینہ چلے آؤ چنانچہ میں چلا آیا تو لوگوں کا میرے پاس اس طرح ہجوم ہونے
لگا گویا اس سے پہلے ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہی نہ تھا میں نے عثمانؓ سے کہا تو انہوں نے
فرمایا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو ایسی جگہ گوشہ نشیں ہو جاؤ جو مدینہ کے قریب ہو
یہی چیز تھی جس کے سبب سے میں اس جگہ میں مقیم ہوں اور اگر مجھ پر کسی حبشی کو امیر مقرر
کر دیں تو میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

عیاش، عبدالاعلیٰ، جریری، ابوالعلاء، احنف بن قیس، ح
اسحاق بن منصور، عبدالصمد، عبدالوارث، جریری، ابوالعلاء
بن شخیر، احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک جماعت میں
بیٹھا تھا تو ایک شخص آیا جس کے بال اور کپڑے سخت موٹے تھے اور شکل سے
پراگندگی ظاہر ہوتی تھی، یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو کر اس نے
سلام کیا اور کہا کہ مال جمع کرنے والوں کو خوشخبری دیدو کہ ایک پتھر جہنم
کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر وہ ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو ان کے
مونڈھے کی ہڈی کے پاس سے (آر پار ہو کر) نکل جائیگا اور وہ پتھر ہلتا رہے گا
پھر وہ مڑا اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس کے
پاس بیٹھ گیا اور میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے میں نے اس سے کہا کہ
میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات سے ناراض ہوئے جو تم نے کہی ہے اس نے
کہا وہ کچھ بھی نہیں سمجھے حالانکہ میرے خلیل (دوست) نے کہا ہے، میں نے پوچھا
آپ کے خلیل کون ہیں کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اے ابوذر کیا تم احد
پہاڑ کو دیکھتے ہو، میں نے آفتاب کو دیکھا کہ دن کا کتنا حصہ باقی رہ گیا ہے
اور میں گمان کرنے لگا کہ (شاید) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ضرورت
کے لئے بھیجیں گے۔ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں
کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین اشرفیوں کے سوا میں کل
خرچ (خیرات) نہ کر دوں اور یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے یہ لوگ دنیا جمع کرتے
ہیں اور بخدا میں ان سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور نہ دین کے
متعلق کوئی بات ان سے پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔

بَابُ ۸۸۶ اِنْفَاقِ الْمَالِ فِی حَقِّہٖ ∴

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا.

بَابُ ۸۸۷ الرِّیَآءِ فِی الصَّدَقَۃِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِیْدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰی ∴

بَابُ ۸۸۸ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَدَقَۃً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ∴

بَابُ ۸۸۹ الصَّدَقَۃِ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ لِقَوْلِہٖ

اللّٰہِ تَعَالٰی یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ∴

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ھُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِہٖ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَہٗ سُلَیْمَانُ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ وَقَالَ وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ

مال کا اس کے حق میں خرچ کرنے کا بیان ∴

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسد صرف دو چیزوں میں جائز ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسکو راہ حق پر خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم) دی اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

صدقہ میں ریا کرنے کا بیان، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بنا پر کہ اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال دوسروں کو دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا آخر آیت واللہ لایھدی القوم الکافرین (اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا) تک ابن عباسؓ نے کہا صلدا کے معنی ہیں ایسی چیز جس پر کوئی چیز نہ ہو اور عکرمہؓ نے بیان کیا کہ وابل سے مراد شدید بارش ہے اور طل سے مراد تری ہے ∴

چوری کے مال سے صدقہ مقبول نہ ہوگا اور صرف پاک کمائی کی خیرات مقبول ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھی بات اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا جائے اور اللہ تعالیٰ غنی اور بردبار ہے ∴

پاک کمائی سے خیرات کرنے کا بیان اس لئے کہ اللہ نے فرمایا، اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکر گنہگار کو پسند نہیں کرتا تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے نزدیک ہے ان پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ∴

عبداللہ بن منیر، ابوالنضر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا تو اللہ اسکو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے پھر اس خیرات کرنے والے کے لئے پالتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہانتک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہے سلیمان نے ابن دینار سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور ورقاء نے بسند ابن دینار، سعد بن یسار، ابوہریرہؓ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اس کو مسلم بن ابی مریم، زید بن اسلم اور سہیل نے بہ سند ابو صالح، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

اس زمانہ سے پہلے صدقہ کرنے کا بیان جب کوئی خیرات لینے والا نہ ہوگا

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا۔

آدم، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ تم پر آئے گا، جب ایک آدمی اپنی خیرات لے کر پھرے گا تو اس کا لینے والا کسی کو نہ پائے گا اور آدمی اس سے کہے گا کہ اگر تم کل خیرات لے کر آتے تو میں اسے قبول کر لیتا، آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِیْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم میں دولت کی زیادتی ہو جائے گی اور بہتی پھرے گی یہاں تک کہ مال والے کو یہ فکر رہے گی کہ کوئی شخص اس کے صدقہ کو قبول کر لیتا اور یہاں تک کہ وہ اس کو کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ شخص جس کے سامنے پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِیْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم نبیل، سعدان بن بشر، ابو مجاہد، محل بن خلیفہ طائی، عدی بن حاتم کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپؐ کے پاس دو شخص آئے ایک تو فقر و فاقہ کی شکایت کر رہا تھا اور دوسرا رہزنی اور راستے کے غیر محفوظ ہونے کا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک رہزنی کا تعلق ہے کچھ ہی دنوں بعد تم پر ایسا زمانہ آئے گا جب قافلہ مکہ کی طرف بغیر کسی پاسبان اور محافظ کے روانہ ہوگا، باقی رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی کہ تم میں سے کوئی شخص صدقہ لئے ادھر ادھر پھرے گا اور اس کو اس خیرات کا قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا پھر تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو ترجمہ کرے پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا وہ کہے گا ہاں تو پھر فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا وہ کہے گا ضرور، پھر اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو صرف آگ نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا

إلا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرى إلا النار فليتقين أحدكم النار ولو بشق تمرة فإن لم يجد فبكلمة طيبة ۔

١٣٢٤ - حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان يطوف الرجل فيه بالصدقة من الذهب ثم لا يجد أحدا يأخذها منه ويرى الرجل الواحد يتبعه أربعون امرأة يلذن به من قلة الرجال وكثرة النساء ۔

باب ۸۹۱ اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة إلى قوله من كل الثمرات ۔

١٣٢٥ - حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد قال حدثنا أبو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة عن سليمان عن أبي وائل عن أبي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مرائي وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا إن الله لغني عن صاع هذا فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية ۔

١٣٢٦ - حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمرنا بالصدقة انطلق أحدنا إلى السوق فيحامل فيصيب المد وإن لبعضهم اليوم لمائة ألف ۔

١٣٢٧ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت عدي بن حاتم قال سمعت النبي صلى الله

تو ادھر بھی اسے صرف آگ ہی نظر آئے گی، اس لئے تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعہ سے ہی، اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں ہی اچھی کہے۔

محمد بن علاء، ابو اسامہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص صدقہ کا سونا لے کر گھومے گا، لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے اور انہیں میں ایک ایسا شخص بھی نظر آئے گا کہ اس کے پیچھے اس کی پناہ میں مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی کے سبب سے چالیس عورتیں ہوں گی۔

اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو یا تھوڑا سا صدقہ دیکر آگ سے بچو اور ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا جوئی کے لئے اور اپنے دل کو ٹھیک رکھ کر خرچ کرتے ہیں، اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہے من كل الثمرات تک ۔

ابو قدامہ، عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری، شعبہ، سلیمان، ابو وائل ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم لوگ مزدوری کرتے تھے تو ایک شخص آیا، اس نے بہت سامان صدقہ کیا، لوگوں نے کہا یہ شخص ریا کار ہے، دوسرا شخص آیا تو اس نے ایک صاع صدقہ کیا، لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس ایک صاع سے مستغنی ہے، تو آیت الذين يلمزون آخر تک نازل ہوئی، (یعنی جو لوگ ان مسلمانوں کو جو صدقہ دینے میں زیادتی کرتے ہیں اور ان لوگوں کو جو مشقت سے مال حاصل کرتے ہیں عیب لگاتے ہیں)۔

سعید بن یحییٰ، یحییٰ، اعمش، شقیق، ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے بعض آدمی بازار جاتا اور مزدوری کر کے ایک مد حاصل کرتا، اور آج ان میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، عبد اللہ بن معقل، عدی بن حاتمؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو اس سے صدقہ

عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة۔

دے کر آگ سے بچو۔

۱۳۲۸۔ حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة رض قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها ثم قامت فخرجت ودخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي من هذه البنات بشيء كن له سترا من النار۔

بشر بن محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتی ہوئی آئی، اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا تو میں نے وہ کھجور اسے دے دی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہوگئی اور چل دی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے آپؐ سے یہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا کہ جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے حجاب ہوں گی۔

باب ۸۹۲ فضل صدقة الشحيح الصحيح

لقوله تعالى وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي احدكم الموت الى آخرها وقوله تعالى يا ايها الذين آمنوا انفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة الآية۔

بخیل کے تندرستی کی حالت میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تمکو دی قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آئے آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تمکو دی قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی اور نہ شفاعت، آخر آیت تک۔

۱۳۲۹ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارة بن القعقاع قال حدثنا ابو زرعة قال حدثنا ابو هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتامل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان۔

موسیٰ بن اسمعیل، عبد الواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہے، بخیل ہے اور فقر سے ڈرتا ہے اور مالداری کی امید کرتا ہے اور نہ توقف کر اتنا کہ جان حلق تک آپہنچے اور تو کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کیلئے ہے اور اتنا مال فلاں شخص کو دیدیا جائے حالانکہ اب تو وہ مال فلاں کا ہو ہی چکا۔

باب ۸۹۳

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۳۳۰ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا ابو عوانة عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، فراس، شعبی، مسروق حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون شخص آپ کو جلدی ملے گا آپؐ نے فرمایا کہ تم میں جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے، ان بیویوں نے ایک چھڑی لے کر

أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ٭

بَابٌ ۸۹۴ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٭

بَابٌ ۸۹۵ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٭

بَابٌ ۸۹۶ إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ٭

۱۳۳۱ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ

اپنے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا تو سودہؓ کا ہاتھ زیادہ لمبا تھا بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے، چنانچہ (حضرت زینبؓ) سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں اور وہ صدقہ بہت پسند کرتی تھیں۔

علانیہ صدقہ کرنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ اپنا مال رات اور دن کھلم کھلا اور پوشیدہ طور پر خرچ کرتے ہیں تو ان کو ان کا اجر ان کے رب کے پاس ملے گا اور نہ تو ان پر خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ٭

پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کا بیان، ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک مرد جس نے اس طرح چھپا کر خیرات کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول اگر تم خیرات علانیہ کرو تو اچھا ہے اور اگر پوشیدہ طور پر کرو تو یہ بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے گناہوں کو دور کر دیگا اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو ٭

جب کسی مالدار آدمی کو صدقہ دے اور وہ نہ جانتا ہو ٭

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں صدقہ کروں گا چنانچہ وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں دیدیا، لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ چور کو صدقہ دیا گیا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے میں صدقہ کرونگا چنانچہ وہ صدقہ لیکر نکلا اور وہ ایک زناکار عورت کو دیدیا تو لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ ایک زناکار عورت کو صدقہ دیدیا گیا تو اس نے کہا کہ اے میرے اللہ ایک زناکار عورت کو صدقہ دینے پر تیرے لئے ہی تعریف ہے میں صدقہ کروں گا چنانچہ پھر وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک مالدار کو دیدیا تو لوگ اس کے متعلق گفتگو کرنے لگے کہ ایک مالدار آدمی کو صدقہ دیا گیا تو اس نے کہا اے میرے اللہ چور، زناکار عورت اور مالدار آدمی کو صدقہ دینے پر تیرے ہی لئے تعریف ہے چنانچہ وہ صدقہ مقبول ہوا اور اس سے کہا گیا کہ چور کو جو تم نے صدقہ دیا وہ اس لئے مقبول ہوا کہ شاید وہ چوری سے باز رہے اور زناکار عورت شاید زنا سے بچے

تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

اور مالدار کو شاید عبرت ہو اور جو اس کو اللہ نے دیا ہے وہ اس سے خرچ کرے۔

باب ۸۹ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهٖ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ۔

اپنے بیٹے کو خیرات دینے کا بیان، اس حال میں کہ اسے خبر نہ ہو۔

۱۳۳۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَخَاصَمْتُهٗ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ ۔

محمد بن یوسف، اسرائیل، ابوالجویریہ، معن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں، میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک جھگڑا لیکر آپ کے پاس حاضر ہوا، میرے والد یزید نے چند دینار صدقہ کیلئے نکالے تھے تو اس کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا میں آیا تو لے لیا پھر میں اسکو لیکر میں اپنے والد کے پاس آیا تو میرے والد نے کہا کہ بخدا میرا تجھ کو دینے کا ارادہ نہ تھا چنانچہ میں یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے یزید تجھے وہ ملے گا جس کی تو نے نیت کی اور اے معن وہ تیرا ہے جو تو نے لے لیا۔

باب ۹۸ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ ۔

دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے کا بیان۔

۱۳۳۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مُّعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سات آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں لے گا جب اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، امام عادل، جوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت ہی میں ہوئی ہو، وہ مرد جس کا دل مسجد سے لگا ہو، وہ دو مرد جنہوں نے اللہ ہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی ہو اور اس پہ قائم رہے ہوں اور اسی لئے جدا ہوئے ہوں، وہ مرد جس کو منصب والی اور حسین عورت نے (برائی کیلئے) بلایا اور اس مرد نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانتا ہو کہ دایاں ہاتھ کیا دے رہا ہے، اور وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۱۳۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ

علی بن جعد، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو، عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص خیرات کا مال لے کر نکلے گا تو وہ شخص (جسے خیرات دینے جائے گا) کہے گا کہ اگر تم اسے کل لے کر آتے تو میں اسے لے لیتا آج تو نہیں

أقبلتها منك فأما اليوم فلا حاجة لي فيها

باب ۸۹۹ من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه وقال أبو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم هو أحد المتصدقين

۱۳۳۵ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا جرير عن منصور عن شقيق عن مسروق عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها أجرها بما أنفقت ولزوجها أجره بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض شيئا

باب ۹۰۰ لا صدقة إلا عن ظهر غنى ومن تصدق وهو محتاج أو أهله محتاج أو عليه دين فالدين أحق أن يقضى من الصدقة والعتق والهبة وهو رد عليه ليس له أن يتلف أموال الناس وقال النبي صلى الله عليه وسلم من أخذ أموال الناس يريد إتلافها أتلفه الله إلا أن يكون معروفا بالصبر فيؤثر على نفسه ولو كان به خصاصة كفعل أبي بكر حين تصدق بماله وكذلك آثر الأنصار المهاجرين ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن إضاعة المال فليس له أن يضيع أموال الناس بعلة الصدقة وقال كعب بن مالك قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة إلى الله وإلى رسوله قال أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك قلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر

۱۳۳۶ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول

اس کی ضرورت نہیں ہے۔

اس شخص کا بیان جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا اور ابوموسیٰ رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں شمار ہوگا۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، شقیق، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر سے کھانا خیرات کرے بشرطیکہ فساد کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اجر ملے گا اس سبب سے کہ اس نے خیرات کیا اور اس کے شوہر کو ثواب ملے گا اس سبب سے کہ اس نے کمایا اور خازن کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے، ان میں سے بعض بعض کے اجر کو کم نہیں کریگا۔

صدقہ اسی صورت میں جائز ہے کہ اس کی مالداری قائم رہے اور جس نے خیرات کیا اس حال میں کہ وہ آپ کا محتاج ہے یا اس کے گھر والے محتاج ہیں یا اس پر دین ہے تو دین کا ادا کرنا صدقہ سے اور آزادی اور ہبہ سے زیادہ مستحق ہے اور وہ اس پر پھیر دیا جائیگا، اسے یہ حق نہیں کہ لوگوں کے مال کو تلف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کے مال لئے اور اس کا ارادہ اسے تلف کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کردے گا بشرطیکہ وہ صبر میں مشہور ہو اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دے سکتا ہو اگرچہ اسے احتیاج ہو جیسے حضرت ابوبکرؓ نے کیا کہ جب اپنا مال صدقہ کیا (تو سارا مال دیدیا) اور اسی طرح انصار نے مہاجرین کو ترجیح دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اس لئے اسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال، صدقہ کی بنا پر تباہ کرے اور کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ کی (مقبولیت) کے سبب سے چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول پر نثار کرکے اس سے دست بردار ہو جاؤں، آپ نے فرمایا کہ اگر تو اپنا کچھ مال روک رکھے تو زیادہ بہتر ہے، میں نے کہا کہ میرا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اسے روک رکھتا ہوں۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ صدقہ وہ بہتر ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو کہ تیری نگرانی میں ہیں۔

۱۳۳۷۔ حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا هشام عن ابيه عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وخير الصدقة ما كان عن ظهر غنى ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله وعن وهيب قال حدثنا هشام عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا :۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، عروہ، حکیم بن حزام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے اور (صدقہ) شروع کر ان لوگوں سے جو تیری نگرانی میں ہوں اور بہتر صدقہ وہ ہے جس کو دیکر آدمی مالدار رہے اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص بے پرواہی چاہے تو اللہ اسے بے پروا بنا دیتا ہے، اور وہیب نے بہ سند ہشام، عروہ، ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا :۔

۱۳۳۸۔ حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف والمسألة اليد العليا خير من اليد السفلى فاليد العليا هي المنفقة والسفلى هي السائلة :۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (دوسری سند) عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ آپؐ منبر پر تھے اور صدقہ کا اور سوال سے بچنے اور سوال کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

باب ۹۰۱ المنان بما اعطى لقوله عز وجل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا منا ولا اذى الاية :۔

اس چیز پر احسان جتلانے والے کا بیان جو اس نے دی اس لئے

کہ اللہ نے فرمایا جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کئے پر احسان نہیں جتلاتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں آخر آیت تک

باب ۹۰۲ من احب تعجيل الصدقة من يومها :۔

اس شخص کا بیان، جو صدقہ دینے میں عجلت کو پسند کرتا ہے :۔

۱۳۳۹۔ حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة ان عقبة ابن الحارث حدثه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر فاسرع ثم دخل البيت فلم يلبث ان خرج فقلت او قيل له فقال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته فقسمته

ابو عاصم، عمر بن سعید ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، پھر جلدی روانہ ہو گئے گھر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد باہر نکلے تو میں یا کسی اور نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں گھر میں مال صدقہ سے ایک ٹکڑا سونے کا چھوڑ آیا تھا میں نے ناپسند کیا کہ اس کی موجودگی میں رات گذاروں اس لئے میں نے اسے تقسیم کر دیا۔

باب ۹۰۳ التحريض على الصدقة والشفاعة فيها :۔

صدقہ پر رغبت دلانے اور اس کی سفارش کرنے کا بیان :۔

۱۳۴۰۔ حدثنا مسلم قال حدثنا الشعبة قال حدثنا عدي عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فصلى ركعتين لم

مسلم، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے اور دو رکعت اس طرح نماز پڑھی کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد نماز پڑھی پھر آپ

يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ ۔

عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور انہیں حکم دیا کہ خیرات کریں تو عورتیں اپنی بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ بْنُ اَبِي مُوسَى عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابوبردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ ابوبردہ بن ابی موسیٰ ابوموسیٰ (اشعریؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپؐ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ ہمیں فرماتے کہ سفارش کرو تم بھی اجر دیئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ ۔

صدقہ بن فضل، عبدہ ہشام، فاطمہ (بنت منذر) اسماء سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات نہ روکو ورنہ تم سے روک لیا جائے گا۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ ۔

عثمان بن ابی شیبہ عبدہ سے روایت کرتے ہیں بیان کیا کہ تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا۔

بَابُ ۹۰۴ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ ۔

جہاں تک ہوسکے خیرات کرنے کا بیان۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ ۔

ابوعاصم، ابن جریج ح، محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا کہ (روپیہ، پیسہ) تھیلی میں بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی بند کر کر رکھے گا اور جہاں تک ہوسکے خیرات کرتی رہو۔

بَابُ ۹۰۵ اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ ۔

صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ

قتیبہ، جریر، اعمش، ابووائل، حذیفہ بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب نے فرمایا تم میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے متعلق حدیث یاد ہے میں نے کہا مجھے یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا عمر بن خطاب نے فرمایا تم اس پر زیادہ دلیر ہو بتاؤ آپ نے کیا فرمایا، میں نے کہا آپ نے فرمایا انسان کیلئے اپنی بیوی بچے اور پڑوسی میں ایک فتنہ ہوتا ہے، نماز، صدقہ اور اچھی بات اس کیلئے کفارہ ہے اور سلیمان نے کہا کبھی اس طرح کہتے کہ نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا (اس کا کفارہ ہے) عمرؓ نے فرمایا میرا مقصد یہ نہیں میرا مقصد تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ أُرِيْدُ وَلٰكِنِّي أُرِيْدُ
الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ بَأْسٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ
الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهٗ إِذَا
كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهٗ
مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ
عُمَرُ قَالَ قُلْنَا أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ
دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ
بِالْأَغَالِيْطِ -

بَابٌ ٩٠٦ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ ؞

١٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ
بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ
كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ
وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ -

بَابٌ ٩٠٧ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ ؞

١٣٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ
الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا
وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ -

١٣٤٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ
الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِي
أُمِرَ لَهٗ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ ؞

موجوں کی طرح موج مارے گا، حذیفہ نے کہا، میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپکو اس سے کوئی
خطرہ نہیں اس لئے کہ آپکے درمیان اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے
عمرؓ نے پوچھا کیا وہ بند دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائیگا میں نے جواب دیا نہیں بلکہ
توڑا جائیگا انہوں نے کہا کہ جب وہ توڑا جائیگا تو کیا پھر کبھی بند نہ ہوگا میں نے جواب دیا
ہاں (کبھی بند نہ ہوگا) ابو وائل کا بیان ہے کہ ہم اس بات سے ڈرے کہ حذیفہ سے پوچھیں
دروازہ کون ہے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھو انہوں نے حذیفہ سے پوچھا تو
انہوں نے کہا عمرؓ (ہیں)، ہم نے کہا کیا عمر جانتے ہیں کہ کس کو مراد لیتے ہو انہوں نے کہا
ہاں (اس یقین کے ساتھ جانتے ہیں) جس طرح ہر آنے والے دن کے بعد رات کے آنے کا
یقین ہوتا ہے اور یہ اس لئے کہ جو حدیث میں نے بیان کی ہے اس میں غلطی نہیں ہے۔

اس شخص کا بیان جس نے حالت شرک میں صدقہ کیا، پھر مسلمان ہو گیا۔

عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ حکیم بن حزام
بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان چیزوں کے متعلق بھی
مجھے بتلائیے جو میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا، مثلاً صدقہ، غلام
آزاد کرنا، صلہ رحمی، تو کیا ان پر بھی مجھے اجر ملے گا تو اس پر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی انہی پچھلی نیکیوں کی وجہ سے ہی
تو مسلمان ہوا ہے۔

خادم کے اجر کا بیان جب وہ اپنے مالک کے حکم سے خیرات کرے بشرطیکہ گھر بگاڑنے کی نیت نہ ہو۔

قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابو وائل، مسروق، عائشہؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے کھانے میں
سے خیرات کرے بشرطیکہ گھر خراب کرنے کی نیت نہ ہو تو اسکو (اس صدقہ
کے سبب سے) اور اس کے شوہر کو اس کی کمائی کے سبب سے اجر ملے گا اور
خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مسلمان خزانچی
جو امانتدار ہو اور (اپنے مالک کا حکم) نافذ کرے اور بعض دفعہ یہ بھی فرمایا کہ
جس قدر اسے حکم دیا جائے پورا دے اور اس سے اس کا دل خوش ہو اور
جس کے لئے اسے حکم دیا گیا ہے اس کو دیدے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں
میں سے ایک ہے۔

باب ۹۰۸ أَجْرُ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ؀

اس عورت کے اجر کا بیان جب نے اپنے شوہر کے گھر سے کسی کو کھانا کھلایا یا صدقہ دیا بشرطیکہ گھر کی تباہی کی نیت نہ ہو ؀

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ؀

آدم، شعبہ، منصور و اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خرچ کرے، (ح)، عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، مسروق حضرت عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خرچ کرے بشرطیکہ گھر کو تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا اور اس (مرد) کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا، شوہر کے لئے اس سبب سے کہ اس نے کمائی کی اور عورت کے لئے اس سبب سے کہ اس نے خرچ کیا۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ ؀

یحییٰ بن یحییٰ، جریر، منصور، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے خیرات کرے بشرطیکہ گھر کو تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو اس کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس لئے کہ اس نے کمایا اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

باب ۹۰۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى الْآيَةَ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا ؀

اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی باتوں کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کی جگہ کیلئے آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی، آخر آیت تک اور فرشتوں کا کہنا کہ اے اللہ مال خرچ کرنے والوں کو اس کا بدل عطا فرما۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ؀

اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل (ابو بکر بن ابی اویس)، سلیمان، معاویہ بن ابی مزرد، ابو ہریرہ رضی سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔

باب ۹۱۰ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ ؀

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال ؀

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

موسیٰ، وہیب، عبداللہ، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو دو ہے کے

كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ ۔

دو کرتے پہنے ہوئے ہوں، ح (دوسری سند) ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو دو لوہے کے کرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں جو شخص خرچ کرنے والا ہے اس کے خرچ کرتے ہی وہ کرتہ کھیل جاتا ہے یا اس کے سارے جسم پر چھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشان قدم مٹ جاتے ہیں اور بخیل جب ارادہ کرتا ہے کہ کچھ خرچ کرے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے وہ اسے کشادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین (دو کرتے) کے الفاظ اس کے متابع حدیث روایت کی اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنتان (دو زرہیں) بیان کیا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر نے بہ سند ہرمز حضرت ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنتان کا لفظ روایت کیا۔

بَابُ ۹۱۱ صَدَقَةُ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۔

کمائی اور تجارت کے صدقہ کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور ان چیزوں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں آخر آیت غنی حمید تک۔

بَابُ ۹۱۲ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ ۔

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے اور جس کے پاس مال نہ ہو تو وہ اچھی باتوں پر عمل کرے۔

۱۳۵۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہ ہو آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اور خود بھی نفع اٹھائے اور خیرات کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی اس کو میسر نہ ہو تو آپ نے فرمایا حاجتمند مظلوم کی امداد کرے لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو آپ نے فرمایا اچھی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے اس کیلئے یہی صدقہ ہے۔

بَابُ ۹۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً ۔

زکوٰۃ اور صدقہ میں سے کتنا دیا جائے اور اس شخص کا بیان جس نے ایک بکری صدقہ میں دی۔

۱۳۵۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

احمد بن یونس، ابو شہاب، خالد حذاء، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ

أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجدیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے تو انہوں نے کہا کچھ نہیں سوا اس گوشت کے جو نسیبہ نے بکری میں سے بھیجدیا تھا آپ نے فرمایا کہ لاؤ اس لئے کہ خیرات اپنی جگہ پر پہنچ چکی۔

باب ۹۱۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان:۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

عبداللہ بن یوسف، مالک، عمرو بن یحیی مازنی یحیی مازنی حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (غلہ یا کھجور) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، یحیی بن سعید، عمرو اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو سنا۔

باب ۹۱۵ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ

وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ.

زکوٰۃ میں اسباب لینے کا بیان اور طاؤس کا بیان ہے کہ معاذ نے یمن والوں سے کہا کہ میرے پاس جو اور مکئی کے عوض سامان یعنی چادر یا لباس لاؤ یہ تمہارے لئے آسان ہوگا اور مدینہ میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی بہتر ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار خدا کی راہ میں روک رکھی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہوں آپ نے سامان کے صدقہ کا استثنار نہیں فرمایا چنانچہ عورتیں اپنی اپنی بالیاں اور اپنے اپنے ہار ڈالتی تھیں اور سامان میں سے سونا چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی:۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ

محمد بن عبداللہ، عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے زکوٰۃ کو وہ لکھ کر بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے فرض کیا ہے (اس میں یہ بھی تھا کہ) اور جس شخص پر بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) واجب ہو

مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء

اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو تو وہ اس سے لے لی جائیگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسکو بیس درہم یا دو بکریاں دیگا اور اگر اس کے پاس اس قیمت کی بنت مخاض نہ ہو بلکہ ابن لبون ہو تو وہ اس سے لیا جائے گا اور اس کے بدلے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۵۸ حدثنا مؤمل قال حدثنا اسمعيل عن ايوب عن عطاء بن ابي رباح قال قال ابن عباس اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلى قبل الخطبة فرای انه لم يسمع النساء فاتاهن ومعه بلال ناشر ثوبه فوعظهن وامرهن ان يتصدقن فجعلت المرأة تلقى واشار ايوب الى اذنه والى حلقه ⁂

مؤمل، اسمٰعیل، ایوب، عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی پھر آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکے ہیں تو آپ ان عورتوں کے پاس آئے اور بلال بھی اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ساتھ تھے آپ نے انکو نصیحت کی اور حکم دیا کہ صدقہ کریں چنانچہ عورتوں نے یہ چیزیں پھینکنی شروع کیں ایوب نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۹۱۶ لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع ويذكر عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ⁂

متفرق مال کو یکجا نہ کیا جائے اور نہ یکجا مال کو متفرق کیا جائے اور بہ سند سالم، ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل منقول ہے ⁂

۱۳۵۹ حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي قال حدثني ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر كتب له التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة ⁂

محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری، ثمامہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس نے ثمامہ سے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو وہ چیز لکھ بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی (منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھی) کہ زکوٰۃ کے ڈر سے نہ تو متفرق مال کو یکجا کیا جائے اور نہ یکجا مال کو متفرق کیا جائے۔

باب ۹۱۷ ما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية وقال طاؤس وعطاء اذا علم الخليطان اموالهما فلا يجمع مالهما وقال سفيان لا تجب حتى يتم لهذا اربعون شاة ولهذا اربعون شاة ⁂

کسی مال میں دو شخص شریک ہوں تو دونوں زکوٰۃ دیکر اس میں برابر سمجھ لیں، طاؤس اور عطاء نے کہا کہ جب دونوں اپنا مال بتلا دیں تو ان دونوں کا مال جمع نہیں کیا جائے گا، سفیان نے کہا کہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں پوری نہ ہو جائیں ⁂

۱۳۶۰ حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني ابي قال حدثني ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر كتب له التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ⁂

محمد بن عبداللہ، عبداللہ، ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ ان کے پاس حضرت ابوبکرؓ نے وہ چیزیں لکھ بھیجیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی تھیں اس میں یہ بھی تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو وہ دونوں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد آپس میں برابر برابر سمجھ لیں۔

باب ۹۱۸ زكوة الابل ذكره ابو بكر وابو ذر وابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ⁂

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان اس کو ابوبکرؓ، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ⁂

۱۳۶۱ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْہِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنَّ شَاْنَہَا شَدِیْدٌ فَہَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّیْ صَدَقَتَہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَیْئًا ؀

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا برا ہو تیرے لئے ہجرت کا معاملہ مشکل ہے، کیا تیرے پاس اونٹ ہے کہ تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے، اس نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا، سمندروں کے اس پار عمل کر اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

بَابٌ ۹۱۹ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ ؀

اس شخص کا بیان جس پر بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو ؀

۱۳۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ فَرِیْضَۃَ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَّعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَہَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْہَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ الْحِقَّۃُ وَعِنْدَہُ الْجَذَعَۃُ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْجَذَعَۃُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْہَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَیُعْطِیْ شَاتَیْنِ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْہَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُہٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْہَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُہٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَیْسَتْ عِنْدَہٗ وَعِنْدَہٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّہَا تُقْبَلُ مِنْہُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَیُعْطِیْ مَعَہَا عِشْرِیْنَ دِرْہَمًا اَوْ شَاتَیْنِ ؀

محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ انصاری، ثمامہ سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے انکو وہ فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا تھا جس شخص پر زکوٰۃ میں جذعہ (پانچ برس کی اونٹنی) واجب ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ (چار سال کی اونٹنی) ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے گا اور اس سے دو بکریاں اگر اس کے پاس موجود ہوں ورنہ بیس درہم لے جائیں گے اور جس شخص پر زکوٰۃ میں حقہ (چار سال کی اونٹنی) واجب ہو لیکن اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ (پانچ سال کی اونٹنی) ہو تو اس سے جذعہ لیا جائے گا اور زکوٰۃ لینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیگا اور جس پر زکوٰۃ میں حقہ واجب ہو لیکن اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے گا اور دو بکریاں یا بیس درہم دیگا اور جس پر زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لیا جائیگا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسکو بیس درہم یا دو بکریاں دیگا اور جس شخص پر زکوٰۃ میں بنت لبون واجب ہو اور اس کے پاس بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) نہ ہو بلکہ بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) ہو تو اس سے بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) لیا جائے گا اور اس کے ساتھ (زکوٰۃ دینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔

بَابٌ ۹۲۰ زَکٰوۃِ الْغَنَمِ ؀

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان ؀

۱۳۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُثَنَّی الْاَنْصَارِیُّ

محمد بن عبداللہ بن مثنی انصاری، عبداللہ بن مثنی، ثمامہ بن عبداللہ

قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له هذا الكتاب لما وجهه إلى البحرين ؞

بسم الله الرحمن الرحيم

هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي أمر الله بها رسوله فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط في أربع وعشرين من الإبل فما دونها من الغنم من كل خمس شاة فإذا بلغت خمسا وعشرين إلى خمس وثلاثين ففيها بنت مخاض أنثى فإذا بلغت ستا وثلاثين إلى خمس وأربعين ففيها بنت لبون أنثى فإذا بلغت ستا وأربعين إلى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فإذا بلغت واحدة وستين إلى خمس وسبعين ففيها جذعة فإذا بلغت يعني ستا وسبعين إلى تسعين ففيها بنتا لبون فإذا بلغت إحدى وتسعين إلى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فإذا زادت على عشرين ومائة ففي كل أربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة ومن لم يكن معه إلا أربع من الإبل فليس فيها صدقة إلا أن يشاء ربها فإذا بلغت خمسا من الإبل ففيها شاة وفي صدقة الغنم في سائمتها إذا كانت أربعين إلى عشرين ومائة شاة فإذا زادت على عشرين ومائة إلى مائتين شاتان فإذا زادت على مائتين إلى ثلاث مائة ففيها ثلاث شياه فإذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة فإذا كانت سائمة الرجل ناقصة من أربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة إلا أن يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فإن لم تكن إلا تسعين ومائة فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها ؞

باب ۷۹ لا يؤخذ في الصدقة هرمة

بن انس سے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے جب ان کو یمن کی طرف بھیجا تو یہ لکھ کر دیا (جس کا مضمون یہ تھا)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا ہے، اس لئے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب پچیس سے پینتیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) دے اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک مادہ بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دے اور جب چھیالیس ہوں تو ساٹھ تک ایک حقہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہووے، اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ (پانچ سال کی اونٹنی) دے اور چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون، اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے اور جس شخص کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے (تو لیا جا سکتا ہے) اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری واجب ہے، اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہوگی اور کسی شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے، اگر کسی شخص کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے۔

زکوٰۃ میں نہ بوڑھی اور نہ عیب دار بکری، اور نہ نر لیا جائے، مگر

وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ،

۱۳۶۴ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ،

بَابٌ ۹۲۲ اَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ،

۱۳۶۵ - **حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رض وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ،

بَابٌ ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ اَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ،

۱۳۶۶ - **حَدَّثَنَا** اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ،

بَابٌ ۹۲۴ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ،

۱۳۶۷ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا

یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے،

محمد بن عبداللہ، عبداللہ ابن مثنیٰ، ثمامہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کہ ان کو حضرت ابوبکر رض نے زکوٰۃ کا حکم لکھ کر دیا جو اللہ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں بڑھی اور عیب والی بکری نہ دی جائے اور نہ بکرا دیا جائے مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنیوالا لینا چاہے

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینے کا بیان،

ابوالیمان، شعیب، زہری، ح، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ واللہ اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ بھی روکا جو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے جہاد کروں گا، عمر رض نے کہا کہ میرے خیال میں اس ارادہ جنگ کی وجہ اس کے سوا کوئی بات نہ تھی کہ اللہ نے ابوبکر رض کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا تھا تو میں سمجھا کہ حق یہی ہے،

زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اموال نہیں لئے جائیں گے،

امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو سعید، حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ رض کو جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انھیں سب سے پہلے خدا کی عبادت کی طرف بلاؤ جب وہ اللہ تعالیٰ کو جان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں جب وہ یہ کر لیں تو انھیں بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالوں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی جب وہ یہ مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو۔ لیکن ان کے عمدہ مال لینے سے بچتے رہو،

پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں،

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے،

بَابُ ۹۲۵ زَكٰوةِ الْبَقَرِ وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ،

گائے کی زکوٰۃ کا بیان ہے ابوسعید کا بیان ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں جانوں گا اس کو جو اللہ کے پاس گائے لے کر آئے گا اور وہ بولتی ہو گی اور بعض نے خوار کے بجائے جوار کہا ہے یجأرون کے معنی ہیں وہ اپنی آواز بلند کرتے ہوں گے جس طرح گائے آواز بلند کرتی ہے،

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَوْ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَأَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، معرور بن سوید ابوذر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ان کے یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یا یہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا اسی طرح کوئی قسم کھائی کہ نہیں ہے کوئی شخص جس کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن جانور اس حال میں لائے جائیں گے کہ پہلے سے زیادہ بڑے اور موٹے ہوں گے اور اپنے کھروں سے ان کو روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب آخری جانور اس پر سے گذر جائے گا تو پھر پہلا جانور اس پر سے لوٹ کر آئے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا ابوبکر نے اس کو بہ سند ابو صالح، ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

بَابُ ۹۲۶ الزَّكٰوةِ عَلَى الْأَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ.

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کا بیان اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں ایک قرابت اور دوسرے صدقہ کا ثواب ملے گا،

۱۳۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهٖ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ابوطلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے ان کے پاس کھجور کے باغ تھے اپنے تمام مالوں میں ان کو بیرحاء بہت زیادہ محبوب تھا اس کا رخ مسجد نبوی کی طرف تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہاں جاتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے تھے انس رضؓ نے بیان کیا کہ جب آیت اتری کہ تم نیکی نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو ابوطلحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نیکی نہیں پا سکتے جب تک

فقال يا رسول الله ان الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي الي بيرحى وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث اراك الله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين فقال ابو طلحة افعل يا رسول الله فقسمها ابو طلحة في اقاربه وبني عمه تابعه روح وقال يحيى بن يحيى واسمعيل عن مالك رايح بالياء۔

۱۳۷۰ - حدثنا ابن ابي مريم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله عن ابي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في اضحى او فطر الى المصلى ثم انصرف فوعظ الناس وامرهم بالصدقة فقال ايها الناس تصدقوا فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار فقلن وبم ذلك يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رايت من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احداكن يا معشر النساء ثم انصرف فلما صار الى منزله جاءت زينب امراة ابن مسعود تستاذن عليه فقيل يا رسول الله هذه زينب فقال اي الزيانب فقيل امراة ابن مسعود قال نعم ائذنوا لها فاذن لها قالت يا نبي الله انك امرت اليوم بالصدقة وكان عندي حلي لي فاردت ان اتصدق به فزعم ابن مسعود انه وولده احق من تصدقت به عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق ابن مسعود زوجك وولدك احق من تصدقت به عليهم۔

باب ۹۲ ليس على المسلم في فرسه صدقة۔

تم اپنی محبوب ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور میرے تمام مالوں میں بیر حاء مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اس کے ثواب اور ذخیرہ کی امید کرتا ہوں اس لئے آپ اسے رکھ لیجئے اور جہاں مناسب ہو صرف کیجئے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاباش یہ تو مفید مال ہے یہ تو آمدنی کا مال ہے اور جو تو نے کہا میں نے سن لیا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے رشتہ داروں میں تقسیم کردو ابو طلحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا چنانچہ ابو طلحہ نے اس کو اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا روح نے اس کے متابع حدیث روایت کی اور یحیٰی بن یحیٰی اور اسمٰعیل نے مالک سے رابح کے بجائے رایح کا لفظ بیان کیا۔

ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ، ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے پھر نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور ان کو صدقہ کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا اے لوگو صدقہ کرو، پھر عورتوں کے پاس پہونچے اور فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم خیرات کرو اس لئے کہ مجھے دوزخیوں میں اکثر عورتیں دکھلائی گئیں عورتوں نے عرض کیا ایسا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو شوہروں کی نا فرمانی کرتی ہو اے عورتو! میں نے تم سے زیادہ دین اور عقل میں ناقص کسی کو نہ دیکھا، جو بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقل گم کر دے، پھر آپ گھر واپس ہوئے جب گھر پہونچے تو ابن مسعود کی بیوی زینب آئیں اور اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ یہ زینب ہے آپ نے فرمایا کون سی زینب، کہا گیا ابن مسعود کی بیوی آپ نے فرمایا اچھا اجازت دو، انھیں اجازت دی گئی تو انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ آج آپ نے صدقہ کا حکم دیا میرے پاس ایک زیور تھا میں نے ارادہ کیا کہ اسے خیرات کردوں ابن مسعود نے دعویٰ کیا کہ وہ اور ان کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ مستحق ہے ان لوگوں سے جن کو میں خیرات دینا چاہتی ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے شوہر (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے اور تیرا لڑکا ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہے جن کو تو خیرات دینا چاہتی ہے

مسلمان پر اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے،

۱۳۷۱- حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت سليمان بن يسار عن عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم في فرسه وغلامه صدقة۔

آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے میں اور اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے،

باب ۹۲۸ ليس على المسلم في عبده صدقة

مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے،

۱۳۷۲- حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن خثيم بن عراك بن مالك قال حدثني ابي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا وهيب بن خالد قال حدثنا خثيم بن عراك بن مالك عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم صدقة في عبده ولا فرسه۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک، عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ح سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، خثیم بن عراک بن مالک، عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے،

باب ۹۲۹ الصدقة على اليتامى

یتیموں پر صدقہ کرنے کا بیان،

۱۳۷۳- حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن هلال بن ابي ميمونة قال حدثنا عطاء بن يسار انه سمع ابا سعيد الخدري يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله فقال اني مما اخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل يا رسول الله او ياتي الخير بالشر فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فقيل له ما شانك تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فرأينا انه ينزل عليه قال فمسح عنه الرحضاء وقال اين السائل وكانه حمده فقال انه لا ياتي الخير بالشر وان مما ينبت الربيع يقتل او يلم الا اكلة الخضر اكلت حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت وان هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما اعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل او كما قال النبي صلى الله

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار نے ابوسعید خدری رض کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا کہ میرے بعد تم لوگوں کے متعلق دنیا کی زیب و زینت سے ڈرتا ہوں کہ اس کے دروازے تم پر کھول دیئے جائیں گے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی چیز بری چیز کو لائے گی نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہے تو اس شخص سے کہا گیا کیا بات ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتا ہے اور حضور تجھ سے گفتگو نہیں فرماتے ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے آپ نے چہرے سے پسینہ پونچھا، اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے، گویا اس کی تعریف کی، اور فرمایا کہ اچھی چیز برائی پیدا نہیں کرتی مگر موسم ربیع بہت سی گھاس بھی اگتی ہے جو مار ڈالتی ہے یا تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے مگر اس جانور کو جو ہری گھاس چرے یہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں تو وہ آفتاب کی طرف رخ کر کے لید اور پیشاب کرے اور چرتا رہے اسی طرح یہ مال سرسبز شاداب اور میٹھا ہے کیا ہی بہتر ہے مسلمان کا مال کہ اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافروں کو دیتا ہے یا جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو شخص اس کو ناحق لیتا ہے وہ اس

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ شَہِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ،

شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ ہوگا،

باب ۹۳۰ الزَّکٰوۃِ عَلَی الزَّوْجِ وَالْاَیْتَامِ فِی الْحَجْرِ

قَالَہٗ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شوہر اور زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینے کا بیان اس کو ابو سعیدؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَذَکَرْتُہٗ لِاِبْرَاہِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاہِیْمُ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ سَوَاءً قَالَتْ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ وَکَانَتْ زَیْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَاَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِہَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰہِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ سَلِیْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلَی الْبَابِ حَاجَتُہَا مِثْلُ حَاجَتِیْ فَمَرَّ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَجْزِیْ عَنِّیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی زَوْجِیْ وَاَیْتَامٍ لِّیْ فِیْ حَجْرِیْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ مَنْ ہُمَا قَالَ زَیْنَبُ قَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ لَہَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ،

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث زینب (عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی) سے روایت کرتے ہیں اعمش نے کہا میں نے اس کو ابراہیم سے بیان کیا تو ابراہیم نے مجھ سے بواسطہ ابو عبیدہ عمرو بن حارث زینب (زوجہ عبد اللہ بن مسعودؓ) سے بالکل اسی طرح روایت کیا، زینب نے بیان کیا میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے فرمایا خیرات کرو اگرچہ تمہارا زیور ہی ہو اور زینب عبد اللہ کی ذات پر اور چند یتیموں کی ذات پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کرتی تھیں انہوں نے عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ وہ صدقہ جو میں تم پر اور یتیم بچوں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کروں تو کیا وہ درست ہوگا انہوں نے کہا تم خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو چنانچہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچی میں نے ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا اس کو بھی وہی ضرورت تھی جو مجھے تھی ہمارے سامنے بلال گذرے ہم نے ان سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ میں اپنے شوہر اور ان کے یتیم بچوں جو میری پرورش میں ہیں، خرچ کروں تو کیا وہ کافی ہوگا اور ہم نے کہا کہ ہمارا نام نہ لینا بلال اندر گئے، تو آپ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ دونوں کون عورتیں ہیں بلالؓ نے کہا زینب (ہیں) آپؐ نے فرمایا کون زینب (بلال نے کہا عبد اللہؓ کی بیوی، آپؐ نے فرمایا ہاں اس کے لئے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری کا، دوسرے صدقہ کا،

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ہُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْہِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْہِمْ،

عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام اپنے والد سے وہ زینب بنت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں زینبؓ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ کو ثواب ملے گا اگر ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں وہ میری بھی ہیں آپؐ نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو تم کو اس کا ثواب ملے گا جو تم اس پر خرچ کروگی،

باب ۹۳۱ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

وَیُذْکَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اللہ بزرگ و برتر کا قول اور گردن چھڑانے اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے آپ نے زکوٰۃ کے

يعتق من زكوة ماله ويعطي في الحج وقال الحسن إن اشترى اباه من الزكوة جاز ويعطي في المجاهدين والذي لم يحج ثم تلا إنما الصدقات للفقراء الآية في أيها أعطيت أجزأت وقال النبي صلى الله عليه وسلم إن خالدا احتبس أدراعه في سبيل الله ويذكر عن أبي لاس حملنا النبي صلى الله عليه وسلم على إبل الصدقة للحج،

۱۳۷۶ حدثنا أبو اليمان قال أنا شعيب قال ثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد وعباس بن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله ورسوله وأما خالد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله وأما العباس بن عبد المطلب فعم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي عليه صدقة ومثلها معها تابعه ابن أبي الزناد عن أبيه وقال ابن إسحق عن أبي الزناد هي عليه ومثلها معها وقال ابن جريج حدثت عن الأعرج مثله،

باب ۹۳۲ الاستعفاف عن المسألة،

۱۳۷۷ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد الخدري أن أناسا من الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما أعطي أحد عطاء خيرا وأوسع من الصبر،

۱۳۷۸ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا

مال سے غلام آزاد کرے اور حج میں دے، اور حسن بصریؒ نے کہا کہ اگر زکوٰۃ سے اپنے باپ کو خریدے تو جائز ہے اور مجاہدین اور اس شخص کو بھی دیا جا سکتا ہے جس نے حج نہ کیا ہو، پھر آیت انما الصدقات للفقراء آخر تک تلاوت کی، ان میں سے جس کو بھی دیا جائے کافی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے اپنی زرہیں خدا کی راہ میں وقف کر دی ہیں اور ابو لاس سے منقول ہے کہ ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کرنے کے لئے بھیجا،

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا تو آپ سے کہا گیا، کہ ابن جمیل، خالد بن ولید، اور عباس بن عبد المطلب نے زکوٰۃ نہیں دی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل نہیں انکار کرتا ہے مگر یہ کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے مالدار بنا دیا اور وہ ناشکری کر رہا ہی لیکن خالد تو اس پر تم زکوٰۃ کا مطالبہ کر کے ظلم کرتے ہو اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور بھی ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور ابن ابی اسحاق نے ابی الزناد سے روایت کیا کہ ھی علیہا و مثلہا معہا (وہ عباسؓ پر صدقہ اور اتنا ہی اور بھی) ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے بواسطہ اعرج اسی طرح حدیث بیان کی گئی،

سوال سے بچنے کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپؐ نے ان کو دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا ختم ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی مال ہو گا میں تم سے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو شخص بے پرواہی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بنا دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں ملی،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہؓ سے روایت

مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِیَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ،

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے ایک شخص کا رسی لینا اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس آکر کچھ مانگے اور وہ اسے دے یا نہ دے،

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِیَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ،

موسیٰ، وہیب، ہشام، عروہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس کو بیچے اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے، کہ لوگوں سے مانگے، اور وہ اسے دیں یا نہ دیں،

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّیَ۔۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے دیا میں نے پھر مانگا تو آپ نے دیا میں نے پھر مانگا تو آپ نے دیا، پھر فرمایا کہ اے حکیم یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے، جو اس کو سخاوتِ نفس کے ساتھ لے تو اس کو برکت دی جاتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ اس کو لے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی ہے وہ اس شخص کی طرح ہے، جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کے بعد کسی سے کچھ قبول نہ کروں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے چلا جاؤں، حضرت ابوبکر رض ان کو وظیفہ دینے کے لئے بلاتے تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے، پھر عمر رض نے ان کو وظیفہ دینے کے لئے بلایا تو قبول کرنے سے انکار کر دیا، عمر رض نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت میں تمہیں حکیم رض پر گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مال میں سے حکیم کا حق اس کے سامنے پیش کر چکا ہوں لیکن وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں چنانچہ حکیم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص سے کچھ بھی قبول نہ کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے،

بَابُ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ

اس شخص کا بیان جس کو اللہ تعالیٰ کچھ بغیر سوال اور طمع کے دلا دے تو لے لینا جائز ہے، اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور

حق للسائل والمحروم ،

۱۳۸۱ ۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن الزهری عن سالم ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت عمر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ من هو افقر الیہ منی فقال خذہ اذا جاءک من هذا المال شیء وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک ،

باب ۹۳۴ من سال الناس تکثرا ،

۱۳۸۲ ۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عبید اللہ بن ابی جعفر قال سمعت حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیمۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم وقال ان الشمس تدنوا یوم القیمۃ حتی یبلغ العرق نصف الاذن فبیناهم کذلک استغاثوا بادم ثم بموسی ثم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وزاد عبد اللہ قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن ابی جعفر فیشفع لیقضی بین الخلق فیمشی حتی یاخذ بحلقۃ الباب فیومئذ یبعثہ اللہ مقاما محمودا یحمدہ اهل الجمع کلهم وقال معلی حدثنا وهیب عن النعمان بن راشد عن عبد اللہ بن مسلم اخی الزهری عن حمزۃ بن عبد اللہ انہ سمع ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسالۃ ،

باب ۹۳۵ قول اللہ تعالی لا یسالون الناس الحافا وکم الغنی وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجد غنی یغنیہ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف الی قولہ فان اللہ بہ علیم ،

۱۳۸۳ ۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا شعبۃ قال

خاموش رہنے والے کا حق ہے ،

یحیی بن بکیر، لیث، یونس، زہری، سالم، عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رض کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ دیتے تو میں کہتا اس شخص کو دیدیجئے، جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ فرماتے کہ جب اس مال میں سے کچھ تم کو ملے اس حال میں کہ تمہارا دل اس میں نہ لگا ہو، اور تم نہ مانگنے والے ہو تو لے لو اور اگر نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑو،

اس شخص کا بیان جو مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرے

یحیی بن بکیر، لیث، عبید اللہ بن ابی جعفر، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر رض عبداللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ایک آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا اور فرمایا کہ آفتاب قیامت کے دن قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ نصف کان تک پسینہ آ جائے گا پس وہ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد لے کر جائیں گے، پھر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور عبداللہ نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بواسطہ ابن ابی جعفر بیان کیا کہ آپ سفارش کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے آپ روانہ ہوں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے اس دن اللہ تعالی آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا جس کی تمام لوگ تعریف کریں گے اور معلی نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے بواسطہ نعمان بن راشد، عبداللہ بن مسلم زہری کے بھائی حمزہ بن عبداللہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عمر رض اور ابن عمر رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے کے متعلق روایت کیا

اللہ تعالی کا قول کہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے اور اس کا بیان کہ کتنے مال سے آدمی مالدار ہوتا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اس قدر مال کہ جو اسے بے پرواہ بنادے اور اللہ تعالی کا قول کہ ان فقراء کے لئے جو خدا کے راستہ میں گھیر لئے گئے ہیں اور زمین میں چل نہیں سکتے ان کو سوال نہ کرنے کے سبب نادان لوگ غنی سمجھتے ہیں، آخر آیت فان اللہ بہ علیم تک،

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي أَوْلَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا،

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ،

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک لقمہ یا دو لقمہ ادہر سے ادہر پھراتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو مالداری حاصل نہیں ہے اور وہ شرم محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا،

یعقوب بن ابراہیم، اسمٰعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابن اشوع شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضہ کے کاتب (وراد) نے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے کچھ لکھ بھیجو، جو تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو، انہوں نے لکھ بھیجا، کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزیں ناپسند فرمائی ہیں ایک بے فائدہ گفتگو، دوسرے مال کا ضائع کرنا اور تیسرے بہت مانگنا،

محمد بن غریر زہری، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مال دیا اور میں ان میں بیٹھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلعم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور اس کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہی شخص مجھ کو زیادہ پسند تھا پھر میں رسول اللہ صلعم کے پاس گیا اور چپکے سے عرض کیا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا واللہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان، میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر مجھ پر وہ چیز (احتیاج) غالب ہوئی جو میں اس کے متعلق جانتا تھا چنانچہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا بات ہے آپ نے فلاں کو چھوڑ دیا حالانکہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان، میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر مجھ پر اس کا وہ حال غالب آیا جو میں اس کے متعلق جانتا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا بات ہے کہ فلاں کو آپ نے کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپ نے فرمایا یا مسلمان، تین بار اسی طرح ہوا پھر آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے صرف اس خوف سے دیتا ہوں کہ دوزخ میں منہ کے بل گرا دیا جائے اور یعقوب اپنے والد سے بواسطہ صالح، اسمٰعیل بن محمد، محمد (بن سعد) اس حدیث کو روایت کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں (اتنا زیادہ) کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ سعد کے شانہ اور گردن پر رکھ کر فرمایا اے سعد ادہر آؤ انی لاعطی (میں ایک شخص کو دیتا ہوں آخر تک) ابو عبداللہ (بخاریؒ) بیان کرتے ہیں کہ کبکبوا کے معنی ہیں الٹ دیئے گئے، مکبا اکب الرجل سے ماخوذ ہے (لازم استعمال ہوتا ہے جب اس کا فعل کسی پر واقع

كان نعله غير واقع على أحد فإذا وقع الفعل قلت كبه الله لوجهه وكببته أنا قال أبو عبد الله صالح بن كيسان هو أكبر من الزهري وهو قد أدرك ابن عمر ،

نہیں پڑتا ہے اور اگر وہ فعل کسی پر واقع ہو (یعنی متعدی ہو) تو اس کو بولتے ہیں کبہ اللہ لوجہہ وکببتہ انا، ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ صالح بن کیسان زہری سے بڑے ہیں اور انہوں نے ابن عمر سے ملاقات کی ہے،

١٣٠٦ - حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس ،

اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس گھومتا رہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور کی امید میں ادہر ادہر گھومتا پھرے، بلکہ مسکین وہ شخص ہے، جسے اتنی دولت نہ ملے کہ اسے بے پرواہ بنائے اور اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس کو خیرات دے اور وہ اٹھ کر مانگتا پھرتا ہے،

١٣٠٧ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثنا أبو صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو أحسبه قال إلى الجبل فيحتطب فيبيع فيأكل ويتصدق خير له من أن يسأل الناس

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لیکر (میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ) پہاڑ کی طرف جائے، لکڑی اٹھائے اور اس کو بیچ کر کھائے اور صدقہ کرے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے،

باب ٩٢٦ خرص التمر ،

کھجور کا اندازہ کر لینے کا بیان

١٣٠٨ - حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن عمرو بن يحيى عن عباس الساعدي عن أبي حميد الساعدي قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فلما جاء وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا وخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال لها أحصي ما يخرج منها فلما أتينا تبوك قال أما إنها ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقومن أحد ومن كان معه بعير فليعقله فعقلناها وهبت ريح شديدة فقام رجل فألقته بجبل طيء وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم فلما أتى وادي القرى قال للمرأة كم جاءت حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم

سہل بن بکار، وہیب، عمرو بن یحیٰی، عباس ساعدی، ابوحمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ جنگ تبوک میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپؐ وادی القریٰ میں پہونچے تو ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا (اس کی کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس وسق کھجوروں کا اندازہ لگایا پھر اس عورت سے فرمایا اس میں جتنی کھجور نکلے یاد رکھنا جب ہم لوگ تبوک پہونچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج رات کو زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے ہم نے باندھ دیا رات کو زوروں کی آندھی آئی ایک شخص کھڑا تھا جس کو طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا اور ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا اور ایک چادر بھیجی اور آپؐ نے اس کو اس کے ملک کی حکومت پر برقرار رکھا جب آپ وادی القریٰ میں پہونچے تو اس عورت سے پوچھا تیرے باغ سے کتنی کھجور اتری اس عورت نے کہا دس وسق جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا تھا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

عليه وسلم اني متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل معي فليتعجل وقلها قال ابن بكار كلمة معناه اشرف على المدينة قال هذه طابة فلما راى احدا قال هذا جبل يحبنا ونحبه الا اخبركم بخير دور الانصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الاشهل ثم دور بني ساعدة او دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الانصار يعني خيرا قال ابو عبد الله كل بستان عليه حائط فهو حديقة وما لم يكن عليه حائط لا يقال حديقة وقال سليمان بن بلال حدثني عمرو ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وقال سليمان عن سعد بن سعيد عن عمارة بن غزية عن عباس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احد جبل يحبنا ونحبه،

باب ۹۳۷ العشر فيما يسقى من ماء السماء والماء الجاري ولم ير عمر بن عبد العزيز في العسل

۱۳۸۹ - حدثنا سعيد بن ابي مريم قال حدثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشر وما سقي بالنضح نصف العشر قال ابو عبد الله هذا تفسير الاول لانه لم يوقت في الاول يعني حديث ابن عمر فيما سقت السماء العشر وبين في هذا ووقت والزيادة مقبولة والمفسر يقضي على المبهم اذا رواه اهل الثبت كما روى الفضل بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل في الكعبة وقال بلال قد صلى فاخذ بقول بلال وترك قول الفضل،

باب ۹۳۸ ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة

۱۳۹۰ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا مالك قال حدثني محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن

مدینہ جلد جانا ہے اس لئے جو شخص میرے ساتھ جلد چلنا چاہے تو چلے جب ابن بکار نے ایک شخص سے کہا جس کے معنی یہ تھے کہ مدینہ دکھلائی دینے لگا، تو فرمایا یہ طابہ ہے جب احد کو دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار رض کے گھروں میں سے بہتر گھر نہ بتاؤں لوگوں نے کہا ہاں بتایئے، آپؐ نے فرمایا بنی نجار کے گھر، پھر بنی عبد الاشہل کے گھر، پھر بنی ساعدہ کے گھر یا بنی حارث بن خزرج کے گھر، اور انصار رض کے ہر گھر میں بھلائی ہے ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا ہر باغ جو دیوار سے گھرا ہو حدیقہ ہے اور جس میں دیوار نہ ہو وہ حدیقہ نہیں ہے، سلیمان بن بلال نے کہا کہ مجھ سے عمر نے بیان کیا کہ پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر، اور سلیمان نے بواسطہ سعد بن سعید عمارہ بن غزیہ، عباس (بن سہل) سہل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا احد پہاڑ ہے جو ہمیں پسند کرتا ہے اور ہم اسے پسند کرتے ہیں،

آسمان کے پانی اور جاری پانی سے سیراب کی جانیوالی زمین میں دسواں حصہ واجب ہے اور عمر بن عبد العزیز رح نے شہد میں زکوۃ واجب نہیں سمجھا

سعید بن ابی مریم، عبد اللہ بن وہب، یونس بن زید، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ (بن عمر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اس زمین میں عشر ہے جسے آسمان یا چشمہ کا پانی سیراب کرے، یا خود بخود سیراب ہوا اور جس زمین کو کنوئیں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ واجب ہے ابو عبد اللہ (بخاری) نے بیان کیا کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے اس لئے کہ پہلی حدیث یعنی ابن عمر رض کی حدیث میں اس کی تعیین نہیں کی وہ حدیث یہ ہے، "فیما سقت السماء العشر" اور اس میں بیان کیا اور تعیین کی اور یہ زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر مبہم کا فیصلہ کرتی ہے، بشرطیکہ اس کو حافظ والے روایت کریں جیسا کہ فضل بن عباس رض نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ... اور بلال رض نے بیان کیا کہ آپؐ نے نماز پڑھی تو بلال رض کے قول پر عمل کیا .... اور فضل کا قول چھوڑ دیا،

پانچ وسق (کھجور) سے کم میں زکوۃ نہیں ہے،

مسدد، یحیی، مالک، محمد بن عبد اللہ ابن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ، عبد الرحمن بن ابی صعصعہ، حضرت ابو سعید خدری رض

بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

باب ۹۳۹ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ،

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ ---------- هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ.

باب ۹۴۰ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ،

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے،

پھل توڑتے وقت کھجور کی زکوٰۃ لینے کا بیان اور کیا جائز ہے کہ بچہ کو چھوڑ دیا جائے تاکہ صدقہ کے کھجوریں سے لے لے،

عمر بن محمد بن حسن اسدی، محمد بن حسن اسدی، ابراہیم بن طہمان، محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کے کٹنے کے وقت کھجور کا پھل لایا جاتا، کبھی کوئی شخص اپنی کھجوریں لے کر آتا، کبھی دوسرا شخص اپنی کھجوریں لیکر آتا یہاں تک کہ کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا، حسن حسین رضؓ ان کھجوروں سے کھیلنے لگے، ان میں سے ایک نے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو کھجور ان کے منہ سے نکال لی، اور آپ نے فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے،

جس نے اپنے پھل، درخت یا زمین، یا کھیتی کو بیچا، اور اس میں عشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو اپنے دوسرے مال سے زکوٰۃ دے یا پھل بیچے جس میں عشر واجب تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ پھل اس وقت تک نہ بیچو جب تک کہ ان کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے، چنانچہ قابل انتفاع ہونے کے بعد آپ نے منع نہیں فرمایا اور نہ کسی کی تخصیص فرمائی کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہوئی ہو یا نہ واجب ہوئی ہو،

حجاج، شعبہ، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھل بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان کا قابل انتفاع ہونا ظاہر ہو جائے اور جب ان سے پوچھا جاتا کہ قابل انتفاع ہونا کیا چیز ہے تو کہتے کہ اس کی آفت جاتی رہے،

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پختگی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ حَتَّى تَحْمَارَّ ،

بَابٌ ۹۲۱ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ ،

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً ،

۱۳۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ،

بَابٌ ۹۲۲ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ ،

۱۳۹۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا

ظاہر ہو جائے ،

قتیبہ ، مالک ، حمید ، انس بن مالک رضہ روایت کرتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ رنگین ہو جائیں ، یعنی سرخی آ جائے ،

کیا اپنے صدقہ کے مال کو خرید سکتا ہے اور غیروں کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف صدقہ دینے والے کو خریدنے سے منع فرمایا ہے اور دوسروں کو منع نہیں فرمایا ،

یحییٰ بن بکیر ، لیث ، عقیل ، ابن شہاب ، سالم ، عبداللہ بن عمر رضہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں خیرات کیا ، پھر دیکھا کہ اسے بیچا جا رہا ہے تو اسے خریدنا چاہا ، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی خیرات کو دوبارہ واپس نہ لو اسی سبب سے حضرت عبداللہ بن عمر رضہ جب بھی خیرات کی ہوئی چیز کو خریدتے تو اسے صدقہ کر دیتے ،

عبداللہ بن یوسف ، مالک بن انس ، زید بن اسلم ، اسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو خراب کر دیا تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میں نے سمجھا کہ وہ اسے سستا بیچ دے گا تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا اسے نہ خریدو ، اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اگرچہ وہ تم کو ایک درہم میں دے اس لئے کہ صدقہ دیکر واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے ، جو اپنی قے کو کھائے ،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کے لئے صدقہ کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں ،

آدم ، شعبہ ، محمد بن زیاد ، روایت کرتے ہیں ، کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حسن بن علی رضہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی ، تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھو تھو ، تاکہ وہ اسے پھینک دیں ، پھر فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ

ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ،

بَابُ ۹۴۳ الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِي اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا،

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَرَادَ مَوَالِيْهَا اَنْ يَّشْتَرِطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ،

بَابُ ۹۴۴ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ،

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا،

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَانَا

صدقہ نہیں کھاتے،

ازواجِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو صدقہ دینے کا بیان،

سعید بن عفیر، ابنِ وہب، یونس، ابنِ شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ ابنِ عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری پائی، جو حضرت میمونہ رض کی لونڈی کو خیرات میں دی گئی تھی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی کھال سے تم لوگوں نے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا، لوگوں نے کہا یہ تو مردار تھی، آپ نے فرمایا حرام تو مردار کا کھانا ہے،

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا اور اس کے مالک نے یہ شرط کرنا چاہی کہ اس کی ولا ان لوگوں کی ہوگی حضرت عائشہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو خرید لو، ولا تو اسی کی ہے جو آزاد کرے، حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ تو وہی ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے آپ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے،

جب صدقہ محتاج کے حوالہ کر دیا جائے،

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ انصاریہ رض سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے پاس پہونچے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے، حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں سوائے اس گوشت کے جو نسیبہ رض نے اس بکری میں سے ہمیں بھیجا ہے، جو اسے صدقہ میں دی گئی تھی آپ نے فرمایا وہ تو اپنے مقام پر پہونچ گئی،

یحیی بن موسی، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا، جو بریرہ رضہ کو صدقہ میں دیا گیا تھا آپ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے اور ابوذر رضہ نے بیان کیا کہ ہمیں

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹۴۵ اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوْا

۱۴۰۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ،

بَابُ ۹۴۶ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ،

۱۴۰۳ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِي اَوْفٰى،

بَابُ ۹۴۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

شعبہ نے بواسطہ قتادہ، انس خبر دی کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

مالداروں سے صدقہ لینے کا بیان اور فقراء کو دیا جائے جہاں بھی ہوں،

محمد بن مقاتل، عبداللہ، زکریا بن اسحاق، یحیی بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد (ابن عباس رض کے غلام)، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض سے جب انہیں یمن کی طرف بھیجنے لگے، فرمایا کہ تم ایسی قوم کے پاس جاتے ہو جو اہل کتاب ہیں جب ان کے پاس پہونچو تو انہیں دعوت دو کہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اگر وہ یہ مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ نے ان پر رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس کو بھی منظور کریں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچو، اور مظلوموں کی بد دعا سے بچو، اس لئے کہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے،

امام کا صدقہ دینے والے کے لئے دعا خیر و برکت کرنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کر ان کو پاک کرو اور پاکیزہ بناؤ اور ان کے لئے دعائے خیر کرو،

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفی، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی جماعت صدقہ لے کر آتی تو آپ فرماتے اے اللہ آل فلاں پر اپنی رحمت نازل فرما، چنانچہ میرے والد صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما،

اس مال کا بیان جو سمندر سے نکالا جائے ابن عباس رض نے فرمایا عنبر رکاز نہیں ہے تو ایسی چیز ہے جسے سمندر پھینک دیتا ہے حسن نے کہا کہ عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر کیا اور رکاز وہ نہیں ہے جو پانی میں پایا جائے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ہرمز ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِی الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ

سے روایت کیا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے اس کو دیدیا پھر وہ سمندر کی طرف گیا لیکن کوئی کشتی اسے نہ ملی اس نے ایک لکڑی لیکر اسے چیرا اور اس میں ہزار دینار رکھ کر سمندر میں پھینک دیا اور وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا باہر نکلا تو اس کی نظر اس لکڑی پر پڑی تو اس لکڑی کو ایندھن کے لئے گھر لے آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب اس لکڑی کو چیرا تو اس نے اپنا مال پایا،

بَابُ ۹۲۸ فِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

وَقَالَ مَالِكٌ وَّابْنُ اِدْرِيْسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِیْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيْهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ اَرْضِ السِّلْمِ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاِنْ وَّجَدْتَّ لُقَطَةً فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَاِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيْهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِّثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِاَنَّهٗ يُقَالُ اَرْكَزَ الْمَعْدِنُ اِذَا اُخْرِجَ مِنْهُ شَیْءٌ قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُّهِبَ لَهُ الشَّیْءُ اَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيْرًا اَوْ كَثُرَ ثَمَرُهٗ اَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يَّكْتُمَهٗ وَلَا يُؤَدِّیَ الْخُمُسَ،

رکاز میں پانچواں حصہ ہے مالک اور ابن ادریس نے کہا کہ رکاز جاہلیت کا دفینہ ہے کم ہو یا زیادہ اس میں پانچواں حصہ ہے اور معدن رکاز نہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معدن کے متعلق فرمایا کہ (اس میں گر کر مر جانے والا تاوان کا مستحق نہیں) اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے، اور عمر بن عبد العزیز نے معدن میں ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم (چالیسواں حصہ) لئے اور حسن نے کہا کہ وہ رکاز جو دار الحرب میں ہو اس میں پانچواں حصہ ہے اور دار الاسلام میں ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دشمن کے ملک میں کوئی چیز پڑی ہوئی پائے تو اس کا اعلان کرے اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں پانچواں حصہ واجب ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ معدن جاہلیت کے دفینہ کی طرح رکاز ہے اس لئے کہ ارکز ن معدن بولتے ہیں جب اس میں سے کوئی چیز نکلے تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی جائے یا اس کو بہت زیادہ نفع حاصل ہو یا پھل زیادہ آئے تو اسوقت بولتے ہیں ارکزت پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف کیا اور کہا کہ معدن کے چھپانے میں کوئی حرج نہیں اور پانچواں حصہ ادا نہ کرے،

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا روندنا معاف ہے اور کنویں میں گر کر مر جانا بھی معاف ہے یعنی تاوان کا مستحق نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے،

بَابُ ۹۲۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِيْنَ مَعَ الْاِمَامِ،

اللہ تعالیٰ کا قول وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا اور صدقہ وصول کرنے والوں سے امام کے محاسبہ کا بیان،

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو

یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ، ابو حمید

اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُّدْعَی ابْنَ اللُّتْبِیَّۃِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَہٗ،

ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد میں سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیۃ کہا جاتا تھا بنی سلیم کی زکوٰۃ پر مقرر کیا جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا،

باب ۹۵۰ اسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ وَاَلْبَانِہَا لِاَبْنَاءِ السَّبِیْلِ،

صدقہ کے اونٹ اور اس کے دودھ سے مسافروں کے کام لینے کا بیان،

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عُرَیْنَۃَ اجْتَوَوا الْمَدِیْنَۃَ فَرَخَّصَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَۃِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا وَاَبْوَالِہَا فَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَھُمْ وَتَرَکَھُمْ بِالْحَرَّۃِ یَعُضُّوْنَ الْحِجَارَۃَ تَابَعَہٗ اَبُوْ قِلَابَۃَ وَثَابِتٌ وَّحُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے، تو یہاں کی آب وہوا ان لوگوں کو راس نہ آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ صدقہ کے اونٹوں میں جاکر ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، ان لوگوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے بھاگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے چنانچہ وہ لائے گئے آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں اور پتھریلی زمین میں انہیں ڈلوادیا وہ لوگ پتھر چباتے تھے ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انس رضؓ سے اس کے متابع حدیث روایت کی،

باب ۹۵۱ وَسْمِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَۃِ بِیَدِہٖ،

صدقہ کے اونٹوں کو امام کا اپنے ہاتھ سے نشان لگانے کا بیان

۱۴۰۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ لِیُحَنِّکَہٗ فَوَافَیْتُہٗ فِیْ یَدِہِ الْمِیْسَمُ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَۃِ،

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عبداللہ بن طلحہ کو لیکر گیا، تاکہ اس کی تحنیک (کھجور چبا کر منہ میں ڈالنا) کردیں تو میں نے آپ کو اس حال میں پایا، کہ آپ کے ہاتھ میں داغنے کا آلہ تھا جس سے آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

باب ۹۵۲ فَرْضِ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ وَرَاَی اَبُو الْعَالِیَۃِ وَعَطَاءٌ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ فَرِیْضَۃً،

صدقہ فطر کے فرض ہونے کا بیان

ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض سمجھا،

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّکَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَھْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

یحییٰ بن محمد بن سکن، محمد بن جہضم، اسمٰعیل بن جعفر، عمر بن نافع، نافع ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ،

فطر ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو، غلام اور آزاد مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے (غرضیکہ ہر) مسلمان پر فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے،

باب ۹۵۳ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

صدقہ فطر کے آزاد اور غلام تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کا بیان،

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، ہر آزاد یا غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے یا بڑے پر صدقہ فطر فرض کیا،

باب ۹۵۴ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ

صدقہ فطر میں جو ایک صاع دے،

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم صدقہ میں ایک صاع جو کھانے کے لئے دیا کرتے تھے،

باب ۹۵۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا دے،

۱۴۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحِ نِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری، ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع کھانا، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع خشک انگور منقی سے نکالتے تھے،

باب ۹۵۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور دے،

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

احمد بن یونس، لیث، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا عبداللہ نے کہا کہ لوگوں نے دو مد گیہوں اس کی جگہ مقرر کر لیا،

باب ۹۵۷ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ

منقی ایک صاع دینے کا بیان،

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ أَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ

عبد اللہ بن منیر، جریر بن ابی حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح، ابو سعید خدری رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع کھانا، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع منقی دیتے تھے جب امیر معاویہ رض کا زمانہ آیا اور گیہوں آنے لگا تو انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری چیزوں کے دو مد کے برابر ہے،

بَابُ ۹۵۸ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ

عید کی نماز سے پہلے صدقہ دینے کا بیان،

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ،

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم دیا،

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ،

معاذ بن فضالہ، ابو عمر حفص بن میسرہ، زید بن اسلم عیاض بن عبد اللہ بن سعد، ابو سعید، خدری رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا صدقہ میں نکالا کرتے تھے اور ابو سعید رض نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ہمارا کھانا جو منقی، پنیر، اور کھجور تھا،

بَابُ ۹۵۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ،

آزاد اور غلام پر صدقہ فطر واجب ہونے کا بیان اور زہری نے کہا، تجارت کے غلاموں سے زکوٰۃ دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے،

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطٰى شَعِيْرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا صدقہ رمضان، مرد، عورت، آزاد، غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جو فرض کیا تو لوگوں نے نصف صاع گیہوں اس کے برابر سمجھ لیا، حضرت ابن عمر کھجور دیتے تھے تو ایک بار اہل مدینہ پر کھجور کا قحط ہوا تو جو دیئے اور حضرت ابن عمر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیتے تھے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے

الْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ،

دیتے تھے اور ابن عمرؓ ان لوگوں کو دیتے جو قبول کرتے اور عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے دیتے ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ بنی سے مراد بنی نافع ہے اور کہا کہ وہ لوگ جمع کرنے کے لئے دیتے تھے نہ فقراء کو دیتے تھے،

باب ۹۶۰ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَرَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ،

ہر چھوٹے بڑے پر صدقہ فطر کے واجب ہونے کا بیان

ابو عمرو نے کہا عمرؓ، علیؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، عائشہؓ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین نے خیال کیا کہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے اور زہری نے کہا کہ دیوانہ کے مال سے زکوٰۃ دی جائے،

۱۴۱۷ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام پر صدقہ فطر فرض کیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

حج کا بیان

باب ۹۶۱ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول "اور اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا فرض ہے جنہیں وہاں جانے کی قدرت ہو اور جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ ساری دنیا سے بے نیاز ہے"،

۱۴۱۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھ رہی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم فضل کی نگاہ دوسری طرف پھیر رہے تھے، اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

باب ۹۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا اَلطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور اونٹ پر بہت دور دراز راستوں سے آئیں گے تاکہ وہ اپنا منافع حاصل کریں، فجاجا سے وسیع راہیں مراد ہیں،

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ بِهٖ قَائِمَةً،

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہوتے، پھر جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک کہتے،

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى،

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطار، جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لبیک کہنا ذی الحلیفہ سے اس وقت ہوتا جب آپ کی اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی انسؓ اور ابن عباسؓ نے بھی اس حدیث کو یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو روایت کیا ہے،

باب ۹۶۳ اَلْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَّقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَّلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَّحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّكَانَتْ زَامِلَتَهٗ،

پالان پر سوار ہو کر حج کرنے کا بیان اور ابان نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن دینار نے بواسطہ قاسم بن محمد عائشہؓ روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمٰنؓ کو بھیجا تو ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرایا اور ان کو کجاوہ پر سوار کیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حج میں پالان کو باندھو اس لئے کہ یہ بھی ایک جہاد ہے اور محمد بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن زریع نے بواسطہ عزرہ بن ثابت ثمامہ بن عبداللہ بن انس روایت کیا کہ حضرت انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا حالاں کہ وہ بخیل نہ تھے اور بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پالان پر حج کیا اور اس پر آپ کا اسباب بھی تھا،

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَحْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ،

عمرو بن علی، ابو عاصم، ایمن بن نابل، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے عمرہ کیا لیکن میں نے نہیں کیا آپ نے فرمایا اے عبدالرحمٰنؓ اپنی بہن کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ، چنانچہ ان کو اونٹنی پر پیچھے بٹھا لیا تو انہوں نے عمرہ کیا،

باب ۹۶۴ فَضْلُ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

حج مقبول کی فضیلت کا بیان،

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ،

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا، پوچھا گیا اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کونسا آپؐ نے فرمایا حج مقبول،

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

عبد الرحمن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم جہاد کو سب سے بہتر عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم بھی جہاد نہ کریں، آپؐ نے فرمایا کہ (تمہارے لئے) سب سے افضل جہاد حج مقبول ہے،

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ،

آدم، شعبہ، سیار ابو الحکم، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا تو وہ اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) واپس ہوگا جس دن اسے اس کی ماں نے جنا تھا،

باب ۹۶۵ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ،

حج اور عمرہ کی میقاتوں کا بیان،

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوْزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ،

مالک بن اسمٰعیل، زہیر، زید بن جبیر نے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ بن عمر رضؓ کے پاس ان کی قیام گاہ پر آئے ان کے خیمے لگے تھے اور قناتیں کھڑی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ میرے لئے کہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لئے قرن اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ کو مقرر کیا ہے،

باب ۹۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى،

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ تم زاد راہ ساتھ لے کر جاؤ، بہترین توشہ تقویٰ ہے،

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ

یحییٰ بن بشر، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، عکرمہ، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل یمن حج کرتے تھے لیکن زاد راہ ساتھ لے کر نہیں آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو خدا پر بھروسہ کرنیوالے ہیں جب

وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى
رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا،

بَابٌ ۹۶۷ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ،

بَابٌ ۹۶۸ مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ،

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

بَابٌ ۹۶۹ مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ،

۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا،

بَابٌ ۹۷۰ مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ،

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ

وہ مکہ آتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اس لئے اللہ بزرگ و برتر نے آیت نازل فرمائی کہ راستے کا خرچ ساتھ لے کر جایا کرو بہترین توشہ پرہیزگاری ہے ابن عیینہ نے بواسطہ عمرو، عکرمہ اس کو مرسلاً روایت کیا،

حج اور عمرہ کے لئے اہل مکہ کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان،

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن، منازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو مقرر فرمادیا یہ ان کے لئے میقات ہے اور ان کے لئے بھی جو دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والا ہے وہ وہیں سے احرام باندھے جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندھ لیں،

اہل مدینہ کی میقات کا بیان اور یہ لوگ ذوالحلیفہ پہونچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں، حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں،

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان،

مسدد، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن منازل اور اہل یمن کے لئے یلملم کو احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا یہ جگہیں ان کے لئے میقات ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں ان کے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندھ لیں،

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان،

علی بن مدینی، سفیان، زہری، سالم، ابن عمر رضؓ ح احمد

مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ،

ابنِ وہب، یونس، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اہلِ مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذی الحلیفہ ہے اور اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ مہیعہ یعنی جحفہ ہے، اور اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے ابنِ عمرؓ نے کہا کہ لوگ یہ کہتے تھے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے (لیکن) میں نے اس کو نہیں سنا،

باب ۹۷۱ مُهَلُّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ،

میقاتوں سے ادہر ادہر رہنے والوں کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان

۱۴۳۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا،

قتیبہ، حماد، عمرو، طاؤس، ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لئے جحفہ، اہلِ یمن کے لئے یلملم اور اہلِ نجد کے لئے قرن کو مقرر فرمایا یہ ان کی میقات ہیں اور ان کے لئے بھی جو ان کے علاوہ دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آئیں اور جو ان میقاتوں کے ادہر ادہر رہنے والا ہے وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے باندھیں،

باب ۹۷۲ مُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ،

اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ کا بیان،

۱۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ،

معلی بن اسد، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، طاؤس، ابنِ عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہلِ شام کے لئے جحفہ، اہلِ نجد کے لئے قرن منازل اور اہلِ یمن کے لئے یلملم کو مقرر فرمایا یہاں کے رہنے والوں کے لئے میقات ہیں اور ان کے لئے بھی جو ان پر دوسری جگہوں سے حج اور عمرے کے ارادہ سے آئیں اور جو ان میقات کے اندر رہنے والے ہیں وہ جہاں سے نکلیں احرام باندھ لیں یہاں تک کہ اہلِ مکہ مکہ ہی سے احرام باندھ لیں،

باب ۹۷۳ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ،

اہلِ عراق کے لئے میقات ذاتِ عرق ہے،

۱۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ

علی بن مسلم، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ دونوں ملک فتح کئے گئے تو لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ نجد کے لئے قرن کو مقرر فرمایا ہے اور وہ ہمارے راستہ سے ہٹا ہوا ہے اگر ہم قرن کا ارادہ کریں تو ہمارے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے، حضرت عمرؓ

عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ ۔

نے فرمایا اپنے راستے میں اس کے سامنے کوئی جگہ دیکھو اور ان کیلئے ذات عرق کو مقرر فرما دیا۔

باب ۹۷۴ الصَّلٰوةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ؞

ذی الحلیفہ میں نماز پڑھنے کا بیان ؞

۱۴۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ؞

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ کی پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھی، عبداللہ بن عمرؓ اسی طرح کرتے تھے۔

باب ۹۷۵ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ ؞

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستہ سے جانے کا بیان ؞

۱۴۳۵ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ ؞

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستہ سے نکلتے تھے اور معرس کے راستہ سے داخل ہوتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذی الحلیفہ میں نماز پڑھتے جو وادی کے بیچ میں ہے اور وہیں رات گذارتے یہانتک کہ صبح ہو جاتی۔

باب ۹۷۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ ؞

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ عقیق ایک مبارک وادی ہے ؞

۱۴۳۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ ؞

حمیدی، ولید وبشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحیی، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہو کہ میں نے عمرہ کو حج میں شریک کر لیا۔

۱۴۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ قِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ

محمد بن ابی بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ معرس ذی الحلیفہ وسط وادی میں تھے تو آپؐ کو خواب دکھلایا گیا اور کہا گیا کہ آپ مبارک پتھریلی زمین میں ہیں اور ہمارے ساتھ سالم نے بھی تلاش کر کے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا جہاں عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ پر اپنے اونٹ بٹھائے تھے اور

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِبَطْنِ الْوَادِیْ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ الطَّرِیْقِ وَسْطٌ مِّنْ ذٰلِکَ ؞

بَابٌ ٩٧٧ غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّیَابِ ؞

١٤٣٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ یَعْلٰی اَخْبَرَہٗ اَنَّ یَعْلٰی قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ قَالَ فَبَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَۃِ وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَۃٍ وَّھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَۃً فَجَاءَہُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی فَجَاءَ یَعْلٰی وَعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِہٖ فَاَدْخَلَ رَاْسَہٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْہِ وَھُوَ یَغِطُّ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَۃِ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّیْبَ الَّذِیْ بِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّانْزِعْ عَنْکَ الْجُبَّۃَ وَاصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ اَرَادَ الْاِنْقَاءَ حِیْنَ اَمَرَہٗ اَنْ یَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ؞

بَابٌ ٩٧٨ الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَمَا یَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّحْرِمَ وَیَتَرَجَّلُ وَیَدَّھِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّیْحَانَ وَیَنْظُرُ فِی الْمِرْاٰۃِ وَیَتَدَاوٰی بِمَا یَاْکُلُ الزَّیْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ یَتَخَتَّمُ وَیَلْبَسُ الْھِمْیَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلٰی بَطْنِہٖ بِثَوْبٍ وَّلَمْ تَرَ عَائِشَۃُ بِالتُّبَّانِ بَاْسًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ تَعْنِیْ لِلَّذِیْنَ یَرْحَلُوْنَ ھَوْدَجَھَا ؞

١٤٣٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَدَّھِنُ بِالزَّیْتِ فَذَکَرْتُہٗ لِاِبْرٰھِیْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِہٖ

وہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے وسط میں ہے اور اترنے والوں اور راستہ کے وسط میں ہے۔

کپڑے سے خلوق کو تین بار دھونے کا بیان ؞

محمد، ابو عاصم نبیل، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی نے عطاء سے بیان کیا کہ یعلی نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھائیے کہ آپؐ پر وحی اتر رہی ہو تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس دوران میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ بھی تھے تو ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے کپڑے خوشبو سے لتھڑے ہوئے ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے آپؐ پر وحی آنے لگی عمرؓ نے یعلی کو اشارہ کیا تو یعلی آئے اس حال میں کہ رسول اللہ صلعم پر ایک کپڑا تنا ہوا تھا جس سے سایہ کئے ہوئے تھے یعلی نے اپنا سر کپڑے کے اندر ڈالا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کا چہرہ سرخ ہے اور خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ کیفیت دور ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا وہ شخص لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس خوشبو کو تین بار دھو ڈال جو تیرے ساتھ ہے اور اپنا جبہ اتار دے اور اپنے عمرہ میں بھی وہی کر جو تو حج میں کرتا ہے، ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ آپ نے جو تین بار دھونے کا حکم دیا تو اس سے آپؐ کی مراد صفائی تھی، انہوں نے جواب دیا کہ ہاں!

احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے، اور کنگھی کرے اور تیل ڈالے

اور ابن عباسؓ نے فرمایا محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور کھانے کی چیزیں روغن زیتون اور گھی کو دوا میں استعمال کر سکتا ہے اور عطاء نے کہا کہ جائز ہے کہ انگوٹھی پہنے اور ہمیانی باندھے اور ابن عمرؓ نے حالت احرام میں طواف کیا اس طرح کہ اپنے پیٹ پر کپڑا باندھے ہوئے تھے عائشہؓ نے جانگیا پہننے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ عائشہ کی اس سے مراد وہ ہیں جو اونٹ پر ہودہ کستے ہیں ؞

محمد بن یوسف، سفیان، منصور، سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ زیتون کا تیل لگاتے تھے میں نے ابراہیم نخعی سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ تم ان کی بات کو کیا کرو گے مجھ سے اسود نے حضرت عائشہ رضؓ

حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۱۴۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ۔

باب ۹۷۹ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا ۔

۱۴۴۱ ۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ۔

باب ۹۸۰ الإِهْلاَلِ عِنْدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

۱۴۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

باب ۹۸۱ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

۱۴۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلاَ يَتَرَجَّلُ وَلاَ يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الأَرْضِ ۔

کے متعلق بیان کیا، انہوں نے کہا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں حالت احرام میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپؐ احرام باندھتے تو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔

تلبید کرکے احرام باندھنے کا بیان ۔

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبید کی حالت میں لبیک کہتے ہوئے سنا۔

ذی الحلیفہ کے نزدیک لبیک کہنے کا بیان ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضؓ، ح عبداللہ بن مسلمہ مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد، یعنی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس سے ہی لبیک کہا۔

محرم کونسا کپڑا پہنے ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ محرم کون سے کپڑے پہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قمیص، عمامہ، پائجامہ اور ٹوپی اور موزے نہ پہنے مگر وہ شخص جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور دونوں موزوں کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن نہ تو کنگھی کرے اور نہ اپنا بدن کھجلائے اور جوئیں اپنے سر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

باب ۹۸۲ الرُّکُوبُ وَالْاِرْتِدَافُ فِی الْحَجِّ ؛.

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ اُسَامَۃَ کَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ اِلَی الْمُزْدَلِفَۃِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَۃِ اِلٰی مِنًی قَالَ فَکِلَاھُمَا قَالَ لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ ؛.

حج میں سوار ہونے اور کسی کو پیچھے بٹھانے کا بیان ؛.

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، جریر، یونس ایلی، زہری عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اسامہؓ عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور فضل کو مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے اپنے پیچھے بٹھلایا دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ۹۸۳ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ وَالْاَرْدِیَۃِ وَالْاُزُرِ

وَلَبِسَتْ عَائِشَۃُ الثِّیَابَ الْمُعَصْفَرَۃَ وَھِیَ مُحْرِمَۃٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا اَرَی الْمُعَصْفَرَ طِیْبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَۃُ بَاْسًا بِالْحُلِیِّ وَالثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَۃِ وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَا بَاْسَ اَنْ یُّبْدِلَ ثِیَابَہٗ ؛.

محرم کپڑے، چادر اور تہ بند میں سے کیا پہنے عائشہؓ نے کسم میں رنگا ہوا کپڑا بحالت احرام میں پہنا اور عائشہؓ نے فرمایا کہ عورتیں حالت احرام میں نقاب نہ ڈالیں، برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس سے رنگا ہوا ہو اور نہ زعفران سے رنگا ہوا اور جابرؓ نے فرمایا کہ میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے کو خوشبو نہیں سمجھتا اور عائشہؓ نے زیور، سیاہ اور گلابی کپڑوں اور عورت کے لئے موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور ابراہیم نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی محرم کپڑے بدلے

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِنِ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّھَنَ وَلَبِسَ اِزَارَہٗ وَرِدَاءَہٗ ھُوَ وَاَصْحَابُہٗ فَلَمْ یَنْہَ عَنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَرْدِیَۃِ وَالْاُزُرِ اَنْ تُلْبَسَ اِلَّا الْمُزَعْفَرَۃَ الَّتِیْ تَرْدَعُ عَلَی الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ حَتَّی اسْتَوٰی عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ ھُوَ وَاَصْحَابُہٗ وَقَلَّدَ بُدْنَہٗ وَذٰلِکَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَۃِ فَقَدِمَ مَکَّۃَ لِاَرْبَعِ لَیَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِہٖ لِاَنَّہٗ قَلَّدَھَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَھُوَ مُھِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَۃَ بَعْدَ طَوَافِہٖ بِھَا حَتّٰی رَجَعَ مِنْ عَرَفَۃَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ اَنْ

محمد بن ابی بکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مدینہ سے کنگھی کرنے اور تیل لگانے تہ بند اور چادر پہننے کے بعد روانہ ہوئے آپؐ نے چادر اور تہ بند کے پہننے سے بالکل منع نہ فرمایا مگر زعفران میں رنگا ہوا کپڑا جس سے بدن پر زعفران جھڑے، پھر صبح کے وقت ذی الحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مقام بیدار میں پہنچے تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ نے لبیک کہا اور اپنی جانوروں کی گردن میں قلادہ ڈالا یہ اس دن ہوا کہ ابھی ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے مکہ آئے تو ذی الحجہ کے چار دن گذر چکے تھے، خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور قربانی کے جانوروں کی وجہ سے احرام نہیں کھولا اس لئے کہ اس کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا پھر حجون کے پاس مکہ کے بالائی حصہ میں اترے اس حال میں کہ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کرنے کے بعد آپؐ کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ عرفہ سے واپس ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور صفا

يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُؤُوْسِهِمْ ثُمَّ يُحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَّ الطِّيْبُ وَالثِّيَابُ ۔

و مروہ کے درمیان طواف کریں، پھر اپنے سر کے بال کتروا ڈالیں پھر احرام کھول ڈالیں اور یہ اس شخص کیلئے ہے جس کے پاس قربانی کا جانور قلادہ ڈالا ہوا نہ ہو اور جس شخص کے ساتھ اس کی بیوی ہے وہ اس کے لئے حلال ہے اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا درست ہے۔

باب ۹۸۴ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اس شخص کا بیان جو صبح تک ذی الحلیفہ میں ٹھہرے

اس کو ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۴۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ ۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن منکدر، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعت اور ذی الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، پھر رات گزاری یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں صبح ہوگئی تو پھر جب آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپؐ نے لبیک کہا۔

۱۴۴۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ۔

قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابی قلابہ، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعت نماز پڑھی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ میں خیال کرتا ہوں آپؐ رات کو صبح تک ذوالحلیفہ میں ہی رہے۔

باب ۹۸۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنے کا بیان

۱۴۴۸ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابو ایوب، ابو قلابہ، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے لوگوں کو دونوں نمازوں میں بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

باب ۹۸۶ التَّلْبِيَةِ

لبیک کہنے کا بیان

۱۴۴۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح کرتے تھے، لبیک، اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ :.

محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، عمارہ، ابو عطیہ، عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں زیادہ جانتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح لبیک کہتے تھے، آپؐ فرماتے تھے لبیک اللّٰہم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک، ابو معاویہ نے اعمش سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور شعبہ نے کہا کہ مجھ سے سلیمان نے بواسطہ خیثمہ ابو عطیہ سے روایت کیا کہ میں نے عائشہؓ سے سنا

بَابُ ۹۸۷ التَّحْمِيدُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ :.

لبیک کہنے سے پہلے جانور پر سوار ہونے کے وقت تحمید تسبیح اور تکبیر کہنے کا بیان :.

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ :.

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر وہاں رات بھر رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر سوار ہوئے یہانتک کہ سواری بیدا پہنچی تو آپؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی پھر حج اور عمرہ کی لبیک کہی اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ کی لبیک کہی جب ہم مکہ پہنچے تو آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ احرام کھولدیں یہانتک کہ جب ترویہ کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹوں کو کھڑا کرکے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ بعض نے اس کو ایوب سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس شخص نے انسؓ سے روایت کیا :.

بَابُ ۹۸۸ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ :.

اس شخص کا بیان جو اس وقت لبیک کہے جب اس کی سواری سیدھی کھڑی ہو جائے :.

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً :.

ابو عاصم، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک کہی کہ جب آپؐ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی :.

بَابُ ۹۸۹ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ

قبلہ رو ہوکر احرام باندھنے کا بیان اور ابو معمر نے کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بواسطہ ایوب، نافع سے روایت کیا کہ ابن عمرؓ جب صبح کی نماز ذی الحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیتے جب سواری تیار ہو جاتی تو اس پر سوار ہو جاتے

رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ ::

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ::

باب ۹۹۰ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي ::

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي ::

باب ۹۹۱ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ ::

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ

جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو قبلہ کی طرف کھڑے ہی کھڑے منہ کر لیتے پھر لبیک کہتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے تو لبیک کہنا چھوڑ دیتے، جب مقام طوی میں پہنچتے تو وہاں رات گذارتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو غسل کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کیا ہے، اسمٰعیل نے ایوب سے غسل کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے ::

سلیمان بن داؤد، ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہو پھر ذی الحلیفہ کی مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے، پھر سوار ہو جاتے جب اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

وادی میں اترتے وقت لبیک کہنے کا بیان ::

محمد بن مثنی، ابن عدی، ابن عون مجاہد سے روایت کرتے ہیں مجاہد نے کہا کہ ہم لوگ ابن عباس رضی کے پاس بیٹھے تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر چھیڑا دیا کہ آپ نے فرمایا ہے، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا ابن عباس نے کہا میں نے نہیں سنا ہے لیکن میں نے آپکو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں گویا حضرت موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ وادی میں اترتے ہیں تو لبیک کہہ رہے ہیں۔

حیض و نفاس والی عورت کس طرح احرام باندھے اَہَلَّ تکلم بہ (یعنی گفتگو کی) کے معنی میں بولتے ہیں اور استہللنا واہللنا الہلال یہ سب ظہور کے معنی میں بولتے ہیں استہل المطر کے معنی ہیں بادل سے نکلا اور ما اہل لغیر اللہ بہ میں اُہِلَّ، استہلال الصبی سے ماخوذ ہے ::

عبداللہ بن مسلمہ، مالک ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے، میں مکہ میں پہنچی اس حال میں کہ میں حائضہ تھی میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا ::

ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين كانوا اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منى واما الذين جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا -

باب ۹۲ من اهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم قاله ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم -

١٤٥٦ - حدثنا المكي بن ابراهيم عن ابن جريج قال عطاء قال جابر امر النبي صلى الله عليه وسلم عليا ان يقيم على احرامه وذكر قول سراقة وزاد محمد بن بكر عن ابن جريج قال له النبي صلى الله عليه وسلم بما اهللت يا علي قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم قال فاهد وامكث حراما كما انت :-

١٤٥٧ - حدثنا الحسن بن علي الخلال الهذلي قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا سليم بن حيان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالك قال قدم علي على النبي صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال بما اهللت قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم فقال لولا ان معي الهدي لاحللت -

١٤٥٨ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي موسى قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى قومي باليمن فجئت وهو بالبطحاء فقال بما اهللت فقلت اهللت كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کے بدلے ہے، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا خانہ کعبہ کا اور صفا ومروہ کے درمیان کا طواف کیا، پھر احرام کھول دیا پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد ایک دوسرا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا تو ان لوگوں نے صرف ایک طواف کیا۔

اس شخص کا بیان جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے مثل احرام باندھا، ابن عمرؓ نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا :-

مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء، جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ کا قول بیان کیا اور محمد بن بکر نے بواسطہ جریج اتنا اور زیادہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے علی تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ جس چیز کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، آپؐ نے فرمایا تو قربانی دو اور احرام میں ٹھہرے رہو جیسا کہ تم اس وقت ہو۔

حسن بن علی، خلال ہذلی، عبدالصمد، سلیم بن حیان، مروان اصفر، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے آئے تو آپؐ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے انہوں نے جواب دیا کہ جس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے آپؐ نے فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

محمد بن یوسف، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس مجھے یمن بھیجا چنانچہ میں اس حال میں آیا کہ آپؐ بطحاء میں تھے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے آپؐ نے پوچھا

قال هل معك من هدي قلت لا فامرني ان اطوف بالبيت فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم امرني فاحللت فاتيت امراة من قومي فمشطتني او غسلت راسي فقدم عمر فقال ان ناخذ بكتاب الله فانه يامرنا بالتمام قال الله تعالى واتموا الحج والعمرة لله وان ناخذ بسنة النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يحل حتى نحر الهدي۔

باب ۹۹۳ قول الله تعالى الحج اشهر معلومت

فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت للناس والحج وقال ابن عمر اشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة وقال ابن عباس من السنة ان لا يحرم بالحج الا في اشهر الحج وكره عثمان ان يحرم من خراسان او كرمان ؀

۱۴۵۹۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابو بكر الحنفي قال حدثنا افلح بن حميد قال سمعت القاسم بن محمد عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اشهر الحج وليالي الحج وحرم الحج فنزلنا بسرف قالت فخرج الى اصحابه فقال من لم يكن منكم معه هدي فاحب ان يجعلها عمرة فليفعل ومن كان معه الهدي فلا قالت فالاخذ بها والتارك لها من اصحابه قالت فاما رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجال من اصحابه فكانوا اهل قوة وكان معهم الهدي فلم يقدروا على العمرة قالت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال ما يبكيك يا هنتاه قلت سمعت قولك لاصحابك فمنعت العمرة قال وما شانك قلت لا اصلي قال فلا يضرك انما انت امراة من بنات ادم كتب الله عليك ما كتب عليهن فكوني في حجتك فعسى الله ان يرزقكها قالت فخرجنا في حجته حتى قدمنا منى فطهرت ثم خرجت من منى

کیا تمہارے پاس ہدی کا جانور ہے، میں نے جواب دیا نہیں، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کروں، چنانچہ میں نے خانہ کعبہ اور صفاو مروہ کا طواف کیا پھر مجھے احرام کھولنے کا حکم دیا میں نے احرام کھول ڈالا میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا پھر عمرؓ کی خلافت کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم اللہ کی کتاب کو پکڑتے ہیں تو وہ ہمیں حج اور عمرے کو پورا کرنیکا حکم دیتا ہے اور اگر نبی صلعم کی سنت کو پکڑتے ہیں تو آپ نے احرام نہیں کھولا یہانتک کہ قربانی کی۔

اللہ تعالیٰ کا قول کہ حج کے چند مہینے مقرر ہیں جس نے ان مہینوں میں حج کا ارادہ کیا تو نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام کرے اور نہ جھگڑے، لوگ آپ سے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں آپ کہدیجئے یہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے وقت معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ہیں اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں اور ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کے مہینے ہی میں حج کا احرام باندھے اور عثمان نے خراسان یا کرمان سے احرام باندھ کر چلنے کو مکروہ سمجھا ؀

محمد بن بشار، ابوبکر حنفی، افلح بن حمید، قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں، حج کی راتوں میں، حج کے زمانے میں نکلے ہم نے سرف میں قیام کیا، عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ اپنے صحابہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ اس کو عمرہ بنانا چاہے تو عمرہ بنالے اور جسکے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے، عائشہؓ نے کہا کہ بعض صحابہ نے اس پر عمل کیا اور بعض نے چھوڑ دیا لیکن رسول اللہ صلعم اور آپکے چند صحابہ قوت والے تھے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا اس لئے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے، عائشہؓ نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ اے بھولی بھالی عورت تو کیوں رو رہی ہے، میں نے عرض کیا کہ آپؐ جو اپنے ساتھیوں سے فرمایا وہ میں نے سن لیا اب میں تو عمرہ نہیں کر سکتی آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے میں نے جواب دیا کہ میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی حائضہ ہوں) آپؐ نے فرمایا کہ تیرے لئے کوئی حرج نہیں تو آدم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ہے جو تمام عورتوں کے مقدر میں لکھا ہے وہ تیرے مقدر میں بھی ہے تو اپنے حج میں رہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تجھکو عمرہ نصیب کرے عائشہؓ نے کہا کہ ہم حج کرنے نکلے یہانتک کہ ہم منیٰ پہنچے میں وہاں پاک ہو گئی، پھر میں منیٰ سے نکلی، خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر میں آپؐ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی یہانتک کہ آپ محصب

فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَأْتِيَانِي قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَضِيرُ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا۔

میں اترے، اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ اترے تو آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلایا اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھے پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آؤ میں تمہارا انتظار کرتا رہونگا جبتک تم دونوں نہ آؤ، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نکلے یہانتک کہ وہ اور میں طواف سے فارغ ہوئے پھر میں آپ کے پاس صبح کے وقت پہنچی آپ نے پوچھا کیا تم فارغ ہو گئیں میں نے کہا ہاں، آپ نے اپنے ساتھیوں میں روانگی کا اعلان کر دیا تو لوگ روانہ ہو گئے اور مدینہ کی طرف رخ کر کے روانہ ہوئے ابو عبداللہ بخاری نے کہا کہ یضیر، ضار، یضیر ضیراً سے ماخوذ ہے اور ضار یضور ضوراً اور ضر یضر، ضراً بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب ۹۹۴ تمتع، اقران اور افراد حج کا بیان اور اس شخص کا حج فسخ کر دینا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا۔

عثمان، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا ہی تھا جب ہم مکہ پہنچے تو خانہ کعبہ کا طواف کیا، نبی صلعم نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ اپنا احرام کھولڈالے چنانچہ جو لوگ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے انہوں نے احرام کھولڈالا، آپؐ کی بیویاں بھی قربانی کے جانور نہ لائی تھیں اس لئے انہوں نے بھی احرام کھولڈالا، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی تو میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا جب عصبہ کی رات آئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی آپؐ نے پوچھا کہ ہم جب مکہ آئے تھے تو کیا تو نے طواف نہیں کیا تھا میں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم تک جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو پھر فلاں فلاں جگہ پر آ جاؤ اور صفیہؓ نے عرض کیا میں خیال کرتی ہوں کہ میں آپؐ کو روکنے کا سبب بنوں گی آپؐ نے فرمایا عقریٰ حلقیٰ (بانجھ سر منڈائی ہوئی) کیا تو نے یوم نحر میں طواف نہیں کیا میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں تو کوچ کر عائشہؓ نے کہا کہ مجھ سے نبی صلعم اس حال میں ملے کہ آپؐ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں وہاں اتر رہی تھی یا کہا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے ہم میں سے

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ وَّمِنَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ وَاَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ اَوْجَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لَمْ یَحِلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ۔

بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا پس جس نے حج کا احرام باندھا یا جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا وہ لوگ احرام سے باہر نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ شَھِدْتُّ عُثْمَانَ وَعَلِیًّا وَّعُثْمَانُ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَاَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَھُمَا فَلَمَّا رَاٰی عَلِیٌّ اَھَلَّ بِھِمَا لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ قَالَ مَا کُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں موجود تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع اور قرآن سے منع کرتے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور لبیک بعمرۃ وحجۃ فرمایا اور فرمایا کہ کسی ایک شخص کی بات پر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَۃَ فِیْ اَشْھُرِ الْحَجِّ اَفْجَرُ الْفُجُوْرِ فِی الْاَرْضِ وَیَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَۃُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ صَبِیْحَۃَ رَابِعَۃٍ مُّھِلِّیْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّجْعَلُوْھَا عُمْرَۃً فَتَعَاظَمَ ذٰلِکَ عِنْدَھُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ کُلُّہٗ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عربوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا دنیا کا بدترین گناہ ہے اور محرم کو صفر بنا لیتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشانات مٹ جائیں اور صفر گذر جائے تو عمرہ حلال ہے اس شخص کیلئے جو عمرہ کرنا چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ تشریف لائے اور آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا دیں لوگوں پر یہ بات گراں گذری لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سی چیز حلال ہوگی آپ نے فرمایا تمام چیزیں حلال ہوں گی۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنی، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

اسمٰعیل، مالک، ح، عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول ڈالا لیکن آپ نے نہیں کھولا آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اس لئے میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی نہ کر دوں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ۔

آدم، شعبہ، ابو جمرہ، نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کیا تو مجھے کچھ لوگوں نے منع کیا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے تمتع کا حکم دیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حج مقبول ہے اور عمرہ مقبول ہے میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ نبی صلعم کی سنت ہے اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو میں اپنے مال سے تمہارے لئے ایک حصہ مقرر کر دوں گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو جمرہ سے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ اس خواب کی بنا پر جو میں نے دیکھا تھا

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا۔

ابو نعیم، ابو شہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھ کر آیا تو یوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا مکہ کے چند لوگوں نے کہا کہ اب تیرا حج مکی ہو جائیگا میں عطاء کے پاس مسئلہ پوچھنے کو آیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ نے کہا کہ انہوں نے نبی صلعم کے ساتھ حج کیا جس دن قربانی کا جانور آپؐ کے ساتھ ہانک کر لائے تھے ان لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اپنے احرام سے خانہ کعبہ کا طواف کر کے اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کر کے باہر ہو جاؤ اور اپنے بال کتروا لو پھر اسی طرح بغیر احرام کے ٹھہرے رہو یہاں تک کہ یوم ترویہ (آٹھویں تاریخ) آ جائے تو حج کا احرام باندھو اور جو تم پہلے کر چکے ہو اس کو تمتع بنا لو لوگوں نے عرض کیا ہم اس کو تمتع کس طرح بنا لیں حالانکہ ہم نے حج کی نیت کی تھی (حج کا نام لیا تھا) آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں قربانی کے جانور نہ لاتا تو میں وہی کرتا جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے لیکن میرے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے، چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ ابو شہاب سے صرف یہی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا۔

قتیبہ بن سعید، محمد اعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے درمیان متعہ کے متعلق اختلاف ہوا جبکہ وہ دونوں عسفان میں تھے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمہارا کیا مقصد ہے کہ اس کام سے روکتے ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے چھوڑ دو، جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا۔

بَابُ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

اس شخص کا بیان جو حج کا لبیک کہے اور حج کا نام لے۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، جابر بن عبداللہ

عَنْ اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ۔

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم لوگ کہہ رہے تھے لبیک بالحج۔ آپ نے ہم لوگوں کو حکم دیا (کہ عمرہ بنا لیں) تو ہم لوگوں نے اس کو عمرہ کر دیا۔

باب ۹۹۶ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمتع کرنے کا بیان۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، مطرف، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمتع کیا اور قرآن کی آیت نازل ہوئی لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

باب ۹۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ

اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ یہ ان کے لئے ہے جو خانہ کعبہ کے پاس نہ رہتے ہوں اور ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے کہا۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ اَنْ نُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلٰى اَمْصَارِكُمُ الشَّاةُ تَجْزِيْ فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهٗ فِي كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ

ابو معشر براء، عثمان بن غیاث، عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ حجۃ الوداع میں مہاجرین و انصار اور ازواج نبی صلعم نے احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا احرام بنا دو مگر وہ شخص جس نے ہدی کے جانور کو قلادہ ڈالا، ہم نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے (صحبت کی) اور کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا تو اس کیلئے احرام کھولنا جائز نہیں جب تک کہ ہدی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے پھر ترویہ کی شام کو ہمیں حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں پھر جب تمام ارکان سے فارغ ہوئے تو ہم نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور ہمارا حج پورا ہو گیا اور ہم پر قربانی واجب ہے جیسا کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ جس کو قربانی کا جانور میسر ہو وہ قربانی کرے اور جسے میسر نہ ہو تو تین دن روزے رکھنا اس کے ذمہ حج میں واجب ہے اور سات روزے جب تم اپنے شہروں کو واپس جاؤ اور قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے، لوگوں نے ایک ہی سال میں دو عبادتیں یعنی حج اور عمرہ کو جمع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا۔

نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ

بَاب ۹۹۸ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ :.

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

بَاب ۹۹۹ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا اَوْ لَيْلًا :.

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ :.

بَاب ۱۰۰۰ مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ :.

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

بَاب ۱۰۰۱ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ :.

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا

اور نبی صلعم نے اسے اپنی سنت قرار دیا اور اہل مکہ کے سوا دوسری جگہ کے لوگوں کیلئے جائز قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ان کیلئے جو مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس نہ رہنے والے ہوں اور حج کے مہینے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، جس نے ان مہینوں میں عمرہ کیا اس پر قربانی واجب ہے یا روزہ اور رفث سے مراد جماع ہے اور فسوق سے مراد گناہ اور جدال سے مراد لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔

مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنے کا بیان :.

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ موقوف کر دیتے پھر ذی طوی میں رات ٹھہر رہتے وہاں صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مکہ میں دن یا رات کو داخل ہونے کا بیان :.

مسدد، یحیی، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوی میں رات گذاری جب صبح ہو گئی تو مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

مکہ میں کس جانب سے داخل ہو :.

ابراہیم بن منذر، معن، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلی سے خارج ہوتے تھے۔

مکہ سے کس طرف سے نکلے :.

مسدد بن مسرہد بصری، یحیی، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیۃ العلیا کے مقام کداء سے جو بطحا میں ہے داخل ہوتے تھے، اور ثنیۃ السفلی کی طرف سے باہر نکلتے تھے۔

حمیدی و محمد بن مثنی، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ اپنے

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

والد سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے تو وہاں اس کے بلند حصہ کی طرف سے داخل ہوتے اور اس کے نیچے کے حصہ کی طرف سے باہر نکلتے۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِّنْ أَعْلٰى مَكَّةَ۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے جو مکہ کی بلند جانب ہے نکلے۔

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَّكُدًى وَّأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

احمد ابن وہب، عمرو، ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کدار کی طرف سے جو مکہ کی بلند جانب ہے داخل ہوئے، ہشام کا بیان ہے کہ عروہ کداء اور کدی دونوں جانب سے داخل ہوتے لیکن اکثر کدی کی جانب سے داخل ہوتے اور یہ ان کے گھر کے قریب تھا۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام، عروہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی بلند جانب یعنی کدار کی جانب سے داخل ہوتے اور عروہ رض اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوتے کہ یہ ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَّكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلْتَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى أَقْرَبِهِمَا إِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَّكُدًى مَّوْضِعَانِ۔

موسیٰ، وہیب، ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں جانب سے داخل ہوتے تھے لیکن اکثر کدی کی جانب سے داخل ہوتے جو ان کے گھر سے قریب تھا ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا کہ کداء اور کدی دو جگہوں کے نام ہیں۔

بَاب ۱۰۰۲ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ

تَعَالٰى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَّاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَّعَهِدْنَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهٗ مِنَ

مکہ کی فضیلت اور اس کی عمارتوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے لوٹ کر آنے کی جگہ اور امن کا مقام بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک بناؤ اور جب ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور یہاں کے رہنے والوں میں جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں ان کے

الثمرات من آمن منهم بالله واليوم الآخر قال ومن كفر فأمتعه قليلا ثم اضطره إلى عذاب النار وبئس المصير وإذ يرفع إبراهيم القواعد من البيت وإسمعيل ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا أمة مسلمة لك وأرنا مناسكنا وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم ⁘

۱۴۷۹ حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا أبو عاصم قال أخبرني ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن عبد الله قال لما بنيت الكعبة ذهب النبي صلى الله عليه وسلم وعباس ينقلان الحجارة فقال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم اجعل إزارك على رقبتك فخر إلى الأرض فطمحت عيناه إلى السماء فقال أرني إزاري فشده عليه۔

۱۴۸۰ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن محمد بن أبي بكر أخبر عبد الله ابن عمر عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها ألم تري أن قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد إبراهيم فقلت يا رسول الله ألا تردها على قواعد إبراهيم قال لولا حدثان قومك بالكفر لفعلت فقال عبد الله لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر إلا أن البيت لم يتمم على قواعد إبراهيم۔

۱۴۸۱ حدثنا مسدد قال حدثنا أبو الأحوص حدثنا الأشعث عن الأسود بن يزيد عن عائشة

لئے پھلوں کا رزق عطا کر اور فرمایا کہ جس نے انکار کیا تو میں کچھ دن اس کو مہلت دونگا پھر دوزخ کے عذاب کی طرف کھینچ لاؤں گا اور یہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت پیدا کر جو تیرا بعدار ہو اور ہمیں حج کے طریقے بتا اور ہماری طرف توجہ فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ⁘

عبد اللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضؓ دونوں پتھر اٹھا کر لاتے تھے، حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار اپنے کاندھوں پر ڈال لو (جب آپؐ نے ایسا کیا تو) بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے میری ازار دیدیجئے، چنانچہ آپؐ نے اسے باندھ لیا۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر رضؓ، عبد اللہ بن عمر رضؓ، حضرت عائشہ رضؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ کی عمارت بنائی تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد سے اسے چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر آپؐ اس کو مقام ابراہیمی کے مطابق کیوں نہیں بنا دیتے آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا کفر کا زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا، عبد اللہ بن عمر رضؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یقیناً سنا ہے میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے قریب دونوں رکنوں کے بوسہ دینے کو ترک کیا اس لئے کہ خانہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا نہیں بنا تھا۔

مسدد، ابو الاحوص، اشعث، اسود بن زید، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلعم سے دیوار کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ خانہ کعبہ

قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِيْ بَابًا۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيْدُ وَشَهِدْتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيْكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا

باب ١٠٠ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهٖ إِنَّمَا أُمِرْتُ

أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَوْلِهٖ

میں داخل ہے، آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے کہا، ان لوگوں نے اسے کیوں خانہ کعبہ میں داخل نہ کیا آپؐ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا میں نے پوچھا دروازے کا کیا حال ہے کہ اسکو بلند رکھا ہے) آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کیا ہے تاکہ جسکو چاہیں داخل ہونے دیں اور جسکو چاہیں روک دیں، اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں کو ناگوار ہوگا تو میں دیواروں کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا (یعنی نیچا کر دیتا)

عبید بن اسمعیل، ابو اسامہ، ہشام اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ ڈالتا اور میں اسے بنیاد ابراہیمی پر بناتا اس لئے کہ قریش نے اس کی عمارت کو چھوٹا کر دیا اور اس کے لئے خلف بناتا اور ابو معاویہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف سے مراد دروازہ ہے۔

بیان بن عمرو، یزید، جریر بن حازم، یزید بن رومان، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ سے فرمایا اے عائشہ اگر تمہاری قوم سے جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کا حکم دیتا اور اس میں سے جو حصہ نکال دیا گیا ہے اسے میں اس میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا ایک پورب کی طرف دوسرا پچھم کی طرف کہا اور بنیاد ابراہیمی کے مطابق کر دیتا یہی وہ حدیث ہے جس نے ابن زبیر کو کعبہ کے منہدم کرنے پر آمادہ کیا، یزید نے بیان کیا کہ میں ابن زبیرؓ کے پاس موجود تھا جس وقت انہوں نے اس کو گرا کر بنایا اور حجر اسود کو اس میں داخل کیا اور میں نے بنیاد ابراہیمی کے پتھر دیکھے جو اونٹوں کی کوہان کی طرح تھے جریر نے بیان کیا کہ میں نے یزید سے پوچھا اس کی جگہ کہاں ہے انہوں نے کہا میں ابھی تمہیں دکھاتا ہوں، میں ان کے ساتھ حجر اسود کے پاس گیا تو انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ یہاں ہے جریر کا بیان ہے کہ میں نے اندازہ کیا حجر اسود سے چھ گز یا اس کے قریب تھا۔

حرم کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسکو حرام کیا ہے اور اسی کیلئے تمام چیزیں ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہو جاؤں اور اللہ …

نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا.

بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي الطَّارِي مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا.

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الْآيَةَ.

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ

کا قول کیا ہم نے انکو حرم میں جگہ نہیں دی جو پر امن ہے اور اسی کی طرف ہر قسم کے میوے میری جانب سے کھنچ کر آتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے

علی بن عبد اللہ بن جعفر، جریر بن عبد الحمید، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام بنایا ہے اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں گے اس کے شکار نہ بھگائے جائیں گے اور نہ کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر وہ شخص جو اس کا اعلان کرے

مکہ کے گھروں میں میراث جاری ہونے اور اس کے بیچنے اور خریدنے کا بیان اور یہ کہ لوگ خاص مسجد حرام میں برابر ہیں اللہ تعالیٰ کے قول کی بنا پر کہ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے اور خانہ کعبہ سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کیلئے یکساں بنایا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے رہنے والے اور جس نے الحاد کے ساتھ ظلم کا ارادہ کیا تو ہم اسکو دردناک عذاب چکھائیں گے ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا کہ بادی سے مراد ہے باہر سے آنیوالا محبوس کے معنی ہیں رکے ہوئے۔

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، اسامہ بن زید رض سے روایت کرتے ہیں، اسامہ بن زید نے بیان کیا، یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے، آپ نے فرمایا عقیل نے جائداد یا گھر کہاں چھوڑا ہے، اور عقیل و طالب ابو طالب کے وارث ہوئے اور حضرت جعفر رض اور حضرت علی رض کسی چیز کے بھی وارث نہ ہوئے اس لئے کہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے، حضرت عمر بن خطاب رض اسی لئے کہتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہ ہوگا، ابن شہاب نے کہا لوگ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل کرتے تھے، بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں سے بعض بعض کے دوست ہیں، آخر آیت تک۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں اترنے کا بیان۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَکَّۃَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ یَوْمَ النَّحْرِ وَھُوَ بِمِنًی نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِکَ اَنَّ قُرَیْشًا وَکِنَانَۃَ تَحَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ وَبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا یُبَایِعُوْھُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْھِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَۃُ عَنْ عُقَیْلٍ وَیَحْیَی بْنُ الضَّحَّاکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِھَابٍ وَقَالَا بَنِیْ ھَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَشْبَہُ۔

باب [illegible] قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ۔

باب [illegible] قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّھْرَ الْحَرَامَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَکَانَ

وسلم نے جب مکہ آنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا کل انشاء اللہ خیف بنی کنانہ میں ہمارا قیام ہوگا، جہاں قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔

حمیدی، ولید، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کے دوسرے دن جب آپؐ منیٰ میں تھے فرمایا کہ کل ہم ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ یعنی محصب میں اتریں گے جہاں لوگوں نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی وہ واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی مطلب کے خلاف قسم کھائی تھی کہ ان سے بیاہ شادی اور خرید و فروخت نہ کریں گے جب تک کہ نبی صلعم کو وہ ہمارے حوالہ نہ کر دیں اور سلامہ نے عقیل سے، یحییٰ بن ضحاک نے، اوزاعی سے اسی طرح روایت کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا اور دونوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا لفظ بیان کیا، ابوعبداللہ (بخاری) نے بیان کیا، بنی مطلب زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ بتوں کی پرستش کریں، اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے آخر آیت لعلہم یشکرون تک۔

اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے بیت حرام (کعبہ) کو لوگوں کے گذارے کا ذریعہ بنایا اور مہینے کو حرام بنایا، ان اللہ بکل شیء علیم تک۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ ح محمد بن مقاتل، عبداللہ، محمد بن ابی حفصہ، زہری، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے

يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

فرض کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورا کا روزہ رکھنا چاہے تو رکھے اور جس کا جی نہ چاہے تو وہ نہ رکھے۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهُ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ۔

احمد بن حفص حفص، ابراہیم، حجاج بن حجاج، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا، ابان اور عمران نے قتادہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور عبدالرحمن نے شعبہ سے روایت کیا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہو جائیگا لیکن پہلی روایت زیادہ لوگوں نے کی ہے اور ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سنا ہے اور عبداللہ سعید کے والد ہیں۔

باب ۱۰۰۸ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

کعبہ پر غلاف چڑھانے کا بیان

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَآءَ وَلَا بَيْضَآءَ اِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْآنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابو وائل سے روایت کرتے ہیں ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے پاس آیا ح، قبیصہ، سفیان، واصل ابو وائل سے روایت کرتے ہیں ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر کعبہ میں بیٹھا تو شیبہ نے کہا اس جگہ پر حضرت عمرؓ بیٹھتے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے ارادہ کیا کہ کوئی زرد یا سفید چیز نہ چھوڑوں مگر یہ کہ انکو تقسیم کردوں میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہ کیا انہوں نے کہا میں تو انہیں دونوں آدمیوں کی اقتدا کرتا ہوں۔

باب ۱۰۰۹ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ

کعبہ کے منہدم کرنے کا بیان، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ سے جنگ کریگا اور وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

عمرو بن علی، یحیی بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، ابن ابی ملیکہ ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں اس سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِؓ اَنَّ

یحیی بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص ویران کرے گا

بَابُ ۱۰۱۰ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

ان روایتوں کا بیان جو حجر اسود کے بارے میں منقول ہیں:۔

۱۴۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ:۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا پھر فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نفع پہنچانا تیرے اختیار میں ہے اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ ۱۰۱۱ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ:۔

خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرنے کا بیان اور خانہ کعبہ میں جس طرف چاہے نماز پڑھے:۔

۱۴۹۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زیدؓ اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کر لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا تو بلالؓ سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

بَابُ ۱۰۱۲ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ:۔

کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان:۔

۱۴۹۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

احمد بن محمد، عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے چلتے اور دروازے کی طرف ان کی پیٹھ ہوتی اور وہ چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور انکے سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز کا فاصلہ رہتا پھر نماز پڑھتے اور اس جگہ کا قصد کرتے جس کے متعلق بلالؓ نے بیان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز پڑھی تھی، اور کسی شخص پر (کچھ) حرج نہیں کہ خانہ کعبہ میں جس سمت میں چاہے نماز پڑھے:۔

بَابُ ۱۰۱۳ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ:۔

اس شخص کا بیان جو کعبہ میں داخل نہ ہو اور ابن عمرؓ اکثر حج کرتے لیکن خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوتے:۔

۱۴۹۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

مسدد، خالد بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفیٰ

اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهٗ مَنْ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا ایک شخص نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے جواب دیا نہیں۔

باب ۱۰۱۴ مَنْ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ ؞

اس شخص کا بیان جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے ؞

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ۔

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کعبہ کے پاس آئے تو اندر جانے سے انکار کیا اور اس میں بت رکھے ہوئے تھے ان کے نکالنے کا آپؐ نے حکم دیا، چنانچہ وہ نکالدئے گئے، لوگوں نے حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالدئے کہ ان دونوں کے ہاتھوں میں پانسے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، بخدا وہ لوگ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے کبھی پانسے نہیں کھیلے پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسکے اطراف (کونوں) میں تکبیر کہی اور نماز نہیں پڑھی۔

باب ۱۰۱۵ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ ؞

رمل کی ابتدا کیونکر ہوئی ؞

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مکہ میں آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ تم لوگوں کے پاس ایسی قوم آرہی ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور بنا دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ تین پھیروں میں اکڑ اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان (معمولی چال سے) چلیں اور تمام پھیروں میں رمل کا حکم دینے سے آپؐ کو کسی چیز نے نہیں روکا بجز اس کے کہ سہولت آپؐ کے پیش نظر تھی۔

باب ۱۰۱۶ اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ وَيَرْمُلُ ثَلٰثًا ؞

جب مکہ آئے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان اور تین بار رمل کرے ؞

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلٰثَةً۔

اصبغ، ابن وہب، یونس، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ (معظمہ) آتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کا بوسہ دیتے اور سات پھیروں میں سے تین پھیروں میں رمل کرتے ؞

اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ ؞

بَابٌ ۱۰۱۷ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؞

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ[رض] قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَّتْرُكَهُ۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَمْشِيْ لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهٖ۔

بَابٌ ۱۰۱۸ اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ ؞

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[رض] قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنے کا بیان ؞

محمد، شریح بن نعمان، فلیح، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں حج و عمرہ میں معمولی چال سے چلے، لیث نے اس کے متابع حدیث روایت کی کہ مجھ سے کثیر بن فرقد نے بواسطہ نافع، ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، کہ بخدا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچانا تیرے اختیار میں ہے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا پھر اسے بوسہ دیا اور فرمایا کہ رمل کی ہمیں کیا ضرورت تھی ہم نے اس کے ذریعہ مشرکوں کو دکھایا اور انکو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا، پھر فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اس لئے ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

مسدد، یحیی، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سختی اور آسانی کسی حال میں کبھی میں نے ان دونوں رکنوں کا بوسہ نہیں چھوڑا، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے نافع سے پوچھا، کیا ابن عمرؓ دونوں رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلتے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ وہ معمولی چال سے صرف اس لئے چلتے تھے کہ آسانی کے ساتھ بوسہ دے سکیں۔

لاٹھی کے ذریعہ حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان ؞

احمد بن صالح، یحیی بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا اور لاٹھی کے ذریعہ حجر اسود کو بوسہ دیا دراوردی نے اپنے بھتیجے زہری سے انہوں نے اپنے چچا سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے ؞

باب ۱۰۱۹ مَنْ لَمْ یَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ یَتَّقِیْ شَیْئًا مِّنَ الْبَیْتِ وَکَانَ مُعَاوِیَةُ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ لَا یُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّکْنَانِ فَقَالَ لَیْسَ شَیْءٌ مِّنَ الْبَیْتِ مَهْجُوْرًا وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یَسْتَلِمُهُنَّ کُلَّهُنَّ ۔

اس شخص کا بیان جو صرف دونوں رکن یمانی کو بوسہ دے اور محمد بن بکر نے بواسطہ ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو الشعثاء سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا، کون ہے جو خانہ کعبہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے اور معاویہؓ رکنوں کا بوسہ دیتے تھے تو ان سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ ان دونوں کو بوسہ نہیں دیتے، معاویہؓ نے ان سے کہا کہ خانہ کعبہ کی کوئی چیز چھوڑنے کی نہیں اور ابن زبیرؓ ان سب کو بوسہ دیتے تھے ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ

ابو الولید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں رکن یمانی کے سوا کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

باب ۱۰۲۰ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ ۔

حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

احمد بن سنان، یزید بن ہارون، ورقاء، زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ وَقَالَ رَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَاَیْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَیْتَ بِالْیَمَنِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ ۔

مسدد، حماد بن زید، زبیر بن عربی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطابؓ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، اس شخص نے کہا کہ اگر بھیڑ بہت زیادہ ہو جائے اگر میں مجبور ہو جاؤں، حضرت عمرؓ نے جواب دیا اگر مگر کو یمن میں رکھو میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چھوتے دیکھا ہے۔

باب ۱۰۲۱ مَنْ اَشَارَ اِلَی الرُّکْنِ اِذَا اَتٰی عَلَیْهِ ۔

حجر اسود کے پاس آ کر اشارہ کرنے کا بیان ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتَی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْهِ بِشَیْءٍ

محمد بن مثنی، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا، جب کبھی حجر اسود کے سامنے آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

باب ۱۰۲۲ اَلتَّکْبِیْرِ عِنْدَ الرُّکْنِ ۔

حجر اسود کے نزدیک تکبیر کہنے کا بیان ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

مسدد، خالد بن عبد اللہ، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباس

عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتَی الرُّکْنَ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ عِنْدَہٗ وَکَبَّرَ تَابَعَہٗ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ،

سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا، جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے، ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء سے اس کے متابع حدیث روایت کی،

بَابُ ۲۳ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ اِذَا قَدِمَ مَکَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا،

اس شخص کا بیان، جو مکہ میں آئے اور گھر لوٹنے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے،

۱۵۱۰ - **حَدَّثَنَا** اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَکَرْتُ لِعُرْوَۃَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِہٖ حِیْنَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَکُنْ عُمْرَۃً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مِثْلَہٗ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِی الزُّبَیْرِ فَاَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِہِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَیْتُ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ یَفْعَلُوْنَہٗ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّھَا اَھَلَّتْ ھِیَ وَاُخْتُھَا وَالزُّبَیْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَۃٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّکْنَ حَلُّوْا،

اصبغ، ابن وہب، عمرو، محمد بن عبدالرحمن، عروہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ آئے تو سب سے پہلے وضو کیا بعد ازاں طواف کیا پھر عمرہ نہیں ہوا، پھر ابوبکر و عمر رض نے بھی اسی طرح حج کیا پھر میں نے ابن زبیر کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے سب سے پہلے طواف کیا پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا اور مجھ سے میری ماں نے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن اور زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا تو ان کو اسی طرح کرتے دیکھا کہ جب حجر اسود کا بوسہ دے چکتے تو احرام سے باہر ہو جاتے،

۱۵۱۱ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا طَافَ فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ اَوَّلَ مَا یَقْدَمُ سَعٰی ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰی اَرْبَعَۃً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ،

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں سعی کرتے اور چار میں معمولی چال سے چلتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے،

۱۵۱۲ - **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ یَخُبُّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَّیَمْشِیْ اَرْبَعَۃً وَّاَنَّہٗ کَانَ یَسْعٰی بَطْنَ الْمَسِیْلِ اِذَا طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ،

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار میں معمولی چال سے چلتے اور صفا اور مروہ کے درمیان جب طواف کرتے تو نالے کے وسط میں سعی کرتے،

باب ۱۰۲۴ طَوَافُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا،

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ،

باب ۱۰۲۵ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ،

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ

مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنے کا بیان اور مجھ سے عمرو بن علی نے بواسطہ ابو عاصم، ابن جریج، عطاء بیان کیا کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو عطاء بن رباح نے کہا تو انہیں کیونکر روکتا ہے جب کہ نبی صلعم کی بیویوں نے مردوں کے ساتھ حج کیا، میں نے پوچھا پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے انہوں نے کہا قسم ہے میری عمر کی میں نے پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد ان کو دیکھا ہے میں نے پوچھا مرد ان عورتوں سے کیونکر اختلاط کرتے تھے انہوں نے کہا وہ ان عورتوں سے ملتے نہیں تھے عائشہ رضی مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں ایک عورت نے کہا ام المؤمنین چلیے، حجر اسود کا بوسہ دیں انہوں نے کہا تو چل اور انکار کر دیا اور ازواج نبی صلعم رات کو اس طرح نکلتیں کہ پہچانی نہ جاتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں لیکن جب خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو باہر ہی کھڑی رہتیں جب مرد باہر نکل جاتے تو اندر جاتیں اور میں اور عبید بن عمیر عائشہ کے پاس آتے تھے اور وہ جوف ثبیر میں ٹھہری تھیں، میں نے پوچھا ان کا پردہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ ایک ترکی قبہ میں تھیں اس پر پردہ پڑا تھا اس قبہ اور حضرت عائشہ رض کے درمیان اس کے علاوہ کوئی پردہ حائل نہ تھا اور میں نے ان کو گلابی رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے دیکھا،

اسماعیل، مالک، محمد بن عبد الرحمٰن، بن نوفل، عروہ بن زبیر زینب بنت ابی سلمہ، ام سلمہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، حضرت ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لے چنانچہ میں نے لوگوں کے پیچھے طواف کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور سورت والطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے،

طواف میں گفتگو کرنے کا بیان،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، سلیمان الاحول، طاؤس، حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کعبہ کا طواف کر رہے تھے، ایک شخص کے پاس سے گزرے، جس نے اپنا ہاتھ

بإنسانٍ ربط يده إلى إنسانٍ بسيرٍ أو بخيطٍ أو بشيءٍ غير ذلك فقطعه النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثم قال قُدْ بيده،

دوسرے شخص کے ہاتھ سے تسمہ یا رسی یا اسی قسم کے کسی چیز کے ذریعہ باندھ رکھا تھا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کو کاٹ دیا، پھر فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چل،

باب ۱۰۲۶ إذا رأى سيرًا أو شيئًا يكره في الطواف قطعه

جب طواف میں تسمہ یا کوئی مکروہ چیز دیکھے تو اس کو کاٹ دے،

۱۵۱۵۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن سليمان الأحول عن طاؤس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلًا يطوف بالكعبة بزمامٍ أو غيره فقطعه،

ابو عاصم، ابن جریج، سلیمان، احول، طاؤس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ زمام یا کسی دوسری چیز سے بندھا ہوا تھا آپؐ نے اس کو کاٹ ڈالا

باب ۱۰۲۷ لا يطوف بالبيت عريانٌ ولا يحج مشركٌ

کوئی شخص ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے،

۱۵۱۶۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث قال ثنا يونس قال ابن شهاب حدثني حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة أخبره أن أبا بكر الصديق بعثه في الحجة التي أمّره عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر في رهطٍ يؤذن في الناس أن لا يحج بعد العام مشركٌ ولا يطوف بالبيت عريانٌ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس حج میں انہیں حجۃ الوداع سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنایا تھا، قربانی کے دن چند لوگوں کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے گا اور نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کرے گا،

باب ۱۰۲۸ إذا وقف في الطواف وقال عطاء فيمن يطوف فتقام الصلاة أو يدفع عن مكانه إذا سلّم يرجع إلى حيث قطع عليه فيبني ويذكر نحوه عن ابن عمر وعبد الرحمن بن أبي بكر،

دوران طواف میں ٹھہر جانے کا بیان، عطاء نے اس شخص کے متعلق کہا کہ طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر کہی جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے، جب سلام پھیرے تو وہیں لوٹ جائے جہاں سے طواف منقطع ہوا ہے اور اسی پر بنا کرے اور ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے اسی طرح منقول ہے،

باب ۱۰۲۹ طاف النبي صلى الله عليه وسلم وصلى لسبوعه ركعتين وقال نافع كان ابن عمر يصلي لكل سبوعٍ ركعتين وقال إسمٰعيل بن أمية قلت للزهري إن عطاءً يقول تجزئه المكتوبة من ركعتي الطواف فقال السنة أفضل لم يطف النبي صلى الله عليه وسلم سبوعًا قط إلا صلى ركعتين،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر ہر سات پھیروں پر دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اسماعیل بن امیہ نے کہا کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء کہتے تھے کہ فرض نماز کے بجائے طواف کی دو رکعتیں کافی ہیں، زہری نے کہا کہ سنت پر عمل کرنا افضل ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کبھی سات پھیرے کئے تو دو رکعتیں پڑھیں،

۱۵۱۷۔ حدثنا قتيبة قال حدثنا سفيان عن عمرو

قتیبہ، سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ،

بَابٌ ۱۰۳۰ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ،

بَابٌ ۱۰۳۱ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ،

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ،

بَابٌ ۱۰۳۲ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ،

کیا، کہ ہم نے ابن عمر رض سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے عمرہ میں جماع کر سکتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو سات بار خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہ جائے جب تک صفا، مروہ کے درمیان طواف کرلے

اس شخص کا بیان جو کعبہ کے پاس نہ گیا اور نہ طواف کیا یہاں تک کہ عرفات کو چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو،

محمد بن ابی بکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب، عبداللہ بن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو سات بار طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا، اور طواف کے بعد کعبہ کے پاس بھی نہ گئے، یہاں تک کہ مقام عرفات سے واپس ہوئے،

اس شخص کا بیان جس نے مسجد کے باہر طواف کی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر نے حرم سے باہر نماز پڑھی،

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، زینب ام سلمہ رض سے روایت کرتی ہیں ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی ح محمد بن حرب، ابو مروان، یحییٰ بن زکریا غسانی، ہشام، عروہ، ام سلمہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور روانہ ہونے کا ارادہ کر رہے تھے اور ام سلمہ رض نے خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں، تو آپ نے ان سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو تم اونٹ پر طواف کر لو، جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ باہر نکل گئیں،

اس شخص کا بیان، جس نے مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعتیں پڑھیں،

۱۵۲۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا کی طرف چل پڑے اور اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے،

باب ۱۰۳۳ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى،

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان اور ابن عمر رض طواف کی دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جاتا اور عمر رض نے فجر کی نماز کے بعد طواف کیا، پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں دو رکعتیں پڑھیں،

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلٰوةُ قَامُوا يُصَلُّونَ،

حسن بن عمر بصری، یزید بن زریع، حبیب، عطاء، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے فجر کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا، پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہو گیا تو لوگ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ لوگ بیٹھے رہے، یہاں تک کہ جب وہ وقت آیا، جس میں نماز مکروہ ہے تو لوگ نماز پڑھنے لگے،

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا،

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع عبد اللہ رض سے روایت کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آفتاب طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا،

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا،

حسن بن محمد، عبیدہ بن حمید، عبد العزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو فجر کے بعد طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بیان کرتے تھے، کہ حضرت عائشہ رض نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی خانہ کعبہ میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں نماز پڑھتے،

باب ۱۰۳۴ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

مریض کا سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان،

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

اسحاق واسطی، خالد، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ ،

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ،

بَاب ۱۰۳۵ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ ،

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ ،

بَاب ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِيْ زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدَانُ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُّحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ

اونٹ پر سوار ہو کر کیا، جب بھی آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو اپنے ہاتھ سے ایک چیز کے ساتھ آپ اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے تھے،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ زینب، بنت ام سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرو، چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے بازو میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ اس میں سورۃ و الطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے،

حاجیوں کو پانی پلانے کا بیان

عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود، ابو ضمرہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے رات گذاریں تو آپ نے ان کو اجازت دے دی،

اسحاق بن شاہین، خالد، خالد حذاء، عکرمہ ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سقایہ کی طرف آئے اور پانی مانگا، تو حضرت عباس رضی نے کہا اے فضل تم اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شربت لے آؤ آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، عباس رضی نے کہا یا رسول اللہ لوگ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا، مجھے پانی پلاؤ آپ نے اسے پانی پیا، پھر آپ زم زم کے پاس آئے لوگ پانی کھینچ رہے تھے اور پلا رہے تھے آپ نے فرمایا تم کام کئے جاؤ اچھا کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر میں نہ جانتا کہ تمہیں تکلیف ہوگی تو میں اترتا اور ڈوری اس پر یعنی اپنے کاندھے پر ڈالتا اور اپنے کاندھے کی طرف اشارہ کیا،

ان روایتوں کا بیان جو زم زم کے متعلق منقول ہیں اور عبدان نے بواسطہ عبداللہ یونس، زہری، انس بن مالک روایت کیا ابوذر رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری چھت

اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ

۱۵۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ

باب ۱۰۳ طَوَافِ الْقَارِنِ

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

۱۵۳۰ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ فَقَالَ إِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ

کھول دی گئی اس حال میں کہ میں مکہ میں تھا پس جبریلؑ اترے اور میرے سینہ کو چاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لے آئے، جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اس کو میرے سینہ میں انڈیل دیا، پھر اس کو جوڑ دیا، اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا پر چڑھا کر لے گئے تو جبریل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا، کہ کھولو، پوچھا کون، کہا جبریلؑ،

محمد بن سلام فزاری، عاصم، شعبی، ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا تو آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا، عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہؓ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار تھے،

قران کرنے والے کے طواف کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہو تو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور اس وقت تک احرام سے باہر نہ ہو جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے میں مکہ پہونچی اس حال میں کہ میں حائضہ تھی جب ہم نے اپنا حج پورا کر لیا تو آپؐ نے مجھ کو عبدالرحمن کے ساتھ مقام تنعیم تک بھیجا اور میں نے عمرہ کیا آپؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کے عوض ہے اور جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا ان لوگوں نے طواف کیا پھر احرام کھولا پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد ایک طواف اور کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا ان لوگوں نے صرف ایک طواف کیا،

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ کے پاس آئے اور ان کی سواری ان کے گھر میں تھی، اور فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ ہو گی اور تم کو خانہ کعبہ سے روک دیں گے اس لئے آپؐ کا ٹھہر جانا مناسب ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپؐ اور خانہ کعبہ کے درمیان

كَانَ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

قریش حائل ہو گئے اگر یہ لوگ مجھے روکیں گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے، پھر کہا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کرتا ہوں، پھر مکہ پہونچے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا،

١٥٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ بن سعید لیث نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج ابن زبیرؓ کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے آیا تھا تو ان سے کہا گیا کہ اس سال لوگوں کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے اور ہم لوگ ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپ کو کعبہ جانے سے روک دیں انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر نکلے یہاں تک کہ مقام بیداء میں پہونچے پھر فرمایا کہ حج اور عمرہ کی ایک ہی حالت ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کرلے گئے اور اس سے زیادہ کوئی کام نہیں کیا نہ تو قربانی کی اور نہ وہ کام کئے جو احرام میں حرام ہیں اور نہ بال منڈوائے اور نہ بال کترواے یہاں تک کہ قربانی کا دن آیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج و عمرہ کا پہلا طواف کافی ہے اور ابن عمرؓ نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا،

بَابُ ١٠٢٣ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ،

باوضو طواف کرنے کا بیان،

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور مجھ سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا کام جو آپ نے آتے ہی کیا وہ یہ کہ آپ نے وضو کیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر آپ کا عمرہ نہیں تھا پھر ابو بکرؓ نے حج کیا تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ کہ خانہ کعبہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو بھی اسی طرح حج کرتے ہوئے دیکھا

ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر عمرہ نہ ہوا، پھر معاویہ رضؓ عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو الزبیر بن عوام رضؓ کے ساتھ میں نے حج کیا اور سب سے پہلے طواف کیا، لیکن عمرہ نہیں بنا پھر میں نے مہاجرین رضؓ و انصار رضؓ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے ان میں سے کسی کا بھی عمرہ نہیں ہوا، پھر سب سے آخر میں میں نے حضرت ابن عمر رضؓ کو دیکھا کہ اس کو توڑ کر عمرہ نہیں بنایا، حضرت ابن عمر رضؓ لوگوں کے پاس موجود ہیں لیکن یہ لوگ ان سے نہیں پوچھتے اور نہ گذرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کو پوچھتے ہیں وہ لوگ مکہ میں داخل ہوتے ہی طواف کرتے پھر احرام سے باہر نہیں ہوتے تھے اور میں نے اپنی ماں اور خالہ کو دیکھا ہے کہ جب مکہ میں آتیں تو کعبہ کے طواف سے پہلے کچھ نہ کرتیں پھر طواف کرتیں تو احرام سے باہر نہ ہوتیں اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیر رضؓ اور فلاں فلاں آدمیوں نے عمرہ کا احرام باندھا، جب حجر اسود کو چوم لیا تو احرام سے باہر ہو گئے،

بَابُ ۱۰۳ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا واجب ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بنائی گئی ہیں،

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے قول ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ کی تفسیر بیان کیجئے اس لئے کہ بخدا اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرنیوالے پر کوئی گناہ نہیں حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تو نے بہت بری بات کہی اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا لا جناح علیہ ان لا یطوف بہما لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے وہ مشلل کے پاس تھا جو شخص احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض

ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ،

بَابُ ١٠ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ،

١٥٣٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

کیا. یارسول اللہ ہم صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إن الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے اس لئے کسی کو اختیار نہیں کہ ان کا طواف چھوڑ دے پھر میں نے ابوبکر بن عبدالرحمن رضہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ علم کی بات ہے جو میں نے اب تک نہیں سنی تھی اور میں نے اہل علم میں چند لوگوں کو اس کے سوا بیان کرتے ہوئے سنا جو حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ جو لوگ منات کے لئے احرام باندھتے تھے وہ تمام لوگ صفا اور مروہ کا طواف کرتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ کے طواف کا ذکر کیا اور قرآن میں صفا اور مروہ کا تذکرہ نہیں کیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم تو یا رسول اللہ صفا اور مروہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ کے طواف کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا ہمارے لئے صفا و مروہ کے طواف میں کچھ حرج ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی کہ إن الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الخ اور ابوبکر رضہ نے بیان کیا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت ان دو فریقوں کے متعلق نازل ہوئی جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کو گناہ سمجھتے تھے اور ان لوگوں کے بارے میں جو طواف کرتے تھے، پھر اسلام میں بھی ان دونوں کے طواف کو گناہ سمجھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ کے طواف کا تذکرہ کیا اور صفا کو نہیں بیان کیا، یہاں تک کہ خانۂ کعبہ کے طواف کے بعد اس کے طواف کا بھی تذکرہ کیا،

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان اور ابن عمر رضہ نے بیان کیا کہ سعی دار بنی عباد سے بنی ابی حسین کے کوچے تک ہے،

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع ابن عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے تو پہلے تین طواف میں دوڑتے اور چار میں معمولی چال سے چلتے اور جب صفا و مروہ کا طواف کرتے تو بطن مسیل میں سعی کرتے تھے میں نے نافع سے پوچھا کہ عبد اللہ

فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ،

جب رکن یمانی کے پاس پہونچتے تھے تو کیا مشی کرتے تھے کہا نہیں مگر اس وقت کہ رکن کے پاس ہجوم ہوتا، جب تک اس کو بوسہ نہ دے لیتے اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے،

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ،

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر رض سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا، کیا اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار طواف کیا اور تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ اور ہم لوگوں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو کہا جب تک صفا و مروہ کا طواف نہ کرلے اپنی بیوی کے پاس نہ جائے،

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں ابن عمر رض نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو خانۂ کعبہ کا طواف کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر یہ آیت تلاوت کی کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے،

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا،

احمد بن محمد، عبداللہ، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رض سے پوچھا کہ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے ہیں انہوں نے کہا ہاں، اس لئے کہ یہ جاہلیت کے شعائر میں سے ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جس نے خانۂ کعبہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر ان دونوں کے طواف میں کوئی حرج نہیں ہے،

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان اس لئے دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھلائیں اور حمیدی نے اتنا زیادہ کیا کہ ہم سے سفیان نے بواسطہ عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رض سے اس کے

حدثنا عمرو وقال سمعت عطاء عن ابن عباس مثله،

مثل روایت کیا ہے

باب ۱۰۴ تقضی الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت وإذا سعى على غير وضوء بين الصفا والمروة،

حائضہ خانہ کعبہ کے طواف کے سوا تمام ارکان بجالائے اور جب صفا ومروہ کے درمیان بغیر وضو کے سعی کرے،

۱۵۳۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها قالت قدمت مكة وأنا حائض ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة قالت فشكوت ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي كما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اس حال میں مکہ آئی کہ میں حائضہ تھی اور میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا اور صفا ومروہ کا طواف کیا تھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم اس طرح کرو جس طرح تمام حاجی کرتے ہیں مگر یہ کہ جب تک پاک نہ ہو جاؤ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو

۱۵۴۰ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الوهاب ح وقال لي خليفة حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا حبيب المعلم عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال أهل النبي صلى الله عليه وسلم هو وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي غير النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وقدم علي من اليمن ومعه هدي فقال أهللت بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه أن يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم يقصروا ويحلوا إلا من كان معه الهدي فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر منيا فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت وحاضت عائشة فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت فلما طهرت طافت بالبيت قالت يا رسول الله تنطلقون بحجة وعمرة وأنطلق بحج فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يخرج معها إلى

محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، ح، خلیفہ، عبد الوہاب حبیب معلم، عطاء، جابر بن عبد اللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض نے حج کا احرام باندھا اور ان میں کسی کے پاس سوائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے ہدی کا جانور نہ تھا اور حضرت علی رض یمن سے آئے ان کے پاس ہدی کا جانور تھا، تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رض کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ بنالیں اور طواف کریں پھر بال کتروائیں اور احرام سے باہر ہو جائیں گے مگر وہ شخص جس کے پاس قربانی کا جانور ہو، لوگوں نے کہا کیا منیٰ کی طرف ہم لوگ اس حال میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کے منی ٹپک رہی ہو آپ نے فرمایا، مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا اور حضرت عائشہ رض کو حیض آگیا تو انہوں نے خانہ کعبہ کے سوا تمام ارکان حج ادا کئے، جب وہ پاک ہو گئیں تو خانہ کعبہ کا طواف کیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ کرکے واپس ...... جائیں اور میں صرف حج کرکے واپس ہو رہی ہوں تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رض کو حضرت عائشہ رض کے ساتھ مقام تنعیم کی

التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ،

طرف جانے کا حکم دیا تو انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا،

۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أَوَ لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا،

مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، ایوب، حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم لوگ اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھی اور اس کے شوہر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات کیے تھے اور میری بہن چھ غزوات میں ساتھ تھی اس نے بیان کیا، کہ ہم لوگ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی خبر گیری کرتے تھے تو میری بہن نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم میں سے کسی کے لئے کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے جب کہ اس کے پاس چادر نہ ہو آپ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے چادر اڑھا دے، اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو، جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں نے ان سے پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، اور وہ جب بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیتیں تو بابی کہتیں، میں نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح اور ایسا ایسا کہتے دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور بیان کیا کنواری لڑکیاں اور پردہ والیاں نکلیں یا یہ فرمایا کہ کنواری لڑکیاں اور پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں نکلیں اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں لیکن حیض والی عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہیں میں نے پوچھا کیا حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں انہوں نے فرمایا یہ عرفہ میں اور فلاں فلاں مقامات میں حاضر نہیں ہوتیں؟

بَابُ ۱۰۲۱ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ

اہل مکہ کے لئے بطحا اور دوسرے مقامات سے احرام باندھنے کا بیان اور حج کرنے والے کے لئے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے اور عطاء سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ ہی میں رہتا ہو کیا وہ حج کے لئے لبیک کہے انہوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما ترویہ کے دن لبیک کہتے تھے جب ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر سوار ہو کر سیدھے ہو جاتے اور عبدالملک نے بواسطہ عطا، جابر روایت کیا کہ ہم لوگ نبی صلعم کے ساتھ مکہ آئے تو ہم نے احرام باندھا یہاں تک کہ ترویہ کا دن آگیا اور ہم نے مکہ کو اپنے پیچھے کیا تو ہم نے حج کے لئے لبیک کہا اور ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم لوگوں نے بطحا سے احرام باندھا اور عبید بن جریج نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا

لابن عمر رأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت يوم التروية فقال لم أر النبي صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته،

ہوں کہ آپ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ ترویہ کے دن تک احرام نہیں باندھتے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ اونٹنی پر سوار نہ ہو جاتے،

باب ۱۰۳ أين يصلي الظهر يوم التروية،

یوم ترویہ میں ظہر کی نماز کس مقام پر پڑھے،

۱۵۴۲ - حدثني عبد الله بن محمد قال حدثنا إسحاق الأزرق قال حدثنا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك قلت أخبرني بشيء عقلته عن النبي صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر والعصر يوم التروية قال بمنى قلت فأين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح ثم قال افعل كما يفعل أمراؤك،

عبد اللہ بن محمد، اسحاق ازرق، سفیان، عبد العزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی سے پوچھا، کہ مجھے بتلایئے، اگر آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آپ نے یوم ترویہ میں ظہر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا منیٰ میں میں نے کہا عصر کی نماز یوم نفر (یعنی بارہویں تاریخ) میں کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں، پھر کہا تم اس طرح کرو جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں،

۱۵۴۳ - حدثنا علي سمع أبا بكر بن عياش قال حدثنا عبد العزيز قال لقيت أنسا ح وحدثني إسمعيل بن أبان قال حدثنا أبو بكر عن عبد العزيز قال خرجت إلى منى يوم التروية فلقيت أنسا ذاهبا على حمار فقلت أين صلى النبي صلى الله عليه وسلم هذا اليوم الظهر فقال انظر حيث يصلي أمراؤك فصل،

علی، ابوبکر بن عیاش، عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں حضرت انس رضی سے ملا ح اسمٰعیل بن ابان، ابوبکر، عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں منیٰ کی طرف یوم ترویہ کے دن نکلا تو میں حضرت انس رض سے ملا اس حال میں کہ وہ ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے میں نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن ظہر کی نماز کس جگہ پڑھی تھی انہوں نے فرمایا کہ دیکھو، جس طرح تمہارے امراء نماز پڑھتے ہیں تم بھی وہیں پڑھو،

چھٹا پارہ ختم ہوا،

ساتواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ١٠٤٤ الصَّلٰوةِ بِمِنًى،

١٥٤٤ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ

١٥٤٥ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

١٥٤٦ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

باب ١٠٤٥ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

١٥٤٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ،

باب ١٠٤٦ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدَا مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ،

١٥٤٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا

منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان،

ابراہیم بن منذر، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ نے اپنی خلافت کی ابتدا میں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی،

آدم، شعبہ، ابواسحاق ہمدانی، حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی اس وقت ہماری تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور ہم پہلے سے زیادہ بے خوف تھے،

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید، عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ابوبکرؓ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر تمہارے طریقے مختلف ہوگئے کاش چار رکعتوں میں سے دو مقبول رکعتیں میرے حصہ میں آئیں،

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان،

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، عمیر، (ام فضل کے آزاد کردہ غلام) ام فضلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام فضل نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق لوگوں کو شک ہوا تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک پینے کی چیز بھیجی جسے آپؐ نے پی لیا،

منیٰ سے عرفہ کو واپسی کے وقت لبیک کہنے اور تکبیر کہنے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالکؓ سے جب کہ دونوں عرفہ کی طرف جا رہے تھے پوچھا کہ آج کے دن

غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

بَاب ۱۰۲۷ التَّهْجِيرُ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

۱۵۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ

بَاب ۱۰۲۸ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ،

۱۵۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ،

بَاب ۱۰۲۹ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کوئی لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس کو کوئی برا نہیں سمجھتا تھا اور ہم میں سے کوئی تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اس کو بھی کوئی برا نہ سمجھتا،

عرفہ کے دن دوپہر کو روانہ ہونے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سالم روایت ہے کہ عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا کہ وہ حج میں ابن عمرؓ کی مخالفت نہ کرے ابن عمرؓ عرفہ کے دن اس وقت آئے جب آفتاب ڈھل چکا تھا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا حجاج اس حال میں باہر نکلا کہ کسم میں رنگی ہوئی چادر پہنے ہوئے تھا اس نے پوچھا ابو عبدالرحمن کیا بات ہے ابن عمرؓ نے فرمایا اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو اس وقت چل اس نے پوچھا اس وقت آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا تھوڑا موقعہ دیں کہ میں نہا لوں پھر چلوں ابن عمر سواری سے اترے یہاں تک کہ حجاج آیا اور چلا اس حال میں کہ وہ میرے اور میرے والد کے درمیان تھا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر حجاج عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبداللہ نے یہ معاملہ دیکھا تو انہوں نے۔

عرفہ میں سواری پر وقوف کرنے کا بیان،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابو النضر، عمیر (عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) ام فضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے جو ام فضل کے پاس بیٹھے تھے عرفہ کے دن نبی صلعم کے روزے کے متعلق اختلاف کیا بعض نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکھے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا آپ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا بھیجا اس حال میں کہ آپ اونٹنی پر سوار تھے تو آپ نے اس کو پی لیا،

عرفہ میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

اور ابن عمرؓ کی نماز جب امام کے ساتھ فوت ہو جاتی تو دونوں نمازیں (ظہر و عصر) کو جمع کرتے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے بواسطہ ابن شہاب، سالم بیان کیا کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنے آیا تو عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں کیا کرتے ہو سالم نے کہا اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن دوپہر کو (یعنی دن ڈھلتے ہی) نماز پڑھ لے، عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، کہ ٹھیک کہا، صحابہؓ ظہر و عصر کی نماز سنت کے موافق ایک ساتھ پڑھتے تھے زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم نے

فقال سالم وهل تتبعون في ذلك الا سنته،

باب ١٠٥٠ قصر الخطبة بعرفة

١٥٥١ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة اخبرنا مالك
عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان عبد الملك
بن مروان كتب الى الحجاج ان يأتم بعبد الله بن عمر
في الحج فلما كان يوم عرفة جاء ابن عمر رضي الله
عنهما وانا معه حين زاغت الشمس او زالت فصاح
عند فسطاطه اين هذا فخرج اليه فقال ابن عمر الرواح
فقال الآن قال نعم قال انظرني افيض علي ماء
فنزل ابن عمر رضي الله عنهما حتى خرج فسار بيني وبين
ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة اليوم فاقصر
الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق،

باب ١٠٥١ التعجيل الى الموقف

باب ١٠٥٢ الوقوف بعرفة

١٥٥٢ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين
حدثنا عمرو حدثنا محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه
قال كنت اطلب بعيرا لي ح وحدثنا مسدد حدثنا سفين
عن عمرو سمع محمد بن جبير عن ابيه جبير بن مطعم قال
اضللت بعيرا لي فذهبت اطلبه يوم عرفة فرأيت
النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة فقلت هذا
والله من الحمس فما شانه ههنا،

١٥٥٣ ـ حدثنا فروة بن ابي المغراء حدثنا علي
بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة كان الناس يطوفون
في الجاهلية عراة الا الحمس والحمس قريش وما ولدت
وكانت الحمس يحتسبون على الناس يعطي الرجل الرجل الثياب
يطوف فيها وتعطي المرأة المرأة الثياب تطوف فيها
فمن لم يعطه الحمس طاف بالبيت عريانا وكان يفيض جماعة
الناس من عرفات ويفيض الحمس من جمع قال واخبرني
ابي عن عائشة رضي الله عنها ان هذه الآية نزلت في

ایسا کیا تھا سالم نے جواب دیا کہ تم آپ کی سنت ہی کی پیروی تو کرتے ہو،

عرفہ میں خطبہ مختصر پڑھنے کا بیان،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضہ سے روایت
کرتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ حج میں عبد اللہ بن
عمر کی اقتدا کرے جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر اس وقت آئے جب
آفتاب ڈھل چکا تھا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا حضرت ابن عمر حجاج
کے خیمے کے پاس آئے اور بلند آواز سے کہا حجاج کہاں ہے، حجاج آیا
آیا تو ابن عمر رضہ نے فرمایا روانہ ہونا ہے اس نے کہا ابھی! آپ نے فرمایا ہاں
اس نے کہا، مجھے اتنا موقعہ دیجئے کہ سر پر پانی بہا لوں، چنانچہ حضرت ابن
عمر سواری سے اتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر آیا اور میرے اور میرے والد
کے درمیان چلا میں نے کہا اگر تو آج سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے
تو خطبہ مختصر کر اور وقوف میں جلدی کر ابن عمر نے کہا اس نے ٹھیک کہا،

عرفات میں ٹھیرنے کے لئے جلدی کرنے کا بیان

عرفہ میں ٹھیرنے کا بیان،

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا
تھا ح مسدد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر اپنے والد جبیر بن مطعم رضہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا
میں عرفہ کے دن اس کو ڈھونڈنے نکلا تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو عرفات میں کھڑے ہوئے دیکھا میں نے کہا یہ (نبی صلعم) تو بخدا
قریش میں سے ہیں پھر ان کا یہاں کیا کام ہے،

فروہ بن ابی مغراء، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت کرتے
ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حمس کے سوا تمام لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف
کرتے تھے حمس سے مراد قریش اور ان کی اولاد ہیں اور حمس نیکی سمجھ کر لوگوں کو کپڑے
دیا کرتے تھے، مرد مرد کو کپڑے دیتا اور اس میں طواف کرتا عورت عورت کو کپڑے
دیتی اور اس میں طواف کرتی جس کو قریش کپڑے نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا عام
لوگوں کی جماعت عرفات واپس ہوتی مگر حمس مزدلفہ سے واپس ہوتے ہشام کا بیان ہے
کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے عائشہ رضہ سے روایت کیا کہ آیت حمس (قریش)
ہی کے متعلق نازل ہوئی ثم افیضوا من حیث افاض الناس

الحُمس ثم افیضوا من حیث افاض الناس قال کانوا یفیضون من جمع فدفعوا الی عرفات،

باب ١٠٥٣ السیر اذا دفع من عرفة

١٥٥٤ — حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک عن هشام بن عروة عن ابیه انه قال سئل اسامة وانا جالس کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام والنص فوق العنق فجوة متسع والجمع فجوات وفجاء وکذلک رکوة ورکاء مناص لیس حین فرار،

باب ١٠٥٤ النزول بین عرفة وجمع

١٥٥٥ — حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن یحیی ابن سعید عن موسی بن عقبة عن کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم حیث افاض من عرفة مال الی الشعب فقضی حاجته فتوضأ فقلت یا رسول الله اتصلی فقال الصلوٰة امامک

١٥٥٦ — حدثنا موسی ابن اسمٰعیل حدثنا جویریة عن نافع قال کان عبد الله بن عمر رضی الله عنهما یجمع بین المغرب والعشاء بجمع غیر انه یمر بالشعب الذی اخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم فیدخل فینتفض ویتوضأ ولا یصلی حتی یصلی بجمع،

١٥٥٧ — حدثنا قتیبة حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن محمد ابن ابی حرملة عن کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید رضی الله عنهما انه قال ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفات فلما بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم الشعب الایسر الذی دون المزدلفة اناخ فبال ثم جاء فصببت علیه الوضوء فتوضأ وضوءً خفیفا فقلت الصلوٰة یا رسول الله قال الصلوٰة امامک فرکب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اتی المزدلفة

چونکہ یہ لوگ مزدلفہ سے لوٹ آئے تھے اس لیے وہ بھی عرفات کی طرف بھیجے گئے،

عرفہ سے واپسی کے وقت چلنے کی تکلیف کا بیان

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اسامہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ سے واپسی کے وقت حجۃ الوداع میں کس طرح چل رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ تیز رفتاری سے اور جب وسیع میدان پاتے تو اور بھی تیز کر دیتے ہشام نے کہا نص میں عنق سے زیادہ تیز رفتاری کے معنی ہیں، فجوہ کے معنی ہیں کشادہ جگہ اس کی جمع فجوات اور فجاء آتی ہے اسی طرح رکوہ اور رکاء ہے مناص کے معنی ہیں کہ بھاگنے کا وقت نہیں رہا

عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنے کا بیان

مسدد، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، موسیٰ بن عقبہ کریب (ابن عباسؓ کے غلام) اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھوں گا،

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، عبد اللہ بن عمر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے مگر یہ کہ اس گھاٹی کی طرف مڑ جاتے جس طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوتے تھے، وہاں ضرورت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے مگر نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ مزدلفہ میں نماز پڑھتے،

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ کریب (ابن عباسؓ کے غلام) اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہونچے جو مزدلفہ سے نیچے ہے تو آپ نے سواری بٹھائی اور استنجا کیا پھر آئے تو میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا نماز یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھوں گا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے یہاں تک کہ مزدلفہ آئے آپ نے نماز

فصلى ثم ردف الفضل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة جمع قال كريب فأخبرني عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن الفضل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يلبي حتى بلغ الجمرة،

پڑھی پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل سوار ہوئے، کریب کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عباس نے بواسطہ فضل بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر پہونچے،

باب ۱۰۵۵ أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالسكينة عند الإفاضة وإشارته إليهم بالسوط،

عرفہ سے لوٹتے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کا حکم دینا اور لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنے کا بیان

۱۵۵۸ - حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا إبراهيم بن سويد حدثني عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب أخبرني سعيد بن جبير مولى والبة الكوفي حدثني ابن عباس رضي الله عنهما أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للإبل فأشار بسوطه إليهم وقال أيها الناس عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع أوضعوا أسرعوا خلالكم من التخلل بينكم وفجرنا خلالهما بينهما،

سعید بن ابی مریم، ابراہیم بن سوید، عمرو بن ابی عمرو (مطلب کے غلام)، سعید بن جبیر (والبہ کوفی کے غلام)، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ عرفہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے بہت شور و غل اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو تم اطمینان کو اختیار کرو اس لئے کہ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے اوضعوا کے معنی ہیں اسرعوا یعنی تیز دوڑایا خلالکم تخلل بینکم سے ماخوذ ہے یعنی تمہارے درمیان فجرنا خلالہما ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا،

باب ۱۰۵۶ الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة،

مزدلفہ میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان،

۱۵۵۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن موسى بن عقبة عن كريب عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أنه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة فنزل الشعب فبال ثم توضأ ولم يسبغ الوضوء فقلت له الصلاة قال الصلاة أمامك فجاء المزدلفة فتوضأ فأسبغ ثم أقيمت الصلاة فصلى المغرب ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله ثم أقيمت الصلاة فصلى ولم يصل بينهما،

عبداللہ بن یوسف، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ سے واپس ہوئے تو گھاٹی میں اترے اور استنجا کیا پھر وضو کیا، لیکن ہلکا وضو کیا تو میں نے آپ سے عرض کیا، نماز، تو آپ نے فرمایا میں نماز آگے چل کر پڑھوں گا چنانچہ جب آپ مزدلفہ پہونچے تو وضو کیا اور پورے طور پر وضو کیا پھر نماز تکبیر کہی گئی تو آپ نے نماز پڑھی، لیکن ان دونوں نمازوں کے بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی،

باب ۱۰۵۷ من جمع بينهما ولم يتطوع،

اس شخص کا بیان جو ان دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نفل نہ پڑھے،

۱۵۶۰ - حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر رضي الله عنهما قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما بإقامة ولم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحدة منهما،

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سالم بن عبداللہ، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی ان میں سے ہر ایک نماز الگ تکبیر کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں کے درمیان اور نہ ان سب کے بعد کوئی نفل پڑھے،

١٥٦١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ،

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابی سعید، عدی بن ثابت عبداللہ بن یزید حطمی، ابوایوب انصاری رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مزدلفہ میں مغرب اور عشار کی نماز ایک ساتھ پڑھی،

بَاب١٥٨ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا،

اس شخص کا بیان جو ان دونوں نمازوں میں سے ہر ایک کے لیے اذان واقامت کہے،

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو وَلَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ،

عمرو بن خالد، زہیر، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعود رض نے حج کیا تو ہم لوگ عشار کی اذان کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ پہونچے انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے اذان کہی اور تکبیر کہی، پھر مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوا کر کھایا پھر میں خیال کرتا ہوں کہ اذان واقامت کہنے کا حکم دیا چنانچہ اذان واقامت کہی گئی اور عمرو نے بیان کیا کہ مجھے شک صرف زہیر سے معلوم ہوا ہے پھر عشار کی نماز دو رکعتیں پڑھیں جب فجر طلوع ہوئی تو کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس جگہ میں آج کے دن کے سوا اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقتوں سے پھیر دی گئی ہیں مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ پہونچنے پر اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے،

بَاب١٥٩ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ،

اس شخص کا بیان جو اپنے گھر کے کمزوروں کو رات کو بھیجدے تاکہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور جب چاند ڈوب جائے تو بھیجے،

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزوروں کو بھیجدیتے تھے تو وہ لوگ مشعر حرام کے پاس مزدلفہ میں رات کو ٹھہرتے اور ذکر الٰہی کرتے جس قدر ان کا جی چاہتا، پھر امام کے ٹھہرنے اور واپس ہونے سے پہلے وہ لوگ لوٹ جاتے بعض تو نماز فجر کے وقت منیٰ پہونچتے اور بعض اس کے بعد آتے جب وہ لوگ منیٰ پہونچتے تو جمرہ عقبہ پر رمی کرتے، اور ابن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ

ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے اجازت دی ہے؛

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ،

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رضؓ نے بیان کیا کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو بھیجا،

۱۵۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ،

علی، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں سے تھا جن کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں اپنے گھر والوں کے کمزوروں کے ساتھ بھیجا،

۱۵۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّيْ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عبیداللہ (اسماء رضؓ کے غلام) اسماء رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، چنانچہ ایک گھنٹہ تک نماز پڑھی، پھر کہا اے بیٹے کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا نہیں، پھر ایک گھنٹہ تک نماز پڑھی پھر کہا کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کوچ کرو تو ہم لوگوں نے کوچ کیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے کنکریاں ماریں پھر واپس ہوئیں اور صبح کی نماز اپنے ٹھیرنے کی جگہ میں پڑھی، عبداللہ کا بیان ہے میں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے تاریکی میں نماز پڑھ لی تو انہوں نے کہا اے بیٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا،

محمد بن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سودہؓ نے مزدلفہ کی رات کو روانگی کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی وہ بوجھل اور بھاری بدن کی تھیں تو آپ نے انھیں اجازت دیدی،

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيْئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهِ،

ابونعیم، افلح بن حمید، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم لوگ مزدلفہ میں اترے تو سودہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی روانگی سے پیشتر روانہ ہونے کی اجازت مانگی اور وہ سست رفتار عورت تھیں تو آپ نے اجازت دیدی وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی روانہ ہو گئیں اور ہم لوگ ٹھیرے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر ہم لوگ آپ کے ساتھ لوٹے، اگر میں بھی رسول اللہ صلعم سے اجازت مانگتی جیسا کہ سودہ رضؓ نے اجازت مانگی تھی تو میرے لئے بہت ہی خوشی کی بات ہوتی

باب ١٠٦٠ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ،

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا،

اس شخص کا بیان جو مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھے،

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا بجز دو نمازوں کے کہ مغرب اور عشار کی نماز ایک ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھی،

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعِشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے پھر ہم لوگ مزدلفہ آئے تو انہوں نے دو نمازیں پڑھیں ہر نماز الگ الگ اذان و اقامت کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کھانا کھایا پھر فجر کی نماز پڑھی، طلوع فجر کے وقت در آنحالیکہ کوئی کہتا تھا صبح ہو گئی اور کہتا تھا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی، پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ مغرب اور عشار کی دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں اس لئے کہ لوگ مزدلفہ نہ آئیں جب تک کہ اندھیرا نہ ہو جائے اور فجر کی نماز کا یہ وقت ہے، پھر ٹھیرے رہے یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا (صبح روشن ہو گئی) پھر کہا کہ اگر امیر المومنین اس وقت لوٹیں تو انہوں نے سنت کے مطابق کیا، پھر میں نہیں جانتا کہ ان کا یہ کہنا پہلے ہوا یا حضرت عثمان رضؓ کی واپسی پہلے ہوئی، وہ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ یوم نحر میں رمی جمرہ کیا،

باب ١٠٦١ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ،

١٥٧١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مزدلفہ سے کب واپس ہو،

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی، پھر ٹھیرے رہے اور فرمایا کہ مشرکین آفتاب طلوع ہونے تک واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ اے ثبیر چمک اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکین کی مخالفت کی، پھر طلوع آفتاب سے پہلے ہی واپس ہو گئے،

باب ١٠٦٢ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ،

یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ اور تکبیر کا بیان اور راستہ چلنے میں اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لینے کا بیان،

١٥٧٢ - حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد اخبرنا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم اردف الفضل فاخبر الفضل انه لم يزل يلبي حتى رمى الجمرة،

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رض کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا تو فضل نے بیان کیا کہ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کرلیا،

١٥٧٣ - حدثنا زهير بن حرب حدثنا وهب بن جرير حدثنا ابي عن يونس الايلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان اسامة بن زيد رضي الله عنهما كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة الى المزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الى منى قال فكلاهما قالا لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة،

زہیر بن حرب، وہب بن جریر، جریر، یونس ایلی، زہری عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے، پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ بٹھالیا دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کے رمی کرنے تک لبیک کہتے رہے،

باب ١٠٦٣ فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة كاملة ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کرے تو اس کو جو قربانی میسر ہو کرلے اور جس کو میسر نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے جب تم لوٹ کر جاؤ، یہ پورے دس ہوئے یہ ان کے لئے ہے جو مسجد حرام کے پاس نہیں رہتے،

١٥٧٤ - حدثنا اسحاق بن منصور اخبرنا النضر اخبرنا شعبة حدثنا ابو جمرة قال سألت ابن عباس رضي الله عنهما عن المتعة فامرني بها وسألته عن الهدي فقال فيها جزور او بقرة او شاة او شرك في دم قال وكان ناسا كرهوها فنمت فرايت في المنام كان انسانا ينادي حج مبرور ومتعة متقبلة فاتيت ابن عباس رضي الله عنهما فحدثته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم قال وقال آدم ووهب بن جرير وغندر عن شعبة عمرة متقبلة وحج مبرور،

اسحاق بن منصور، نضر، شعبہ، ابوجمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رض سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا اور میں نے ان سے ہدی کے متعلق پوچھا تو کہا اس میں ایک اونٹ یا گائے یا بکری ہے یا قربانی میں شریک ہوجانا ہے، اور لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اعلان کررہا ہے کہ حج مقبول ہے، متعہ مقبول ہے میں حضرت ابن عباس رض کے پاس آیا میں نے ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا اللہ اکبر، یہ تو ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے نقل کیا، عمرہ مقبول ہے اور حج مقبول ہے،

باب ١٠٦٤ ركوب البدن لقوله والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف فاذا وجبت جنوبها فكلوا

قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے تو صف بستہ ہو کر اس پر اللہ کا نام لو جب وہ اپنے پہلو کے بل

مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا
دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ
سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا
وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ
مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ وَشَعَائِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ
وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ
يُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ
وَجَبَتِ الشَّمْسُ،

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى
رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ
قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي
الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ،

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً
فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا
بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا،

بَابُ ١٠٦٥ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ،

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى
فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ
فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

گر جائیں تو اس میں سے کھاؤ اور صبر کرنے والوں اور محتاجوں کو کھلاؤ، اس طرح ہم نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے شاید کہ تم شکر گذار ہو جاؤ تو اس کا گوشت اور نہ اس کا خون خدا تک پہونچتا ہے بلکہ تمہاری پرہیزگاری خدا تک پہونچتی ہے اسی طرح اس کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس چیز پر جو تمہیں بتایا اور احسان کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دو، مجاہد نے بیان کیا کہ بدن اس کے موٹے ہونے کے سبب سے کہا گیا اور قانع سے مراد سائل ہے اور معتر وہ شخص ہے جو قربانی کے جانور کے پاس گھومتا پھرے خواہ مالدار ہو یا فقیر، اور شعائر قربانی کے جانور کا فربہ کرنا اور اسے اچھا بنانا ہے اور خانہ کعبہ کو عتیق اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ظالم بادشاہوں سے آزاد ہے اور وجبت کے معنی ہیں سقطت الی الارض یعنی زمین پر گر پڑی اور اسی سے وجبت شمس ماخوذ ہے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور ہانک کر لئے جا رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپؐ نے فرمایا تو سوار ہو جا اور دوسری یا تیسری بار فرمایا تیری خرابی ہو،

مسلم بن ابراہیم، ہشام، شعبہ، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور ہانکے جا رہا تھا آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا تین بار فرمایا،

اس شخص کا بیان جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کیا اور ذی الحلیفہ سے ہدی کا جانور لیکر گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا لبیک کہا، پھر حج کے لئے لبیک کہا تو لوگوں نے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر تمتع کیا بعض لوگ تو ہدی لے کر گئے تھے اور بعض ہدی لیکر نہیں گئے تھے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ پہونچے تو لوگوں سے فرمایا

إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

بَابُ ١٠٦٦ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيْقِ

١٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيْهِ أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

تم میں سے جو شخص ہدی لے کر آیا ہے اس کے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرلے اور جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو وہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کرے اور بال کترائے اور احرام سے باہر ہو جائے پھر حج کا احرام باندھے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے اس وقت رکھے جب گھر واپس ہو جائے چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا جب مکہ آئے تو سب سے پہلے رکن کو بوسہ دیا پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار میں معمولی چال سے چلے جب خانہ کعبہ کا طواف کر چکے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیر کر فارغ ہوئے اور صفا کے پاس پہونچے تو صفا اور مروہ کا سات بار طواف کیا پھر جب تک کہ حج کو پورا نہ کرلیا اس وقت تک ان امور کو حلال نہ سمجھا جو بحالتِ احرام حرام ہیں اور یوم نحر میں قربانی کی اور لوٹ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر ان تمام چیزوں کو حلال سمجھا جو اس وقت تک حرام نہیں (یعنی احرام سے باہر ہو گئے) اور جو لوگ ہدی لے کر گئے تھے ان لوگوں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور عروہ رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر آپ کے تمتع کرنے کے متعلق اسی طرح روایت کیا جس طرح سالم نے بواسطہ ابن عمر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے،

اس شخص کا بیان جو قربانی کا جانور راستہ میں خرید لے،

ابو النعمان، حماد، ایوب، نافع، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہا اس سال حج کو نہ جائیے، اس لئے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ خانہ کعبہ سے روک دیئے جائیں گے انہوں نے جواب دیا کہ اس صورت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا، اور اللہ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اپنے اوپر میں نے عمرہ کو واجب کرلیا چنانچہ عمرہ کا احرام باندھا، پھر نکلے یہاں تک کہ جب مقام بیداء میں پہونچے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور کہا حج اور عمرہ کی تو ایک ہی حالت ہے، قدید میں قربانی کا جانور خریدا پھر مکہ پہونچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا پھر احرام نہیں کھولا جب تک کہ دونوں سے فارغ نہ ہو

باب ۱۰۶۷ مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ اَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِذَا اَھْدٰی مِنَ الْمَدِیْنَۃِ قَلَّدَہٗ وَاَشْعَرَہٗ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ یَطْعَنُ فِیْ شِقِّ سَنَامِہِ الْاَیْمَنِ بِالشَّفْرَۃِ وَوَجْھُھَا قِبَلَ الْقِبْلَۃِ بَارِکَۃً،

اس شخص کا بیان جس نے ذی الحلیفہ میں اشعار اور تقلید کی پھر احرام باندھا، نافع کا بیان ہے کہ ابن عمرؓ جب مدینہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذی الحلیفہ میں اس کی تقلید اور اشعار کرتے اس کے دائیں کوہان میں چھری سے مارتے اس حال میں کہ وہ جانور قبلہ رو لیٹا ہوتا

۱۵۷۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَۃَ مِائَۃً مِّنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ،

احمد بن محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ اور مروان رضہ دونوں سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ایک ہزار سے زائد صحابہ رضہ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا،

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ

ابو نعیم، افلح، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے جانور کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے، پھر آپ نے اس کی تقلید کی اور اشعار کیا اور مکہ کی طرف روانہ کیا آپ نے کسی حلال چیز کو حرام نہیں سمجھا،

باب ۱۰۶۸ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ،

قربانی کے جانور اور گایوں کے لئے ہار بٹنے کا بیان،

۱۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ،

مسدد، یحیی، عبید اللہ، نافع، ابن عمر، حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ احرام سے باہر ہو گئے ہیں اور آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے اور اپنی ہدی کی تقلید کی ہے اس لئے میں جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں احرام نہیں کھول سکتا،

۱۵۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِّمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ،

عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، و عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کا جانور بھیجتے تو میں آپ کی ہدی کے ہار بٹتی، پھر آپ ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے،

باب ۱۰۶۹ اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَقَالَ عُرْوَۃُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ،

قربانی کے جانور کے اشعار کرنے کا بیان اور عروہ مسور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی تقلید کی اور اس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا،

۱۵۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا،

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حمید، قاسم، عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کی ڈوری بٹی، پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور اس کی تقلید کی یا میں نے اس کی تقلید کی، پھر آپ نے اس کو خانہ کعبہ کی طرف بھیجا اور آپ مدینہ میں ٹھہرے رہے آپ نے کسی حلال چیز کو حرام نہیں سمجھا،

باب ۱۰۱ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهٖ

اس شخص کا بیان جو ہاروں کو اپنے ہاتھ سے بٹے،

۱۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهٗ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ رضؓ کو لکھ بھیجا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ جس نے ہدی بھیجی تو اس کی ہدی ذبح کئے جانے تک اس پر وہ چیز حرام ہے جو حاجیوں پر حرام ہے، عمرہؓ کا بیان ہے، حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا کہ ابن عباس رضؓ نے جو کہا وہ صحیح نہیں ہے میں نے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تقلید اپنے دونوں ہاتھوں سے کی پھر اس کو میرے والد کے ساتھ بھیجا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کی حلال کی ہوئی کوئی چیز حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ جانور کی قربانی کی گئی،

باب ۱۰۲ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ،

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان،

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بکریاں قربانی کے لئے بھیجیں،

۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهٖ حَلَالًا،

ابوالنعمان، عبدالواحد، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹتی تھی، تو آپ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالتے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ آپ احرام سے باہر رہتے تھے،

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر ح محمد بن کثیر، سفیان منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بکریوں کے ہار بٹتی تھی، پھر آپ اس کو بھیج دیتے تھے اور خود گھر پر بغیر احرام

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ بِہَا ثُمَّ لَمْ یُمْسِكْ حَلَالًا

کے ہوتے تھے،

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ،

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے ہار بٹے،

باب ١٠٧٢ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ،

روئی کے ہار بٹنے کا بیان،

١٥٨٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي،

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ہدی کے لئے قلادے اس روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی

باب ١٠٧٣ تَقْلِيدِ النَّعْلِ،

جوتوں کے ہار بنانے کا بیان،

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

محمد، عبد الاعلی، معمر، یحیی بن ابی کثیر، عکرمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور ہانکے لئے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے میں نے اس شخص کو دیکھا اس پر سوار تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور جوتا اس کی گردن میں تھا، محمد بن بشار نے اس کے متابع حدیث روایت کی

١٥٩١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحیی، عکرمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،

بَابُ ١٠٧٤ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ فَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا،

قربانی کے جانور کو جھول ڈالنے کا بیان، اور ابن عمرؓ جھول کو صرف کوہان کی جگہ سے پھاڑتے تھے اور جب ذبح کر لیتے تو جھول اس ڈر سے اتار دیتے کہ خون کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے، پھر اس کو خیرات کر دیتے،

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا،

قبیصہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلی، حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، کہ قربانی کا جانور جو میں نے ذبح کیا تھا اس کے جھول اور کھال کو خیرات کر دوں،

باب ۱۰۷۵ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا،

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اس شخص کا بیان جو قربانی کا جانور راستے سے خرید لے اور اس کو ہار پہناتے،

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا جس سال حاروریوں نے ابن زبیر کے عہد خلافت میں حج کا ارادہ کیا تھا تو ان سے کسی نے کہا کہ اس سال جنگ ہونیوالی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ آپ کو روک نہ دیا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اس صورت میں میں بھی کروں گا جس طرح آپ نے کیا تھا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، یہانتک جب بیداء کی کھلی جگہ میں پہونچے تو کہا، حج اور عمرہ کی تو ایک ہی حالت ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کیا، اور ہار پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی لے لیا، جو خریدا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے۔ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، اور اس پر کچھ زیادتی نہ کی اور حالت احرام میں جو امور حرام ہیں انکو حلال نہ سمجھا یہانتک کہ یوم نحر آیا، تو سر منڈایا اور قربانی کی! اور خیال کیا، کہ انکا پہلا طواف ہی حج اور عمرہ کے طواف کیلئے کافی تھا پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے:

باب ۱۰۷۶ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ،

اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے مہینے میں نکلے جب اس مہینہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے، ہم صرف حج ہی کا خیال کرکے نکلے تھے جب ہم مکہ کے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو جب وہ طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلے تو احرام سے باہر ہو جائے حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس قربانی کے دن گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے، یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ عمرہ نے تم سے حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

باب ۱۰۷۷ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى،

منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کی جگہ پر قربانی کرنے کا بیان،

۱۵۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مَنْحَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبیداللہ بن عمرؓ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کرتے تھے، عبیداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذبح کرنے کی جگہ میں ذبح کرتے تھے،

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيْهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْكُ،

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ اپنی قربانی کا جانور مزدلفہ سے آخر رات میں بھیجتے، یہاں تک کہ حاجیوں کے ساتھ جن میں آزاد اور غلام ہوتے، وہ قربانی کا جانور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کی جگہ پر پہونچ جاتا،

بَابُ ۱۰۷۸ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهِ،

اس شخص کا بیان جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے،

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا،

سہل بن بکار، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، انس سے روایت کرتے ہیں اور حدیث کو مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کرکے ذبح کئے اور مدینہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھے ذبح کئے،

بَابُ ۱۰۷۹ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً،

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنے کا بیان،

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ،

عبداللہ بن مسلمہ، یزید بن زریع، یونس، زیاد بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے اپنے اونٹ کو نحر کرنے کے لئے بٹھایا تھا انہوں نے کہا اس کو کھڑا کرکے پاؤں باندھ دے یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور شعبہ نے بطریق یونس بیان کیا کہ مجھ سے زیاد نے بیان کیا،

بَابُ ۱۰۸۰ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضـ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَوَافَّ قِيَامًا،

اونٹ کو کھڑا کرکے نحر کرنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا صواف سے مراد یہ ہے کہ وہ کھڑی ہوں،

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبّٰى بِهِمَا جَمِيْعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوْا وَنَحَرَ

سہل بن بکار، وہیب، ایوب، ابوقلابہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں وہیں رات بھر رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تہلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیداء پہونچے تو دونوں کے لئے لبیک کہی جب مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا اور نبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کرکے ذبح کئے اور مدینہ میں سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کئے،

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ،

مسدد، اسمٰعیل، ایوب، ابوقلابہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ایوب نے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت انس رضہ سے روایت کی کہ پھر آپ نے وہیں رات گذاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کو بیداء کے مقام میں لے کر پہونچی تو آپ نے عمرہ اور حج کا لبیک کہا،

باب ۱۰۸۱ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

قصاب کو قربانی میں سے کچھ بھی نہ دیا جائے،

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ أَمَرَنِيْ فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا وَقَالَ سُفْيٰنُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِيْ جِزَارَتِهَا،

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی حضرت علی رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا، میں قربانی کے اونٹوں کے پاس گیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کردیا، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے ان کی کھالیں اور جھولیں تقسیم کردیں، سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالکریم نے بواسطہ مجاہد، عبدالرحمٰن، حضرت علی رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑا ہوجاؤں اور اس میں سے کچھ بھی قصاب کو اجرت کے طور پر نہ دوں،

باب ۱۰۸۲ يُتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْيِ،

قربانی کے کھالوں کے خیرات کئے جانے کا بیان،

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا شَيْئًا،

مسدد، یحیٰی، ابن جریج، حسن بن مسلم وعبدالکریم جزری، مجاہد عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، حضرت علی رضہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے ہوں اور ان جانوروں میں سے تمام چیزیں یعنی ان کے گوشت ان کی کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دی جائیں، اور قصاب کی اجرت اس میں سے کچھ بھی نہ دی جائے،

باب ۱۰۸۳ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ،

قربانی کے جانوروں کی جھولوں کے خیرات کئے جانے کا بیان،

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِيْ

ابونعیم، سیف بن ابی سلیمان، مجاہد، ابن ابی لیلی، حضرت علی رضہ سے

سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُوْمِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُوْدِهَا فَقَسَمْتُهَا،

بَابٌ ۱۰۴۴ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ،

بَابٌ ۱۰۴۵ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ،

۱۶۰۴ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا

۱۶۰۵ - **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کیے مجھے ان کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے تقسیم کر دیا پھر ان کی جھولوں کو تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے تقسیم کر دیا پھر ان کی کھالوں کو تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کی کھالوں کو تقسیم کر دیا،

اللہ تعالی کا قول کہ جب ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتا دی اور کہا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کھڑے ہونے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو کہ وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلے پتلے اونٹ پر دور دراز راستوں سے آئیں تاکہ اپنے فوائد حاصل کریں اور مقررہ دنوں میں اللہ کا نام ان چیزوں پر لیں جو جانور انہیں اللہ نے دیئے ہیں پھر ان جانوروں میں سے کھاؤ اور فقیر ومحتاجوں کو کھلاؤ، پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور خانہ کعبہ کا طواف کریں یہ اس سبب سے کہ جو اللہ کی حرمتوں کی عزت کرتا ہے وہ اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے،

اس امر کا بیان کہ قربانی کے جانوروں سے کیا کھائے اور کیا خیرات کرے اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے بواسطہ ابن عمر رضی بیان کیا کہ شکار کے بدلہ میں سے اور نذر میں سے نہ کھایا جائے اور اس کے علاوہ کھائے اور عطاء نے کہا کہ تمتع کی قربانی میں سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے،

مسدد، یحیی، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ منی کے دنوں سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اجازت دی اور فرمایا کہ کھاؤ، اور توشہ بناؤ تو ہم لوگوں نے کھایا اور توشہ بنایا میں نے عطاء سے پوچھا کیا انہوں نے یہ بھی بیان کیا یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ پہونچ گئے، انہوں نے جواب دیا نہیں،

خالد بن مخلد، سلیمان، یحیی، عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ذی قعدہ کا مہینہ پانچ دن باقی تھا اور ہم لوگوں کا صرف حج کا ارادہ تھا یہاں تک کہ جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہونچے تو

إلا لحج حتى إذا دنونا من مكة أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت ثم يحل قالت عائشة رضي الله عنها فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقيل ذبح النبي صلى الله عليه وسلم عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا الحديث للقاسم فقال أتتك بالحديث على وجهه،

باب ١٠٦ الذبح قبل الحلق،

١٦٠٦- حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا هشيم أخبرنا منصور عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عمن حلق قبل أن يذبح ونحوه فقال لا حرج لا حرج،

١٦٠٧- حدثنا أحمد بن يونس أخبرنا أبو بكر عن عبد العزيز بن رفيع عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم زرت قبل أن أرمي قال لا حرج قال حلقت قبل أن أذبح قال لا حرج قال ذبحت قبل أن أرمي قال لا حرج وقال عبد الرحيم بن سليمان الرازي عن ابن خثيم أخبرني عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال القسم بن يحيى حدثني ابن خثيم عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عفان أراه عن وهيب حدثنا ابن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال حماد عن قيس بن سعد وعباد بن منصور عن عطاء عن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم،

١٦٠٨- حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الأعلى حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سئل النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال رميت بعد ما أمسيت فقال لا حرج قال حلقت قبل أن أنحر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو جیسے خانہ کعبہ کا طواف کرلے تو احرام سے باہر ہو جائے حضرت عائشہ رضی کا بیان ہے کہ ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ذبح کیا ہے، یحییٰ نے کہا میں نے اس حدیث کو قاسم سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ عمرہ نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے،

سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنے کا بیان،

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء، ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا یا اسی قسم کی کسی چیز کو آگے پیچھے کیا... تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں،

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے زیارت کرلی ہے، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، پھر اس نے کہا کہ میں نے ذبح سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے پھر اس نے عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، اور عبدالرحیم رازی نے... اس حدیث کو بواسطہ ابن خثیم، عطاء، ابن عباس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور قاسم بن یحییٰ نے بواسطہ ابن خثیم عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور عفان نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہیب نے بواسطہ ابن خثیم سعید بن جبیر رح ابن عباس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، اور حماد نے قیس بن سعد، اور عباد بن منصور سے بواسطہ عطاء، جابر رضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

محمد بن مثنی، عبدالاعلی، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ شام ہو جانے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس نے عرض کیا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر

قَالَ لَا حَرَجَ،

۱۶۰۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِھْلَالٍ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِیْ قَیْسٍ فَفَلَّتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِہِ النَّاسَ حَتّٰی خِلَافَۃِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَذَکَرْتُہٗ لَہٗ فَقَالَ اِنْ تَاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ تَاْخُذْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی بَلَغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ،

بَابُ ۱۰۲۸ مَنْ لَبَّدَ رَاْسَہٗ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ،

۱۶۱۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ،

بَابُ ۱۰۲۹ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِیْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ،

۱۶۱۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ قَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ،

۱۶۱۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اللّٰھُمَّ

منڈا لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے،

عبدان، عبدان کے والد، (عثمان) شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ بطحا میں تھے، آپ نے فرمایا کیا تم نے حج کر لیا میں نے کہا ہاں، آپ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا میں نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا تھا آپ نے فرمایا کہ تو نے اچھا کیا اب جا چنانچہ میں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر میں بنی قیس کی کسی عورت کے پاس آیا اور اس نے میری سر کی جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھا، میں حضرت عمرؓ کی خلافت کے وقت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا تھا میں نے ان سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احرام سے اس وقت تک باہر نہ ہوئے جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہونچ گئی

اس شخص کا بیان، جو احرام کے وقت اپنے سر کے بالوں کو جمالے اور احرام سے نکلتے وقت حلق کرالے کا بیان

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اور آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (یا بالوں کا جما لینا) کی ہے اور ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دیا ہے اس لئے جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہیں ہو سکتا،

احرام کھولتے وقت سر منڈانے یا بال کتروانے کا بیان

ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا ہے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کتروانے والے یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر، لوگوں نے عرض کیا اور بال کتروانے والوں پر

ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال والمقصرین وقال اللیث حدثنی نافع رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین قال وقال عبید اللہ حدثنی نافع وقال فی الرابعۃ والمقصرین ،

۱۶۱۳ ـ حدثنا عیاش بن الولید حدثنا محمد بن فضیل حدثنا عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلثا قال وللمقصرین ،

۱۶۱۴ ـ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع ان عبد اللہ قال حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم ،

۱۶۱۵ ـ حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس عن معاویۃ رضی اللہ عنھم قال قصرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص ،

باب ۱۰۸۹ تقصیر المتمتع بعد العمرۃ

۱۶۱۶ ـ حدثنا محمد بن ابی بکر حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا موسی بن عقبۃ اخبرنی کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا او یقصروا ،

باب ۱۰۹۰ الزیارۃ یوم النحر

وقال ابو الزبیر عن عائشۃ وابن عباس رضی اللہ عنھم اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الزیارۃ الی اللیل ویذکر عن ابی حسان عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا اور بال کتروانے والوں پر، اور لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے نافع نے رحم اللہ المحلقین (سر منڈوانے والوں پر رحم کر) ایک یا دو مرتبہ بیان کیا، اور عبید اللہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے چوتھی بار میں والمقصرین (بال کترواتے والوں پر) فرمایا،

عیاش بن ولید، محمد بن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترواتے والوں کو یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے کہا اور بال کترواتے والوں کو یا رسول اللہ، اسی طرح تین بار کہا، اور چوتھی بار آپ نے فرمایا اور بال کترواتے والوں کو،

عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع عبد اللہ رض روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض کی ایک جماعت نے سر منڈایا اور ان میں سے بعض نے بال کترائے،

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، ابن عباس رض حضرت معاویہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی کے ساتھ کترے،

تمتع کرنے والے کا عمرہ کے بعد بال کترانے کا بیان،

محمد بن ابی بکر، فضیل بن سلیمان، موسی بن عقبہ، کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہونچے تو آپ نے اپنے صحابہ رض کو حکم دیا کہ خانۂ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں پھر احرام سے باہر ہو جائیں، اور سر منڈائیں یا بال کتروائیں،

قربانی کے دن زیارت کرنے کا بیان اور ابو الزبیر رض نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا اور بہ سند ابو حسان حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی زیارت منی کے زمانہ میں کرتے تھے

يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ يَقِيْلُ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنًى يَعْنِيْ يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ،

اور ہم سے ابونعیم نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بواسطہ عبیداللہ نافع، ابن عمرؓ روایت کیا، کہ انہوں نے ایک طواف کیا پھر لیٹ رہے، پھر منیٰ میں قربانی کے دن آئے، اور عبدالرزاق نے اس کو مرفوع بیان کیا اور کہا کہ ہم سے عبیداللہؓ نے بیان کیا،

۱۶۱۷۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوْا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طوافِ زیارت کیا، حضرت صفیہؓ کو حیض آگیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس چیز کا ارادہ کیا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے (یعنی صحبت کا ارادہ کیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ تو حائضہ ہوگئی ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ہمیں تو اسی نے روک رکھا ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ قربانی کے دن طوافِ زیارت کر چکیں، تو فرمایا (اب ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے) چلو، اور قاسم وعروہ واسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ نے قربانی کے دن طوافِ زیارت کیا تھا،

باب ۱۰۹۱ اِذَا رَمٰى بَعْدَ مَا اَمْسٰى اَوْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا،

شام ہونے کے بعد کوئی شخص رمی کرے، یا بھول کر یا ناواقفیت میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈالے

۱۶۱۸۔ **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاْخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ،

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذبح اور سر منڈانے اور رمی اور مقدم و مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے،

۱۶۱۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں نحر کے دن پوچھا جاتا تو آپؐ فرماتے کوئی حرج نہیں آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا تو آپؐ نے فرمایا ذبح کر کوئی حرج نہیں ہے اور اس نے کہا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں،

باب ۱۰۹۲ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

جمرہ کے نزدیک سوار ہو کر لوگوں کو مسئلہ بتانے کا بیان،

۱۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا يَسْاَلُوْنَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، علیسیٰ بن طلحہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے تو آپؐ سے لوگ مسئلہ پوچھنے لگے، ایک شخص نے عرض کیا، مجھے معلوم نہ تھا اس لئے میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا آپؐ نے فرمایا ذبح کرلو کوئی حرج نہیں دوسرا شخص آیا اس نے عرض کیا میں نہیں جانتا تھا اس لئے رمی سے پہلے قربانی کرلی آپؐ نے فرمایا رمی کرلو کوئی حرج نہیں اس دن جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا کہ مقدم کی گئی یا موخر کی گئی تو آپؐ نے فرمایا اب کرلو کوئی حرج نہیں،

۱۶۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ،

سعید بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، زہری، علیسیٰ بن طلحہ عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے جب آپؐ قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ فلاں کام فلاں کام سے پہلے کرنا چاہیئے تھا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا اور رمی سے پہلے میں نے قربانی کرلی، اور اس طرح کی باتیں کیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کرلے ان سب میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ اس دن جس نے بھی آپؐ سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے،

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب علیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے، پھر وہی حدیث بیان کی اور معمر نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

بَابُ ۱۰۹۳ الْخُطْبَةِ اَيَّامَ مِنًى،

ایام منیٰ میں خطبہ دینے کا بیان،

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے یوم نحر میں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو یہ کونسا دن ہے لوگوں نے جواب دیا یہ یوم حرام ہے آپؐ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے لوگوں نے جواب دیا یہ شہر حرام ہے آپؐ نے پوچھا کونسا مہینہ ہے لوگوں نے جواب دیا یہ حرام کا مہینہ ہے آپؐ نے فرمایا تمہارا خون

النَّاسُ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا یَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ
هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا شَهْرٌ
حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ
حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ
هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ
بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِیَّتُهٗ اِلٰی اُمَّتِهٖ فَلْیُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ
بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ
تَابَعَهٗ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِیْ
نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ
اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ
بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ
شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّةِ
قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ
اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ
وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ
شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ

تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہیں جس طرح آج کا یہ دن تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینہ میں حرام ہے آپؐ نے یہ کلمات چند بار فرمائے، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا اے میرے اللہ کیا میں نے پہونچا دیا اے میرے اللہ کیا میں نے پہونچا دیا، ابن عباسؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپؐ نے اپنی امت کو یہی وصیت فرمائی تھی کہ جو لوگ حاضر ہوں وہ ان لوگوں کو پہونچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ،

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، ابن عیینہ نے عمرو سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

عبداللہ بن محمد، ابو عامر، قرہ، محمد بن سیرین، عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ایک دوسرے شخص نے جو میرے خیال میں عبدالرحمن سے افضل تھے یعنی حمید بن عبدالرحمن نے بھی ابو بکرہ سے روایت کیا کہ قربانی کے دن نبی صلعم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اللہ کے رسول ص زیادہ باخبر ہیں آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپؐ اس دن کا کوئی دوسرا نام بیان کریں گے آپؐ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں ہے ہم نے جواب دیا کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس دن کا کوئی دوسرا نام بیان کریں گے آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں پھر آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم کو خیال ہوا شاید کوئی دوسرا نام اس مہینہ کا رکھیں گے آپؐ نے فرمایا کیا یہ حرام کا شہر نہیں ہے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جس طرح آج کا دن تمہارے اس مہینہ میں اور اس شہر میں ہے تک تم اپنے رب سے ملو، لوگو کیا میں نے پہونچا دیا لوگوں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ
هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ
أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ
قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا
وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ
فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ
وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ،

بَابُ ۱۰۹۴ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ
غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى،

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ

اے اللہ گواہ رہ، حاضر غائب کو پہونچادے اس لئے کہ بسا اوقات بات راست سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جسے پہونچایا گیا ہو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو،

محمد بن مثنیٰ، یزید بن ہارون، عاصم بن محمد بن زید، محمد بن زید، حضرت ابنِ عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ یوم حرام ہے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ یہ حرام کا مہینہ ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ایک دوسرے کا خون، مال اور عزت و آبرو کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے، جس طرح تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے اور ہشام بن غاز نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے انہوں نے حضرت ابنِ عمر رضہ سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس سال آپؐ نے حج کیا تھا اور اس میں آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا اے اللہ گواہ رہ اور لوگوں کو رخصت کیا تو لوگوں نے اس حج کا نام حجۃ الوداع رکھا

کیا پانی پلانے والے یا دوسرے لوگ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گذاریں،

محمد بن عبید بن مامون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی، ح (دوسری سند) یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ نافع ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ح (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن نمیر عبید اللہ، نافع، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گذارنے کی اجازت پانی پلانے کی وجہ سے مانگی تو آپؐ نے انہیں اجازت دے دی، ابو اسامہ

سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ،

اور عقبہ بن خالد، اور ابو ضمرہ نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

باب ۱۰۹۵ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ،

رمی جمار (کنکریاں مارنے) کا بیان اور جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد پھر زوال کے بعد رمی کی،

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا،

ابو نعیم، مسعر، وبرہ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں کب رمی کروں انہوں نے جواب دیا کہ جب تمہارا امام رمی کرے تو تم بھی رمی کرو، پھر میں نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم انتظار کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تو ہم رمی کرتے تھے،

باب ۱۰۹۶ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ

بطن وادی (یعنی وادی کے نشیب) سے رمی جمار کرنے کا بیان

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے وادی کے نچلے حصہ سے رمی کی تو میں نے کہا کہ لوگ اس کے اوپر کے حصے سے رمی کرتے ہیں انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی مقام ہے ان کا جن پر سورۂ بقر نازل ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان ان سے اعمش نے اس حدیث کو روایت کیا،

باب ۱۰۹۷ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

سات کنکریاں مارنے کا بیان، اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے،

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید، عبداللہ بن مسعود کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ جمرہ عقبہ کے پاس پہونچے اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف اور منی کو اپنی داہنی طرف کیا اور سات کنکریاں ماریں اور کہا اسی طرح انہوں نے رمی کی ہے جن پر سورہ بقر نازل ہوئی (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم)

باب ۱۰۹۸ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ،

اس شخص کا بیان جو رمی جمرۂ عقبہ کرے اور خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں طرف کرے،

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

باب ۱۰۹۹ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱۰۰ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱۰۱ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا

کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن مسعود کے ساتھ حج کیا تو ان کو دیکھا، کہ جمرہ عقبہ میں سات کنکریاں مارتے ہیں اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف کیا پھر کہا کہ یہی ان کا مقام ہے جن پر سورہ بقر نازل ہوئی۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنے کا بیان، ابن عمرؓ نے اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مسدد، عبد الواحد، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ وہ سورہ جس میں گائے کا بیان ہے اور وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ سورہ جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے میں نے ابراہیم سے اس کو بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا کہ وہ ابن عمرؓ کے ساتھ تھے جب جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وادی کے نچلے حصہ میں اترے یہاں تک کہ جب درخت کے برابر آگئے تو اس کے سامنے ہوئے اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی پھر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقر نازل ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس شخص کا بیان جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں نہ ٹھہرا، ابن عمرؓ نے اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب دونوں جمروں کی رمی کرے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے نرم زمین پر کھڑا ہو۔

عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے، پھر آگے بڑھتے تو نرم زمین پر پہونچتے اور قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے پھر بائیں جانب جاتے اور نرم زمین پر پہونچتے پھر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر وادی کے نچلے حصہ سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور وہاں کھڑے نہیں رہتے وہاں سے فارغ ہوتے تو

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

بَابُ ۱۰۲ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى

۱۶۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

بَابُ ۱۰۳ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

بَابُ ۱۰۴ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

کہتے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے،

قریب والے اور درمیانی جمرہ کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان،

اسماعیل بن عبداللہ، برادر عبداللہ (عبدالحمید)، سلیمان یونس بن یزید، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رض پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے پھر تکبیر کہتے، پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم زمین پر پہونچتے اور قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر اسی طرح درمیانی جمرہ کی رمی کرتے بائیں جانب جاتے اور نرم زمین پر پہونچکر قبلہ رو کھڑے ہوتے تو دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر وادی کے نچلے حصہ سے جمرہ ذات عقبہ کی رمی کرتے اور وہاں پر نہ ٹھہرتے اور کہتے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے،

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنے کا بیان

اور محمد بن بشار نے بواسطہ عثمان بن عمر، یونس، زہری روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو سات کنکریاں مارتے اور جب بھی کنکری مارتے تو تکبیر کہتے، پھر اس کے آگے بڑھتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرہ کے پاس آتے تو اس پر سات کنکریاں مارتے جب بھی کنکری پھینکتے تو تکبیر کہتے، پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے اور سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہتے پھر واپس ہو جاتے اور وہاں نہ ٹھہرتے زہری نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ رض سے سنا وہ اسی طرح اپنے والد سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور ابن عمر رض بھی اسی طرح کرتے تھے،

رمی جمار کے بعد خوشبو لگانے اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانے کا بیان

۱۶۳۵ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا عبد الرحمن بن القاسم وکان افضل اھل زمانہ انہ سمع اباہ وکان افضل اھل زمانہ یقول سمعت عائشۃ رضی اللہ عنھا تقول طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ہاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف وبسطت یدیھا

علی بن عبد اللہ، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی جس وقت کہ آپ نے احرام باندھا اور احرام کھولنے کے وقت طواف کرنے سے پہلے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بتایا،

باب ۱۰۵۱ طواف الوداع

طواف وداع کا بیان

۱۶۳۶ - حدثنا مسدد حدثنا سفین عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال امر الناس ان یکون اخر عھدھم بالبیت الا انہ خفف عن الحائض۔

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری وقت کعبہ کے ساتھ ہو مگر یہ کہ حائضہ عورت سے تخفیف کردی گئی ہے،

۱۶۳۷ - حدثنا اصبغ بن الفرج اخبرنا ابن وھب عن عمرو بن الحارث عن قتادۃ ان انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ تابعہ اللیث حدثنی خالد عن سعید عن قتادۃ ان انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدثہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر محصب میں تھوڑی دیر سو رہے، پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے، تو اس کا طواف کیا، لیث نے بواسطہ خالد، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

باب ۱۰۵۲ اذا حاضت المرأۃ بعد ما افاضت،

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان

۱۶۳۸ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان صفیۃ بنت حیی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ھی قالوا انھا قد افاضت قال فلا اذا،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ صفیہ بنت حیی زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حیض آگیا تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روک لے گی لوگوں نے کہا وہ طواف زیارت کر چکی ہیں آپ نے فرمایا کہ تمہیں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں،

۱۶۳۹ - حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ایوب عن عکرمۃ ان اھل المدینۃ سألوا ابن عباس رضی اللہ عنھما عن امرأۃ طافت ثم حاضت قال لھم تنفر قالوا لا ناخذ بقولک وندع قول زید قال

ابو النعمان، حماد، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ والوں نے ابن عباس سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے طواف کر لیا ہو پھر اسے حیض آگیا انہوں نے بتایا کہ وہ روانہ ہو جائے لوگوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارے قول پر عمل کریں، اور زید بن ثابت کے قول کو چھوڑ دیں

إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ،

انہوں نے کہا کہ جب تم مدینہ آؤ تو دریافت کرو، لوگ مدینہ آئے تو ان سے دریافت کیا، جن لوگوں نے سوال کیا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے صفیہ کی حدیث بیان کی اس کو خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے روایت کیا

۱۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ،

مسلم، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حائضہ کو اس کی اجازت دی گئی کہ جب طواف زیارت کرتے تو روانہ ہو جائے اور میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ روانہ نہ ہو، پھر اس کے بعد میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو اجازت دی ہے،

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا،

ابو النعمان، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا، چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے، اور خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور احرام سے باہر نہیں ہوئے آپ کے پاس ہدی یعنی قربانی کا جانور بھی تھا آپ کے ساتھ جس قدر مرد و عورت تھے سب نے طواف کیا اور ان میں سے جن لوگوں کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا احرام سے باہر ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا، ہم نے حج کے تمام ارکان ادا کئے جب روانگی کی رات آئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے علاوہ آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ کر کے واپس ہو رہے ہیں آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا جس رات کو ہم مکہ آئے تھے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو جا اور عمرہ کا احرام باندھ میں عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم کی طرف گئی تو میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بانجھ سرمنڈی تو مجھے روک لے گی، کیا تو نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا تو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے روانہ ہو جا تو میں آپ سے اس حال میں ملی کہ آپ مکہ والوں سے اوپر کی جانب چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے، مسدد کی روایت میں اس طرح ہے کہ میں نے کہا نہیں جریر نے منصور سے اس کے متابع مسدد روایت کی جس میں نہیں کا لفظ روایت ہے،

بَابٌ ۱۱۰۷ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ،

اس شخص کا بیان، جس نے روانگی کے دن ابطح میں عصر کی نماز پڑھی،

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ قَالَ بِمِنًی قُلْتُ فَأَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا یَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ،

محمد بن مثنی، اسحاق بن یوسف، سفیان ثوری، عبد العزیز بن رفیع روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتائیے، جو آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ یوم ترویہ (یعنی آٹھویں تاریخ) میں آپ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا منیٰ میں، میں نے پوچھا روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں لیکن تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امراء کرتے ہیں،

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِهٖ،

عبد المتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر و عصر، مغرب، اور عشاء کی نماز پڑھی پھر محصب میں تھوڑی دیر سو رہے، پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا،

بَابُ ۱۰۸ الْمُحَصَّبِ

محصب میں اترنے کا بیان،

۱۶۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا یَنْزِلُهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ یَعْنِیْ بِالْأَبْطَحِ،

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مقام تھا جہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اترتے، تاکہ وہاں سے آسانی کے ساتھ نکل سکیں اس سے وہ ابطح کو مراد لیتی تھیں،

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عطاء، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کوئی چیز نہیں ہے وہ تو صرف ایک اترنے کی جگہ ہے، جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے،

بَابُ ۱۰۹ النُّزُوْلِ بِذِیْ طُوًی قَبْلَ أَنْ یَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَیْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ،

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اور مکہ سے واپسی کے وقت اس بطحاء میں اترنے کا بیان جو ذی الحلیفہ میں ہے،

۱۶۴۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ یَبِیْتُ بِذِیْ طُوًی بَیْنَ الثَّنِیَّتَیْنِ ثُمَّ یَدْخُلُ مِنَ الثَّنِیَّةِ الَّتِیْ بِأَعْلَی مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ یُنِخْ نَاقَتَهٗ إِلَّا

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گذارتے تھے، پھر اس پہاڑی کی طرف سے داخل ہوتے جو مکہ سے بلندی پر ہے اور جب حج یا عمرہ کے لئے مکہ آتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے کے پاس ہی بٹھا دیتے، پھر داخل

عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا،

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۱۱۰ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

بَابُ ۱۱۱۱ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ،

۱۶۴۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

بَابُ ۱۱۱۲ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ،

ہوتے اور حجرِ اسود کے پاس آکر اسی سے ابتدا کرتے، پھر سات بار طواف کرتے، تین بار دوڑتے، اور چار بار معمولی چال سے چلتے پھر فارغ ہوکر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کا طواف کرتے اور جب حج یا عمرہ سے لوٹتے تو اپنی اونٹنی اس بطحا میں بٹھاتے جو ذی الحلیفہ میں ہے اور جہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھاتے تھے،

عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد بن حارث بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کا قول نقل کیا، کہ اس جگہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور عمر ابن عمر رضی اللہ عنہم اترے، اور نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رض وہاں یعنی محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا، کہ مغرب کی نماز پڑھی، خالد کا بیان ہے، مجھے عشاء کے متعلق شک نہیں ہے کہ وہاں تھوڑی دیر سوتے اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے،

اس شخص کا بیان، جو مکہ سے واپسی کے وقت ذی طویٰ میں اترے اور محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے حماد نے بہ واسطہ ایوب، نافع، ابن عمر رض روایت کیا کہ ابن عمر جب مکہ آتے، تو ذی طویٰ میں رات گزارتے یہاں تک کہ جب صبح ہوتی تو مکہ میں داخل ہوتے اور جب واپس ہوتے تو ذی طویٰ سے گزرتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور بیان کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے،

حج کے زمانہ میں تجارت کرنے اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کا بیان،

عثمان بن ہیثم، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رض بیان کرتے ہیں کہ ذو المجاز اور عکاظ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کے تجارت کی جگہ تھی، جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں نے وہاں تجارت کو مکروہ سمجھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تم پر کوئی حرج نہیں اس بات میں کہ حج کے زمانہ میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

محصب سے اخیر رات کو چلنے کا بیان،

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا،

عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ روانگی کی رات میں صفیہ رضہ کو حیض آگیا چنانچہ انہوں نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ میں تمہیں روک دوں گی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عقری حلقی (بانجھ سرمنڈی) کیا اس نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا کسی نے بتایا ہاں، آپ نے فرمایا روانہ ہوجا ابو عبداللہ (بخاری رح) کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد نے بواسطہ، محاضر، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ رضہ اتنی زیادتی کے ساتھ روایت کیا، حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا جب ہم مکہ پہنچے تو ہمیں حکم دیا کہ احرام کھول دیں، جب روانگی کی رات آئی تو صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقری حلقی میں سمجھتا ہوں تو ہم کو روک لے گی، آپ نے فرمایا کہ قربانی کے دن تو نے طواف کر لیا تھا، انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو روانہ ہوجا عائشہ رضہ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے احرام نہیں کھولا تھا آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی نکلے تو ہم آپ سے اس حال میں ملے کہ آپ اخیر رات میں نکلے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے ملنے کی فلاں فلاں جگہ ہے،

أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ١١١٣ الْعُمْرَةِ. وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ،

١٦٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ،

عمرہ کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

عمرہ کا بیان، عمرہ کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت، اور ابن عمر رضہ نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص مگر اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ کتاب اللہ میں حج کا ساتھی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو،

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی (ابوبکر بن عبدالرحمن کے آزاد کردہ غلام) ابو صالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک ان گناہوں کے لئے کفارہ ہوتا ہے جو دو عمروں کے درمیان ہوئے ہوں اور حج مقبول کی جزا جنت ہے،

باب ۱۱۱۴ من اعتمر قبل الحج،

۱۶۵۱- حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا ابن جريج ان عكرمة بن خالد سال ابن عمر رضي الله عنهما عن العمرة قبل الحج فقال لا باس قال عكرمة قال ابن عمر اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يحج وقال ابراهيم بن سعد عن ابن اسحق حدثني عكرمة بن خالد قال سالت ابن عمر مثله،

۱۶۵۲- حدثنا عمرو بن علي حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جريج قال عكرمة بن خالد سالت ابن عمر رضي الله عنهما مثله،

باب ۱۱۱۵ كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

۱۶۵۳- حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد قال دخلت انا وعروة بن الزبير المسجد فاذا عبد الله بن عمر رضي الله عنهما جالس الى حجرة عائشة واذا ناس يصلون في المسجد صلوة الضحى قال فسالناه عن صلاتهم فقال بدعة ثم قال له كم اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع احداهن في رجب فكرهنا ان نرد عليه قال وسمعنا استنان عائشة ام المؤمنين في الحجرة فقال عروة يا اماه يا ام المؤمنين الا تسمعين ما يقول ابو عبد الرحمن قالت ما يقول قال يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمرات احداهن في رجب قالت يرحم الله ابا عبد الرحمن ما اعتمر عمرة الا وهو شاهده وما اعتمر في رجب قط،

۱۶۵۴- حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن عروة ابن الزبير قال سالت عائشة رضي الله عنها قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب،

۱۶۵۵- حدثنا حسان بن حسان حدثنا همام

اس شخص کا بیان جو حج سے پہلے عمرہ کرے،

احمد بن محمد، عبد اللہ، ابن جریج، عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر سے حج کے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، عکرمہ کا بیان ہے، ابن عمر رض نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد نے بواسطہ ابن اسحاق، عکرمہ بن خالد روایت کیا کہ میں نے ابن عمر رض سے پوچھا اور اسی طرح روایت کی،

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد رض نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، پھر اسی طرح روایت کی،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے،

قتیبہ، جریر، منصور، مجاہد سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رض حضرت عائشہ رض کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں تو ہم نے ان سے لوگوں کی نماز کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے، پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے، انہوں نے بتایا چار، پہلا عمرہ رجب میں کیا تھا ہم لوگوں نے ان کی بات کا رد کرنا مناسب نہ سمجھا تو ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رض کے مسواک کرنے کی آواز سنی، عروہ نے پکارا اور کہا یا ام المومنین رض کیا آپ نہیں سن رہی ہیں جو ابو عبد الرحمن رض کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کیا کہہ رہے ہیں عروہ نے بیان کیا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے پہلا عمرہ رجب میں کیا، حضرت عائشہ رض نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے آپ نے کوئی عمرہ بھی ایسا نہیں کیا جس میں ابو عبد الرحمن شریک نہ ہوئے ہوں اور آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا،

ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا،

حسان بن حسان، ہمام، قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

عن قتادة سألت أنسًا رضي الله عنه كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قال أربع عمرة الحديبية في ذي القعدة حيث صده المشركون وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة حيث صالحهم وعمرة الجعرانة إذ قسم غنيمة أراه حنين قلت كم حج قال واحدة،

١٦٥٦ - حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا همام عن قتادة قال سألت أنسًا رضي الله عنه فقال اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم حيث ردوه ومن القابل عمرة الحديبية وعمرة في ذي القعدة وعمرة مع حجته۔

١٦٥٧ - حدثنا هدبة حدثنا همام وقال اعتمر أربع عمر في ذي القعدة إلا التي اعتمر مع حجته عمرته من الحديبية ومن العام المقبل ومن الجعرانة حيث قسم غنائم حنين وعمرة مع حجته،

١٦٥٨ - حدثنا أحمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحاق قال سألت مسروقًا وعطاء ومجاهدًا فقالوا اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل أن يحج وقال سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما يقول اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل أن يحج مرتين

باب ١١١٦ عمرة في رمضان

١٦٥٩ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج عن عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يخبرنا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لامرأة من الأنصار سماها ابن عباس فنسيت اسمها ما منعك أن تحجين معنا قالت كان لنا ناضح فركبه أبو فلان وابنه لزوجها وابنها وترك ناضحًا ننضح عليه قال فإذا كان رمضان اعتمري فيه فإن عمرة في رمضان حجة أو نحوًا مما قال،

باب ١١١٧ العمرة ليلة الحصبة وغيرها،

نے کہا کہ میں نے انس رض سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے انہوں نے کہا چار، پہلا عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ کے مہینہ میں جبکہ مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا (عمرہ) ذی قعدہ کے مہینے میں آئندہ سال جب کہ مشرکین سے صلح کی تھی، تیسرا عمرہ جعرانہ جس سال مال غنیمت جو شاید حنین کا تھا تقسیم کیا میں نے پوچھا حج کتنے کئے انہوں نے کہا ایک حج کیا،

ابو الولید، ہشام بن عبد الملک، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے انس رض سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ تو وہ کیا تھا جس سال کہ مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا وہ جو آئندہ سال ہوا اور تیسرا ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا تھا،

ہم سے ہدبہ نے ان سے ہمام نے بیان کیا کہ چاروں عمرے آپ نے ذی قعدہ میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ایک عمرہ حدیبیہ دوسرا آئندہ سال، تیسرا عمرہ جعرانہ جب حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، اور چوتھا وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا،

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، یوسف ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو ان لوگوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج سے پہلے عمرہ کیا اور میں نے براء بن عازب کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے کئے،

رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان،

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رض کو خبر دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے (جس کا نام ابن عباس رض نے لیا تھا لیکن میں بھول گیا) فرمایا کہ تمہیں میرے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا اس نے کہا کہ میرے پاس ایک پانی بھرنے والا اونٹ تھا جس پر اس کا بیٹا اور فلاں شخص (یعنی شوہر) سوار ہو کر چلے گئے اور صرف ایک اونٹ چھوڑ گیا جس پر ہم پانی لادتے ہیں آپ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آئے تو اس مہینہ میں عمرہ کر لے اس لئے کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے یا اسی کے مثل کچھ فرمایا

حصبہ کی رات یا اس کے علاوہ کسی اور وقت میں عمرہ کرنے کا بیان

١٦٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي،

محمد بن سلام، ابو معاویہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت نکلے کہ ذی الحجہ کا چاند نکل آیا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھے اور جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھے اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرے کا احرام باندھتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی پھر عرفہ کا دن آگیا اور میں حالت حیض میں تھی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دے اپنا سر کھول دے اور کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ جب محصب کی رات آئی تو میرے ساتھ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو تنعیم کی طرف بھیجا میں نے اپنے اس عمرے کے بدلہ میں عمرہ کا احرام باندھا،

بَابُ ١١١٣ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ،

تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان،

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا وَكَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھائیں اور ان کو تنعیم سے عمرہ کرائیں، سفیان نے کبھی اس طرح کہا کہ "سمعت عمروا" اور کبھی "سمعت من عمرو" کہا،

١٦٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِاَصْحَابِهِ اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا اِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ اِلَى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَائِشَةَ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید، حبیب معلم، عطاء، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا سوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے جو یمن سے آئے تھے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کا احرام باندھا جس چیز کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے اور نبی صلعم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اجازت دی کہ وہ اس کو عمرہ بنا لیں خانہ کعبہ کا طواف کریں پھر بال کترائیں اور احرام سے باہر ہو جائیں مگر وہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو لوگ کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو جائیں اس حال میں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپکتی ہی ہو نبی صلعم کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا اگر مجھے پہلے وہ چیز معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا تھا انہوں نے تمام ارکان ادا کئے مگر یہ کہ انہوں نے کعبہ کا طواف نہیں کیا

حاضت فنسكت المناسك كلها غير انها لم تطف بالبيت قال فلما طهرت وطافت قالت يا رسول الله اتنطلقون بحجة وعمرة وانطلق بالحج فامر عبد الرحمن بن ابي بكر ان يخرج معها الى التنعيم فاعتمرت بعد الحج في ذي الحجة وان سراقة بن مالك بن جعشم لقي النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالعقبة وهو يرميها فقال الكم هذه خاصة يا رسول الله قال لا بل للابد،

باب ۱۱۱۹ الاعتمار بعد الحج بغير هدي

۱۶۶۳ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام قال اخبرني ابي قال اخبرتني عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب ان يهل بعمرة فليهل ومن احب ان يهل بحجة فليهل ولولا اني اهديت لاهللت بعمرة فمنهم من اهل بعمرة ومنهم من اهل بحجة وكنت ممن اهل بعمرة فحضت قبل ان ادخل مكة فادركني يوم عرفة وانا حائض فشكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعي عمرتك وانقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ففعلت فلما كانت ليلة الحصبة ارسل معي عبد الرحمن الى التنعيم فاردفها فاهلت بعمرة مكان عمرتها فقضى الله حجها وعمرتها ولم يكن في شيء من ذلك هدي ولا صدقة ولا صوم،

باب ۱۱۲۰ اجر العمرة على قدر النصب

۱۶۶۴ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا ابن عون عن القاسم بن محمد وعن ابن عون عن ابراهيم عن الاسود قالا قالت عائشة رضي الله عنها يا رسول الله يصدر الناس بنسكين واصدر بنسك فقيل لها انتظري فاذا طهرت فاخرجي الى

جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور انہوں نے طواف کر لیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ لوگ تو حج اور عمرہ کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس ہو رہی ہوں تو آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ ان کو لے کر مقام تنعیم کی طرف جائیں تو انہوں نے ذی الحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا اور سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے جب عقبہ میں رمی کر رہے تھے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ صرف آپ کے لئے ہے آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے،

حج کے بعد بغیر ہدی کے عمرہ کرنے کا بیان،

محمد بن مثنی، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص احرام باندھنا پسند کرے وہ عمرہ کا احرام باندھے اور جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا ان میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا تھا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے) کہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہو گئی اور حالت حیض ہی میں عرفہ کا دن آ گیا تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دے، اور اپنا سر کھول کر کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ، چنانچہ میں نے ویسا ہی کیا جب محصب کی رات آئی، تو میرے ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو تنعیم کی طرف بھیجا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ساتھ بٹھا لیا اور انہوں نے اپنے عمرہ کے بدلہ میں دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور اس میں نہ تو ہدی دینا پڑی نہ خیرات کرنا پڑی اور نہ روزے رکھنے پڑے،

بقدر مشقت عمرہ کے ثواب کا بیان،

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد و عبداللہ بن عون ابراہیم اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ دو نسک (حج اور عمرہ) کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں صرف ایک نسک (حج) کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہی ہوں تو ان سے کہا گیا کہ انتظار کر جب تو حیض سے پاک ہو جائے تو تنعیم کی طرف

۱۶۶۸ - حدثنا اسحاق بن ابراهيم عن جرير عن اسماعيل عن عبد الله بن ابي اوفى قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم واعتمرنا معه فلما دخل مكة طاف وطفنا معه واتى الصفا والمروة واتيناها معه وكنا نستره من اهل مكة ان يرميه احد فقال له صاحب لي اكان دخل الكعبة قال لا قال فحدثنا ما قال لخديجة قال بشروا خديجة ببيت من الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب،

اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسماعیل، عبداللہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا جب مکہ پہونچے تو آپ نے طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا اور صفا ومروہ کے پاس پہونچے ہم بھی آپ کے ساتھ آئے اور آپ کو اہل مکہ کی طرف سے آڑ کئے ہوئے تھے اس لئے کہ کہیں تیر نہ ماریں میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا آپ کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے کہا نہیں اس نے پھر کہا کہ ہم سے بیان کیجئے جو آپ نے خدیجہ رض کے متعلق فرمایا تھا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا تھا کہ خدیجہ رض کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنا دو جو موتی کا ہوگا - اس میں شور وغل نہ ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی

۱۶۶۹ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال سألنا ابن عمر رضي الله عنهما عن رجل طاف بالبيت في عمرة ولم يطف بين الصفا والمروة أيأتي امرأته فقال قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة سبعا وقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة قال وسألنا جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فقال لا يقربنها حتى يطوف بين الصفا والمروة،

حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کیا لیکن صفا ومروہ کا طواف نہیں کیا۔ کیا اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ پہونچے تو خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا ومروہ کے درمیان سات بار طواف کیا اور تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے اور ہم نے جابر بن عبداللہ رض سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا، جب تک صفا ومروہ کے درمیان طواف نہ کرلے،

۱۶۷۰ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال قدمت على النبي صلى الله عليه وسلم بالبطحاء وهو منيخ فقال احججت قلت نعم قال بما اهللت قلت لبيك باهلال كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال احسنت طف بالبيت وبالصفا والمروة ثم احل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم اتيت امرأة من قيس ففلت رأسي ثم اهللت بالحج فكنت افتي به حتى كان في خلافة عمر فقال ان اخذنا بكتاب الله فانه يأمرنا بالتمام وان اخذنا

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، ابوموسیٰ اشعری رض روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بطحاء میں پہونچا اور آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے حج کرلیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا میں نے جواب دیا کہ میں نے لبیک باہلال کاہلال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا تھا آپ نے فرمایا اچھا کیا اب خانۂ کعبہ اور صفا ومروہ کا طواف کرلے پھر احرام سے باہر ہوجا چنانچہ میں نے خانۂ کعبہ اور صفا ومروہ کا طواف کیا پھر قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھا چنانچہ میں یہی فتویٰ دیتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت عمر رض کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر

بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ،

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ،

باب ۱۱۲۴ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ،

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ،

باب ۱۱۲۵ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ،

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ،

باب ۱۱۲۶ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ،

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کرتے ہیں تو آپ نے احرام اس وقت تک کھولا جب تک کہ ہدی اپنی جگہ پر نہ پہونچ گئی،

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، ابو الاسود، عبداللہ (اسماء بنت ابی بکرؓ کے غلام) سے روایت ہے وہ اسماءؓ کو کہتے ہوئے سنتے تھے جب بھی حجون کے پاس سے گذرتیں کہ اللہ محمد صلعم پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم آپ کے ساتھ اس جگہ پر اترے اور اس زمانہ میں ہم لوگ ہلکے تھے ہماری سواریاں کم تھیں سامان تھوڑا تھا میں نے اور میری بہن عائشہؓ نے زبیرؓ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا جب ہم نے خانۂ کعبہ کو چھو لیا تو ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا،

جب حج یا عمرہ یا جہاد سے واپس ہو تو کیا کہے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون، عابدون، ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے سجدہ کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنے والے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا ہے اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی فوج کو تنہا شکست دے دی

آنے والے حاجیوں کے استقبال کرنے کا بیان اور تین آدمیوں کا جانور پر سوار ہونا،

معلی بن اسد، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ پہونچے تو بنی عبدالمطلب کے کچھ لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ایک لڑکے کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا،

صبح کو گھر واپس ہونے کا بیان،

احمد بن حجاج، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف نکلتے

عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج الى مكة يصلى فى مسجد الشجرة واذا رجع صلى بذى الحليفة ببطن الوادى وبات حتى يصبح،

باب ۱۱۲۷ الدخول بالعشى

۱۶۷۵ - حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا همام عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس رضى الله عنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يطرق اهله ليلا كان لا يدخل الا غدوة او عشية،

باب ۱۱۲۸ لا يطرق اهله اذا بلغ المدينة

۱۶۷۶ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا شعبة عن محارب عن جابر رضى الله عنه قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان يطرق اهله ليلا،

باب ۱۱۲۹ من اسرع ناقته اذا بلغ المدينة

۱۶۷۷ - حدثنا سعيد بن ابى مريم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنى حميد انه سمع انسا رضى الله عنه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر فابصر درجات المدينة اوضع ناقته وان كانت دابة حركها،

۱۶۷۸ - حدثنا قتيبة حدثنا اسمعيل عن حميد عن انس قال جدرات تابعه الحارث بن عمير قال ابو عبد الله زاد الحارث بن عمير عن حميد حركها من حبها،

باب ۱۱۳۰ قول الله تعالى وأتوا البيوت من ابوابها

۱۶۷۹ - حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن ابى اسحاق قال سمعت البراء رضى الله عنه يقول نزلت هذه الآية فينا كانت الانصار اذا حجوا فجاءوا لم يدخلوا من قبل ابواب بيوتهم ولكن من ظهورها فجاء رجل من الانصار فدخل من قبل بابه فكأنه عير بذلك فنزلت وليس البر بان تاتوا البيوت من

تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو وادی کے نشیب میں ذی الحلیفہ میں نماز پڑھتے اور رات گذارتے یہاں تک صبح ہو جاتی،

شام کو گھر آنے کا بیان،

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رات کو اترتے، اور صبح یا شام کے وقت ہی داخل ہوتے تھے،

جب شہر میں پہونچے تو اپنے گھر میں رات کو نہ اترے،

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب، حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی شخص اپنے گھر میں رات کو اترے،

مدینہ کے قریب پہونچنے پر سواری کو تیز کرنے کا بیان،

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس رض کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی بلند جگہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی دوسری سواری ہوتی تو اسے حرکت دیتے،

قتیبہ، اسماعیل، حمید، انس رض سے روایت ہے جس میں "جدرات" کا لفظ (دیواریں) زیادہ کیا حارث بن عمیر نے اس کے متابع حدیث روایت کی ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں، حارث بن عمیر نے حمید سے اس زیادتی کے ساتھ روایت کیا کہ "حرکہا من حبہا" یعنی مدینہ کی محبت کے سبب سے اس کو حرکت دیتے،

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ،

ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی، انصار جب حج کر کے واپس ہوتے تو اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے ایک انصاری شخص آیا اور اپنے گھر کے دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اسے عار دلائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ نیکی کی بات یہ نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ گناہ سے بچے

ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ،

بَاب ۱۱۳۱ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ،

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تم میں سے کسی کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے اس لئے جب ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر کو جلد لوٹ جانا چاہیئے،

بَاب ۱۱۳۲ الْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهِ

مسافر کا بیان جب کو چلنے کی عجلت اور گھر پہونچنے کی جلد ضرورت ہو

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا،

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں مکہ کے راستہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو ان کو صفیہ بنت ابی عبید کی سخت بیماری کی خبر ملی انہوں نے اپنی چال تیز کر دی یہاں تک شفق کے ڈوب جانے کے بعد سواری سے اترے اور مغرب اور عشار کی نماز ایک ساتھ پڑھی پھر بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کرتے اور دونوں نمازیں (مغرب عشار) جمع کرکے پڑھتے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

بَاب ۱۱۳۳ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ

محصر اور شکار کے بدلہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اور اپنا سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پر پہونچ جائے عطا نے کہا کہ احصار ہر اس چیز سے ہوتا ہے جو اس کو روک دے

بَاب ۱۱۳۴ اِذَا اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ،

جب عمرہ کرنے والے کو روکا جائے،

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے وقت عمرہ کرتے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اگر میں خانۂ کعبہ سے روک دیا جاؤں تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن محمد بن اسمار، جویریہ، نافع، عبیداللہ بن عبداللہ اور

جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَانُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ،

سالم بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جس زمانہ میں ابن زبیر رض پر لشکر کشی ہوئی تھی عبداللہ بن عمر رض سے گفتگو کی اور کہا کہ اس سال حج نہ کرنے میں آپ کے لئے کوئی نقصان نہیں اور ہمارے لئے خطرہ ہے کہ آپ کے درمیان اور خانۂ کعبہ کے درمیان رکاوٹ ہو گئی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلے تو کفارِ قریش خانۂ کعبہ میں داخل ہونے سے مزاحم ہوئے نبی صلعم نے اپنی ہدی کو ذبح کیا اور اپنا سر منڈایا عبداللہ رض نے کہا کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا ہے، اللہ نے چاہا تو میں جاتا ہوں اگر راستہ میں میرے اور خانۂ کعبہ کے درمیان رکاوٹ نہ ہوئی تو میں خانۂ کعبہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے لوگوں نے وہاں داخل ہونے سے روکا تو میں وہی کروں گا جس طرح نبی صلعم نے کیا تھا اور میں آپ کے ساتھ تھا چنانچہ ذی الحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا کہ دونوں کا ایک ہی حال ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے پھر ان دونوں کے احرام سے باہر نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا اور ہدی بھیج چکے اور کہتے تھے کہ احرام سے باہر نہ ہو جب تک کہ مکہ میں داخل ہو کر ایک طواف (زیارت) نہ کرے،

۱۶۸۴ - حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْ اَقَمْتَ بِهٰذَا،

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رض کے بعض بیٹوں نے ان سے کہا کہ کاش اس سال آپ رک جاتے اور اسی طرح روایت کیا،

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا،

محمد، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن کثیر، عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ جانے سے روک دیئے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی بیویوں سے صحبت کی اور ہدی کی قربانی کی یہاں تک کہ دوسرے سال عمرہ کیا،

بَابُ ١١٣٥ الْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ،

حج میں روکے جانے کا بیان

۱۶۸۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ

احمد بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، سالم رض سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رض کہا کرتے تھے کہ کیا تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک دیا جائے تو خانۂ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کرے پھر ہر چیز کی حرمت سے باہر ہو جائے یہاں تک کہ دوسرے سال حج کرے اور ہدی بھیجے یا اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھے اور عبداللہ ابن مبارک

عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَہٗ،

سے یہ روایت معمر، زہری، سالم، ابن عمرؓ اسی طرح منقول ہے،

بَابُ ۱۱۳۶ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِی الْحَصْرِ،

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان،

۱۶۸۷ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ،

محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہؓ کو بھی اسی کا حکم دیا،

۱۶۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ وَسَالِمًا کَلَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِیْنَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُدْنَہٗ وَحَلَقَ رَاْسَہٗ،

محمد بن عبد الرحیم، ابوبدر، شجاع بن ولید، عمر بن محمد عمری نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ اور سالم نے عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کرتے ہوئے نکلے، کفار قریش نے خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیا چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر ڈالا اور اپنا سر منڈا لیا

بَابُ ۱۱۳۷ مَنْ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

ان کی دلیل جو اس کے قائل ہیں کہ محصر پر بدلہ واجب نہیں ہے

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰی مَنْ نَقَضَ حَجَّہٗ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَہٗ عُذْرٌ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یَحِلُّ وَلَا یَرْجِعُ وَاِنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ وَّھُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَہٗ اِنْ کَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّبْعَثَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّبْعَثَ بِہٖ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ وَقَالَ مَالِکٌ وَغَیْرُہٗ یَنْحَرُ ھَدْیَہٗ وَیَحْلِقُ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ بِالْحُدَیْبِیَۃِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَّصِلَ الْھَدْیُ اِلَی الْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یُذْکَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَّقْضُوْا شَیْئًا وَلَا یَعُوْدُوْا لَہٗ وَالْحُدَیْبِیَۃُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ،

روح نے بواسطہ شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد ابن عباسؓ روایت کیا کہ بدلہ اس شخص کے ذمہ واجب ہے جس کا حج صحبت کے باعث ٹوٹ جائے، لیکن جس کو کوئی عذر وغیرہ مانع ہو تو وہ احرام سے باہر ہو جائے گا، اور قضا نہ کرے گا اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ روک دیا جائے تو اس کو قربانی کر دے اگر اسے بھیجنے پر قدرت نہ ہو اور اگر بھیجنے پر قادر ہو تو جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہونچ جائے، احرام سے باہر نہ ہو اور امام مالکؒ وغیرہ کا قول ہے کہ اپنی ہدی کو ذبح کر ڈالے اور سر منڈائے جس جگہ پر بھی ہو اور اس پر قضا نہیں ہے، کیوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے حدیبیہ میں قربانی کی اور سر منڈایا اور طواف اور ہدی کے خانہ کعبہ تک پہونچنے سے پہلے ہی احرام سے باہر ہو گئے، پھر یہ منقول نہیں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو قضا کرنے یا دوبارہ کرنے کا حکم دیا ہو، اور حدیبیہ حرم سے باہر ہے،

۱۶۸۹ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ

اسمٰعیل، مالک، نافع عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں

نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال حین خرج الی مکۃ معتمرا فی الفتنۃ ان صددت عن البیت صنعنا کما صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بعمرۃ من اجل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اھل بعمرۃ عام الحدیبیۃ ثم ان عبد اللہ بن عمر نظر فی امرہ فقال ما امرھما الا واحد فالتفت الی اصحابہ فقال ما امرھما الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت الحج مع العمرۃ ثم طاف لھما طوافا واحدا ورای ان ذلک مجزیا عنہ واھدی،

باب ١١٣٨ قول اللہ تعالی فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک وھو مخیر فاما الصوم فثلثۃ ایام،

١٦٩٠۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن حمید بن قیس عن مجاھد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلک اذاک ھوامک قال نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلق راسک وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک بشاۃ،

باب ١١٣٩ قول اللہ تعالی او صدقۃ وھی اطعام ستۃ مساکین،

١٦٩١۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سیف قال حدثنی مجاھد قال سمعت عبد الرحمن ابن ابی لیلی ان کعب بن عجرۃ حدثہ قال وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ وراسی یتھافت قملا فقال یؤذیک ھوامک قلت نعم قال فاحلق راسک او احلق قال فی نزلت ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ الی اخرھا فقال النبی صلی اللہ

کہ جب وہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لئے مکہ کو روانہ ہوئے تو کہا کہ اگر ہم لوگ خانۂ کعبہ میں جانے سے روک دیئے گئے تو ہم وہی کریں گے جیسا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا تھا چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے اس معاملہ میں غور کیا تو کہا کہ ان دونوں (حج اور عمرہ) کا تو ایک ہی حال ہے چنانچہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ ان دونوں کی حالت تو ایک ہی ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ واجب کیا ہے پھر دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا، اور خیال کیا کہ یہ کافی ہے اور ہدی بھی ساتھ لے گئے،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ "تم میں سے جو شخص مریض ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزوں کا فدیہ ہے، یا صدقہ یا قربانی ہے"، اور اسے اختیار ہے، لیکن روزے تین دن رکھے،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، حمید بن قیس، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا شاید تجھے جوؤں نے تکلیف دی ہے انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلعم! تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا سر منڈا لے اور تین دن کے روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری قربانی کردے،

اللہ تعالیٰ کے قول "او صدقۃ" سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے،

ابونعیم، سیف، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کعب بن عجرہ نے بیان کیا کہ میرے پاس حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا تجھے جوئیں تکلیف دے رہی ہیں میں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا اپنا سر منڈا لے "احلق راسک" کہا یا صرف "احلق" کہا، کعب بن عجرہ کا بیان ہے کہ یہ آیت "فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ" آخر تک میرے ہی متعلق نازل ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ

وسلم صم ثلثة ايام او تصدق بفرق بين ستة او انسك بما تيسر،

تین دن روزے رکھ لے یا ایک فرق چھ مسکینوں کے درمیان تقسیم کردے یا جو میسر ہو قربانی کرلے،

باب ۱۱۴۰ الاطعام في الفدية نصف صاع،

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانے کا بیان،

١٦٩٢ - حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الله بن معقل قال جلست الى كعب بن عجرة رضي الله عنه فسألته عن الفدية فقال نزلت فيّ خاصة وهي لكم عامة حملت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت ارى الوجع بلغ بك ما ارى او ما كنت ارى الجهد بلغ بك ما ارى تجد شاة فقلت لا فقال فصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع،

ابو الولید، شعبہ، عبد الرحمن بن ابی اصبہانی، عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے میں نے فدیہ کے متعلق دریافت کیا تو کہا کہ یہ آیت خاص کر میرے متعلق نازل ہوئی، لیکن اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لایا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ تمہاری بیماری اس حد تک پہونچ گئی ہوگی کیا تجھے ایک بکری مل سکتی ہے میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ہر مسکین کو نصف صاع دو،

باب ۱۱۴۱ النسك شاة

نسک سے مراد بکری کی قربانی ہے،

١٦٩٣ - حدثنا اسحاق حدثنا روح حدثنا شبل عن ابن ابي نجيح عن مجاهد قال حدثني عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راه وانه يسقط على وجهه فقال ايؤذيك هوامك قال نعم فامره ان يحلق وهو بالحديبية ولم يتبين لهم انهم يحلون بها وهم على طمع ان يدخلوا مكة فانزل الله الفدية فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يطعم فرقا بين ستة او يهدي شاة او يصوم ثلثة ايام وعن محمد بن يوسف حدثنا ورقاء عن ابن ابي نجيح عن مجاهد اخبرنا عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راه وقمله يسقط على وجهه مثله،

اسحاق، روح، شبل، ابن نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلی کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ جوئیں ان کے منہ پر گر رہی تھیں تو آپ نے فرمایا کیا جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں کعب نے کہا ہاں، پھر آپ نے حکم دیا، کہ سر منڈا لیں اس وقت آپ حدیبیہ میں تھے لیکن آپ نے ان لوگوں سے یہ نہیں فرمایا کہ وہ لوگ اس کے سبب سے احرام سے باہر ہو جائیں گے اور وہ اس وقت تک اس امید میں تھے کہ مکہ میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمائی کعب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلائیں یا ایک بکری کی قربانی دیں یا تین روزے رکھیں اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے ورقاء نے بواسطہ ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلی، کعب بن عجرہ رض روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں اور اسی طرح روایت کیا،

باب ۱۱۴۲ قول الله تعالى فلا رفث،

اللہ تعالیٰ کے قول فلا رفث کا بیان،

١٦٩٤ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة

سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

بَابُ ۱۱۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ،

۱۶۹۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

بَابُ ۱۱۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ،

بَابُ ۱۱۴۵ اِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى

لِلْمُحْرِمِ الصَّیْدَ اَكَلَهٗ وَلَمْ یَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَّهُوَ غَیْرُ الصَّیْدِ نَحْوَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَیْلِ یُقَالُ عَدْلُ مِثْلٍ فَاِذَا كُسِرَتْ قُلْتَ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِیَامًا قِوَامًا یَعْدِلُوْنَ یَجْعَلُوْنَ لَهٗ عَدْلًا۔

۱۶۹۶ — حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِیْ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ یُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا یَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ تَضَحَّكَ

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور جماع نہ کیا اور نہ گناہ کی بات کی تو وہ حج سے واپسی پر ایسا بے گناہ ہوگا جیسا ماں کے جننے کے وقت بے گناہ ہوتا ہے،

اللہ تعالیٰ کا فرمانا، کہ حج میں نہ بری بات اور نہ جھگڑا کرے،

محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابو حازم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور شہوت کی بات نہ کی اور نہ گناہ کیا تو حج سے اس طرح معصوم واپس ہوگا جس طرح کہ ماں کے جننے کے وقت معصوم تھا،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ شکار کو نہ مارو اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہو اور تم میں سے جس نے قصداً اسکو قتل کیا تو جس طرح کا جانور مارا ہے اسی طرح کا بدلہ دے اس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں یا یہ قربانی کیلئے کعبہ میں بھیجا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلایا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکھے جو گذر چکا اللہ نے اسے معاف کیا اور جو دوبارہ ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے، دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لیے حلال کیا گیا ہے اور خشکی کا شکار تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام کی حالت میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے،

اگر غیر محرم شکار کرے اور کسی محرم کو تحفہ بھیجے تو وہ اس کو کھائے اور ابن عباسؓ اور انسؓ نے شکار کے علاوہ جانور مثلاً اونٹ، بکری گائے مرغی اور گھوڑے کے ذبح میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، عَدْلُ ذٰلِكَ سے مراد مثل ہے اگر عدل زبر کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہم وزن ہونے کے ہیں قیاماً کے قواماً اور یعدلون کے معنی اس کے برابر ہونے کے ہیں،

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ ایک دشمن آپ سے جنگ کرنا چاہتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے میں بھی آپ کے صحابہؓ کے ساتھ تھا بعض بعض کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے ایک گورخر دیکھا تو میں نے اس

بعضهم إلى بعض فنظرت فإذا أنا بحمار وحش فحملت عليه فطعنته فأثبته واستعنت بهم فأبوا أن يعينوني فأكلنا من لحمه وخشينا أن نقتطع فطلبت النبي صلى الله عليه وسلم أرفع فرسي شأوا وأسير شأوا فلقيت رجلا من بني غفار في جوف الليل قلت أين تركت النبي صلى الله عليه وسلم قال تركته بتعهن وهو قائل السقيا فقلت يا رسول الله إن أهلك يقرءون عليك السلام ورحمة الله إنهم قد خشوا أن يقتطعوا دونك فانتظرهم قلت يا رسول الله أصبت حمار وحش وعندي منه فاضلة فقال للقوم كلوا وهم محرمون،

باب ۱۱۴۶ إذا رأى المحرمون صيدا فضحكوا ففطن الحلال،

۱۶۹۷ — حدثنا سعيد بن الربيع حدثنا علي بن المبارك عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة أن أباه حدثه قال انطلقنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية فأحرم أصحابه ولم أحرم فأنبئنا بعدو بغيقة فتوجهنا نحوهم فبصر أصحابي بحمار وحش فجعل بعضهم يضحك إلى بعض فنظرت فرأيته فحملت عليه الفرس فطعنته فأثبته فاستعنتهم فأبوا أن يعينوني فأكلنا منه ثم لحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم وخشينا أن نقتطع أرفع فرسي شأوا وأسير عليه شأوا فلقيت رجلا من بني غفار في جوف الليل فقلت أين تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تركته بتعهن وهو قائل بالسقيا فلحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتيته فقلت يا رسول الله إن أصحابك أرسلوا يقرءون عليك السلام ورحمة الله وبركاته وإنهم قد خشوا أن يقتطعهم العدو دونك

پر حملہ کر دیا اور میں نے اس کو نیزہ مار کر چھوڑ دیا میں نے لوگوں سے مدد مانگی ان لوگوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا ہم لوگوں نے اس کا گوشت کھایا اور ہم لوگوں کو خوف ہوا کہ کہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہو جائیں میں نے نبی صلعم کو ڈھونڈنا شروع کیا اپنے گھوڑے کو کبھی تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ دوڑاتا وسط شب میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا تو نے نبی صلعم کو کہاں چھوڑا اس نے کہا میں نے آپؐ کو تعہن میں چھوڑا "سقیاء" کے پاس قیلولہ کرنے کا ارادہ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ کے ساتھی سلام عرض کرتے ہیں وہ لوگ ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپؐ ان لوگوں سے جدا نہ ہو جائیں اس لئے آپؐ ان لوگوں کا انتظار کیجئے، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اس کا بچا ہوا گوشت میرے پاس ہے تو آپؐ نے جماعت سے کہا، کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے،

محرم شکار کو دیکھ کر ہنسیں، اور غیر محرم سمجھ جائے،

سعید بن ربیع، علی بن مبارک، یحیی، عبداللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ حدیبیہ کے سال نبی صلعم کے ساتھ چلے، آپؐ کے صحابہ نے احرام باندھا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا ہم کو معلوم ہوا کہ غیقہ میں دشمن موجود ہے تو ہم ان کی طرف متوجہ ہوئے، ہمارے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے نگاہ اٹھائی تو گورخر دیکھا میں نے اس کو نیزہ مارا اور چھوڑ دیا اور ان لوگوں سے مدد چاہی ان لوگوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا ہم نے اس کا گوشت کھایا پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا اور ہم ڈر رہے تھے کہ کہیں آپؐ سے جدا نہ ہو جائیں چنانچہ میں اپنے گھوڑے کو کبھی تیز کبھی آہستہ دوڑاتا ہوا چلا، وسط شب میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی میں نے اس سے پوچھا تو نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا اس نے بتایا کہ تعہن میں چھوڑا آپؐ سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ کر رہے تھے چنانچہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر ملا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ کے صحابہؓ آپؐ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور وہ ڈر رہے تھے کہ کہیں دشمن آپؐ کے اور ان کے درمیان حائل نہ ہو جائے اس لئے آپؐ ان لوگوں کا انتظار کریں اس لئے آپؐ نے انتظار کیا پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم نے

فَأَنْظَرْتُهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصَبْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

گورخر شکار کیا ہے اور ہمارے پاس اس کا کچھ بچا ہوا گوشت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس کو کھاؤ حالاں کہ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے،

بَابٌ ۱۱۴۷ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ،

محرم شکار کے قتل کرنے میں غیر محرم کی مدد نہ کرے،

۱۶۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا وَغَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هٰهُنَا،

عبد اللہ بن محمد، سفیان، صالح بن کیسان، ابو محمد، نافع ابو قتادہؓ کے غلام نے ابو قتادہ سے روایت کیا ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ قاحہ میں مدینہ سے تین میل کی مسافت پر تھے،، (دوسری سند) علی بن عبد اللہ سفیان صالح بن کیسان، ابو محمد ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلعم کے ساتھ قاحہ میں تھے ہم میں سے بعض لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور بعض غیر محرم تھے میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے میں نے ایک گورخر دیکھا کوڑا اور نیزہ کے ساتھ سوار ہو کر اس کی طرف چلا تو، کوڑا گر گیا لوگوں نے کہا کہ ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہ کریں گے اس لئے کہ ہم حالت احرام میں ہیں میں نے خود اس کو پکڑ کر اٹھایا، پھر میں ایک ٹیلے کے عقب سے اس گورخر کی طرف آیا میں اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا ان میں سے بعض نے کہا کہ کھاؤ، بعض نے کہا مت کھاؤ، میں نبی صلعم کے پاس پہونچا اور وہ ہم سے آگے تھے میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کھاؤ حلال ہے سفیان کا بیان ہے کہ ہم سے عمرو بن دینار نے کہا صالح کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے متعلق یا اس کے علاوہ دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو وہ یہاں آئے تھے،

بَابٌ ۱۱۴۸ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ،

محرم شکار کی طرف غیر محرم کے شکار کرنے کے لیے اشارہ کرے،

۱۶۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عثمان بن وہب، عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم حج کرنے کے لئے نکلے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے ایک جماعت کو جس میں ابو قتادہ بھی تھے دوسرے راستہ سے بھیجا اور فرمایا کہ تم دریا کا کنارہ اختیار کر لو یہاں تک کہ ہم سے آکر ملو چنانچہ یہ لوگ دریا کے کنارے کنارے چلے جب وہ لوگ لوٹے تو سب نے احرام باندھا مگر ابو قتادہؓ نے احرام نہیں باندھا وہ لوگ چل رہے تھے تو کئی گورخر ان لوگوں کی نظر پڑی ابو قتادہؓ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ کو شکار کر لیا، لوگ

حمارًا وحشيًا فحمل أبو قتادة على الحمر فعقر منها أتانًا فنزلوا فأكلوا من لحمها وقالوا أنأكل لحم صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من لحم الأتان فلما أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله إنا كنا أحرمنا وقد كان أبو قتادة لم يحرم فرأينا حمر وحش فحمل عليها أبو قتادة فعقر منها أتانًا فنزلنا فأكلنا من لحمها ثم قلنا أنأكل لحم صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من لحمها قال منكم أحد أمره أن يحمل عليها أو أشار إليها قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها،

باب ۱۱۴۹ إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشيًا حيًا لم يقبل،

۱۷۰۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس عن الصعب بن جثامة الليثي أنه أهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارًا وحشيًا وهو بالأبواء أو بودان فرده عليه فلما رأى ما في وجهه قال إنا لم نرده عليك إلا أنا حرم،

باب ۱۱۵۰ ما يقتل المحرم من الدواب

۱۷۰۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب ليس على المحرم في قتلهن جناح وعن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

۱۷۰۲ - حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن زيد بن جبير قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول حدثتني إحدى نسوة النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم يقتل المحرم،

۱۷۰۳ - حدثنا أصبغ قال أخبرني عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن سالم قال قال عبد الله

اترے اور اس کا گوشت کھایا پھر کہنے لگے کہ ہم شکار کا گوشت کھائیں حالاں کہ احرام باندھے ہوئے ہیں ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھا لیا جب لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا ہم نے کئی گور خر دیکھے ابو قتادہ رضؓ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک مادہ شکار کر لیا پھر ہم اترے اور ہم نے اس کا گوشت کھایا، پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں جب کہ احرام باندھے ہوئے ہیں تو لوگوں نے اس کا بچا ہوا گوشت اٹھا لیا آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لئے حکم یا اشارہ کیا تھا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا اس کا بچا ہوا گوشت کھاؤ،

اگر محرم کو گور خر زندہ بھیجے تو قبول نہ کرے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس رضؓ صعب بن جثامہ لیثی رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک گور خر تحفہ بھیجا اس وقت آپؐ ابواء یا ودان میں تھے تو آپؐ نے اس کو واپس کر دیا جب ان کے چہرے پر آپؐ نے ملال کے آثار پائے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں واپس نہ کرتا مگر محرم ہونے کے سبب واپس کر رہا ہوں،

محرم کون سے جانور مار سکتا ہے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانوروں کے مارنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں ہے، دوسری سند اور عبداللہ بن دینار بھی عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

مسدد، ابو عوانہ، زید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے بیان کیا، انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ محرم مار ڈالے،

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضؓ نے بیان کیا

ابن عمر رضي الله عنهما قال حفصة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن الغراب والحدأة والفارة والعقرب والكلب العقور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور موذی ہیں ان کو حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے، کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتّا،

١٧٠٣ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلهن في الحرم الغراب والحدأة والعقرب والفارة والكلب العقور،

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور ایسے موذی ہیں کہ ان کو حرم میں بھی قتل کیا جا سکتا ہے، کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتّا،

١٧٠٤ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني ابراهيم عن الاسود عن عبد الله رضي الله عنه قال بينما نحن مع النبي صلى الله عليه وسلم في غار بمنى اذ نزل عليه والمرسلات وانه ليتلوها واني لاتلقاها من فيه وان فاه لرطب بها اذ وثبت علينا حية فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوها فابتدرناها فذهبت فقال النبي صلى الله عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها قال ابو عبد الله انما اردنا بهذا ان منى من الحرم وانهم لم يروا بقتل الحية باسا،

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات اتری آپ اس کو تلاوت کر رہے تھے اور میں اس کو آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا ابھی ختم بھی نہیں کیا تھا کہ ہم پر ایک سانپ کودا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مار ڈالو ہم اس کی طرف دوڑے وہ بھاگ گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے، ابو عبد اللہ (بخاریؒ) نے بیان کیا کہ اس حدیث سے میرا مقصد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور صحابہؓ تھے وہاں سانپ کے مار ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا،

١٧٠٥ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للوزغ فويسق ولم اسمعه امر بقتله،

اسماعیل، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپکلی موذی ہے لیکن میں نے آپ کو مار ڈالنے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا،

باب ١١٥ لا يعضد شجر الحرم وقال ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يعضد شوكه،

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے اور ابن عباسؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے،

١٧٠٦ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي شريح العدوي انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لي

قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید مقبری، ابو شریح عدوی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جب کہ وہ مکہ میں فوجیں بھیج رہا تھا کہا اے امیر مجھے اجازت دیجئے تو میں آپ سے وہ قول بیان

أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ،

باب ۱۵۲ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

۱۷۰۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ،

باب ۱۵۳ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

وَقَالَ أَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا،

۱۷۰۸ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کروں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا تھا اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور قلب نے اس کو محفوظ رکھا جب کہ آپ نے گفتگو فرمائی، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے، لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا اس لیے کسی شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ وہاں پر خونریزی کرے اور نہ وہاں کا درخت کاٹا جائے اور اگر کوئی شخص نبی صلعم کی جنگ کے سبب سے اس کی اجازت سمجھے تو اس کو کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور اس کی اجازت دن کے ایک تھوڑے حصہ کے لیے تھی پھر اس کی حرمت ویسے ہی ہو گئی جیسے کل حرمت تھی ابن شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو نے آپ سے کیا کہا، کہا کہ عمرو نے کہا کہ اے ابو شریح میں تجھ سے زیادہ اس کو جانتا ہوں حرم نافرمان کو قتل کر کے بھاگنے والے اور فساد کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا، خربہ سے مراد بلیہ یعنی فتنہ و فساد ہے،

حرم کا شکار نہ بھگایا جائے،

محمد بن مثنیٰؒ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے مکہ کو حرام کیا نہ تو ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے صرف دن کے ایک حصہ میں حلال کیا گیا وہاں کی گھاس نہ اکھاڑی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی چیز کوئی اٹھائے مگر تشہیر کرنے والا اٹھا سکتا ہے، حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کی اجازت ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے دیجئے، آپ نے فرمایا سوائے اذخر کے، خالد عکرمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ شکار کے بھگائے جانے کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سایہ سے اس کو بھگائے اور خود اس جگہ پر اترے۔

مکہ میں جنگ کرنا حلال نہیں ہے

ابو شریح نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہاں خونریزی نہ کرے،

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ ہجرت باقی

رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یوم افتتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جہاد ونیۃ واذا
استنفرتم فانفروا فان ھذا بلد حرم اللہ یوم
خلق السموات والارض وھو حرام بحرمۃ اللہ الی
یوم القیمۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی ولم
یحل لی الا ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ
الی یوم القیمۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا
یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاھا قال
العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینھم
ولبیوتھم فقال الا الاذخر،

نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے جب تم جہاد کرنے کے لئے بلائے جاؤ تو
جہاد کے لئے نکلو، یہ شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے جس دن اللہ
نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حرمت قیامت
تک قائم رہے گی اس میں جنگ تو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال تھی اور
میرے لئے بھی دن کے ایک حصہ میں حلال کی گئی اس کی حرمت قیامت تک
قائم رہے گی اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور
نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس
کی تشہیر کرے اور نہ وہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور عباس رضی نے عرض کیا
یا رسول اللہ سناروں اور گھروں کے لئے اذخر کی اجازت دیجئے آپ
نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے،

باب ۱۱۵۴ الحجامۃ للمحرم وکوی ابن عمر ابنہ
وھو محرم ویتداوی ما لم یکن فیہ طیب،

محرم کے پچھنے لگوانے کا بیان اور ابن عمر رضی نے اپنے بیٹے کو داغ دلوایا اس
حال میں کہ وہ محرم تھے اور ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو،

۱۷۰۹ — حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین
قال قال عمرو اول شیء سمعت عطاء یقول سمعت ابن
عباس رضی اللہ عنہما یقول احتجم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو محرم ثم سمعتہ یقول حدثنی
طاؤس عن ابن عباس فقلت لعلہ سمعہ منھما

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو نے بیان کیا کہ سب سے پہلی حدیث جو میں نے
عطاء سے سنی وہ یہ کہ انہوں نے بیان کیا میں نے ابن عباس رضی کو کہتے ہوئے سنا کہ
رسول اللہ صلعم نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر
میں نے عمرو کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے طاؤس نے بواسطہ ابن عباس رضی بیان کی
میں نے کہا کہ شاید اس حدیث کو طاؤس اور عطاء دونوں سے سنی ہوگی،

۱۷۱۰ — حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سلیمان بن
بلال عن علقمۃ ابن ابی علقمۃ عن عبد الرحمن الاعرج
عن ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ قال احتجم النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وھو محرم بلحی جمل فی وسط راسہ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، عبد الرحمن
اعرج، ابن بحینہ رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے لحی جمل میں اپنے وسط سر میں پچھنے لگوائے درآنحالیکہ آپ
احرام باندھے ہوئے تھے،

باب ۱۱۵۵ تزویج المحرم،

محرم کے نکاح کرنے کا بیان،

۱۷۱۱ — حدثنا ابو المغیرۃ عبد القدوس ابن
الحجاج حدثنا الاوزاعی حدثنی عطاء بن ابی رباح
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم،

ابو المغیرہ، عبد القدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء ابن ابی
رباح، حضرت ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی سے نکاح کیا اس حال میں کہ آپ
احرام باندھے ہوئے تھے

باب ۱۱۵۶ ما ینھی من الطیب للمحرم
والمحرمۃ وقالت عائشۃ رضی اللہ عنھا لا
تلبس المحرمۃ ثوبا بورس او زعفران

محرم مرد اور عورت کو خوشبو لگانے کی ممانعت کا بیان، اور
حضرت عائشہ رضی نے بیان کیا کہ محرم عورت ورس یا زعفران
کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے،

١٧١٢ - حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا الليث حدثنا نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا أن نلبس من الثياب في الإحرام فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا العمائم ولا البرانس إلا أن يكون أحد ليست له نعلان فليلبس الخفين وليقطع أسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا مسه زعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين تابعه موسى بن عقبة وإسمعيل بن إبراهيم بن عقبة وجويرية وابن إسحاق في النقاب والقفازين وقال عبيد الله ولا ورس وكان يقول لا تتنقب المحرمة ولا تلبس القفازين وقال مالك عن نافع عن ابن عمر لا تتنقب المحرمة وتابعه ليث ابن أبي سليم،

عبداللہ، یزید، لیث، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حالت احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قمیص، پائجامہ، عمامہ، اور ٹوپی نہ پہنے مگر یہ کہ کوئی آدمی ایسا ہو، جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنو، جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے، موسیٰ بن عقبہ، اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ، جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے متعلق اس کے متابع حدیث روایت کی ہے اور عبیداللہ کی روایت میں ولا ورس کا لفظ ہے، اور وہ کہتے تھے، کہ احرام والی عورت نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

١٧١٣ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته فأتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه ولا تقربوه طيبا فإنه يبعث يهل،

قتیبہ، جریر، منصور، حکم، سعید بن جبیرؓ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں، کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ ڈالی اور اس کو مار ڈالا، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو غسل دو اور اس کو کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو اور اس کو خوشبو کے قریب نہ لے جاؤ اس لئے کہ وہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا،

باب ١٥١١ الاغتسال للمحرم وقال ابن عباس رضي الله عنهما يدخل المحرم الحمام ولم ير ابن عمر وعائشة بالحك بأسا،

محرم کے غسل کرنے کا بیان اور ابن عباسؓ نے فرمایا محرم حمام میں داخل ہو سکتا ہے اور ابن عمرؓ و عائشہؓ نے محرم کے لئے بدن کھجانے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا،

١٧١٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه أن عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالأبواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل المحرم رأسه فأرسلني عبد الله بن عباس إلى أبي أيوب الأنصاري

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ میں مقام ابواء میں اختلاف ہوا عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسورؓ نے کہا کہ نہ دھوئے، مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے ابوایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا میں نے انہیں کنوئیں کی دو لکڑیوں کے پاس غسل کرتے ہوئے دیکھا اور ایک کپڑے سے آڑ کئے

فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ،

ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے جواب دیا، کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں، عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ دریافت کروں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں کس طرح اپنا سر دھوتے تھے، ابوایوبؓ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اس کو نیچے کیا یہاں تک کہ ان کا سر کھل گیا پھر ایک شخص سے جو پانی ڈال رہا تھا کہا کہ پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے، پھر پیچھے لے گئے اور کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے،

باب ۱۱۵۸ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ،

محرم کے موزے پہننے کا بیان، جبکہ اس کے پاس جوتیاں نہ ہوں،

۱۷۱۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ،

ابوالولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید، ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، کہ جس شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس محرم کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لے،

۱۷۱۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ،

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے آپؐ نے فرمایا، نہ قمیص پہنے اور نہ عمامے، اور نہ پائجامے، اور نہ ٹوپی پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے، جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور اگر اس کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلے،

باب ۱۱۵۹ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ،

جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پائجامہ پہن لے،

۱۷۱۷ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس کے پاس

فقال من لم يجد الإزار فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين،

تہ بند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزے پہن لے،

باب ۱۱۶۰ لبس السلاح للمحرم وقال عكرمة إذا خشي العدو لبس السلاح وافتدى ولم يتابع عليه في الفدية،

محرم کے ہتھیار باندھنے کا بیان اور عکرمہ نے کہا کہ جب دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن فدیہ دینے کے متعلق اس کے متابع حدیث کسی نے روایت نہیں کی

۱۷۱۸- حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء رضي الله عنه قال اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم لا يدخل مكة سلاحا إلا في القراب،

عبیداللہ، اسرائیل، ابواسحاق، براء سے روایت ہے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا تو مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا یہاں تک کہ آپ نے ان لوگوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ مکہ میں اس حال میں داخل ہوں گے، کہ تلواریں نیاموں میں ہوں گی،

باب ۱۱۶۱ دخول الحرم ومكة بغير إحرام ودخل ابن عمر حلالا وإنما أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالإهلال لمن أراد الحج والعمرة ولم يذكر للحطابين وغيرهم،

حرم اور مکہ میں بغیر احرام باندھے ہوئے داخل ہونے کا بیان اور ابن عمرؓ بغیر احرام باندھے ہوئے داخل ہوئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کا حکم اس شخص کو دیا جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اور لکڑیاں بیچنے والوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کا تذکرہ نہیں کیا،

۱۷۱۹- حدثنا مسلم حدثنا وهيب حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل نجد قرن المنازل ولأهل اليمن يلملم هن لهن ولكل آت أتى عليهن من غيرهم ممن أراد الحج والعمرة فمن كان دون ذلك فمن حيث أنشأ حتى أهل مكة من مكة،

مسلم، وہیب، ابن طاؤس، اپنے والد سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل نجد کے لئے قرن منازل، اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کیا، یہ وہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی میقات ہیں جو ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج یا عمرے کے ارادے سے آئیں اور جو شخص ان جگہوں کے اندر رہنے والا ہو تو وہ وہیں سے احرام باندھ لے جہاں سے نکلے یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ کر نکلیں،

۱۷۲۰- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح وعلى رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال إن ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ خود پہنے ہوئے تھے، جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کردو،

باب ۱۱۶۲ إذا أحرم جاهلا وعليه قميص وقال عطاء إذا تطيب أو لبس جاهلا أو ناسيا فلا كفارة عليه،

ناواقفیت میں کوئی شخص قمیص پہنے ہوئے احرام باندھ لے اور عطاء نے کہا کہ اگر ناواقفیت میں یا بھول کر خوشبو لگالے یا کپڑا پہن لے تو اس پر کفارہ نہیں ہے،

۱۷۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ابوالولید، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس پر زرد خوشبو کا یا اسی قسم کی کسی چیز کا نشان تھا اور عمرؓ مجھ سے کہتے تھے، کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتر رہی ہو تو اس وقت دیکھو، چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی پھر وہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ نے فرمایا اپنے عمرے میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو اور ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچ لیا تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا نبی صلعم نے اس کو باطل قرار دیا (یعنی کچھ معاوضہ نہیں دلایا)،

بَابُ ۷۶۳ الْمُحْرِمُ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

محرم کا بیان، جو عرفات میں مر جائے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کئے جائیں،

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي،

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سعید بن جبیرؓ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں کھڑا تھا وہ اپنی سواری سے گر پڑا تو اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ دی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں یا یہ فرمایا کہ اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، اور نہ تو اس کو خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا،

۱۷۲۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا،

سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اس اثناء میں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں کھڑا تھا کہ اچانک وہ اپنی سواری سے گر پڑا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ، اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو اور نہ اسے حنوط لگاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا،

بَابُ ۷۶۴ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ،

محرم جب مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کے طریقوں کا بیان،

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

یعقوب بن ابراہیم ہشیم ابوبشر، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

باب ۱۱۶۵ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

باب ۱۱۶۶ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

۱۷۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

باب ۱۱۶۷ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ.

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مرگیا اس حال میں کہ وہ محرم تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے غسل دو، اور دو کپڑوں میں اسے کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اسے حنوط لگاؤ، اس لئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا،

میت کی طرف سے حج اور نذروں کے پورا کرنے کا بیان اور مرد کا اپنی بیوی کی طرف سے حج کرنے کا بیان،

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ جہینہ کی ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی اور مرگئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر اگر تیری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا اسے ادا نہ کرتی، اللہ تعالیٰ کا حق تو اور بھی پورا کئے جانے کا مستحق ہے،

اس شخص کی طرف سے حج کرنے کا بیان جو سواری پر بیٹھ نہ سکے،

ابو عاصم، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس رض فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ پر اس حال میں حج فرض ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر سیدھا بیٹھ نہیں سکتا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا حج ادا ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں،

عورت کا اپنے شوہر کی طرف سے حج کرنے کا بیان،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار عبداللہ ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ فضل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آئی فضل اس

صلى الله عليه وسلم فجاءت امرأة من خثعم فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر فقالت إن فريضة الله أدركت أبي شيخا كبيرا لا يثبت على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع ۔

کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت ان کی طرف دیکھنے لگی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کا رخ دوسری طرف پھیر دیتے، اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ میرے باپ پر حج اس حال میں فرض ہوا ہے کہ وہ اپنی سواری پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے،

باب ۱۱۶۸ حج الصبيان

بچوں کے حج کرنے کا بیان

۱۷۲۸ ۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن أبي يزيد رضي الله عنه قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول بعثني أو قدمني النبي صلى الله عليه وسلم في الثقل من جمع بليل

ابو النعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کے وقت بھیجا،

۱۷۲۹ ۔ حدثنا إسحاق أخبرنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال أقبلت وقد ناهزت الحلم أسير على أتان لي ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي بمنى حتى سرت بين يدي بعض الصف الأول ثم نزلت عنها فرتعت فصففت مع الناس وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يونس عن ابن شهاب بمنى في حجة الوداع ۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضؓ نے بیان کیا کہ میں بلوغ کے قریب تھا اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے میں چلتا رہا یہاں تک کہ صف اول کے سامنے سے گذر گیا پھر میں گدھی پر سے اترا وہ چرتی رہی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کیا کہ یہ حجۃ الوداع میں ہوا،

۱۷۳۰ ۔ حدثنا عبد الرحمن بن يونس حدثنا حاتم بن إسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن سبع سنين

عبد الرحمن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سائب بن یزید سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا اور اس وقت میری عمر سات برس کی تھی،

۱۷۳۱ ۔ حدثنا عمرو بن زرارة أخبرنا القاسم بن مالك عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول للسائب بن يزيد وكان السائب قد حج به في ثقل النبي صلى الله عليه وسلم ۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو سائب بن یزید سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامان میں (یعنی بچوں میں) حج کرایا گیا،

باب ۱۱۶۹ حج النساء

وقال لي أحمد بن محمد حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن جده أذن عمر رضي الله عنه لأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في آخر حجة حجها فبعث معهن

عورتوں کے حج کرنے کا بیان اور مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا، کہ مجھ سے ابراہیم انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ حضرت عمر رضؓ نے اپنے آخری حج میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو حج کرنے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ

عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمنؓ کو بھیجا،

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَغْزُوْ وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لٰكِنَّ اَحْسَنَ الْجِهَادِ وَاَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

مسدد، عبدالواحد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آپؐ کے ساتھ غزوہ یا جہاد نہ کریں تو آپؐ نے فرمایا تمہارے لئے سب سے بہتر اور عمدہ جہاد حج مقبول ہے، حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سننے کے بعد میں حج کو کبھی نہ چھوڑوں گی،

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِيْ جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ تُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا،

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو، ابو سعید (ابن عباسؓ کے غلام)، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت صرف ایسے رشتہ دار کے ساتھ سفر کرے جس سے نکاح حرام ہو اور عورت کے پاس کوئی شخص نہ جائے مگر اس حال میں اس کے پاس کوئی محرم موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی حج کو جانا چاہتی ہے، آپؐ نے فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ جا،

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عبدان، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطار ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حج سے واپس ہوئے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا تم کو حج سے کس چیز نے باز رکھا اس نے جواب دیا کہ فلاں کے باپ یعنی میرے شوہر نے، اس کے پاس پانی لادنے کے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ حج کرنے گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہونچاتا ہے آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے، ابن جریج نے عطار سے روایت کیا میں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، اور عبید اللہ نے عبدالکریم سے انہوں نے عطار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلیمان بن حرب، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، قزعہ (زیاد کے غلام) بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے سنا اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے، انہوں نے کہا کہ چار باتیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں یا کہا کہ چار باتیں نبی صلعم سے نقل

وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى،

تھے، مجھے وہ چار باتیں بہت پسند آئیں (اول یہ کہ) کوئی عورت دو دن کا سفر اس حال میں نہ کرے کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم نہ ہو (دوسرے یہ کہ) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزے نہ رکھے (تیسرے یہ کہ) دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے، یعنی عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے، اور فجر کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے (چوتھے یہ کہ) مسجد حرام اور میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مسجد کی طرف سامان سفر نہ باندھے،

بَابٌ ١١٧٠ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ اِلَى الْكَعْبَةِ،

کعبہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر ماننے کا بیان،

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ،

محمد ابن سلام، فزاری، حمید طویل، ثابت انس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بڈھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے، لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل چل کر کعبہ جانے کی منت مانی تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نفس کو عذاب میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا،

١٧٣٧ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللهِ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ میں اس کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کروں، چنانچہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا، پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے، اور ابو الخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے تھے،

١٧٣٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ،

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر عقبہ رض سے (یہ حدیث) اسی طرح روایت کرتے ہیں،

بَابٌ ١١٧١ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ،

مدینہ کے حرم کا بیان

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا اِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

ابو النعمان، ثابت بن یزید، عاصم، ابو عبد الرحمن، احول، انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے جس نے اس میں کوئی بدعت کی، تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ،

لعنت ہے،

۱۷۴۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ فَقَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ،

ابو معمر، عبدالوارث، ابوالتیاح، انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا اے بنی نجار مجھ سے زمین کی قیمت لے لو، انہوں نے کہا کہ اس کی قیمت ہم صرف اللہ سے لیں گے، پھر مشرکین کی قبروں کے کھودنے کا حکم دیا تو وہ کھودی گئیں، پھر ویرانے کے متعلق حکم دیا تو اس کو ہموار کیا گیا اور درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا گیا تو وہ کاٹ ڈالے گئے اور مسجد قبلہ کی سمت میں صف کے طور پر رکھ دیئے گئے،

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ قَالَ وَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ حَارِثَةَ فَقَالَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ،

اسمٰعیل بن عبداللہ، برادر اسماعیل (عبدالحمید) سلیمان، عبیداللہ سعید، مقبری، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں سنگلاخ میدانوں کا درمیانی مقام میری زبان سے حرام کیا گیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے، تو فرمایا کہ اے بنی حارثہ میں سمجھتا تھا، کہ تم حرم کے باہر ہو گئے، پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو فرمایا نہیں بلکہ تم حرم کے اندر ہو،

۱۷۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ،

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میرے پاس تو صرف اللہ کی کتاب اور نبی صلعم کا یہ صحیفہ ہے (جس میں لکھا ہے) مدینہ عائر سے لے کر فلاں فلاں مقام تک حرم ہے جو شخص اس جگہ میں کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے اور نہ نفل اور آپ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جو شخص کسی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ تو اس کی فرض عبادت مقبول ہو گی اور نہ نفل، اور جو شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے موالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی نہ تو کوئی فرض عبادت مقبول ہو گی اور نہ کوئی نفل عبادت،

بَابُ ۱۷۳ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

مدینہ کی فضیلت اور اس کا بیان کہ وہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، ابوالحباب، سعید بن

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ،

بَابُ ۱۱۷۳ الْمَدِينَةُ طَابَةٌ

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةٌ،

بَابُ ۱۱۷۴ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ،

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ،

بَابُ ۱۱۷۵ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ،

۱۷۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا،

۱۷۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

یسار، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور برے لوگوں کو اس طرح دور کردے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے،

مدینہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد، ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آئے، یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہونچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے،

مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مدینہ میں ہرن کو چرتا ہوا دیکھوں تو اس کو نہ ڈراؤں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کا حصہ حرام ہے،

اس شخص کا بیان جو مدینہ سے نفرت کرے،

ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑو گے، پھر وہاں وحشی جانور یعنی درندے اور چرندے ہی چھا جائیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں تو وہاں صرف وحشی جانور ہی پائیں گے، پھر جب ثنیۃ الوداع پر پہونچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر جائیں گے

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن زبیر سفیان بن ابی زہیر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ملک یمن فتح ہوگا ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.

بَابٌ ١١٧٦ الْإِيْمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ،

١٧٤٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا،

بَابٌ ١١٧٧ إِثْمُ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

١٧٤٩ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ،

بَابٌ ١١٧٨ آطَامُ الْمَدِيْنَةِ

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى إِنِّيْ لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

بَابٌ ١١٧٩ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ،

١٧٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيْ

ہوئی آئے گی اور وہ لوگ اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کا کہنا مانیں گے لاد کر لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ جانتے تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اور ملک شام فتح ہوگا ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی ہوئی آئے گی اور اپنے گھر والوں کو اور کہا ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اور عراق فتح ہوگا تو ایک جماعت سواری کا جانور ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے ان کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ جانتے،

ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا،

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے،

اہل مدینہ سے فریب کرنے والوں کے گناہ کا بیان،

حسین بن حریث فضل، جعید، عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے،

مدینہ کے محلوں کا بیان،

علی، سفیان، ابن شہاب، عروہ، اسامہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک اونچے مکان (محل) پر چڑھے تو آپ نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کی جگہ دیکھ رہا ہوں جس طرح بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ، معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا،

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ ابو بکرہ رض سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ،

ہیں، آپ نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا خوف داخل نہ ہوگا، اس زمانہ میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے،

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ،

اسماعیل، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے وہاں نہ تو طاعون اور نہ دجال داخل ہوگا،

١٧٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین پر ٹھہرے گا اور اس پر مدینہ کے اندر داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے اس دن اس کے پاس ایک شخص آئے گا جو بہترین لوگوں میں سے ہوگا اور کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے دجال کہے گا بتاؤ، اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو پھر میرے معاملہ میں تمہیں شک تو نہ ہوگا لوگ کہیں گے نہیں چنانچہ وہ اس کو قتل کر دے گا، اور پھر زندہ کرے گا جب وہ اس کو زندہ کر دے گا تو وہ شخص کہے گا کہ بخدا آج سے پہلے مجھے اس سے زیادہ حال معلوم نہ تھا تو وہی دجال ہے، پھر دجال کہے گا کہ میں اسے قتل کرتا ہوں لیکن اسے قدرت نہ ہوگی،

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ،

بَابٌ ٨٩٠ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ،

مدینہ برے آدمی کو دور کر دیتا ہے،

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو، اسحاق، انس بن مالک رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ، کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے، پھر مدینہ کی زمین مدینہ والوں پر تین بار کانپے گی اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے باہر کر دے گا،

۱۷۵۵- حدثنا عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فبايعه على الاسلام فجاء من الغد محموما فقال اقلني فابى ثلث مرار فقال المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها،

عمرو بن عباس، عبدالرحمن، سفیان، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اسلام پر بیعت کی اس کے دوسرے دن اس حال میں آیا کہ بخار میں مبتلا تھا اس نے آکر عرض کیا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے، آپ نے تین بار انکار کیا اور فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر دیتی اور خالص کو رکھ لیتی ہے،

۱۷۵۶- حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد قال سمعت زيد بن ثابت رضي الله عنه يقول لما خرج النبي صلى الله عليه وسلم الى احد رجع ناس من اصحابه فقالت فرقة نقتلهم وقالت فرقة لا نقتلهم فنزلت فما لكم في المنافقين فئتين وقال النبي صلى الله عليه وسلم انها تنفي الرجال كما تنفي النار خبث الحديد،

سلیمان بن حرب، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید، زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم احد کی طرف روانہ ہوئے، تو آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت (منافقین) واپس ہو گئی تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل کریں گے اور بعض نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہیں کریں گے، چنانچہ یہ آیت فما لکم فی المنافقین فئتین الخ نازل ہوئی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ برے آدمیوں کو دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے،

باب ۱۱۸۱

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۷۵۷- حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب بن جرير حدثنا ابي قال سمعت يونس عن ابن شهاب عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة تابعه عثمان بن عمر عن يونس،

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، جریر، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کہ یا اللہ مکہ میں جو برکت تو نے رکھی ہے، مدینہ میں اس سے دو چند برکت عطا فرما، عثمان بن عمر نے یونس سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

۱۷۵۸- حدثنا قتيبة حدثنا اسماعيل بن جعفر عن حميد عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قدم من سفر فنظر الى جدرات المدينة اوضع راحلته وان كان على دابة حركها من حبها

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، حمید، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے تو اپنی سواری تیز چلاتے اور اگر کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کو مدینہ کی محبت کے سبب سے ایڑ لگاتے،

باب ۱۱۸۲ كراهية النبي صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة،

مدینہ چھوڑنے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ناپسند فرمانے کا بیان،

۱۷۵۹- حدثنا ابن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد الطويل عن انس رضي الله عنه قال اراد بنو سلمة ان يتحولوا الى قرب المسجد فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة وقال يا بني سلمة الا تحتسبون آثاركم فاقاموا

ابن سلام، فزاری، حمید طویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ چھوڑے جانے کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے تو وہ لوگ وہیں رہ گئے،

باب ۱۱۸۳

۱۷۶۰- حدثنا مسدد عن يحيى عن عبيد الله بن عمر قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي،

۱۷۶۱- حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك أبو بكر وبلال فكان أبو بكر إذا أخذته الحمى يقول

كل امرئ مصبح في أهله — والموت أدنى من شراك نعله

وكان بلال إذا أقلع عنه الحمى يرفع عقيرته يقول

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة — بواد وحولي إذخر وجليل

وهل أردن يوما مياه مجنة — وهل يبدون لي شامة وطفيل

قال اللهم العن شيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة وأمية بن خلف كما أخرجونا من أرضنا إلى أرض الوباء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد اللهم بارك لنا في صاعنا وفي مدنا وصححها لنا وانقل حماها إلى الجحفة قالت وقدمنا المدينة وهي أوبأ أرض الله قالت فكان بطحان يجري نجلا تعني ماء آجنا،

۱۷۶۲- حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر رضي الله عنه قال اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك صلى الله عليه وسلم وقال ابن زريع عن روح بن القاسم عن زيد بن أسلم عن أمه عن حفصة بنت عمر رضي الله عنهما قالت سمعت عمر نحوه وقال هشام عن زيد بن أسلم عن أبيه عن حفصة سمعت عمر رضي الله تعالى عنه قال أبو عبد الله كذا قال روح عن أمه،

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)،

مسدد، یحیی، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے،

عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر رض اور بلال رض کو بخار آگیا، اور ابوبکر رض کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے، ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے حالاں کہ موت اس کی جوتیوں کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رض کا بخار جب اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے، کاش میں، وادی مکہ میں ایک رات پھر رہتا اس حال میں کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہوتے کاش میں ایکدن مجنہ کا پانی پی لیتا اور کاش میں شامہ اور طفیل کو پھر دیکھ لیتا، کہا یا اللہ شیبہ بن ربیعہ، اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جس طرح ان لوگوں نے ہم کو ہمارے وطن سے وبا کی زمین کی طرف دھکیل دیا یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے، یا اس سے زیادہ (محبت پیدا کر) یا اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا کر اور یہاں کی آب و ہوا ہمارے مناسب کر اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر، عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو وہ اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی اور وہاں بطحان ایک نالہ تھا جس میں بہت ہی بدبودار پانی تھوڑا تھوڑا بہتا رہتا،

یحیی بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، اپنے والد سے وہ حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت دے اور ابن زریع نے بواسطہ روح بن قاسم، زید بن اسلم، زید بن اسلم کی ماں، حفصہ بنت عمر رض کا قول نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رض سے سنا اور اسی طرح حدیث بیان کی اور ہشام نے زید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت حفصہ رض سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر رض کو کہتے ہوئے سنا ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ ایسے ہی روح نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے،

كِتَابُ الصَّوْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۱۱۸۴ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ،

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ،

۱۷۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُهُ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

۱۷۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ،

روزے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کے روزوں کے فرض ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کیے گئے، شاید کہ تم متقی ہو جاؤ،

قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ابو سہیل اپنے والد، وہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال الجھے ہوئے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں بتایئے کہ ہم پر اللہ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے فرمایا پانچ نمازیں لیکن اگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتایئے کہ کتنے روزے اللہ نے ہم پر فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے لیکن اگر تو نفلی رکھے تو اور بات ہے پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتایئے کہ اللہ نے ہم پر زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اسے شرائع اسلام بتا دیئے، اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو باعزت بنایا میں اس سے نہ تو کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کامیاب ہے اگر اپنے قول میں سچا رہا یا یہ فرمایا کہ وہ شخص جنت میں جائے گا اگر سچا ہے،

مسدد، اسماعیل، ایوب، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عاشورا کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے، تو چھوڑ دیا گیا اور عبد اللہ اس دن روزہ نہ رکھتے مگر جب ان کے روزے کا دن آپڑتا تو رکھ لیتے یعنی جب ان کو روزہ رکھنے کی عادت ہوتی اگر اس دن پڑ جاتا تو رکھ لیتے،

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک بن مالک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورا کے روزے رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزوں کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے،

باب ١١٨٥ فضل الصوم،

١٧٦٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة فلا يرفث ولا يجهل وان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل اني صائم مرتين والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله تعالى من ريح المسك يترك طعامه وشرابه وشهوته من اجلي الصيام لي وانا اجزي به والحسنة بعشر امثالها،

روزوں کی فضیلت کا بیان،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اس لئے نہ تو بری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں، دو بار کہدے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ کھانا پینا اپنی مرغوب چیزوں کو روزوں کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور نیکی دس گنا ملتی ہے

باب ١١٨٦ الصوم كفارة

١٧٦٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا جامع عن ابي وائل عن حذيفة قال قال عمر رضي الله عنه من يحفظ حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم في الفتنة قال حذيفة انا سمعته يقول فتنة الرجل في اهله وماله وجاره تكفرها الصلوة والصيام والصدقة قال ليس اسأل عن ذه انما اسأل عن التي تموج كما يموج البحر قال وان دون ذلك بابا مغلقا قال فيفتح او يكسر قال يكسر قال ذاك اجدر ان لا يغلق الى يوم القيمة فقلنا لمسروق سله اكان عمر يعلم من الباب فسأله فقال نعم كما يعلم ان دون غد الليلة،

روزہ گناہوں کا کفارہ ہے،

علی بن عبد اللہ، سفیان، جامع، ابو وائل، حذیفہ رضہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے متعلق حدیثیں کس کو یاد ہیں حذیفہ رضہ نے کہا کہ میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا کہ انسان کی آزمائش اس کے بال بچوں اس کے مال اور پڑوسی میں ہوتی ہے نماز روزہ اور صدقہ اس کے لئے کفارہ ہے، حضرت عمر رضہ نے فرمایا میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا ہوں میں تو اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح لہریں مارے گا کہا کہ اس کے آگے ایک دروازہ بند ہے، پوچھا کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا، کہا توڑا جائے گا اور پھر اس لائق نہ ہوگا کہ قیامت تک بند ہو ہم لوگوں نے مسروق سے کہا کہ ان سے پوچھو، کیا عمر رضہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے، مسروق نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں جس طرح انہیں کل دن کے بعد رات آنے کا یقین ہے،

باب ١١٨٧ الريان للصائمين

١٧٦٨ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال قال حدثني ابو حازم عن سهل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيمة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد،

روزہ داروں کے لئے ریان ہے،

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ابو حازم، سہل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس دروازے سے روزہ دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہوسکے گا کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازے سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہوگا،

١٧٦٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ،

ابراہیم بن منذر، معن، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خدا کی راہ میں جوڑا (دو چیزیں یعنی) خرچ کیں وہ جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، اے خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائیگا اور جو شخص مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ والوں میں ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ان دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی کوئی پکارا جائے اس پر کوئی حرج نہیں ہے، لیکن کوئی ایسا بھی ہو گا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے،

بَاب ۱۱۲۸ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ ،

رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان کہا جائے اور بعض نے دونوں کو جائز سمجھا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو

١٧٧٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ،

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسہیل، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں،

١٧٧١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابی انس (تیمیوں کے غلام) ابی انس، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں،

١٧٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو

وسلم یقول اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ وقال غیرہ عن اللیث قال حدثنی عقیل ویونس لہلال رمضان،

باب ۱۱۸۹ من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیۃ

وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعثون علی نیاتہم،

۱۷۷۳- حدثنا مسلم بن ابراہیم حدثنا ہشام حدثنا یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ،

باب ۱۱۹۰ اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی رمضان،

۱۷۷۴- حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا ابراہیم بن سعد اخبرنا ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان ابن عباس رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل وکان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان حتی ینسلخ یعرض علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن فاذا لقیہ جبریل علیہ السلام کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ،

باب ۱۱۹۱ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم،

۱۷۷۵- حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا ابن ابی ذئب حدثنا سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ،

اگر تم پر بدلی چھائی ہو تو اس کا اندازہ کرو (تیس دن پورے کرو) اور یحییٰ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے لیث سے اس طرح روایت کی کہ مجھ سے عقیل و یونس نے ہلال رمضان کے متعلق بیان کیا،

اس شخص کا بیان جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے نیت کرکے رمضان کے روزے رکھے

اور حضرت عائشہ رضی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے،

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی سلمہ، ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخی ہو جاتے تھے،

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نفع پہونچانے میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبریل آپ سے ملتے تو اور بھی سخی ہو جاتے تھے، اور جبریل ع آپ سے رمضان میں ہر ایک رات میں ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان گذر جاتا تھا جبریل ع آپ کے سامنے قرآن پڑھتے تھے جب جبریل ع آپ سے ملتے تھے تو چلتی ہوا سے بھی زیادہ آپ سخی ہو جاتے تھے،

اس شخص کا بیان جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا،

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری اپنی والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

باب ۱۱۹۲ هل يقول إني صائم إذا شتم

۱۷۷۶ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن أبي صالح الزيات أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله كل عمل ابن آدم له إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزي به والصيام جنة وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابه أحد أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما إذا أفطر فرح وإذا لقي ربه فرح بصومه،

اگر کسی کو گالی دیجائے تو کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء، ابو صالح زیات ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا بدلہ ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ شور مچائے اور نہ فحش باتیں کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار آدمی ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلعم) کی جان ہے روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں جب افطار کرتا ہے، تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے سبب سے خوش ہوگا،

باب ۱۱۹۳ الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة،

۱۷۷۷ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال بينا أنا أمشي مع عبد الله رضي الله عنه فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء،

اس شخص کے روزہ رکھنے کا بیان، جو غیر شادی شدہ ہونے کے سبب سے زنا میں مبتلا ہو جانے سے ڈرے،

عبدان، ابو حمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن مسعود رض کے ساتھ چل رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص مہر ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ نگاہ کو نیچی کرتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس کو خصی بنا دیتا ہے،

باب ۱۱۹۴ قول النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا

وقال صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى أبا القاسم صلى الله عليه وسلم،

۱۷۷۸ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فإن غم عليكم فاقدروا له،

۱۷۷۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرو، اور صلہ نے عمار سے روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ ہی افطار کرو، یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور ابر چھایا ہو تو تیس دن پورے کرو،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ،

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لئے جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار نہ کرو، اور اگر ابر چھایا ہوا ہو تو تیس دن پورے کرو،

۱۷۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ،

ابو الولید، شعبہ، جبلہ بن سحیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تیسری بار دبا لیا،

۱۷۸۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ،

آدم، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ کہا، کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اور اگر تم پر ابر چھا جائے تو تیس دن شمار کر کے پورے کرو،

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا،

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، عکرمہ بن عبدالرحمن ام سلمہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ تک صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی، جب انتیس دن گذر گئے تو صبح یا شام کے وقت آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے عرض کیا گیا، کہ آپ نے ایک مہینہ تک داخل نہ ہونے کی قسم کھائی تھی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے،

۱۷۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ،

عبدالعزیز بن عبداللہ، سلیمان بن بلال، حمید، انس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی تھی اور آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک بالاخانے میں رہے پھر اترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ نے ایک مہینے تک علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

بابٌ ۱۱۹۵ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحَاقُ وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ،

عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے ابو عبداللہ (بخاری) کا بیان ہے کہ اسحاق نے کہا اگر کم ہوں تو ثواب پورا (یعنی تیس دن) کا ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا کہ دونوں انتیس دن کے ہوں ایسا نہیں ہوتا،

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ،

مسدد، معتمر، اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابوبکرہ، بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) مسدو، معتمر، خالد، حذار، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے،

باب ۱۱۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

بنی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے،

۱۷۸۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ہم لوگ ان پڑھ قوم ہیں، لکھنا اور حساب کرنا نہیں جانتے، مہینہ اتنے اتنے دنوں کا یعنی کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے،

باب ۱۱۹۷ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ،

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے۔

۱۷۸۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی رمضان کے روزے ایک یا دو دن پہلے سے نہ رکھے، مگر وہ شخص جو اس دن برابر روزہ رکھتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ لے،

باب ۱۱۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ،

اللہ بزرگ و برتر کا فرمانا کہ تمہارے لئے روزوں کی راتیں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا وہ عورتیں تمہارے لئے اور تم ان عورتوں کے لئے لباس ہو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم چھپ کر ایسا کرتے تھے اس نے تم پر توجہ کی اور معاف کر دیا، پس اب تم ان سے صحبت کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لئے لکھ دیا ہے اس کو تلاش کرو،

۱۷۸۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَآئِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ

عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابی اسحاق، براء روایت کرتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا اور وہ افطار سے پہلے سو جاتا تو نہ اس رات کو کھاتا اور نہ دن کو یہاں تک کہ

قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَّكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ،

بَابُ ١١٩٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

١٧٨٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ،

١٧٨٩ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ

شام ہو جاتی قیس بن صرمہ انصاری ایک بار روزے سے تھے جب افطار کا وقت آیا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے بیوی نے جواب دیا نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے ڈھونڈ کر لاتی ہوں اس زمانہ میں یہ مزدوری کرتے تھے چنانچہ ان کی آنکھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے جب بیوی نے ان کو دیکھا تو کہا تجھ پر افسوس ہے جب دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا تو بے ہوش ہو گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو یہ آیت اتری کہ روزوں کی رات میں تمہارے لئے اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا صحابہ رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے اور یہ آیت اتری کہ کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تم پر کھل نہ جائے،

اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تم پر کھل نہ جائے، پھر روزے رات تک پورے کرو، اس باب میں براء کی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے،

حجاج بن منہال، ہشیم، حصین بن عبدالرحمٰن، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں، کہ جب آیت حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ الخ نازل ہوئی تو میں نے سیاہ اور سفید دونوں رنگ کی رسیاں لے کر تکیہ کے نیچے رکھ لیں میں رات کو دیکھتا رہا، لیکن اس کا رنگ ظاہر نہ ہو سکا، صبح کے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں نے یہ حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا، کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے،

سعید بن ابی مریم، ابن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد (دوسری سند) سعید بن ابی مریم، ابو غسان، محمد بن مطرف ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ جب آیت کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا اور لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو بعض لوگوں نے اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیا اور برابر کھاتے رہے جب تک کہ ان کا رنگ نہ کھلا تو اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا اب لوگوں

فعلموا انه يعني الليل والنهار،

نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہے،

باب ١٢٠١ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم اذان بلال،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے،

١٧٩٠ - حدثنا عبيد بن اسماعيل عن ابي اسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر والقاسم بن محمد عن عائشة ان بلالا كان يؤذن بليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم فانه لا يؤذن حتى يطلع الفجر قال القاسم ولم يكن بين اذانهما الا ان يرقى ذا وينزل ذا،

عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر اور قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رضہ رات کو اذان دیدیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاتے پیتے رہو جبتک ابن ام مکتوم اذان نہ دیں اس لئے کہ ابن ام مکتوم اسوقت تک اذان نہیں دیتے جبتک کہ طلوع فجر نہ ہوجائے اور قاسم نے بیان کیا کہ ان دونوں کی اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا کہ ایک چڑھتے اور دوسرے اترتے،

باب ١٢٠٢ تاخير السحور،

سحری میں تاخیر کرنے کا بیان

١٧٩١ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه ابي حازم عن سهل بن سعد قال كنت اتسحر في اهلي ثم تكون سرعتي ان ادرك السجود مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

محمد بن عبید اللہ، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر میں سحری کھاتا تھا، پھر مجھے اس بات کی جلدی ہوتی کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پالوں،

باب ١٢٠٣ قدر كم بين السحور وصلوة الفجر

سحری اور فجر کی نماز میں کس قدر فصل ہوتا تھا،

١٧٩٢ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام الى الصلوة قلت كم كان بين الاذان والسحور قال قدر خمسين اية

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس، زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوگئے، انس رضہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا اذان اور سحری کے درمیان کس قدر فصل تھا، انہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر،

باب ١٢٠٤ بركة السحور من غير ايجاب لان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه واصلوا ولم يذكر السحور،

سحری کی برکت کا بیان، مگر یہ کہ وہ واجب نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضہ نے پے درپے روزے رکھے اور اس میں سحری کا تذکرہ نہیں ہے،

١٧٩٣ - حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم واصل فواصل الناس فشق عليهم فنهاهم قالوا انك تواصل قال لست كهيئتكم اني اظل اطعم واسقى،

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پے درپے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی پے درپے روزے رکھے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے،

١٧٩٤ - حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عبد العزیز بن صہیب، انس بن مالک رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً،

نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے،

باب ۱۲۰۴ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ،

روزے کی نیت دن کو کر لینے کا بیان اور ام درداء بیان کرتی ہیں کہ ابو درداء پوچھتے کہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے، اگر ہم جواب دیتیں کہ نہیں تو وہ کہتے کہ آج میرا روزہ ہے، ابو طلحہ رض، ابو ہریرہ رض، ابن عباس رض اور حذیفہ نے بھی اسی طرح کیا ہے،

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ،

ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن ایک شخص کو بھیجا، تاکہ اعلان کر دے کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے وہ شام تک نہ کھائے یا روزہ رکھ لے اور جس نے نہیں کھایا وہ اب نہ کھائے،

باب ۱۲۰۵ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

جنابت کی حالت میں روزہ دار کے صبح کو اٹھنے کا بیان،

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا اَنْ نَّجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكَ اَمْرًا وَلَوْلَا اَنَّ مَرْوَانَ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، سمی (ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام) ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رض کے پاس گئے (دوسری سند) ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، عبد الرحمن نے مروان کو خبر دی، کہ حضرت عائشہ رض اور حضرت ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جنابت کی حالت میں صبح ہوتی، پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے، اور مروان نے عبد الرحمن بن حارث سے کہا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ابو ہریرہ رض کو ٹھوک بجا کر سنا دو اور مروان اس زمانہ میں مدینہ کا حاکم تھا ابو بکر رض نے کہا کہ عبد الرحمن نے اس بات کو ناپسند کیا، پھر اتفاقاً ہم لوگ ذی الحلیفہ میں جمع ہوئے اور حضرت ابو ہریرہ رض کی وہاں ایک زمین تھی تو عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرۃ سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ اگر مروان مجھے اس کی قسم نہ دیتا تو میں تم سے بیان نہ کرتا، چنانچہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رض کا قول بیان کیا اور کہا کہ مجھ سے فضل بن عباس رض نے اسی طرح بیان کیا ہے اور وہ زیادہ جانتے ہیں اور ہمام اور ابن عبد اللہ بن عمر رض

وَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ،

نے ابوہریرہ رض سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم افطار کا حکم دیتے تھے لیکن پہلی حدیث زیادہ مستند ہے،

بَابُ ۱۲۰۶ اَلْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ یَحْرُمُ عَلَیْهِ فَرْجُهَا،

روزہ دار کے مباشرت کرنے کا بیان اور حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ روزہ دار پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے،

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ، قَالَ طَاؤُسُ اُولِی الْاِرْبَةِ الْاَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِی النِّسَاءِ

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے اس حال میں کہ آپ روزہ دار ہوتے اور وہ تم میں سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قادر تھے اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ مآرب کے معنی حاجت ہیں اور طاؤس نے کہا کہ اولی الاربۃ سے وہ احمق مراد ہے جسے عورتوں کی حاجت نہ ہو،

بَابُ ۱۲۰۷ اَلْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اِنْ نَظَرَ فَاَمْنٰی یُتِمُّ صَوْمَهٗ،

روزہ دار کا بوسہ لینا اور جابر بن زید رض نے کہا کہ اگر وہ عورت کی طرف (شہوت سے) دیکھے اور منی نکل آئے تو اپنا روزہ پورا کرے،

۱۷۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِکَتْ،

محمد بن مثنی، یحییٰ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ح۔ عبداللہ بن مسلمہ مالک، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے پھر ہنس دیں،

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمِیْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حِیْضَتِیْ فَقَالَ مَا لَکِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِی الْخَمِیْلَةِ وَکَانَتْ هِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّکَانَ یُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ،

مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابی عبداللہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ زینب بنت ام سلمہ اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی سو مجھے حیض آنے لگا تو میں نے اپنے حیض کے کپڑے پکڑے اور چپکے سے نکل گئی آپ نے پوچھا کیا تجھے حیض آنے لگا، میں نے کہا ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں چلی گئی اور ام سلمہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور روزہ کی حالت میں آپ ان کا بوسہ لیتے،

بَابُ ۱۲۰۸ اِغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَاَلْقَاهُ عَلَیْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَّدَخَلَ الشَّعْبِیُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ

روزہ دار کے غسل کرنے کا بیان اور ابن عمر رض نے ایک کپڑا تر کیا اور اسے جسم پر ڈالا اس حال میں کہ وہ روزہ دار تھے اور شعبی روزہ کی حالت میں حمام میں داخل ہوتے اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی چیز کا مزہ چکھنے

أن يتطعم القدر أو الشيء وقال الحسن لا بأس
بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود
إذا كان صوم أحدكم فليصبح دهينا مترجلا
وقال أنس إن لي أبزن أتقحم فيه وأنا صائم
ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه استاك
وهو صائم وكان ابن عمر يستاك أول النهار
وآخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء إن ازدرد
ريقه لا أقول يفطر وقال ابن سيرين لا بأس
بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء له
طعم وأنت تمضمض به ولم ير أنس والحسن
وإبراهيم بالكحل للصائم بأسا،

١٨٠٠ - حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب
حدثنا يونس عن ابن شهاب عن عروة وأبي بكر قالا قالت
عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر
في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم،

١٨٠١ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن
سمي مولى أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام
بن المغيرة أنه سمع أبا بكر بن عبد الرحمن كنت أنا
وأبي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة قالت أشهد
على رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان ليصبح
جنبا من جماع غير احتلام ثم يصومه ثم دخلنا
على أم سلمة فقالت مثل ذلك،

باب ١٢٠٩ الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا
وقال عطاء إن استنثر فدخل الماء في حلقه
لا بأس إن لم يملك وقال الحسن إن دخل حلقه
الذباب فلا شيء عليه وقال الحسن ومجاهد
إن جامع ناسيا فلا شيء عليه،

١٨٠٢ - حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع
حدثنا هشام حدثنا ابن سيرين عن أبي هريرة عن

ہیں کوئی مضائقہ نہیں اور حسن بصریؒ نے فرمایا کہ کلی کرنے اور اپنے آپ کو
ٹھنڈا کرنے میں روزہ دار کے لئے کوئی حرج نہیں اور ابن مسعودؓ نے فرمایا
جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ اس حال میں صبح کرے کہ تیل لگایا ہوا اور کنگھی کی
ہو اور انسؓ نے فرمایا کہ میرے پاس حوض ہے جس میں روزہ کی حالت میں داخل
ہو جاتا ہوں اور نبی صلعم سے منقول ہے کہ آپ نے روزہ کی حالت میں مسواک
کیا اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ دن کی ابتداء میں اور شام کے وقت مسواک کرتے
تھے اور تھوک نہ نگلتے تھے اور عطاء نے کہا کہ اگر تھوک نگل جائے تو میں نہیں
کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ابن سیرین نے کہا کہ تر مسواک کرنے میں
کوئی مضائقہ نہیں ان سے کہا گیا کہ اس میں مزہ ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ
پانی میں بھی مزہ ہوتا ہے اور تم اس سے کلی کرتے ہو اور انسؓ اور ابراہیم اور
حسن نے روزہ دار کے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا،

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس ابن شہاب، عروہ اور ابوبکر
حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں بغیر احتلام کے یعنی جماع سے نہانے کی
ضرورت ہوتی اور صبح ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے،

اسماعیل، مالک، سمی (ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام
بن مغیرہ کے غلام) سے ابوبکر بن عبدالرحمن سے سنا کہ میں اور میرے والد چلے،
یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے پاس پہونچے، حضرت عائشہؓ
نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتی ہوں
کہ آپ احتلام کے سبب نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت
میں صبح کرتے، پھر روزہ رکھتے پھر ہم لوگ حضرت ام سلمہؓ کے
پاس پہونچے تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا،

روزہ دار کے بھول کر کھانے یا پینے کا بیان، اور عطاء نے کہا
کہ اگر ناک میں پانی ڈالے اور پانی حلق میں چلا جائے تو کوئی مضائقہ
نہیں اگر اس کی واپسی پر قادر نہ ہو اور حسن نے کہا کہ اگر اس کے حلق میں
مکھی چلی جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور حسن اور مجاہد نے کہا کہ
اگر بھول کر جماع کرے تو اس پر کچھ نہیں،

عبدان، یزید بن زریع، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہؓ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نسی فاکل وشرب
فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ،

باب ۱۲۱۰ سواک الرطب والیابس للصائم

ویذکر عن عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یستاک وھو صائم ما لا احصی
او اعد وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند
کل وضوء ویروی نحوہ عن جابر وزید بن خالد
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یخص الصائم
من غیرہ وقالت عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب وقال
عطاء وقتادۃ یبتلع ریقہ،

۱۸۰۳ — حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا
معمر قال حدثنا الزھری عن عطاء بن یزید عن حمران
رأیت عثمان توضأ فافرغ علی یدیہ ثلاثا ثم تمضمض
واستنثر ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی
الی المرفق ثم غسل یدہ الیسری الی المرفق ثلاثا ثم
مسح برأسہ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ثم غسل الیسری
ثلاثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قال من توضأ نحو وضوئی
ھذا ثم یصلی رکعتین لا یحدث نفسہ فیھما
بشیء غفر لہ ما تقدم من ذنبہ،

باب ۱۲۱۱ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا توضأ فلیستنشق بمنخرہ الماء ولم یمیز
بین الصائم وغیرہ وقال الحسن لا بأس بالسعوط
للصائم ان لم یصل الی حلقہ ویکتحل وقال
عطاء ان تمضمض ثم افرغ ما فی فیہ من الماء
لا یضیرہ ان لم یزدرد ریقہ وماذا بقی فی فیہ
ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لا

فرمایا کہ جب کوئی بھول کر کھائے یا پیئے تو اپنا روزہ پورا کرے اس
کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے،

روزہ دار کو تر اور خشک مسواک کرنے کا بیان اور عامر بن ربیعہ رضی سے
منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ
کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا
اور ابوہریرہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اگر میں اپنی
امت کے لئے دشوار نہ سمجھتا تو میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے
کا حکم دیتا اسی طرح جابر رض و زید بن خالد رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے نقل کرتے ہیں اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی تخصیص
نہ فرمائی اور عائشہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ منہ کے
پاک کرنے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور عطاء اور قتادہ نے
کہا کہ روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے،

عبدان، عبداللہ معمر، زہری، عطاء بن یزید، حمران سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان رض کو وضو کرتے ہوئے
دیکھا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا پھر کلی کی اور ناک میں
پانی ڈالا پھر اپنا منہ تین بار دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر
اپنا بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح
کہ میں نے کیا ہے، پھر فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح
وضو کرے، پھر دو رکعتیں نماز پڑھے اس حال میں کہ کسی طرح کا
خیال (وسوسہ) اس کے دل میں پیدا نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ
بخش دیئے جاتے ہیں،

نبی صلعم کا فرمانا کہ جب وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور روزہ دار
و غیر روزہ دار کی کوئی تفریق نہیں کی اور حسن نے کہا کہ روزہ دار کے لئے
ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں اگر حلق تک نہ پہونچے اور سرمہ لگا سکتا
ہے اور عطاء نے کہا کہ اگر روزہ دار کلی کرے پھر جو کچھ اس کے منہ میں پانی
ہے اس کو پھینک دے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں اگر اپنا تھوک نہ
نگلے اور اس کے منہ میں جو تری رہ گئی ہے وہ بھی نقصان دہ نہیں اور مصطگی
نہ چبائے اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا

أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ،

باب ١٢١٢ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ، مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَّإِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَّكَانَهُ،

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا،

باب ١٢١٣ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ،

١٨٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا

رہا لیکن ممنوع ہے اور اگر ناک میں پانی ڈالے اور پانی اس کے حلق میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اس لیے کہ اسے اس پر اختیار نہیں تھا،

جب کوئی شخص رمضان میں (قصداً) جماع کر لے تو اور ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان میں بغیر عذر اور مرض کے ایک دن روزہ نہ رکھا، تو ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہ ہوگا اور یہی ابن مسعودؓ کا بھی قول ہے کہ سعید بن مسیب، شعبی، ابن جبیر، قتادہ اور حماد نے کہا کہ اس کے بدلے ایک دن روزہ رکھ لے،

عبداللہ بن منیر، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد، عباد بن عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں جل گیا آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے اس نے عرض کیا کہ میں اپنی بیوی کے پاس رمضان میں چلا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا کھجور کا آیا جسے عرق کہا جاتا ہے آپؐ نے دریافت کیا کہاں ہے جلنے والا اس شخص نے کہا میں ہوں، آپؐ نے فرمایا اس کو خیرات کر دے،

اگر کوئی شخص رمضان میں جماع کر لے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو پھر اس کے پاس صدقہ آئے تو وہی کفارہ میں دے دے،

ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا آپؐ نے دریافت کیا کیا بات ہے اس نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کر لیا، رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو اس نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں، پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو اس نے کہا نہیں نبی صلعم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے ہم اسی حال میں تھے کہ نبی صلعم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق سے مراد مکتل ہے آپؐ نے دریافت فرمایا، سوال کرنے والا کہاں ہے، اس نے کہا میں ہوں آپؐ نے فرمایا اسے لے جا اور خیرات کر دے، اس شخص نے پوچھا کیا اس کو

فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ،

دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے یارسول اللہ! مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھروالا ایسا نہیں ہے جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو، نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے اگلے دانت کھل گئے، پھر آپؐ نے فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا،

بَابُ ١٢١٤ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ،

کیا رمضان میں قصداً جماع کرنے والا اپنے گھر والوں کو کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے جبکہ وہ سب سے زیادہ محتاج ہوں

١٨٠٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ أَفَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ،

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا کہ اس بدنصیب نے اپنی بیوی سے رمضان میں صحبت کرلی ہے آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کرسکے اس نے کہا نہیں، آپؐ نے پوچھا کیا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں آپؐ نے پوچھا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں، پھر نبی صلعم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں آپؐ نے فرمایا کہ اس کو لے جا کر اپنی طرف سے کھلا دے اس نے عرض کیا کہ مدینہ کے پتھریلے میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھرانا محتاج نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دے،

بَابُ ١٢١٥ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَ

روزہ دار کے پچھنے لگوانے اور قے کرنے کا بیان

قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهٰى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا

اور مجھ سے یحییٰ بن سالم نے بواسطہ معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان، ابوہریرہؓ بیان کیا کہ جب قے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ وہ تو باہر نکالتا ہے اندر کوئی چیز داخل نہیں کرتا اور ابوہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے اور ابن عباسؓ اور عکرمہؓ نے فرمایا کہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو اندر جائے اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو باہر آئے اور ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے پھر اس کو ترک کردیا اور رات کو پچھنے لگوانے لگے اور ابوموسیٰ رضؓ نے رات کو پچھنے لگوائے اور سعد زید بن ارقم اور ام سلمہ رضؓ سے منقول ہے کہ ان لوگوں نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ رضؓ کے پاس پچھنے لگواتے تو وہ ہمیں نہیں روکتی تھیں اور حسن بصریؒ نے متعدد طریقوں سے مرفوعاً روایت کی کہ پچھنے لگانے والا اور جس کو پچھنا لگایا جائے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مجھ

عبد الاعلی ، حدثنا یونس عن الحسن مثله ، قیل له عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ثم قال اللہ اعلم ،

سے عیاش نے بواسطہ عبد الاعلی ، یونس ، حسن اس کے مثل روایت کی حسن سے پوچھا گیا کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہا ہاں ، پھر کہا اللہ زیادہ جانتا ہے ،

۱۸۰۷ - حدثنا معلی بن اسد حدثنا وهيب عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم ،

معلی بن اسد ، وہیب ، ایوب ، عکرمہ ، ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے ،

۱۸۰۸ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو صائم .

ابو معمر ، عبد الوارث ، ایوب ، عکرمہ ، حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے ،

۱۸۰۹ - حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبة قال سمعت ثابت البنانی یسال انس بن مالک اکنتم تکرهون الحجامة للصائم قال لا الا من اجل الضعف وزاد شبابة حدثنا شعبة علی عهد النبي صلى الله عليه وسلم ،

آدم بن ابی ایاس ، شعبہ نے ثابت بنانی کو انس بن مالک رضہ سے پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے تھے ، انہوں نے جواب دیا نہیں مگر کمزوری کے سبب سے (اس کو برا سمجھتے تھے) اور شبابہ نے بواسطہ شعبہ علی عہد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ زیادہ بیان کیے ،

باب ۱۲۱۶ الصوم فی السفر والافطار

سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان ،

۱۸۱۰ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن ابی اسحاق الشیبانی سمع ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول اللہ صلى الله عليه وسلم فی سفر فقال لرجل انزل فاجدح لی قال یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی قال یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح له فشرب ثم رمی بیده ههنا ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ههنا فقد افطر الصائم تابعه جریر وابو بکر بن عیاش عن الشیبانی عن ابن ابی اوفی قال کنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فی سفر ،

علی بن عبد اللہ ، سفیان ، ابو اسحاق شیبانی ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے آپ نے کہا اترو اور میرے لیے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی سورج باقی ہے آپ نے فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو سورج باقی ہے آپ نے فرمایا اتر کر میرے لیے ستو گھول وہ اترا اور آپ کے لیے ستو گھولے آپ نے ان کو پی لیا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم رات کی تاریکی دیکھو کہ یہاں سے شروع ہوئی تو سمجھو کہ روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا جریر اور ابو بکر بن عیاش نے بواسطہ شیبانی ابن ابی اوفی اس کے متابع حدیث روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا ،

۱۸۱۱ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن هشام قال حدثنی ابی عن عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی قال یا رسول اللہ انی اسرد الصوم ح وحدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن هشام بن عروة

مسدد ، یحیی ، ہشام ، عروہ ، عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں متواتر روزے رکھتا ہوں ، ح ، عبد اللہ بن یوسف ، مالک ، ہشام بن عروہ ، عروہ حضرت عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حمزہ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ،

باب ۱۲۱۷ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ،

باب

۱۲۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ،

باب ۱۲۱۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ،

۱۲۱۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ،

باب ۱۲۱۹ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى

بن عمرو اسلمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرلے،

رمضان کے چند روزے رکھ کر سفر کرنے کا بیان

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید پہونچے تو آپ نے افطار کرلیا لوگوں نے بھی افطار کرلیا، ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ کدید عسفان اور قدید کے درمیان پانی کی جگہ ہے،

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

عبداللہ بن یوسف، یحیی بن حمزہ، عبدالرحمن بن یزید بن جابر اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابو درداء رضہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں روانہ ہوئے، گرمی کا دن تھا، آدمی سخت گرمی کے سبب سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ دار نہیں تھا،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس شخص سے جس پر گرمی کی زیادتی کے سبب سے سایہ کیا گیا تھا یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں ہے،

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، جابر رضہ بن عبداللہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے لوگوں کا ایک ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا آپ نے پوچھا کیا بات ہے لوگوں نے کہا روزہ دار ہے آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھی بات نہیں ہے،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے

اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضھم بعضا فی الصوم والافطار،

کو روزہ رکھنے اور افطار کرنے پر عیب نہ لگاتے تھے،

۱۸۱۵۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن حمید الطویل عن انس بن مالک رض قال کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم،

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، حمید طویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے کو اور نہ غیر روزہ دار روزہ رکھنے والوں کو عیب لگاتا،

باب ۱۲۳ من افطر فی السفر لیراہ الناس،

اس شخص کا بیان جس نے سفر میں افطار کیا تاکہ لوگوں کو دکھائے،

۱۸۱۶۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ابو عوانۃ عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیریہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر،

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے، آپ روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ جب عسفان پہونچے تو پانی مانگا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تاکہ لوگوں کو دکھائیں، پھر آپ افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ پہونچے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے، ابن عباس رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے،

باب ۱۲۴ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ

قال ابن عمر وسلمۃ بن الاکوع نسختھا شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون وقال ابن نمیر حدثنا الاعمش حدثنا عمرو بن مرۃ حدثنا ابن ابی لیلی حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزل رمضان فشق علیھم فکان من اطعم کل یوم مسکینا ترک الصوم ممن یطیقہ ورخص لھم فی ذلک فنسختھا

ان لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے، ابن عمر رض اور سلمہ بن اکوع رض نے کہا کہ اس آیت کو "رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا لوگوں کے لئے ہدایت اور روشن دلیلیں ہدایت کی ہیں اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے تو روزہ رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں شمار کر کے رکھے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا اور شمار کو پورا کرو اور تاکہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اس چیز پر کہ تمہیں ہدایت دی اور شاید کہ تم شکر گذار ہو جاؤ" نے منسوخ کر دیا ہے اور ابن نمیر نے کہا کہ مجھ سے اعمش نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اصحاب محمد صلعم نے بیان کیا کہ رمضان کا حکم نازل ہوا تو ان پر دشوار گذرا، چنانچہ جو لوگ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے تھے اور روزے کی طاقت رکھتے تھے انہوں نے روزہ چھوڑ دیا اور انہیں اس کی اجازت بھی دی گئی تھی پھر آیت وان تصوموا خیر لکم نے اس کو

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ،

منسوخ کر دیا اور ان لوگوں کو روزے کا حکم دیا گیا،

۱۸۱۷ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَاَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ،

عیاش، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت فدیۃ طعام مسکین پڑھی اور کہا کہ یہ منسوخ ہے،

بَاب ۱۲۲۲ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ

رمضان کے قضا روزے کب پورے کیے جائیں اور ابن عباسؓ نے کہا کہ الگ الگ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی کرکے پورے کرو اور سعید بن مسیبؓ نے فرمایا کہ ذی الحجہ کے دس نفل روزے اس لئے بہتر نہیں جب تک کہ رمضان کے قضا روزے نہ رکھے اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوتاہی کی اور دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور ان پر فدیہ کو واجب نہیں سمجھا اور ابوہریرہؓ سے مرسلاً اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے حالانکہ اللہ نے کھانا کھلانے کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ صرف اتنا کہا کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے،

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَّ يُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ،

۱۸۱۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی تھیں کہ مجھ پر رمضان کی قضا باقی ہوتی تھی اس کی قضا نہ رکھ سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آجاتا یحییٰ نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب سے انھیں موقع نہ ملتا تھا،

بَاب ۱۲۲۳ اَلْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

حائضہ نماز اور روزے چھوڑدے اور ابوالزناد نے کہا کہ سنتیں اور حق کے طریقے اکثر رائے اور عقل کے خلاف ہیں لیکن مسلمانوں کو اس کی پیروی کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے ان ہی امور میں سے یہ بھی ہے کہ حائضہ روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے،

وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِيْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ،

۱۸۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا،

ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت جب حائضہ ہوجاتی ہے تو کیا وہ نماز اور روزہ نہیں چھوڑدیتی اور یہی اس کے دین کی کمی ہے،

بَاب ۱۲۲۴ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَّ

اس شخص کا بیان، جو مرجائے اور اس پر روزے واجب ہوں

قَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ ؎

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ،

١٨٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا

اور حسن بصری رح نے فرمایا کہ اگر تیس آدمی اس کی طرف سے ایک ہی روزے رکھ لیں تو کافی ہے،

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، موسیٰ بن اعین، عمرو بن حارث عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لیں، ابن وہب نے عمرو سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور اس کو یحییٰ بن ایوب نے ابن ابی جعفر سے روایت کیا،

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر رض ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اس کے ذمے ایک مہینے کے روزے واجب تھے، کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھ لوں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ادا کئے جانے کا زیادہ مستحق ہے، سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے، جس وقت مسلم نے یہ حدیث بیان کی ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے مجاہد سے سنا کہ یہ ابن عباس رض سے منقول ہے ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے اور انہوں نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن مر گئی اور یحییٰ اور ابو معاویہ رض نے بیان کیا کہ ۔۔۔ مجھ سے اعمش نے بواسطہ مسلم سعید ابن عباس رض روایت کیا کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اور عبید اللہ نے بواسطہ زید بن ابی انیسہ، حکم، سعید بن جبیر، ابن عباس رض بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اور اس پر نذر کے روزے واجب تھے اور ابو حریز نے بیان کیا کہ مجھ سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میری ماں مر گئی

صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا،

بَاب ۱۲۲۵ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

۱۸۲۲ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ،

۱۸۲۳ — حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ،

بَاب ۱۲۲۶ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ،

۱۸۲۴ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ،

اور اس پر پندرہ روزے واجب تھے،

روزہ دار کے لئے کس وقت افطار کرنا درست ہے اور ابو سعید خدری رض نے افطار کیا جس وقت سورج کی ٹکیہ ڈوب گئی،

حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، عاصم بن عمر بن خطاب حضرت عمر بن خطاب رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اس طرف آجائے اور دن اس طرف سے چلا جائے اور آفتاب ڈوب جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا،

اسحاق واسطی، خالد شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور آپ روزے سے تھے جب آفتاب ڈوب گیا تو اپنی جماعت میں کسی سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور میرے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہ شام ہونے دیجئے، آپ نے فرمایا میرے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا شام تو ہونے دیجئے آپ نے فرمایا اتر اور میرے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا ابھی تو دن باقی ہے آپ نے فرمایا اتر اور میرے لئے ستو گھول، چنانچہ وہ شخص اترا اور لوگوں کے لئے اس نے ستو گھولا نبی صلعم نے اس کو پی لیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا،

پانی وغیرہ جو آسانی سے مل جائے اس سے افطار کرے

مسدد، عبدالواحد، شیبانی، عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک سفر میں چلے اور آپ روزے سے تھے جب آفتاب ڈوب گیا تو فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے، آپ نے فرمایا اتر کر ہمارے لئے ستو گھول اس نے عرض کیا ابھی تو دن باقی ہے آپ نے فرمایا اتر کر ہمارے لئے ستو گھول، چنانچہ وہ اترا اور اس نے ستو گھولے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا اور اپنی انگلیوں سے پورب کی طرف اشارہ کیا،

ساتواں پارہ ختم ہوا

آٹھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۲۲۷ تعجیل الافطار

۱۸۲۵ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی حازم عن سهل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر،

۱۸۲۶ - حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابو بکر عن سلیمان عن ابن ابی اوفی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصام حتی امسی ثم قال لرجل انزل فاجدح لی قال لو انتظرت حتی تمسی قال انزل فاجدح لی اذا رایت اللیل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم،

باب ۱۲۲۸ اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس

۱۸۲۷ - حدثنی عبد اللہ بن ابی شیبة حدثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر قالت افطرنا علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس قیل لهشام فامروا بالقضاء قال بد من قضاء وقال معمر سمعت هشاما لا ادری اقضوا ام لا،

باب ۱۲۲۹ صوم الصبیان وقال عمر لنشوان فی رمضان ویلک وصبیاننا

افطار میں جلدی کرنے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابی حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے،

احمد بن یونس، ابو بکر، سلیمان، ابن ابی اوفیٰ رضی سے ... روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب شام ہوئی تو ایک شخص سے کہا اتر کر میرے لئے ستو گھول، اس نے کہا کاش آپ شام ہونے تک انتظار کرتے آپ نے فرمایا اتر کر میرے لئے ستو گھول جیسے ہی دیکھے کہ رات اس طرف سے آگئی تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت آگیا،

اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں افطار کرے پھر سورج طلوع ہو جائے،

عبداللہ بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ابر آلود دن میں افطار کیا پھر آفتاب نکل آیا ہشام سے پوچھا گیا کیا ان لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا ہوگا انہوں نے کہا کہ اس کے سوا کیا چارہ کار ہے اور معمر نے بیان کیا میں نے ہشام سے سنا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے اس روزے کی قضا کی یا نہیں،

بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان اور عمر رضی نے ایک نشہ باز سے رمضان میں فرمایا کہ تو ہلاک ہو جا ہمارے بچے تو روزے رکھتے ہیں

صِيَامُ فَضْرَبَهُ ؎

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ ؎

بَاب ۱۲۳ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ ؎

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى ؎

۱۸۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى ؎

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي ؎

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

(اور تو شراب پیتا ہے) اور اس پر حد جاری کی ؎

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم نے عاشورہ کی صبح انصار کے گاؤں میں کہلا بھیجا، جس نے صبح اس حال میں کی ہو کہ روزے سے نہ ہو، تو وہ اپنا باقی دن پورا کرے، اور جو شخص روزہ دار ہو، تو وہ روزہ رکھے، ربیع کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہم لوگ خود روزہ رکھتے، اور اپنے بچوں سے روزہ رکھاتے، اور ہم ان کیلئے روئی کی گڑیا بنا دیتے، جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا، تو ہم اس کو یہ گڑیا دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا ؎

متواتر روزے رکھنے کا بیان، اور ان کا بیان جو اس کے قائل ہیں کہ رات کو روزہ نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزے رات تک پورے کرو، اور نبی صلعم نے لوگوں کو مہربانی اور طاقت باقی رکھنے کیلئے اس سے منع فرمایا، اور عبادت میں شدت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان ؎

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، انس، نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ پے درپے روزے نہ رکھو، لوگوں نے عرض کیا، کہ آپ تو پے درپے روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں، میں تو کھلایا پلایا جاتا ہوں یا یہ فرمایا کہ میں تو رات اس حال میں گذارتا ہوں، کہ مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے ؎

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے صوم وصال (متواتر روزہ رکھنے) سے منع فرمایا، لوگوں نے عرض کیا، آپ تو پے درپے روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے ؎

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبداللہ بن خباب، ابوسعیدؓ سے روایت ہے، کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم پے درپے روزے نہ رکھو اور تم میں سے جو شخص پے درپے روزے رکھنا چاہے، تو صبح تک وصل کرے، لوگوں نے عرض کیا، آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں رات گذارتا ہوں، اس حال میں کہ کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے ؎

عثمان بن ابی شیبہ و محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے لوگوں پر مہربانی کے سبب سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا، کہ آپ تو صوم وصال

الوصال رحمة لهم فقالوا انك تواصل قال انى لست كهيئتكم انى يطعمنى ربى ويسقينى قال ابو عبد الله لم يذكر عثمٰن رحمة لهم ؛

باب ١٢٣١ التنكيل لمن اكثر الوصال رواه انس عن النبى صلى الله عليه وسلم ؛

١٨٣٣ . حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهرى قال حدثنى ابو سلمة بن عبد الرحمٰن ان ابا هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال فى الصوم فقال له رجل من المسلمين انك تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلى انى ابيت يطعمنى ربى ويسقينى فلما ابوا ان ينتهوا عن الوصال واصل بهم يوما ثم يوما ثم رأوا الهلال فقال لو تاخر لزدتكم كالتنكيل لهم حين ابوا ان ينتهوا ؛

١٨٣٤ . حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اياكم والوصال مرتين قيل انك تواصل قال انى ابيت يطعمنى ربى ويسقينى فاكلفوا من العمل ما تطيقون ؛

باب ١٢٣٢ الوصال الى السحر ؛

١٨٣٥ . حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنى ابن ابى حازم عن يزيد عن عبد الله بن خباب عن ابى سعيد الخدرى انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تواصلوا فايكم اراد ان يواصل فليواصل حتى السحر قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال لست كهيئتكم انى ابيت لى مطعم يطعمنى وساق يسقينى ؛

باب ١٢٣٣ من اقسم على اخيه ليفطر فى التطوع ولم ير عليه قضاء اذا كان اوفق له ؛

١٨٣٦ . حدثنا محمد بن بشار حدثنا جعفر بن

رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا عثمان نے رحمۃ لھم (یعنی مہربانی کی بنا پر) کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

اکثر صوم وصال رکھنے والے کو سزا دینے کا بیان، اس کو انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ؛

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا بعض مسلمانوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، تم میں سے کونسا شخص میری مثل ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، جب لوگ صوم وصال سے باز نہ آئے، تو آپ نے ایک دن ان لوگوں کے ساتھ صوم وصال رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھا، آپ نے فرمایا، اگر (آج) چاند نظر نہ آتا، تو میں کئی دن تک تمہارے لئے اسی طرح روزہ رکھتا جاتا، گویا ان لوگوں کے انکار کی بنا پر سزا دینے کیلئے آپ نے یہ فرمایا

یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے دو بار فرمایا، کہ تم صوم وصال رکھنے سے بچو، عرض کیا گیا، کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، میں اس حال میں رات گذارتا ہوں، کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تم عمل میں اتنی ہی مشقت اٹھاؤ، جس قدر طاقت ہو ؛

صبح تک صوم وصال رکھنے کا بیان ؛

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، یزید، عبداللہ بن خباب، ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم وصال کے روزے نہ رکھو، تم میں سے جو شخص وصال کے روزے رکھنا چاہے، تو صبح تک رکھے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں رات گذارتا ہوں، اس حال میں کہ مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے ؛

کوئی شخص اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کیلئے قسم دے اور اس پر قضا واجب نہیں ہے جبکہ روزہ نہ رکھنا اس کیلئے بہتر ہو ؛

محمد بن بشار، جعفر بن عون، ابو العمیس، عون بن ابی جحیفہ، اپنے والد سے

عُوَلْ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۞

باب ۱۲۳۴ صَوْمِ شَعْبَانَ ۞

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ۞

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا ۞

باب ۱۲۳۵ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ ۞

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کے درمیان بھائی چارہ کرا یا تھا سلمان ابو درداء سے ملاقات کو گئے تو ام درداء کو بہت پریشان حال پایا، ان سے پوچھا کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا، تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں پھر ابودرداء آئے۔ تو سلمان کے لئے کھانا تیار کیا، اور کہا کہ کھاؤ، انہوں نے کہا، کہ میں تو روزے سے ہوں، انہوں نے کہا، میں تو نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے، چنانچہ انہوں نے کھالیا، جب رات آئی، تو ابو درداء اٹھے تاکہ عبادت کریں، سلمانؓ نے کہا سو رہو، چنانچہ وہ سو گئے پھر عبادت کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے کہا۔ سو رہو، جب رات کا آخری حصہ آیا، تو سلمانؓ نے کہا، کہ اب اٹھو، پھر دونوں نے نماز پڑھی سلمان نے ان سے کہا تیرے رب کا تجھ پر حق ہے، اور تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی بچوں کا تجھ پر حق ہے، اس لئے ہر مستحق کا حق ادا کر، پھر نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور آپ سے یہ بیان کیا، تو نبی صلعم نے فرمایا، سلمان نے ٹھیک کہا ۞

شعبان کے روزے کا بیان ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے جاتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب افطار نہ کریں گے، اور افطار کرتے جاتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے، اور میں نے نہیں دیکھا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہوں، اور نہ شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا ۞

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، آپ شعبان کے پورے مہینہ میں روزے رکھتے اور فرماتے تھے، کہ اتنا ہی عمل اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ، اور سب سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ تھی، جس پر مداومت [illegible] اور جب کوئی نماز پڑھتے، تو اس پر مداومت [illegible]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کے متعلق جو روایتیں مذکور ہیں ۞

١٨٣٩۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ ۔

١٨٤٠۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ۔

١٨٤١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ١٢٣ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

١٨٤٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ ۔

بَابٌ ١٢٤ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

١٨٤٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

موسی بن اسمٰعیل، ابوعوانہ، ابوبشر، سعید، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا ایک مہینہ سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھے، آپ روزہ رکھتے جاتے تھے، یہاں تک کہ کہنے والا کہتا، بخدا آپ افطار نہیں کریں گے، اور آپ افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا آپ روزہ نہیں رکھیں گے ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم کسی مہینہ میں افطار کرتے جاتے، یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ میں آپ روزہ نہیں رکھیں گے، اور روزہ رکھتے جاتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینہ میں افطار نہیں کریں گے، اور رات میں اگر کوئی آپ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا۔ اور سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتا، تو دیکھ لیتا، اور سلیمان نے حمید سے روایت کیا کہ انہوں نے انسؓ سے روزے کے متعلق دریافت کیا ۔

محمد، ابوخالد احمر، حمید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے کہا، کہ میں کسی مہینہ میں آپ کو روزہ کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا، اور افطار کی حالت میں دیکھنا چاہتا، تو بھی دیکھ لیتا، اور رات کو بیداری کی حالت میں یا سوئے ہوئے، جس حال میں دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا، اور کوئی خز یا حریر یعنی ریشمین کپڑے، کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک نہیں دیکھا، اور نہ مشک اور عنبر کی خوشبو سونگھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے پاکیزہ اور بہتر ہو ۔

روزے میں مہمان کا حق ادا کرنے کا بیان ۔

اسحٰق، ہارون بن اسمٰعیل، علی، یحیٰی، ابوسلمہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور پوری حدیث بیان کی، یعنی تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے، اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے میں نے پوچھا داؤد کا روزہ کیسا تھا، آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے، اور دوسرے دن افطار کرتے ۔

روزے میں جسم کے حق کا بیان ۔

ابن مقاتل، عبداللہ، اوزاعی، یحیٰی بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبداللہ مجھے معلوم ہوا ہے، کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو، اور رات کو کھڑے ہوتے ہو، میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا، کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو، تو رات کو سویا بھی کرو، اس لئے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا کافی ہے، ہر نیکی کے بدلے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے، تو گویا ساری عمر روزے سے رہا، میں نے اپنے اوپر سختی کرنی چاہی، تو سختی کی گئی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں اپنے اندر اس کی قوت پاتا ہوں، آپ نے فرمایا، کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، اور اس پر زیادتی نہ کرو، میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہوتا تھا، آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے، تو دوسرے دن افطار کرتے، عبداللہ جب بوڑھے ہو گئے، تو کہتے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

بَابٌ ١٢٣٨ صَوْمِ الدَّهْرِ ۞

١٨٤٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ۞

ہمیشہ روزہ رکھنے کا بیان ۞

ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرے متعلق معلوم ہوا، کہ میں کہتا ہوں، کہ بخدا جب تک میں زندہ رہوں گا، دن کو روزے رکھوں گا، اور رات کو کھڑا رہونگا، میں نے آپ سے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے ایسا کہا ہے، آپ نے فرمایا کہ تو اس کی طاقت نہیں رکھتا اس لئے تو روزہ رکھ، اور افطار بھی کر اور رات کو عبادت کیلئے کھڑا ہو، اور سو بھی جا، اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ، اس لئے کہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے، اور یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر، کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، اور یہ تمام روزوں سے افضل ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی صلعم نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔

بَابٌ ١٢٣٩ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ

روزے میں بیوی بچوں کا حق ہے، ابو جحیفہ نے اسکو نبی صلی اللہ

أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي وَلَا تَنَامُ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَقَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَكَانَ لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ ؛

بَاب ۱۲۴ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ ؛

۱۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِي ثَلَاثٍ ؛

بَاب ۱۲۴ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛

۱۸۴۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

علیہ وسلم سے روایت کیا ؛

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، ابو العباس شاعر نے عبداللہ بن عمرو کو کہتے ہوئے سنا، کہ نبی صلعم کو خبر ہوئی، کہ میں برابر روزے رکھتا ہوں، اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں، آپ نے مجھے بلا بھیجا یا میں خود آپ سے ملا، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم روزے رکھتے ہو، اور افطار نہیں کرتے، اور نماز پڑھتے ہو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو عبادت کیلئے کھڑے ہو، اور سو یا بھی کرو، اس لئے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، اور تمہاری جان اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں نے عرض کیا میں اپنے کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں، آپ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ میں نے پوچھا، وہ کیونکر روزے رکھتے تھے، آپ نے فرمایا ایکدن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے، اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتے، عبداللہ نے کہا، میں نے عرض کیا کہ میری طرف سے اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے، عطاء نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا تذکرہ کس طرح کیا، نبی صلعم نے دوبارہ فرمایا، کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزے نہیں رکھے ؛

ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کا بیان ؛

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مغیرہ، مجاہد، عبداللہ بن عمرو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو انہوں نے عرض کیا، کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اسی طرح گفتگو ہوتی رہی، یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو آپ نے فرمایا، کہ قرآن ہر مہینہ میں ایک بار ختم کر، عبداللہ نے عرض کیا، کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا، تین دن میں ایک بار قرآن ختم کرو ؛

داؤد علیہ السلام کے روزوں کا بیان ؛

آدم، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابو العباس مکی (جو شاعر تھے، اور حدیث میں متہم کبھی نہ تھے)، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو برابر روزے رکھتا ہے، اور رات کو عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے. میں نے عرض کیا ہاں. آپ نے فرمایا جب تو ایسا کریگا، تو تیری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے، اور بدن کمزور ہو جائے گا، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا. ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض

صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى ؁

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهٗ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا ؁

بَاب ۱۲۴۲ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ؁

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمٰنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ ؁

بَاب ۱۲۴۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ ؁

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍؓ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهٖ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ

کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے، اور ایک دن افطار کرتے، اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا، تو پیٹھ نہ دکھاتے تھے ؁

اسحٰق واسطی، خالد بن عبداللہ، خالد (حذاء) ابو قلابہ، ابوالملیح نے ابو قلابہ سے بیان کیا، کہ میں تیرے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا تو انہوں نے ہم سے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا تذکرہ ہوا، آپ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ کیلئے چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپکے درمیان حائل تھا، آپؐ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ کچھ اور، آپ نے فرمایا پانچ روزے، میں نے عرض کیا یا رسول کچھ اور، آپؐ نے فرمایا سات روزے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور آپ نے فرمایا نو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کچھ اور آپ نے فرمایا گیارہ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں یا ایک دن روزہ رکھو، اور ایک دن افطار کرو ؁

ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ کو روزے رکھنے کا بیان ؁

ابو معمر، عبدالوارث، ابوالتیاح، ابو عثمان، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا، کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا، اور سونے سے پہلے وتر کی وصیت فرمائی۔

اس کا بیان جو کسی کی ملاقات کو جائے اور وہاں اپنا روزہ (نفلی) نہ توڑے ؁

محمد بن مثنی، خالد بن حارث، حمید انسؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس تشریف لائے، آپکے پاس کھجور اور گھی لیکر آئیں، آپؐ نے فرمایا گھی اور کھجور اس کے برتنوں میں رکھو، اس لئے کہ میں تو روزہ دار ہوں، پھر گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا یعنی نفل نماز پڑھی۔ ام سلیم اور انکے گھر والوں کیلئے دعا فرمائی۔ ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف میرے ہی لئے دعا فرمائی، آپؐ نے فرمایا اور کیا، ام سلیم نے عرض کیا آپکے خادم (انسؓ) کے لئے (بھی) دعا کیجئے، آپؐ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جسکی دعا نہ فرمائی ہو

خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَ
وَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي
ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ قَالَ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ
الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ ؛

۱۸۵۱ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَاب ۱۲۴۴ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ ؛

۱۸۵۲ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ
عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ
مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ
أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ
سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ
الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ
لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ
وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ ؛

بَاب ۱۲۴۵ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ ؛

۱۸۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ ؛

۱۸۵۴ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ ؛

۱۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

آپ نے فرمایا اے میرے اللہ اس کو مال اور اولاد عطا کر اور اسکو برکت عطا کر، انس کا بیان
ہے کہ میں انصار سے زیادہ مالدار ہوں، اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا،
انہوں نے کہا، کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک میری نسل سے ایک سو بیس سے
کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے ؛

ابن ابی مریم، یحیٰی، حمید، انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث
نقل کرتے ہیں ؛

آخر مہینہ میں روزہ رکھنے کا بیان ؛

صلت بن محمد، مہدی، غیلان، ح، ابوالنعمان، مہدی بن میمون غیلان
بن جریر، مطرف، عمران بن حصین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں، آپ نے عمران سے پوچھا، یا کسی اور سے جس کو عمران سن رہے تھے،
آپ نے فرمایا، اے ابو فلاں کیا تو نے اس مہینہ کے آخر میں روزے
نہیں رکھے، ابوالنعمان کا بیان ہے۔ کہ میرے خیال میں آپ کا مقصد رمضان
تھا، اس شخص نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا جب تو
افطار کرے، تو دو دن روزہ رکھ، صلت نے یہ نہیں کہا کہ اس سے آپ
کا مقصد رمضان تھا، اور ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، کہ ثابت نے
مطرف سے انہوں نے عمران سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
من سرر رمضان کا لفظ روایت کیا ؛

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان، اگر کوئی جمعہ کا روزہ رکھے تو اس پر واجب ہے، کہ افطار کرے ؛

ابو عاصم، ابن جریج، عبدالحمید بن جبیر، محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں
نے جابر سے پوچھا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ سے منع فرمایا ہے
انہوں نے کہا ہاں، ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے اتنی زیادتی کے
ساتھ بیان کیا ہے، کہ صرف ایک دن کا روزہ رکھے ؛

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، ابو صالح، حضرت
ابو ہریرہ رضی سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا، کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ اس کے
ایک دن پہلے یا اس کے بعد ملا کر روزہ رکھے ؛

مسدد، یحیٰی، شعبہ، ح، محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ابو ایوب جویریہ بنت
حارث سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ رضی کے پاس

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِیَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَنَّ جُوَیْرِیَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ۔

باب ۱۲۴۶ هَلْ یَخُصُّ شَیْئًا مِّنَ الْاَیَّامِ

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَخْتَصُّ مِنَ الْاَیَّامِ شَیْئًا قَالَتْ لَا کَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَةً وَاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطِیْقُ۔

باب ۱۲۴۷ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرٌ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اُمُّ الْفَضْلِ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ فَشَرِبَهٗ۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَوْ قُرِئَ عَلَیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّاسَ شَکُّوْا فِیْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ۔

باب ۱۲۴۸ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

جمعہ کے دن تشریف لائے، اور وہ روزے سے تھیں، آپ نے فرمایا کل تم نے روزہ رکھا تھا، انہوں نے کہا نہیں، آپ نے پوچھا، کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا، پھر افطار کرلو، اور حماد بن جعد نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے بیان کیا، جویریہ نے بیان کیا، کہ آپ نے ان کو روزہ کھولنے کا حکم دیا، تو انہوں نے روزہ افطار کرلیا۔

کیا روزے کے لئے کوئی دن مخصوص کرسکتا ہے۔

مسدد، یحیی، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دن کو روزے کے لئے مخصوص کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا، آپ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی، اور تم میں سے کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر طاقت رکھتا ہے۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

مسدد، یحیی، مالک، سالم، عمیر (ام فضل کے غلام)، ام فضل، ح عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالنضر (عمر بن عبیداللہ کے غلام)، عمیر (عبداللہ بن عباسؓ کے غلام) ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق اختلاف کرنے لگے، بعض نے کہا آپ نے روزہ رکھا ہے، بعض نے کہا، روزہ نہیں رکھا ہے، ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا، اس حال میں کہ آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے، آپ نے اس کو پی لیا۔

یحیی بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، کریب، میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے متعلق عرفہ کے دن شک کیا، حضرت میمونہؓ نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ اس حال میں کہ آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ نے اس میں سے پی لیا، اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابو عبید (ابن ازہر کے

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ؛

بَابٌ ۱۲۴۹ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ؛

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ؛

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ ؛

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ

عظیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں عید کے دن عمر بن خطابؓ کے ساتھ حاضر تھا، انہوں نے بیان کیا، ان دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تو روزہ افطار کرنیکا دن ہے، اور دوسرا وہ دن ہے، جس میں اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو،

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، عمرو بن یحییٰ، اپنے والد سے، وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، اور صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے اور فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ؛

قربانی کے دن روزہ رکھنے کا بیان ؛

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عمرو بن دینار، عطاء، ابن مینا، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، دو قسم کے روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت منع ہے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا، اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ منع ہے ؛

محمد بن مثنیٰ، معاذ، ابن عون، زیاد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص ابن عمرؓ کے پاس آیا، اور کہا، ایک شخص نے نذر مانی کہ ایک دن روزہ رکھے گا، اور اس نے بیان کیا، میرا گمان ہے کہ وہ پیر کا دن ہے، اور اتفاق سے وہ عید کے دن پڑ گیا، ابن عمرؓ نے فرمایا، کہ اللہ نے نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ؛

حجاج بن منہال، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، قزعہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو سعید خدری سے سنا، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوہ کئے تھے، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے چار باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں، جو مجھے بہت پسند آئیں، آپ نے فرمایا، کہ عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کا کوئی رشتہ دار ایسا ساتھ ہو، جس سے نکاح حرام ہے یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو، اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہ رکھے، اور نہ فجر کے بعد نماز پڑھے، جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو، اور نہ عصر کے بعد نماز پڑھے، جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے۔ اور تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لئے سامان سفر نہ باندھے (وہ تین

مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا

مسجدیں یہ ہیں، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، اور مسجد نبوی ؛

باب ١٢٥٠ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ أَيَّامَ مِنًى وَكَانَ أَبُوْهُ يَصُوْمُهَا ؛

امام تشریق کے روزوں کا بیان، اور مجھ سے محمد بن مثنی نے بواسطہ یحیی ہشام عروہ بیان کیا، کہ عائشہ رض منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھتی تھیں، اور عروہ بھی ان دنوں میں روزے رکھتے تھے ؛

١٨٦٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُّصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبداللہ بن عیسیٰ، زہری، عروہ، عائشہ رض وسالم دونوں حضرات ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی، مگر اس کے لئے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو ؛

١٨٦٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ اس شخص کے لئے جو حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر تمتع کرے، عرفہ کے دن تک روزے رکھنا ہے اگر اس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ اس نے روزہ رکھا، تو منی کے دنوں میں روزے رکھے اور ابن شہاب سے بواسطہ عروہ، عائشہ رض اسی طرح منقول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے ؛

باب ١٢٥١ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان ؛

١٨٦٦ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ ؛

ابوعاصم، عمر بن محمد، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عاشورہ کے دن اگر چاہے تو روزہ رکھے ؛

١٨٦٧ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ؛

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو جس کی خواہش ہوتی، روزہ رکھتا، اور جس کی خواہش ہوتی وہ روزہ نہ رکھتا ؛

١٨٦٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم بھی روزہ رکھتے تھے، جب مدینہ آئے، تو وہاں خود اس کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے، تو عاشورہ کے دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا، جس کی خواہش ہوتی اس کو

عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء ترکه ۞

روزہ رکھتا، اور جو چاہتا، اس دن روزہ نہ رکھتا ۞

۱۸۶۹۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمٰن انه سمع معاوية بن ابی سفيان يوم عاشوراء عام حج على المنبر يقول يا اهل المدينة اين علماؤكم سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول هذا يوم عاشوراء ولم يكتب عليكم صيامه وانا صائم فمن شاء فليصم ومن شاء فليفطر ۞

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو جس سال انہوں نے حج کیا تھا منبر پر کہتے ہوئے سنا، کہ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ یہ عاشورہ کا دن ہے، اور اس کے روزے تم پر فرض نہیں ہیں، اور میں روزے سے ہوں، اس لئے جو شخص چاہے روزہ رکھے، اور جو کوئی نہ چاہے، وہ نہ رکھے ۞

۱۸۷۰۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا ايوب حدثنا عبد اللہ بن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس قال قدم النبي صلى اللہ عليه وسلم المدينة فرأى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا يوم صالح هذا يوم نجى اللہ بنی اسرائیل من عدوهم فصامه موسى قال فانا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه ۞

ابو معمر عبد الوارث، ایوب، عبد اللہ بن سعید بن جبیر، سعید بن جبیر ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو یہود کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپنے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ بہتر دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو انکے دشمنوں سے نجات دلائی تھی، اس لئے حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا، آپنے فرمایا ہم تمہارے اعتبار سے زیادہ موسیٰ کے حقدار ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا، اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ۞

۱۸۷۱۔ حدثنا علی ابن عبد اللہ حدثنا ابو اسامة عن ابی عميس عن قيس بن مسلم عن طارق ابن شهاب عن ابی موسى قال كان يوم عاشوراء تعده اليهود عيدا قال النبي صلى اللہ عليه وسلم فصوموه انتم ۞

علی بن عبد اللہ، ابو اسامہ، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو فرمایا، کہ تم بھی اس دن روزہ رکھو ۞

۱۸۷۲۔ حدثنا عبيد اللہ بن موسى عن ابن عيينة عن عبيد اللہ بن ابی يزيد عن ابن عباس قال ما رأيت النبي صلى اللہ عليه وآله وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره الا هذا اليوم يوم عاشوراء وهذا الشهر يعنی شهر رمضان ۞

عبید اللہ بن موسیٰ، ابن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو سوائے اس دن کے یعنی عاشورے کے، اور سوا اس مہینے یعنی رمضان کے کسی دن کو افضل سمجھ کر اس میں روزہ رکھا ہو ۞

۱۸۷۳۔ حدثنا المكی ابن ابراهيم حدثنا يزيد هو ابن ابی عبيد عن سلمة بن الاكوع قال امر النبي صلى اللہ عليه وسلم رجلا من اسلم ان اذن فی الناس ان من كان اكل فليصم بقية يومه ومن لم يكن اكل فليصم فان

مکی بن ابراہیم، یزید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا، کہ لوگوں میں اعلان کر دے، جس نے کچھ کھا لیا ہے، وہ باقی دن تک کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا ہے، وہ روزے رکھے، اس لئے کہ آج عاشورہ

الْيَوْمُ يَوْمُ عَاشُورَاءَ ؛

بَابُ ۱۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ؛

۱۸۷۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؛

۱۸۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ ؛

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا دن ہے ؛

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو رمضان (کی راتوں) میں کھڑا ہو ؛

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ وہ شخص جو رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمٰن، ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہو، تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، ابن شہاب کا بیان ہے کہ نبی صلعم کی وفات ہوگئی، اور حالت یہی رہی پھر حضرت ابو بکر رض کی خلافت، اور حضرت عمر رض کی ابتدائی خلافت کے زمانہ میں بھی یہی حال رہا، اور بہ سند ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبد الرحمٰن بن عبد القاری منقول ہے، عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رض بن خطاب کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا۔ وہاں لوگوں کو دیکھا، کہ کوئی الگ نماز پڑھ رہا ہے، اور کہیں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں، عمر رض نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ان کو ایک ہی قاری پر متفق کر دوں تو زیادہ بہتر ہو، پھر اس کا عزم کر کے ان کو ابی بن کعب پر جمع کر دیا، پھر میں ان کے ساتھ دوسری رات میں نکلا، لوگ اپنے قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، عمر رض نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور رات کا وہ حصہ یعنی آخری حصہ جس میں لوگ سو جاتے ہیں، اس سے بہتر ہے جس میں کھڑے ہوتے ہیں، اور یہ ابتدائی حصہ میں کھڑے ہوتے تھے ؛

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، اور یہ رمضان میں ہوا تھا ح، یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درمیانی رات میں (رمضان کی) نکلے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی، اور لوگوں نے

خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَىَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۞

بھی آپ کے پیچھے پڑھی. صبح کو لوگوں نے اس کا ایک دوسرے سے چرچا کیا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر صبح ہوئی. تو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا۔ تیسری رات میں اس سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ نے نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں لوگوں کا سمانا دشوار ہو گیا، لیکن آپ صبح کی نماز کے لئے نکلے، جب صبح کی نماز ادا کی، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اما بعد مجھ سے تم لوگوں کی موجودگی پوشیدہ نہ تھی، لیکن مجھے خوف ہوا، کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے، اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حالت یہی رہی ۞

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضَانَ وَلَا فِىْ غَيْرِهَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَىَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِىْ ۞

اسمٰعیل، مالک، سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے (ابو سلمہ) حضرت عائشہؓ سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی) نماز کیسی ہوتی تھی، انہوں نے جواب دیا، کہ رمضان میں اور اس کے علاوہ دونوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے تھے. انکے طول و حسن کو نہ پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول اور حسن کا کیا کہنا، پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، اے عائشہؓ! میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا قلب نہیں سوتا ۞

باب ۷۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِى الْقُرْاٰنِ مَا اَدْرٰكَ فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ ۞

شب قدر کی فضیلت کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں فرشتے اور روح اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں، ہر امر سے سلامتی ہے یہ فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے اور ابن عیینہ کا بیان ہے، کہ قرآن میں جہاں مَا اَدْرٰكَ کے الفاظ سے خطاب کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا، اور جہاں مَا يُدْرِيْكَ کا لفظ آیا ہے، وہاں آپ کو نہیں بتایا ۞

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَاِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابو سلمہ ابو ہریرہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ بْنُ كَثِیْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛

بَابُ ۱۲۵۴ الْتِمَاسِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ؛

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ؛

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّكَانَ لِیْ صَدِیْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا اَوْ نُسِّیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰی سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ الطِّیْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ ؛

بَابُ ۱۲۵۵ تَحَرِّیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْهِ عُبَادَةُ ؛

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا

سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور جو شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سلیمان بن کثیر نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی ؛

شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں ڈھونڈھنے کا بیان ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند لوگوں کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھائی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں، کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں، اس لئے جو شخص اس کا تلاش کرنے والا ہے، اسے آخری سات راتوں میں ڈھونڈے

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ابو سعید جو میرے دوست تھے، ان سے میں نے پوچھا، تو انہوں نے کہا، کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپ بیس کی صبح کو باہر نکلے، اور ہم لوگوں کو خطبہ سنایا، فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر میں اسے بھول گیا، یا یہ فرمایا کہ میں بھلا دیا گیا، اس لئے اسکو آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو، اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے جس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس ہو جائے اور آسمان میں بدلی کا کوئی ٹکڑا بھی ہم کو نظر نہیں آرہا تھا، کہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا، اور بارش ہونے لگی یہانتک کہ مسجد کی چھت سے پانی بہنے لگا، جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز پڑھی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہانتک کہ آپ کی پیشانی میں مجھے کیچڑ کا اثر دکھائی دیا ؛

شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں ڈھونڈھنے کا بیان اس میں عبادہ بھی راوی ہیں ؛

قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ابو سہیل، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

تلاش کرو:

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ وَإِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَبَصُرَتْ عَيْنِي وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً:

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم ودراوردی، یزید بن محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے جب بیسویں رات گذر جاتی، اور اکیسویں رات آجاتی، تو اپنے گھر کو واپس آتے، اور جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے، وہ بھی واپس آجاتے، ایک مرتبہ ایک رمضان میں آپ، اس رات میں اعتکاف میں رہے، جس میں آپ واپس ہوجاتے تھے، اس کے بعد آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا، اور جو کچھ اللہ نے چاہا، اس کا آپ نے حکم دیا، پھر فرمایا، کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تھا مگر اب آشکارا ہوا، کہ اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں، اس لئے جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں، وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹھہرے رہیں، اور مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی، پھر وہ مجھ سے بھلادی گئی، اس لئے اسے آخری عشرے اور ہر طاق راتوں میں تلاش کرو، اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر اس رات میں آسمان سے پانی برسا، اور نبی صلعم کے نماز پڑھنے کی جگہ میں مسجد ٹپکنے لگی، وہ اکیسویں کی رات تھی، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نماز صبح سے فارغ ہوئے اور آپ کا چہرہ کیچڑ اور پانی سے بھرا ہوا تھا:

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوا:

محمد بن مثنی، یحیی، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، کہ آپ نے فرمایا، شب قدر کو ڈھونڈو:

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ:

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، اور فرماتے تھے، کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو:

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور شب قدر ان راتوں میں ہے، جب نو یا سات، یا پانچ رہ جاتی ہیں، باقی رہ

تبقی فی خامسة تبقی ۔

۱۸۸۶ حدثنا عبد اللہ بن ابی الاسود حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم عن ابی مجلز و عکرمة قال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی فی العشر ھی فی تسع یمضین او فی سبع یبقین یعنی لیلة القدر قال عبد الوھاب عن ایوب و عن خالد عن عکرمة عن ابن عباس التمسوا فی اربع و عشرین ۔

باب رفع معرفة لیلة القدر لتلاحی الناس

۱۸۸۷ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حمید حدثنا انس عن عبادة بن الصامت قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلة القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلة القدر فتلاحی فلان و فلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة ۔

باب ۱۲۵۶ العمل فی العشر الاواخر من رمضان

۱۸۸۸ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن ابی یعفور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۲۵۷ الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا

لقولہ تعالی ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذلک یبین اللہ ایتہ للناس لعلھم یتقون ۔

۱۸۸۹ حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی ابن وھب عن یونس ان نافعا اخبرہ عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف

جائیں ۔

عبد اللہ بن ابی الاسود، عبد الواحد، عاصم، ابی مجلز و عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، ابن عباس نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے میں ہے، جب نو راتیں گذر جائیں، یا سات راتیں باقی رہتیں، عبد الوہاب نے ایوب سے اور خالد نے بواسطہ عکرمہ ابن عباس روایت کیا، کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو ۔

لوگوں کے لڑنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی معرفت کے اٹھ جانے کا بیان

محمد بن مثنی، خالد بن حارث، حمید، انس، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شب قدر بتائیں (کہ کس رات میں ہو) دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے، آپ نے فرمایا، میں اس لئے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر بتاؤں، لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے اس لئے اسکا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا، اور ممکن ہے، کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو اس لئے اسکو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو ۔

رمضان کے آخری عشرے میں زیادہ کام کرنے کا بیان

علی بن عبد اللہ، سفیان، ابو یعفور، ابو الضحی، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا، کہ جب آخری عشرہ آجاتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تہ بند مضبوط باندھتے (یعنی بہت زیادہ مستعد ہو جاتے) رات کو خود جاگتے، اور گھر والوں کو بھی جگاتے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

آخری عشرے میں اعتکاف کرنے اور تمام مسجدوں میں اعتکاف کرنے کا بیان، اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ "تم اپنی عورتوں سے صحبت نہ کرو۔ جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو یہ اللہ کے حدود ہیں۔ اس لئے ان کے قریب نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے، تاکہ وہ لوگ متقی ہو جائیں ۔

اسمعیل بن عبد اللہ، ابن وہب، یونس، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا

العشر الاواخر من رمضان ؛

۱۸۹۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده ؛

۱۸۹۱۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحرث التيمي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الاوسط من رمضان فاعتكف عاما حتى اذا كان ليلة احدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج من صبيحتها من اعتكافه قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر وقد اريت هذه الليلة ثم انسيتها وقد رايتني اسجد في ماء وطين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبهته اثر الماء والطين من صبح احدى وعشرين ؛

باب ۱۲۵۸ الحائض ترجل المعتكف ؛

۱۸۹۲۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصغي الي راسه وهو مجاور في المسجد فارجله وانا حائض ؛

باب ۱۲۵۹ المعتكف لا يدخل البيت الا لحاجة

۱۸۹۳۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة بنت عبد الرحمن ان عائشة زوج

کرتے تھے ؛

عبداللہ بن یوسف، لیث، عقیل بن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں ؛

اسمٰعیل، مالک، یزید بن عبداللہ بن ہاد، محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، ایک سال آپ نے اعتکاف کیا، جب اکیسویں کی رات آئی، اور یہ وہ رات تھی، جس کی صبح میں آپ اعتکاف سے باہر ہو جاتے تھے، آپ نے فرمایا، کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے، اس کو چاہیئے، کہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے، اس لئے کہ یہ رات مجھے خواب میں دکھلائی گئی، پھر مجھسے بھلا دی گئی، اور میں نے خواب میں دیکھا ہے، کہ میں پانی اور کیچڑ میں اس رات کی صبح کو سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور طاق راتوں میں تلاش کرو، پھر اسی رات کو بارش ہوئی، اور مسجد کی چھت کھجور کی تھی، اس لئے مسجد ٹپکنے لگی، میری دونوں آنکھوں نے اکیسویں کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ کے چہرے پر پانی اور کیچڑ کے نشانات تھے ؛

اعتکاف والے مرد کے سر میں حائضہ کے کنگھی کرنے کا بیان ؛

محمد بن مثنی، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اس حال میں کہ آپ مسجد میں معتکف ہوتے، اور میں اس میں کنگھی کرتی درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی ؛

اعتکاف کرنیوالا بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہو ؛

قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ و عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ۞

کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، حالانکہ آپ مسجد میں (حالت اعتکاف میں) ہوتے، اور میں اس میں کنگھی کر دیتی، اور جب اعتکاف میں ہوتے، تو بغیر کسی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے ۞

باب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ ۞

معتکف کے غسل کرنے کا بیان ۞

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۞

محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے، اور میں حیض کی حالت میں ہوتی، اور اپنا سر مسجد سے اعتکاف کی حالت میں باہر نکالتے، اور میں اسے دھوتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی ۞

باب ۱۲۶۱ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا ۞

رات کو اعتکاف کرنے کا بیان ۞

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ ۞

مسدد، یحیی بن سعید، عبید اللہ۔ نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے پوچھا، کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی، کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپ نے فرمایا، کہ اپنی نذر پوری کرو ۞

باب ۱۲۶۲ اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ ۞

عورتوں کے اعتکاف کرنے کا بیان ۞

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۞

ابو النعمان، حماد بن زید، یحیی، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ میں آپ کے لئے ایک خیمہ نصب کر دیتی تھی، آپ فجر کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہوتے۔ پھر حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی، انہوں نے اجازت دے دی، تو حفصہؓ نے بھی ایک خیمہ نصب کیا، جب زینب بنت جحش نے دیکھا، تو انہوں نے بھی ایک دوسرا خیمہ نصب کر لیا، جب صبح ہوئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خیمے دیکھے، آپ نے فرمایا، کہ یہ خیمے کیسے ہیں، آپ سے واقعہ بیان کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کیا تم ان میں نیکی سمجھتے ہو، چنانچہ آپ نے اس مہینہ میں اعتکاف چھوڑ دیا، پھر شوال کے ایک عشرہ میں اعتکاف کیا ۞

باب ۱۲۶۳ الْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

مسجد میں خیمے لگانے کا بیان ۞

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ اِذَا اَخْبِیَۃٌ خِبَاءُ عَائِشَۃَ وَخِبَاءُ حَفْصَۃَ وَخِبَاءُ زَیْنَبَ فَقَالَ اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِھِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ حَتّٰی اعْتَکَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا، جب اس جگہ پر پہنچے، جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو دیکھا کہ تمام خیمے لگے ہیں، حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت زینبؓ کے خیمے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہ تم ان میں بھلائی سمجھتے ہو، پھر آپ واپس ہوگئے، اور اعتکاف نہیں کیا، یہاں تک کہ شوال کے ایک عشرہ میں اعتکاف کیا؛

باب ۱۲۶۴ ھَلْ یَخْرُجُ الْمُعْتَکِفُ لِحَوَائِجِہٖ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ؛

کیا اعتکاف کرنے والا اپنی ضرورتوں کیلئے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے؛

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ اَنَّ صَفِیَّۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُہٗ فِی اعْتِکَافِہٖ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھَا یَقْلِبُھَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَۃَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا اِنَّمَا ھِیَ صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَبُرَ عَلَیْھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا؛

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملاقات کی غرض سے آئیں، اس وقت آپ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے، آپ کے نزدیک تھوڑی دیر گفتگو کی، پھر چلنے کو کھڑی ہوئیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، تاکہ ان کو پہنچا دیں، یہاں تک کہ باب ام سلمہ کے پاس مسجد کے دروازے پر پہنچیں، دو انصاری مرد گذرے، ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی (میری بیوی) ہے، دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (آپ کے متعلق کوئی بدگمانی ہوسکتی ہے!)، ان دونوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا شاق گذرا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان خون کے پہنچنے کی طرح انسان کے جسم میں پھرتا ہے، اور مجھے خوف ہوا، کہ کہیں (شیطان) تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا کرے؛

باب ۱۲۶۵ الْاِعْتِکَافِ وَخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ؛

اعتکاف کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلتے؛

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ ھَارُوْنَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ

عبداللہ بن منیر، ہارون بن اسمٰعیل، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُہَا فَالْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ وِتْرٍ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَسْجُدَ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ وَّمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَۃً قَالَ فَجَآءَتْ سَحَابَۃٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطِّیْنِ وَالْمَآءِ حَتّٰی رَاَیْتُ الطِّیْنَ فِیْ اَرْنَبَتِہٖ وَجَبْہَتِہٖ ؀

ہاں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، ہم بیسویں کی صبح کو آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھ سے بھلا دی گئی، اس لئے اسے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرو، اس لئے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں تھا، تو اسے لوٹ جانا چاہیے چنانچہ لوگ مسجد کی طرف لوٹ گئے۔ اور ہم لوگوں کو آسمان میں بدلی کا ایک ٹکڑہ بھی نظر نہیں آرہا تھا، لیکن ایک بدلی نمودار ہوئی اور بارش ہوئی، اور نماز پڑھی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ اور پانی میں سجدہ کیا، یہاں تک کہ میں نے آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان دیکھا ؀

بَابُ ١٢٦٦ اِعْتِکَافِ الْمُسْتَحَاضَۃِ ؀

مستحاضہ کے اعتکاف کرنے کا بیان ؀

١٩٠٠۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتِ اعْتَکَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَزْوَاجِہٖ مُسْتَحَاضَۃٌ فَکَانَتْ تَرَی الْحُمْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَہَا وَہِیَ تُصَلِّیْ ؀

قتیبہ، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک بیوی نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا، اور وہ سرخی اور زردی دیکھتی تھیں، اکثر ہم لوگ ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیتے تھے، اور وہ نماز پڑھتی تھیں ؀

بَابُ ١٢٦٧ زِیَارَۃِ الْمَرْاَۃِ زَوْجَہَا فِیْ اِعْتِکَافِہٖ ؀

عورت کا اپنے شوہر سے اس کے اعتکاف کی حالت میں ملاقات کرنے کا بیان ؀

١٩٠١۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍؓ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَنَّ صَفِیَّۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَعِنْدَہٗ اَزْوَاجُہٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ لَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی اَنْصَرِفَ مَعَکِ وَکَانَ بَیْتُہَا فِیْ دَارِ اُسَامَۃَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہَا

سعید بن عفیر، لیث، عبد الرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت صفیہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے علی بن حسین سے بیان کیا، ح عبد اللہ بن محمد، ہشام معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ اور آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں، وہ روانہ ہونے لگیں تو آپ نے صفیہؓ بنت حیی سے فرمایا، جلدی نہ کریں، یہانتک کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، اور ان کی کوٹھری اسامہ بن زیدؓ کے گھر میں تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلے، تو آپ سے دو انصاری مرد ملے ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پھر آگے بڑھ اور نبی صلی اللہ علیہ

فلقيه رجلان من الانصار فنظرا الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم اجازا وقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم تعاليا انها صفية بنت حيي قالا سبحان الله يا رسول الله قال ان الشيطن يجري من الانسان مجرى الدم واني خشيت ان تلقي في انفسكما شيئا ؛

باب ۱۲۶۸ هل يدرء المعتكف عن نفسه ؛

۱۹۰۲ - حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال اخبرني اخي عن سليمان عن محمد بن ابي عتيق عن ابن شهاب عن علي بن الحسين ان صفية اخبرته ح وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال سمعت الزهري يخبر عن علي بن الحسين ان صفية اتت النبي صلى الله عليه وسلم وهو معتكف فلما رجعت مشى معها فابصره رجل من الانصار فلما ابصره دعاه فقال تعال هي صفية وربما قال سفيان هذه صفية فان الشيطان يجري من ابن ادم مجرى الدم قلت لسفين اتته ليلا قال وهل هو الا ليل ؛

باب ۱۲۶۹ من خرج من اعتكافه عند الصبح ؛

۱۹۰۳ - حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفين عن ابن جريج عن سليمان الاحول خال ابن ابي نجيح عن ابي سلمة عن ابي سعيد ح قال سفين وحدثنا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي سعيد قال واظن ان ابن ابي لبيد حدثنا عن ابي سلمة عن ابي سعيد قال اعتكفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشر الاوسط فلما كان صبيحة عشرين نقلنا متاعنا فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان اعتكف فليرجع الى معتكفه فاني رايت هذه الليلة ورايتني اسجد في ماء وطين فلما رجع الى معتكفه وهاجت السماء فمطرنا فوالذي بعثه بالحق لقد

وسلم نے ان دونوں کو پکار کر فرمایا، کہ تم دونوں آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے عرض کیا، سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی طرف سے کوئی بدگمانی ہوسکتی ہے، آپ نے فرمایا، شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے، اور مجھے خوف ہوا۔ کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا کردے ؛

کیا اعتکاف کرنیوالا اپنی طرف سے بدگمانی دور کرسکتا ہے ؛

اسمٰعیل بن عبداللہ، برادر اسمٰعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب علی بن حسین، صفیہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، ح علی بن عبداللہ، سفیان، زہری علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت صفیہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، حالانکہ آپ اعتکاف میں، تھے، جب وہ واپس ہوئی، تو آپ ان کے ساتھ چلے، آپکو ایک انصاری مرد نے دیکھا، جب آپ نے اس کو دیکھا، تو اس کو آواز دی، اور فرمایا کہ یہاں آؤ، وہ صفیہؓ ہیں (اور کبھی ھی صفیۃ کے بجائے ھذہ صفیۃ سفیان نے بیان کیا) شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے علی کا بیان ہے، میں نے سفیان سے پوچھا، وہ آپ کے پاس رات کو آئی تھیں۔ انہوں نے کہا رات ہی کا وقت تھا ؛

اس شخص کا بیان، جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر آئے ؛

عبدالرحمٰن، سفیان، ابن جریج، سلیمان احول ابن ابی نجیح کے ماموں ابوسلمہ، ابوسعید سے روایت ہے ح سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن عمرو نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میرا گمان ہے ابن ابی لبید نے ہم سے بواسطہ ابوسلمہ، ابوسعید روایت کیا ابوسعید نے بیان کیا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، جب بیسویں کی صبح ہوئی، تو ہم نے اپنا سامان منتقل کیا ہمارے پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور فرمایا کہ جو اعتکاف میں تھا وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں لوٹ جائے، میں نے (خواب میں) یہ رات (یعنی شب قدر) دیکھی ہے، اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں جب اپنے اعتکاف کی جگہ پر واپس ہوئے، تو آسمان ابر آلود ہوگیا، اور بارش ہوئی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے، آسمان اس دن

هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

بَابُ ۱۲۷۰ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ۔

۱۹۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا الْبِرُّ انْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

بَابُ ۱۲۷۱ مَنْ لَّمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا اِذَا اعْتَكَفَ

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكِفْ لَيْلَةً۔

بَابُ ۱۲۷۲ اِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ اَسْلَمَ۔

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

کے آخری حصے میں ابر آلود ہوا، اور مسجد پرانی (یعنی کھجور کی چھت تھی، میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان۔

محمد، محمد بن فضیل بن غزوان، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمٰن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف کرتے تھے۔ اور جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اس جگہ چلے جاتے، جہاں پر آپ کو اعتکاف کرنا ہوتا، حضرت عائشہؓ نے آپ سے اعتکاف کی اجازت چاہی، تو آپ نے اجازت دیدی، انہوں نے وہاں پر ایک خیمہ نصب کر لیا، حضرت صفیہؓ نے جب یہ بات سنی، تو انہوں نے بھی ایک خیمہ نصب کر لیا، حضرت زینب کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ نصب کر لیا جب رسول اللہ صلعم صبح کی نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ نے چار خیمے دیکھے، اور فرمایا کہ یہ کیا ہے آپ سے ان کی حالت بیان کی گئی، تو آپ نے فرمایا، ان کو اس پر نیکی نے آمادہ نہیں کیا، انکو اکھاڑ پھینکو، اب میں انکو نہ دیکھوں، چنانچہ وہ خیمے ہٹا دیئے گئے اور رمضان میں اعتکاف نہیں کیا، یہانتک کہ شوال کے آخری عشرے میں آپ نے

ان لوگوں کا بیان جنہوں نے اعتکاف کرنیوالے پر روزہ ضروری نہیں سمجھا

اسمٰعیل بن عبد اللہ، برادر اسمٰعیل، سلیمان، عبید اللہ بن عمر، نافع، عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی، کہ خانہ کعبہ میں ایک رات اعتکاف کر دوں گا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اپنی نذر پوری کر دو، چنانچہ انہوں نے رات کو اعتکاف کیا۔

اگر کوئی شخص جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے۔

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی، کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے، راوی کا بیان ہے، کہ میرا گمان ہے، کہ رات کا لفظ بھی فرمایا تھا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۱۲۷۳ الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان

۱۹۰۷ حدثنا عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا ابو بکر عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما۔

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنے کا بیان۔

عبداللہ بن ابی شیبہ، ابو بکر، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا، جس میں آپ کی وفات ہوئی، تو بیس دن اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴ من اراد ان یعتکف ثم بدا لہ ان یخرج

۱۹۰۸ حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن اخبرنا عبد اللہ اخبرنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن سعید قال حدثتنی عمرۃ بنت عبد الرحمن عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فاستاذنتہ عائشۃ فاذن لہا وسالت حفصۃ عائشۃ ان تستاذن لہا ففعلت فلما رات ذلک زینب ابنۃ جحش امرت ببناء فبنی لہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی انصرف الی بنائہ فبصر بالابنیۃ فقال ما ہذا قالوا بناء عائشۃ وحفصۃ وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلبر اردن بہذا ما انا بمعتکف فرجع فلما افطر اعتکف عشرا من شوال۔

اگر کوئی شخص اعتکاف کرے، اور اسے مناسب معلوم ہو کہ اعتکاف سے باہر ہو جائے۔

محمد بن مقاتل، ابو الحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحیی بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن، عائشہ رض سے روایت کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا تذکرہ کیا، تو آپ سے حضرت عائشہ رض نے (اعتکاف کی) اجازت چاہی آپ نے انہیں اجازت دیدی، اور حضرت حفصہ رض نے حضرت عائشہ رض سے درخواست کی، کہ ان کیلئے بھی اجازت چاہیں، عائشہ نے ان کیلئے بھی اجازت چاہی اور انہیں بھی اجازت مل گئی، زینب بنت جحش نے جب یہ ماجرا دیکھا، تو انہوں نے بھی ایک خیمہ قائم کرنیکا حکم دیا، چنانچہ ان کیلئے بھی خیمہ قائم کیا گیا، حضرت عائشہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو لئے، تو اپنے خیمہ کی طرف چلے۔ آپ کی نظر چند خیموں پر پڑی، تو دریافت کیا یہ کیا ہے، لوگوں نے بتایا، عائشہ حفصہ اور زینب رض کے خیمے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا، کہ انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ نہیں کیا، میں اعتکاف میں نہیں رہونگا، چنانچہ آپ لوٹ گئے جب روزے ختم ہوئے، تو شوال کے ایک عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۵ المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل

۱۹۰۹ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ہشام اخبرنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا کانت ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی حائض وہو معتکف فی المسجد وہی فی حجرتہا یناولہا راسہ۔

معتکف اگر اپنا سر غسل کے لئے گھر میں داخل کرے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں، جب کہ آپ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوتے کنگھی کرتی تھیں، حالانکہ حائضہ ہوتیں، اور اپنے حجرے میں ہوتی، آپ اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

وقول الله عز وجل واحل الله البيع وحرم الربوا وقوله الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم ؛

باب ۱۲۷ ما جاء في قول الله تعالى فاذا

قضيت الصلوة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون ۝ واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين ۝ وقوله لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم ؛

۱۹۱۰ حدثنا ابو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال انكم تقولون ان ابا هريرة يكثر الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقولون ما بال المهاجرين والانصار لا يحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابي هريرة وان اخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وكنت الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني فاشهد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا وكان يشغل اخوتي من الانصار عمل اموالهم وكنت امرأ مسكينا من مساكين الصفة اعي حين ينسون وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث يحدثه انه لن يبسط احد ثوبه حتى اقضي مقالتي هذه ثم يجمع اليه ثوبه الا وعى ما اقول فبسطت نمرة علي حتى اذا قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته جمعتها الى صدري فما نسيت من مقالة رسول الله صلى الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خرید و فروخت کا بیان

اور اللہ بزرگ و برتر کا قول، کہ اللہ نے بیع حلال کی ہے اور سود کو حرام کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول، مگر یہ کہ نقد تجارت ہو، جو تم آپس میں جاری کرتے ہو ؛

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جب نماز پوری ہو جائے، تو زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ، اور جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں، تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ تجارت تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو ؛

ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمن دونوں بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا، تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے، اور تم کہتے ہو، کہ کیا بات ہے، کہ مہاجرین و انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہ کی طرح روایت نہیں کرتے، حال یہ ہے، کہ ہمارے بھائی مہاجرین بازار میں خرید و فروخت میں مصروف رہتے اور میرا پیٹ جب بھرا رہتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا، جب وہ لوگ غائب ہوتے، تو میں حاضر ہوتا، جب وہ لوگ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا، اور ہمارے انصاری بھائیوں کو انکے مالی کاموں سے فرصت نہ ملتی، وہیں کونہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر تھا، میں یاد رکھتا تھا۔ جب وہ بھول جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے، یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کرلوں، پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ لے تو جو بات بھی میں کہوں گا، اسے یاد رہے گی، میں نے اپنی کملی پھیلا دی جو میں اوڑھے ہوئے تھا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے، تو میں نے اسکو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا، اس دن کے بعد سے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ مِنْ شَیْءٍ ۞

۱۹۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ ھَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْھَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَھَا قَالَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ ھَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْہِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَیْہِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ کَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ۞

۱۹۱۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِیْنَۃَ فَاٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًی فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اُقَاسِمُکَ مَالِیْ نِصْفَیْنِ وَاُزَوِّجُکَ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ حَتّٰی اسْتَفْضَلَ اَقِطًا وَسَمْنًا فَاَتٰی بِہٖ اَھْلَ مَنْزِلِہٖ فَمَکَثْنَا یَسِیْرًا اَوْ مَا شَآءَ اللّٰہُ فَجَآءَ وَعَلَیْہِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَۃٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْیَمْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ اِلَیْھَا قَالَ نَوَاۃً مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ۞

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ عُکَاظُ وَمَجَنَّۃُ وَ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہ بھولا ۞

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، جب، عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا، کہ جب ہم مدینہ آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کر دیا، سعد بن ربیع نے کہا، کہ میں انصار میں زیادہ مالدار ہوں، اس لئے میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیتا ہوں، اور دیکھ لو میری جو بیوی تمہیں پسند آئے، میں اسکو تمہارے لئے چھوڑ دوں، جب وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لو، عبدالرحمٰن نے کہا، کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں یہاں کوئی بازار بھی ہے، جہاں تجارت ہوتی ہو، انہوں نے کہا، قینقاع کا بازار ہے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن وہاں گئے اور پنیر وگھی لے کر آئے، پھر برابر صبح کو جانے لگے، کچھ ہی دن گذرے تھے، کہ عبدالرحمٰن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا، رسول اللہ صلعم نے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ نے پوچھا کس سے؟ کہا ایک انصاری عورت سے آپ نے پوچھا، مہر کتنا دیا، کہا گٹھلی کے برابر سونا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو ۞

احمد بن یونس، زہیر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ پہنچے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، اور سعد مالدار تھے اس لئے عبدالرحمٰن سے کہا، میں اپنا آدھا مال بانٹ کر تم کو دیدیتا ہوں، اور میں تمہارا نکاح کر دیتا ہوں، انہوں نے کہا اللہ تمہاری بیویوں اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھ کو بازار کا پتہ بتا دو، بازار سے واپس نہ ہوئے، جبتک کہ پنیر اور گھی نہ بچا لیا، اور اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے کر آئے، کچھ ہی دن گذرے ہونگے کہ وہ ایک دن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا، ان سے نبی صلعم نے فرمایا کہ کیا بات ہے، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے پوچھا، اسے مہر کتنا دیا ہے، کہا ایک گٹھلی کے برابر سونا (نواۃ من ذھب کہا، یا وزن نواۃ من ذھب کہا، آپ نے فرمایا، ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی ہو ۞

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز کے بازار جاہلیت کے زمانہ میں تھے، جب اسلام کا زمانہ آیا

ذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ ۔

تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں تجارت کو برا سمجھا، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم پر کوئی حرج نہیں، اس بات میں کہ اپنے رب کا فضل حج کے زمانہ میں تلاش کرو، ابن عباسؓ کی قرأت میں یہی ہے ۔

بَابُ ۱۲۷۷ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ ۔

حلال ظاہر ہے، اور حرام ظاہر ہے، اور ان دونوں کی درمیان مشتبہ چیزیں ہیں ۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍؓ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ ۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، شعبی، نعمان بن بشیرؓ، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، نعمان بن بشیرؓ (تیسری سند) محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی، نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حلال بھی کھلا ہوا ہے، اور حرام بھی ظاہر ہے، اور ان کے درمیان چند امور مشتبہ ہیں، چنانچہ جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا۔ جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو، تو وہ اس کو بھی چھوڑ دے گا۔ جو صاف گناہ ہے، اور جس نے ایسے کام کرنے کی جرأت کی، جس کے گناہ ہونے کا شک ہو، تو وہ کھلے ہوئے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا، اور گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہیں ہیں، جو شخص چراگاہ کے ارد گرد جانور چرائے تو قریب ہے، کہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے ۔

بَابُ ۱۲۷۸ تَفْسِيرِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ ۔

مشتبہات کی تفسیر کا بیان، اور حسان بن ابی سنان نے بیان کیا کہ میں نے پرہیزگاری سے زیادہ آسان کوئی چیز نہیں دیکھی، جو چیز شک کی ہو اسکو چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو، جس میں شک نہیں ہے ۔

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ

محمد بن کثیر، سفیان، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ کہ ایک سیاہ عورت آئی، اور دعویٰ کیا، کہ اس نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے، عقبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا، تو آپ نے منہ پھیر لیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا، کہ اب تم اس عورت کو کیسے رکھ سکتے ہو، جب کہ اس کے بارے میں اس طرح کی بات کہی جاتی ہے، عقبہ کی بیوی

ابنة ابي اهاب بن التميمي ؛

۱۹۱۶ ـ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت كان عتبة بن ابي وقاص عهد الى اخيه سعد بن ابي وقاص ان ابن وليدة زمعة مني فاقبضه قالت فلما كان عام الفتح اخذه سعد بن ابي وقاص وقال ابن اخي قد عهد الي فيه فقام عبد بن زمعة فقال اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه فتساوقا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ابن اخي كان قد عهد الي فيه فقال عبد بن زمعة اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم احتجبي لما راى من شبهه بعتبة فما راها حتى لقي الله ؛

۱۹۱۷ ـ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة قال اخبرني عبد الله ابن ابي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحده فكل واذا اصاب بعرضه فقتل فلا تاكل فانه وقيذ قلت يا رسول الله ارسل كلبي واسمي فاجد معه على الصيد كلبا اخر لم اسم عليه ولا ادري ايهما اخذ قال لا تاكل انما سميت على كلبك ولم تسم على الاخر ؛

باب ۱۲۷۹ ما يتنزه من الشبهات ؛

۱۹۱۸ ـ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن منصور عن طلحة عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة مسقوطة فقال لولا ان تكون صدقة لاكلتها وقال همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجد تمرة ساقطة على فراشي ؛

باب ۱۲۸۰ من لم ير الوساوس ونحوها

ابو اہاب تمیمی کی بیٹی تھیں ؛

یحییٰ بن قزعہ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی، کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے اس لئے اس پر قبضہ کرلینا، عائشہ رضؓ کا بیان ہے۔ کہ جس سال مکہ فتح ہوا، اس کو سعد بن ابی وقاص نے لے لیا، اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی، عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے، اور کہا، کہ میرا بھائی ہے، اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا۔ دونوں اپنا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی، عبد بن زمعہ نے عرض کیا، میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اسکے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ لڑکا تجھ کو ملیگا پھر نبی صلعم نے فرمایا لڑکا اسی کا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہوا، اور زانی کیلئے پتھر ہے پھر سودہ بنت زمعہ زوجہ نبی صلعم سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو، اس لئے کہ اس میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی ہے، اس لڑکے نے حضرت سودہ کو مرتے دم تک نہیں دیکھا۔

ابو الولید، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہ میں نے نبی صلعم سے تیر کے شکار کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی نوک کی طرف سے لگے، تو اس کو کھاؤ، اور جب اس کی چوڑائی سے اس کو صدمہ پہنچے، تو نہ کھاؤ، وہ مردار ہے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، اور بسم اللہ کہتا ہوں، پھر اسکے ساتھ شکار پر ایک دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی اور میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس نے پکڑا آپ نے فرمایا کہ مت کھاؤ اس لئے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی ہے، دوسرے پر نہیں کہی ہے ؛

شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنے کا بیان ؛

قبیصہ، سفیان، منصور، طلحہ، حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے، آپ نے فرمایا، اگر اس کے متعلق صدقہ کا شبہ نہ ہوتا، تو میں اسے کھالیتا، اور ہمام نے ابو ہریرہ رضؓ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں ؛

ان لوگوں کا بیان، جنہوں نے وسوسے وغیرہ کو شبہ

مِنَ الْمُشْتَبِهَاتِ ؛

کی چیز نہیں سمجھا ؛

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ ؛

ابو نعیم ابن عیینہ، زہری، عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید مازنی) سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کے متعلق شکایت کی گئی، کہ وہ نماز میں کچھ (وسوسہ) پاتا ہے، کیا وہ نماز کو توڑ دے آپ نے فرمایا نہیں، جب تک کہ وہ آواز نہ سن لے، یا بو نہ پائے، اور ابن حفصہ نے بواسطہ زہری نقل کیا، کہ وضو اسی صورت میں واجب ہے جب تو بو پائے، یا آواز سنے ؛

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ ؛

احمد بن مقدام عجلی، محمد بن عبدالرحمن طفاوی، ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ایک جماعت ہمارے پاس گوشت لیکر آتی ہے، ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا یا نہیں (یعنی بسم اللہ کہی ہے یا نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو ؛

باب ۱۲۸۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ؛

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں، تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں ؛

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ؛

طلق بن غنام، زائدہ، حصین، سالم، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار جب کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، شام سے اونٹوں کا ایک قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا، لوگ اسکی طرف متوجہ ہو گئے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے، تو یہ آیت نازل ہوئی، کہ جب لوگ کھیل یا تجارت کی چیز کو دیکھتے ہیں، تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں ؛

باب ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ ؛

اس شخص کا بیان، کہ جس کو کچھ پرواہ نہ ہو، کہ کہاں سے مال حاصل کیا ہے ؛

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ ؛

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا، جب آدمی اس کی پرواہ نہ کرے گا، کہ حلال یا حرام کس ذریعہ سے اس نے مال حاصل کیا ہے ؛

باب ۱۲۸۳ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِ اللَّهِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ

خشکی میں تجارت کرنیکا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی، اور قتادہ نے

كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ ۔

کہا کہ لوگ تجارت اور خرید و فروخت کرتے تھے، لیکن جب ان پر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آجاتا، تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں ذکر الٰہی سے غافل نہ کرتی، یہانتک کہ وہ اس کو ادا کر لیتے ۔

۱۹۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ ۔

ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو المنہال سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، میں بیع صرف کرتا تھا، میں نے زید بن ارقم سے پوچھا پوچھا، تو انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے بواسطہ حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار و عامر بن مصعب بیان کیا، کہ ان دونوں نے ابو المنہال کو کہتے ہوئے سنا، کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے صرف کے متعلق پوچھا، تو ان دونوں نے بتایا، کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تجارت کرتے تھے، تو ہم لوگوں نے آپ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا، اگر ہاتھوں ہاتھ ہو، تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے، تو بہتر نہیں ۔

بَابُ ۱۲۸۴ الْخُرُوْجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔

تجارت کے لئے نکلنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ کا فضل تلاش کرو ۔

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ أَبُوْ مُوْسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهُ قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَأْتِيْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوْجَ إِلَى التِّجَارَةِ ۔

محمد بن سلام، مخلد بن یزید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں، کہ ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر بن خطاب سے داخلہ کی اجازت چاہی، انہیں اجازت نہ ملی، شاید حضرت عمرؓ مشغول تھے، اور ابو موسیٰؓ واپس ہو گئے۔ جب حضرت عمرؓ فارغ ہو گئے، تو فرمایا، کہ کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہ سنی تھی، انہیں اجازت دو، تو کہا گیا، کہ وہ واپس چلے گئے حضرت عمرؓ نے انہیں بلوایا۔ تو کہا ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، تم اس پر گواہ پیش کرو گے۔ وہ انصار کی مجلس میں گئے، اور ان لوگوں سے پوچھا، تو ان لوگوں نے کہا، اس کی گواہی تو ہم میں سب سے چھوٹا ابو سعید خدریؓ بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ ابو سعید خدریؓ کو لے کر گئے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پوشیدہ رہا، مجھ کو بازاروں میں خرید و فروخت یعنی تجارت کے لئے نکلنے نے اس حکم سے غافل کر دیا ۔

بَابُ ۱۲۸۵ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ

سمندر میں تجارت کرنے کا بیان، اور مطر نے کہا، کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اور قرآن میں جو بیان کیا ہے، وہ بالکل ٹھیک

ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ مِنَ الرِّيحِ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ۔

ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی، کہ تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ پانی کو چیرتی ہیں، اور مجاہد نے کہا کہ کشتیاں ہوا کو پھاڑتی ہیں، اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں، جو بڑی ہوں، اور لیث نے کہا۔ کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بہ واسطہ عبدالرحمٰن بن ہرمز حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا۔ جو دریا کے سفر کو نکلا، اور اپنی ضرورت پوری کی، اور پوری حدیث بیان کی (اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی)۔

باب ۱۲۸۶ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ ۔

(اللہ تعالیٰ کا قول، اور جب تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے، تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی، اور قتادہ نے کہا کہ لوگ تجارت کرتے تھے، لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کی ادائیگی کا وقت آجاتا، تو انہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے غافل نہ کرتی، یہاں تک کہ وہ اس حق کو ادا کر لیتے۔

۱۹۲۵ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۔

محمد، محمد بن فضیل، حصین، سالم بن ابی الجعد، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ اونٹ کا ایک قافلہ آیا، اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے، سوا بارہ آدمیوں کے سب لوگ اس کی طرف دوڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ جب وہ تجارت یا کھیل کی چیز دیکھتے ہیں، تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں، اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

باب ۱۲۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو۔

۱۹۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر کا اناج خیرات کرے، بشرطیکہ گھر کو نقصان پہنچانے کی نیت نہ ہو، تو اس عورت کو اس کا اجر ملے گا، اس لئے کہ اس نے خرچ کیا، اور اس کے شوہر کو بھی اجر ملے گا اس لئے کہ اس نے کمایا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا ایک دوسرے کے اس کو کچھ بھی کم نہ کرے گا۔

١٩٢٧ - حدثني يحيى بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من غير أمره فله نصف أجره ؛

باب ١٢٨٨ من أحب البسط في الرزق ؛

١٩٢٨ - حدثنا محمد بن أبي يعقوب الكرماني حدثنا حسان حدثنا يونس حدثنا محمد هو الزهري عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره أن يبسط له رزقه أو ينسأ له في أثره فليصل رحمه ؛

باب ١٢٨٩ شرى النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة

١٩٢٩ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال ذكرنا عند إبراهيم الرهن في السلم فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى طعاما من يهودي إلى أجل ورهنه درعا من حديد ؛

١٩٣٠ - حدثنا مسلم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس ح وحدثني محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا أسباط أبو اليسع البصري حدثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن أنس أنه مشى إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة عند يهودي وأخذ منه شعيرا لأهله ولقد سمعته يقول ما أمسى عند آل محمد صلى الله عليه وسلم صاع بر ولا صاع حب وإن عنده لتسع نسوة ؛

باب ١٢٩٠ كسب الرجل وعمله بيده ؛

١٩٣١ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال

یحیی بن جعفر، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ جب عورت اپنے شوہر کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خیرات کرے، تو اس کو شوہر سے آدھا اجر ملے گا ؛

اس شخص کا بیان، جو رزق میں وسعت چاہے ؛

محمد بن ابی یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، کہ جس شخص کو پسند ہو، کہ اس کے رزق میں وسعت ہو، یا اس کی عمر دراز ہو، تو صلہ رحم کرے (قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے) ؛

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادھار خریدنے کا بیان ؛

معلی بن اسد، عبد الواحد، اعمش بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن کرنے کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا، کہ مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ رض بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت مقرر کرکے اناج خریدا، اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی ؛

مسلم، ہشام، قتادہ، انس رض ح، محمد بن عبد اللہ بن حوشب اسباط ابو الیسع بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی لے کر گئے، اور اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے پاس مدینہ میں زرہ گروی رکھ دی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو لئے تھے اور میں نے آپکو فرماتے ہوئے سنا، کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع اناج کسی شام کو نہیں رہا۔ حالانکہ آپ کے پاس نو بیویاں تھیں ؛

آدمی کا کمانا اور اپنے ہاتھ سے محنت کرنے کا بیان ؛

اسمٰعیل بن عبد اللہ ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا، کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رض

حدثنی عروۃ ابن الزبیر ان عائشۃ قالت لما استخلف ابو بکر الصدیق قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنۃ اھلی وشغلت بامر المسلمین فسیاکل ال ابی بکر من ھذا المال ویحترف للمسلمین فیہ،

خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا کہ میرا پیشہ اہل وعیال کی کفالت کے لئے نا کافی نہ تھا اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں تو ابو بکرؓ کی اولاد اس مال سے کھائے گی اور (ابو بکرؓ) مسلمانوں کے لئے اس میں تجارت کریں گے،

۱۹۳۲- حدثنی محمد حدثنا عبد اللہ بن یزید حدثنا سعید قال حدثنی ابو الاسود عن عروۃ قال قالت عائشۃ کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمال انفسھم وکان یکون لھم ارواح فقیل لھم لو اغتسلتم رواہ ھمام عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ

محمد، عبد اللہ بن یزید، سعید، ابو الاسود، عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اپنے ہاتھوں مزدوری کرتے تھے اور ان کے جسم سے بو آتی تھی ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ غسل کر لیتے، ہمام نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اس کو روایت کیا۔

۱۹۳۳- حدثنی ابراھیم بن موسی اخبرنا عیسی عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ،

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، ثور، خالد بن معدان، مقدام رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اس سے بہتر کسی نے کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے، اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے،

۱۹۳۴- حدثنا یحیی بن موسی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ھمام بن منبہ حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان داود علیہ السلام کان لا یاکل الا من عمل یدہ،

یحییٰ بن موسیٰ، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے ہی کھاتے تھے،

۱۹۳۵- حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن ابی عبید مولی عبد الرحمن بن عوف انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یحتطب احدکم حزمۃ علی ظھرہ خیر من ان یسال احدا فیعطیہ او یمنعہ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو عبید (عبد الرحمن بن عوف کے غلام) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر گٹھا لا د کر لائے اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور جس سے سوال کیا گیا ہے، وہ اس کو دے یا نہ دے،

۱۹۳۶- حدثنا یحیی بن موسی حدثنا وکیع حدثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن الزبیر بن العوام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم احبلہ خیر لہ من ان یسال الناس،

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، زبیر بن عوام رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا اپنی رسیوں کو لے کر جانا (کر اس سے لکڑیاں باندھ کر اپنی پیٹھ پر لادے) اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے،

باب ۱۲۹۱ السھولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع ومن طلب حقا فلیطلبہ فی عفاف،

خرید و فروخت میں سہولت اور فیاضی کرنے کا بیان اور جو شخص حق طلب کرے تو سختی سے بچتے ہوئے طلب کرے۔

۱۹۳۶ - حدثنا علی بن عیاش حدثنا ابو غسان محمد بن مطرف قال حدثنی محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رحم الله رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی،

باب ۱۲۹۲ من انظر موسرا،

۱۹۳۷ - حدثنا احمد بن یونس حدثنا زهیر حدثنا منصور ان ربعی بن حراش حدثه ان حذیفة حدثه قال النبی صلی الله علیه وسلم تلقت الملائکة روح رجل ممن کان قبلکم فقالوا اعملت من الخیر شیئا قال کنت آمر فتیانی ان ینظروا ویتجاوزوا عن الموسر قال قال فتجاوزوا عنه وقال ابو مالک عن ربعی کنت ایسر علی الموسر وانظر المعسر وتابعه شعبة عن عبد الملک عن ربعی وقال ابو عوانة عن عبد الملک عن ربعی انظر الموسر واتجاوز عن المعسر وقال نعیم بن ابی هند عن ربعی فاقبل من الموسر واتجاوز عن المعسر

باب ۱۲۹۳ من انظر معسرا،

۱۹۳۸ - حدثنا هشام بن عمار حدثنا یحیی بن حمزة حدثنا الزبیدی عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله انه سمع ابا هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کان تاجر یداین الناس فاذا رای معسرا قال لفتیانه تجاوزوا عنه لعل الله ان یتجاوز عنا فتجاوز الله عنه

باب ۱۲۹۴ اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا

ویذکر عن العداء بن خالد قال کتب لی النبی صلی الله علیه وسلم هذا ما اشتری محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم من العداء بن خالد بیع المسلم المسلم لا داء ولا خبثة ولا غائلة وقال قتادة الغائلة الزنا والسرقة والاباق وقیل لابراهیم ان بعض النخاسین

علی بن عیاش، ابو غسان، محمد بن مطرف، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو فیاض ہے، جب کہ بیچے اور جب کہ خریدے اور جب (اپنے حق کا) تقاضا کرے،

مال دار کو مہلت دینے کا بیان۔

احمد بن یونس، زہیر، منصور، ربعی بن حراش، حذیفہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امت کے ایک شخص کی روح سے فرشتے ملے تو ان فرشتوں نے پوچھا کیا تم نے کوئی نیکی کی ہے اس نے کہا میں اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا تھا کہ مہلت دیں اور مال داروں کو درگذر کریں اگر مہلت مانگیں تو مہلت دیں، فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور ابو مالک نے ربعی سے نقل کیا، ربعی نے بیان کیا کہ میں مال داروں کے ساتھ آسانی برتتا تھا اور محتاجوں کو مہلت دیتا تھا اور شعبہ نے بواسطہ عبد الملک ربعی اس کی متابعت میں روایت کیا اور ابو عوانہ نے بواسطہ عبد الملک ربعی کا قول نقل کیا کہ میں مال داروں کو مہلت دیتا اور تنگدستوں سے درگذر کرتا تھا اور نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے نقل کیا کہ مال داروں کے عذر قبول کرتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا،

تنگدستوں کو مہلت دینے کا بیان،

ہشام بن عمار، یحیی بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کر دو، شاید کہ اللہ تعالی ہم لوگوں کو بھی معاف کر دے چنانچہ اللہ تعالی نے اس کو بھی معاف کر دیا

جب بیچنے والے اور خریدنے والے صاف صاف بیان کر دیں اور کوئی عیب نہ چھپائیں اور دونوں ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں

اور عداء بن خالد سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ لکھ کر دیا کہ یہ تحریر ہے اس بات کی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عداء بن خالد سے فلاں (چیز) خریدی ہے اور یہ مسلمان کے ہاتھ میں مسلمان کی خرید و فروخت کی طرح ہے اس میں نہ کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی برائی اور نہ غائلہ ہے اور قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا، چوری، اور

يُسَمِّي أَرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَبِيعَ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ،

۱۹۳۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا،

بَاب ۱۲۹۵ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ،

۱۹۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ،

بَاب ۱۲۹۶ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

۱۹۴۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ،

بَاب ۱۲۹۷ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ،

بھاگ جاتا ہے اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا کہ بعض دلال خراسان اور سجستان کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (جانور) کل ہی خراسان سے آیا ہے آج ہی سجستان سے آیا ہے ابراہیم نے اس کو بہت برا سمجھا اور عقبہ بن عامر نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لئے ایسے سامان کا بیچنا جائز نہیں جس کے متعلق اسے معلوم ہو کہ اس میں عیب ہے مگر یہ کہ اس کو بیان کر دے،

سلیمان بن حرب، شعبہ، قتادہ، صالح ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث حکیم بن حزام رضہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مالم یتفرقا کہا یا حتی یتفرقا کہا، اگر دونوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولے تو ان دونوں کی بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی،

کھجور ملا کر بیچنے کا بیان،

ابونعیم، شیبان، یحیی، ابوسلمہ، ابوسعید خدری رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو مختلف قسم کی کھجوریں ملتی تھیں ان میں اچھی بری کھجوریں ملی ہوتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے عوض میں بیچتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع (کھجوریں) ایک صاع (کھجور) کے عوض نہ بیچی جائیں اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض بیچا جائے،

ان روایات کا بیان جو گوشت کے بیچنے والے اور قصاب کے متعلق منقول ہیں

عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق، ابن مسعود رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابوشعیب تھی آئے اور اپنے ایک غلام سے جو قصاب تھا کہا کہ میرے لئے کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو میں چاہتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں مجھے آپ کے چہرے سے بھوک کا اثر معلوم ہوا چنانچہ ان لوگوں کو بلایا گیا تو ان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی آ گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص میرے ساتھ آ گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دیدو اور اگر تم چاہتے ہو کہ واپس ہو جائے تو لوٹ جائے انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں،

بیع میں عیب کو چھپانے اور جھوٹ بولنے سے برکت چلی جاتی ہے،

۱۹۴۲ - حدثنا بدل بن المحبر حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا الخليل يحدث عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او قال حتى يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما،

بدل بن محبر، شعبہ، قتادہ، ابو الخلیل، عبد اللہ بن حارث، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے، جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں یا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں،

باب ۱۲۹۸ قول الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تاكلوا الربوا اضعافا مضعفة واتقوا الله لعلكم تفلحون،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اے ایمان والو! سود کئی گناہ کر کے نہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ،

۱۹۴۳ - حدثنا ادم بن ابي اياس حدثنا ابن ابي ذئب حدثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لياتين على الناس زمان لا يبالي المرء بما اخذ المال امن الحلال ام من الحرام،

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آجائے گا کہ لوگ اس کی پرواہ نہ کریں گے کہ حلال یا حرام کس ذریعہ سے مال حاصل کیا ہے،

باب ۱۲۹۹ اكل الربوا وشاهده وكاتبه وقوله تعالى الذين ياكلون الربوا لا يقومون الا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطن من المس ذلك بانهم قالوا انما البيع مثل الربوا واحل الله البيع وحرم الربوا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف وامره الى الله ومن عاد فاولئك اصحب النار هم فيها خلدون،

سود کھانیوالے اس کی گواہی دینے والے اور اس کو لکھنے والے کا بیان اور اللہ کا قول کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر مجبور کر دیا ہو، یہ اس لئے کہ وہ کہتے تھے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے اور اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ سود سے رک گیا تو جو کر گذرا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے باوجود دوبارہ سود لیں تو وہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے،

۱۹۴۴ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت اخر البقرة قرأهن النبي صلى الله عليه وسلم عليهم في المسجد ثم حرم التجارة في الخمر،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق، عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقر کی آخری آیت نازل ہوئی وہ آیتیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا،

۱۹۴۵ - حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا ابو رجاء عن سمرة بن جندب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رايت الليلة رجلين اتياني فاخرجاني الى ارض مقدسة فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات کو دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا کہ میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے چلے وہ دونوں بھی چلے یہاں تک کہ ہم خون کی نہر کے پاس پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے تو وہ شخص جو نہر میں تھا آنے لگا

فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبٰوا،

بَاب ۱۳۰۰ مُوكِلِ الرِّبَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ، وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ،

بَاب ۱۳۰۱ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ،

۱۹۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ،

بَاب ۱۳۰۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ،

۱۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ

جب اس نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو اس نے پتھر مارا جو کنارے پر تھا چنانچہ وہیں لوٹ گیا جہاں پہلے تھا اور جب بھی وہ نکلنا چاہتا تو وہ اس کو پتھر سے مارتا اور اس کو وہیں واپس کر دیتا جہاں وہ پہلے تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو اس شخص نے جواب دیا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا ہے وہ سود کھانے والا ہے،

سود کھانے والے کے گناہ کا بیان بدلیل ارشادِ خداوندی کہ اے

ایمان والو اللہ سے ڈرو اور تم چھوڑ دو جو سود باقی رہ گیا ہے اگر تم ایمان والے ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے اعلانِ جنگ کرو اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہارے لئے تمہارا اصلی مال ہے نہ تم کسی کو ستاؤ اور نہ تم ستائے جاؤ اور اگر کوئی تنگدست ہو تو خوشحالی کے وقت تک مہلت دو اور معاف کر دینا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر ایک کو پورا بدلہ دیا جائے گا اس کا جو اس نے کیا ہے اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی،

ابوالولید، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا انہوں نے اس کے اوزار توڑ ڈالے میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ نبی صلعم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور داغ لگانے والے اور لگوانے والے اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت کی ہے،

اللہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا،

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قسم سے مال بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے،

بیع میں قسم کھانے کی کراہت کا بیان،

عمرو بن محمد، ہشیم، عوام، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا اور خدا کی قسم کھانے لگا کہ اس کی قیمت اس قدر مل رہی ہے حالانکہ اتنی قیمت نہ ملتی تھی قسم سے مقصد تھا کہ مسلمانوں میں سے ایک کو اس میں پھنسا کر دھوکہ دے، چنانچہ یہ آیت اتری کہ بیشک جو لوگ اللہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت مول لیتے ہیں

باب ۱۳۰۳ مَا قِیْلَ فِی الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاؤسٌ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا قَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِقَیْنِھِمْ وَبُیُوْتِھِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ،

سنار کے پیشہ کے متعلق جو روایتیں آئی ہیں اور طاؤس نے ابن عباس رض سے روایت کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حرم کی گھانس کاٹی جائے اور عباس رض نے عرض کیا سوا اذخر کے (اس کی اجازت فرمایئے، اس لئے کہ وہ سناروں اور لوگوں کے گھروں میں کام آتی ہے آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے،

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَتْ لِیْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِیْبِیْ مِنَ الْمَغْنَمِ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِیَ بِفَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ اَنْ یَّرْتَحِلَ مَعِیَ فَنَاْتِیَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِیْعَہٗ مِنَ الصَّوَّاغِیْنَ وَاَسْتَعِیْنَ بِہٖ فِیْ وَلِیْمَۃِ عُرْسِیْ،

عبدان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن علی رض نے ان سے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مجھ کو ایک اونٹ حصے میں ملا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ مجھ کو خمس میں سے دے دیا تھا تو جب میں نے ارادہ کیا کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رخصتی کرا کر لاؤں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم لوگ اذخر لے آئیں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو سناروں کے پاس بیچ کر اپنی شادی کے ولیمہ میں اس سے مدد لوں،

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا حَلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُلْتَقَطُ لُقَطَتُھَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِکْرِمَۃُ ھَلْ تَدْرِیْ مَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا ھُوَ اَنْ تُنَحِّیَہٗ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَکَانَہٗ قَالَ عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

اسحاق، خالد بن عبداللہ، خالد، عکرمہ، ابن عباس رض سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اور مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوا اور میرے لئے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال کیا گیا وہاں کی گھانس اکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ وہاں کی کوئی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اس شخص کے لئے (جائز ہے) جو اس کی تشہیر کرے اور عباس رض بن عبدالمطلب نے عرض کیا کہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھت کے لئے اذخر کی اجازت دے دیجئے تو آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے عکرمہ نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے شکار کا بھگانا کیا ہے اس کے شکار کا بھگانا یہ ہے کہ تم اس کو سایہ سے ہٹاؤ اور اس کی جگہ لو عبدالوہاب نے خالد رض سے روایت کیا کہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لئے اس کی اجازت دیدیجئے،

باب ۱۳۰۴ ذِکْرُ الْقَیْنِ وَالْحَدَّادِ،

لوہاروں کا بیان

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَکَانَ لِیْ عَلَی الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَیْنٌ فَاَتَیْتُہٗ اَتَقَاضَاہُ قَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ

محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، مسروق، خباب رض سے روایت ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اس نے کہا میں تمہیں نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو میں نے جواب دیا میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعا

بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا،

تجھ کو موت دے پھر تجھ کو اٹھائے اس نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو یہاں تک کہ میں مرجاؤں اور پھر اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد دیجائے تو تیرا قرض ادا کردوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ البتہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا کیا اس نے غیب کی اطلاع پائی ہے یا اللہ سے عہد لے رکھا ہے،

بَابٌ ۱۳۰۵ ذِكْرُ الْخَيَّاطِ،

درزی کا بیان،

۱۹۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے سنا، کہ ایک درزی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت میں گیا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت لاکر رکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے چاروں طرف سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں اسی دن سے برابر کدو پسند کرنے لگا،

بَابٌ ۱۳۰۶ ذِكْرُ النَّسَّاجِ،

جولاہے کا بیان،

۱۹۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ،

یحییٰ بن بکیر، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک بردہ لے کر آئی، سہل نے کہا تم جانتے ہو بردہ کیا ہے، جواب دیا گیا ہاں ایک چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوتے ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں نبی صلعم نے اس کو لے لیا اور اس وقت آپ کو ضرورت بھی تھی آپ نے اس کو لے لیا پھر ہمارے پاس آئے وہ چادر آپ کی تہ بند تھی جماعت میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر ہمیں عنایت کردیں تو آپ نے فرمایا اچھا نبی صلعم اس مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے پھر اندر گئے اور اس چادر کو تہ کرکے اس کے پاس بھیج دیا لوگوں نے اس سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا کہ تو نے چادر مانگ لی حالانکہ تو جانتا ہے کہ آپ کسی سائل کو رد نہیں کرتے اس نے جواب دیا کہ بخدا میں نے صرف اس لئے مانگا کہ جب میں مرجاؤں تو میرا کفن ہو سہل کا بیان ہے کہ وہی چادر اس کا کفن ہوئی،

بَابٌ ۱۳۰۷ النَّجَّارِ،

بڑھئی کا بیان

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهَا،

قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس منبر کے متعلق دریافت کرنے کے لئے گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کو جس کا نام سہل نے لیا تھا کہلا بھیجا کہ اپنے بڑھئی لڑکے کو حکم دے کہ چند لکڑیاں بنا دے جن پر میں بیٹھوں جب لوگوں سے بات کروں اس عورت نے اس لڑکے کو حکم دیا کہ غابہ کے جھاؤ کا منبر بنا دے چنانچہ وہ تیار کر کے لایا گیا تو اس عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیا آپ نے اس کا حکم دیا تو وہ رکھا گیا اور آپ اس پر بیٹھے،

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ،

خلاد بن یحییٰ، عبد الواحد بن ایمن اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھیں میرا ایک لڑکا بڑھئی ہے، آپ نے فرمایا اگر تیری خواہش ہے (تو بنوا دے) آپ کے لئے ممبر تیار کیا گیا جب جمعہ کا دن آیا تو نبی صلعم اس پر بیٹھے جو بنایا گیا تھا، کھجور کا وہ تنہ چیخنے لگا جس پر آپ خطبہ پڑھتے تھے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اترے، اس کو پکڑا اور اپنے سینے سے چمٹا لیا وہ تنہ اس چھوٹے بچہ کی طرح رونے لگا جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ ٹھہر گیا آپ نے فرمایا کہ یہ لکڑی اس بنا پر روئی کہ اس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا اس کو سنتی تھی،

بَابُ ۱۳۰۸ شِرَى الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا،

ضرورت کی چیزیں خود خریدنے کا بیان اور ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا اور عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ ایک مشرک بکریاں لیکر آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی اور جابرؓ سے ایک اونٹ خریدا،

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ،

یوسف بن عیسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرہ گروی رکھ دی

بَابُ ۱۳۰۹ شِرَى الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا

چوپایوں اور گدھوں کے خریدنے کا بیان اور جب کوئی شخص جانور

اشْتَرٰى دَآبَّةً أَوْجَمَلًا وَّهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ يَعْنِيْ جَمَلًا صَعْبًا ؏

یا اونٹ خریدلے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ ہوگا اور ابن عمر رضی نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی سے فرمایا اس کو یعنی سرکش اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دے،

۱۹۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَأَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهٗ أَكُفُّهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِيْ أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِأُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُّهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَّزِنَ لَهٗ أُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِيْ فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا قُلْتُ الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ ؏

محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبید اللہ، وہب بن کیسان، جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں تھا میرے اونٹ نے دیر کی اور تھک گیا تو میرے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جابر رضی میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے پوچھا کیا بات ہے میں نے کہا اونٹ دیر میں چلا اور تھک گیا لہٰذا میں پیچھے رہ گیا آپ اترے اور اس کو ڈنڈے سے مارا پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا تو اسکی تیز روی کے باعث میں اس کو رسول اللہ صلعم کے برابر پہونچنے سے روکنے لگا آپ نے پوچھا کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا باکرہ سے یا ثیبہ سے میں نے کہا ثیبہ سے آپ نے فرمایا کنواری عورت سے کیوں نہیں کیا کہ تو اس کے ساتھ کھیلتا اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی میں نے کہا میری چند بہنیں ہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کر دوں جو ان کو جمع کرے اور ان کو کنگھی کرے اور ان کی نگرانی کرے آپ نے فرمایا اب تم پہونچنے والے ہو جب پہونچ جاؤ تو ہوشیاری سے کام لو پھر فرمایا کہ اپنا اونٹ بیچتا ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے اس کو مجھ سے ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا رسول اللہ صلعم مجھ سے پہلے پہونچ گئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہونچا ہم مسجد کے دروازے کے پاس پہونچے تو میں نے نبی صلعم کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم اب آئے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اپنا اونٹ چھوڑ دے اور اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے میں مسجد میں گیا اور نماز پڑھی آپ نے بلال رضی کو حکم دیا کہ میرے لئے ایک اوقیہ چاندی تول دیں تو بلال رضی نے جھکتی ہوئی چاندی تول دی میں پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جابر کو بلا لاؤ میں نے اپنے جی میں کہا کہ اب وہ اونٹ مجھ کو واپس کر دیں گے اور اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز میرے نزدیک نہ تھی آپ نے فرمایا اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی لے لو،

بَابٌ ۱۳ الْأَسْوَاقِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ ؏

ان بازاروں کا بیان جو جاہلیت کے زمانہ میں تھے اور اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ وہاں خرید و فروخت کرتے،

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوْا

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں کہ مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ میں بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں خرید و فروخت کو گناہ سمجھا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارے

مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔

باب ۱۳۱ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الْأَجْرَبِ

الْهَائِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا۔

باب ۱۳۲ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ۔

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَعْنِي الدِّرْعَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

باب ۱۳۳ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا

لئے حج کے زمانہ میں خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہیں حضرت ابن عباسؓ کی قرأت میں یہی ہے،

جس اونٹ کو استسقاء کا مرض ہوگیا ہو یا خارشی اونٹ کی خرید و فروخت کا بیان، ہائم کے معنی ہیں ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف کرنے والا،

علی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک شخص تھا جس کا نام نواس تھا اور اس کے پاس اونٹ تھا جس کو استسقاء کا مرض تھا ابن عمرؓ گئے اور اس کے ایک شریک سے وہ اونٹ خرید لیا چنانچہ اس کے پاس اس کا شریک آیا اور کہا کہ ہم وہ اونٹ بیچ آئے اس نے پوچھا کس کے ہاتھ بیچا اس نے کہا فلاں فلاں شکل و صورت کے ایک شیخ کے ہاتھ بیچا ہے اس نے کہا تیری خرابی ہو بخدا وہ تو ابن عمرؓ تھے پھر وہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے شریک نے آپ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا ہے جس کو استسقاء کا مرض ہے اور اس نے آپ کو بتایا نہیں، انہوں نے کہا اس کو ہانک کر لے جا تو جب وہ ہانک کر جانے لگا تو انہوں نے کہا اس کو چھوڑ دے ہم رسول اللہ صلعم کے اس فیصلہ پر راضی ہیں کہ لا عدوی (یعنی چھوت کوئی چیز نہیں)، اور سفیان نے عمرو سے سنا ہے،

فتنہ و فساد وغیرہ کے زمانہ میں ہتھیاروں کے بیچنے کا بیان اور عمران بن حصین نے فتنہ کے زمانہ میں اس کے بیچنے کو مکروہ سمجھا،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، یحیی بن سعید، ابن افلح، ابو محمد (ابو قتادہ کے غلام)، ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے سال نکلے آپ نے ایک زرہ عطا کی میں نے اس کو بیچ دیا اور میں نے اس کی قیمت کے بدلے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور وہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا،

عطار کا اور مشک بیچنے کا بیان،

موسی بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابی موسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے، جیسے مشک والا اور لوہاروں کی بھٹی تو مشک والے کے پاس سے تم بغیر فائدے کے واپس نہ ہوگے، یا تو اسے خریدو گے یا اس کی بو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تیرے جسم کو یا تیرے کپڑے کو جلا دے گی اور تم اس کی

خَبِيْثَةٌ ❊

بدبو سونگھو گے،

بَاب ۱۳۱۴ ذِكْرِ الْحَجَّامِ ❊

پچھنے لگانے والے کا بیان

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُّخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ ❊

عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تو آپ نے ان کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور ان کے عمال کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کردیں،

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَّمْ يُعْطِهِ ❊

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد (حذاء)، عکرمہ، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے تھے اس کو مزدوری دی اور اگر حرام ہوتا تو اسے مزدوری نہ دیتے،

بَاب ۱۳۱۵ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ❊

ان چیزوں کی تجارت کا بیان جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے،

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعَهَا ❊

آدم، شعبہ، ابوبکر بن حفص، سالم بن عبداللہ بن عمر رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا بھیجا آپؐ نے حضرت عمرؓ کو پہنے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا تھا اس کو وہی شخص پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں میں نے تو صرف اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو بیچکر فائدہ اٹھاؤ،

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اندر نہیں گئے میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں توبہ کرتی ہوں میں نے کونسا قصور کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں

لا تدخلہ الملائکۃ ۔

ہوتی ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے،

باب ۱۳۱۶ صاحب السلعۃ احق بالسوم ۔

مال کا مالک قیمت بیان کرنے کا زیادہ مستحق ہے،

۱۹۶۶۔ حدثنا موسٰی بن اسمٰعیل حدثنا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم وفیہ خرب ونخل ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالوارث، ابوالتیاح، انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی نجار تم اپنے باغ کی قیمت مجھے بتاؤ، اور اس میں کچھ غیر آباد تھا اور کچھ حصہ میں کھجور تھے ،

باب ۱۳۱۷ کم یجوز الخیار ۔

کب تک بیع کے فسخ کرنے کا اختیار ہے،

۱۹۶۷۔ حدثنا صدقۃ اخبرنا عبد الوھاب قال سمعت یحیی بن سعید قال سمعت نافعا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المتبایعین بالخیار فی بیعھما ما لم یتفرقا او یکون البیع خیارا قال نافع وکان ابن عمر اذا اشتری شیئا یعجبہ فارق صاحبہ ۔

صدقہ، عبدالوہاب، یحییٰ، نافع، ابن عمر رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کو بیع میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رض کو جب کوئی چیز پسند ہوتی تو بیچنے والے سے جدا ہو جاتے،

۱۹۶۸۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا ھمام عن قتادۃ عن ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا وزاد احمد حدثنا بھز قال قال ھمام فذکرت ذلک لابی التیاح فقال کنت مع ابی الخلیل لما حدثہ عبد اللہ بن الحارث بھذا الحدیث ۔

حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حکیم بن حزام نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں اور احمد نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے بہز نے ہمام کا قول نقل کیا کہ میں نے اس کو ابوالتیاح سے بیان کیا تو کہا کہ میں ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب ان سے عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی،

باب ۱۳۱۸ اذا لم یوقت فی الخیار ھل یجوز البیع

اگر اختیار کی تعین نہ کرے تو کیا بیع جائز ہے،

۱۹۶۹۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یقول احدھما لصاحبہ اختر وربما قال او یکون بیع خیار ۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے کہ تجھے اختیار ہے اور کبھی یوں فرمایا کہ بیع خیار ہو

باب ۱۳۱۹ البیعان بالخیار ما لم یتفرقا وبہ قال ابن عمر وشریح والشعبی وطاؤس وابن ابی ملیکۃ ۔

بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں، ابن عمر رض، شریح، شعبی، طاؤس اور ابن ابی ملیکہ اسی کے قائل ہیں،

۱۹۷۰۔ حدثنی اسحاق اخبرنا حبان حدثنا شعبۃ قال قتادۃ اخبرنی عن صالح ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث قال سمعت حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ

اسحاق، حبان، شعبہ، قتادہ، صالح، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث حکیم بن حزام، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ؛

اگر دونوں سچے ہوں اور صاف صاف دونوں بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں جھوٹے ہیں تو ان دونوں کی بیع کی برکت جاتی رہے گی ،

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ؛

عبداللہ بن یوسف ، مالک ، نافع ، حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری ہر دو کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں مگر یہ کہ اختیار کی بیع ہو ،

بَابٌ ۱۳۲ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ؛

جب (بائع اور مشتری میں سے) ایک دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے تو بیع پوری ہو گئی ،

۱۹۷۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ؛

قتیبہ ، لیث ، نافع ، ابن عمر رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب دو آدمی خرید و فروخت کا معاملہ کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں یکجا ہوں اور جدا نہ ہو جائیں یا ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور اس شرط پر بیع کا معاملہ کر لیا تو بیع واجب ہو گئی اور اگر بیع کرنے کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ان میں کسی نے بیع کا انکار نہ کیا تو بیع ہو گئی ،

بَابٌ ۱۳۳ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ ؛

اگر بائع کے لئے اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہے ،

۱۹۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ؛

محمد بن یوسف ، سفیان ، عبداللہ بن دینار ، حضرت ابن عمر رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کے درمیان کوئی بیع نہیں ہوتی جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں خیار ہو ،

۱۹۷۴- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا

اسحاق ، حبان ، ہمام ، قتادہ ، ابوالخلیل ، عبداللہ بن حارث ، حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں ہمام نے کہا کہ میں نے اپنی کتاب میں اس طرح پایا کہ تین بار اختیار کرے اگر دونوں سچے ہیں اور صاف صاف بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں جھوٹے ہیں اور عیب کو چھپایا تو ممکن ہے کہ کچھ نفع ہو جائے ، لیکن ان دونوں کی برکت جاتی رہے گی ، اور حبان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے ابوالتیاح کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن حارث سے سنا انہوں نے

الحدیث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۳۲۲ اذا اشتری شیئا فوهب من ساعته

قبل ان یتفرقا ولم ینکر البائع علی المشتری او اشتری عبدا فاعتقه وقال طاؤس فیمن یشتری السلعة علی الرضا ثم باعها وجبت له والربح له وقال الحمیدی حدثنا سفین حدثنا عمرو عن ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فکنت علی بکر صعب لعمر فکان یغلبنی فیتقدم امام القوم فیزجره عمر ویرده ثم یتقدم فیزجره عمر ویرده فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعمر بعنیه فقال هو لک یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعنیه فباعه من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو لک یا عبد اللہ بن عمر تصنع به ما شئت قال ابو عبد اللہ وقال اللیث حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر قال بعت من امیر المؤمنین عثمان بن عفان مالا بالوادی بمال له بخیبر فلما تبایعنا رجعت علی عقبی حتی خرجت من بیته خشیة ان یرادنی البیع وکانت السنة ان المتبایعین بالخیار حتی یتفرقا قال عبد اللہ فلما وجب بیعی وبیعه رأیت انی قد غبنته بانی سقته الی ارض ثمود بثلث لیال وساقنی الی المدینة بثلث لیال۔

باب ۱۳۲۳ ما یکره من الخداع فی البیع

۱۹۷۵۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد اللہ ابن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رجلا ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انه یخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابة۔

باب ۱۳۲۴ ما ذکر فی الاسواق وقال

حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا،

جب کوئی چیز خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اسی وقت کسی کو ہبہ کردے اور بائع مشتری کا انکار نہ کرے یا کسی غلام کو خریدا اور اس کو آزاد کردیا اور اس شخص کے متعلق جو رضامندی سے کوئی سامان خریدے، پھر اس کو بیچدے طاؤس نے کہا بیع واجب ہوگئی اور نفع خریدار کو ملے گا اور حمیدی نے کہا کہ مجھ سے سفیان نے بیان کیا ان سے عمرو نے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے میں حضرت عمرؓ کے ایک تند خو اونٹ پر سوار تھا وہ ہم پر غالب آجاتا تھا اور جماعت سے آگے بڑھ جاتا تھا اس کو حضرت عمرؓ روکتے تھے اور پیچھے لوٹاتے تھے پھر وہ آگے بڑھ جاتا تو حضرت عمرؓ اس کو ڈانٹتے اور پیچھے کرتے نبی صلعم نے عمرؓ سے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچدو، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کا ہے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچدو تو اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچدیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عمرؓ یہ تمہارا ہے اور جو چاہو کرو، ابو عبد اللہ (بخاریؒ) نے کہا لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بواسطہ ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرؓ بیان کیا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے ہاتھ اپنی زمین ان کی اس زمین کے عوض بیچی جو خیبر میں تھی اور جب ہم دونوں عقد بیع کر چکے تو میں الٹے پاؤں واپس چلا یہاں تک کہ میں ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہ کہیں وہ میری بیع کو فسخ نہ کردیں اور طریقہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری کو اختیار رہتا جب تک کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوجائے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ جب میری اور ان کی بیع پوری ہوگئی تو میں نے خیال کیا کہ حضرت عثمان خسارہ میں ہے اس لیے کہ میں نے ان کو ثمود کی زمین کی طرف تین دن کی مسافت پر دھکیل دیا اور انہوں نے مجھے مدینہ کی طرف تین دن کی مسافت پر بھیجدیا،

بیع میں دھوکہ دینے کی کراہت کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ اس کو بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم خریدو تو کہو کہ لا خلابۃ (یعنی مجھ کو دھوکہ نہ دو)

بازاروں کے متعلق جو کہا گیا ہے اس کا بیان، اور عبد الرحمن بن عوف نے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ ٭

نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں تجارت ہوتی ہو، کہا قینقاع کا بازار، اور انس نے بیان کیا، عبدالرحمٰن رضؓ نے کہا مجھ کو بازار بتاؤ اور حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ مجھے بازار میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا،

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ ٭

محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، محمد بن سوقہ، نافع بن جبیر بن مطعم حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا، جب وہ بیدار (کھلے میدان) میں پہونچیں گے تو اول سے آخر تک سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر وہ ابتدا سے انتہا تک دھنسا دیئے جائیں گے جبکہ ان میں بازار ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے آپ نے فرمایا اول سے آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر انہیں ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا،

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ ٭

قتیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کی جماعت کی نماز بازار اور گھر کی نماز سے بیس اور کئی گنا فضیلت رکھتی ہے اور یہ اس سبب سے کہ جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد صرف نماز کے ارادے سے آیا اس کو نماز ہی مسجد جانے پر آمادہ کرتی ہے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے ذریعہ ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے یا اس کا گناہ مٹ جاتا ہے اور فرشتے تم میں سے ہر شخص کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) یا اللہ اس پر رحمت نازل فرما اور اس پر مہربانی کر جب تک اسے حدث نہ ہو جس سے فرشتوں کو تکلیف ہو اور فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کو نماز روکے وہ نماز ہی میں رہتا ہے،

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَبَا الْقٰسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ ٭

آدم ابن ابی ایاس، شعبہ، حمید طویل، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم، نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، تو اس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا ہے، تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو،

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقٰسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ؁

مالک بن اسماعیل، زہیر، حمید، انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بقیع میں پکارا اے ابوالقاسم! تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا میرا مقصد آپؐ کو پکارنا نہیں تھا آپؐ نے فرمایا میرے نام نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو،

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأٰى نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ؁

علی بن عبداللہ، سفیان، عبیداللہ بن یزید، نافع بن جبیر بن مطعم، ابوہریرہ رضؓ دوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دن کے کسی حصہ میں نکلے نہ تو آپؐ نے کوئی گفتگو فرمائی اور نہ میں نے کوئی بات آپؐ سے کی یہاں تک کہ آپؐ بنی قینقاع کے بازار میں پہونچے پھر حضرت فاطمہ رضؓ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا کیا یہاں بچہ ہے (یعنی حضرت حسنؓ) حضرت فاطمہ رضؓ نے ان کو تھوڑی دیر روک رکھا میں نے گمان کیا کہ شاید وہ ان کو ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے، سفیان نے کہا عبیداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نافع بن جبیر رضؓ کو وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا،

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَؓ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ ؁

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ، نافع، ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ سواروں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ خریدتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس کسی کو بھیجتے جو انہیں اس جگہ غلہ بیچنے سے منع کرے جہاں پر خریدا ہے جب تک کہ وہ غلہ وہاں منتقل نہ کیا جائے، جہاں غلہ بکتا ہے۔ اور نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضؓ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غلہ کے بیچے جانے سے منع کیا ہے جس کو خریدا ہے جب تک کہ وہ اس پر پورا قبضہ نہ کرے،

بَابُ ۱۳۲۵ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ ؁

بازار میں شور و غل مچانے کی کراہت کا بیان،

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ

محمد بن سنان، فلیح، ہلال، عطاء بن یسار روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے ملا اور میں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ حال بیان کیجئے جو توارت میں ہے انہوں نے کہا اچھا، بخدا توارت میں آپؐ کی بعض صفتیں وہی بیان کی گئی ہیں جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں اے نبی ہم نے تم کو گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، تم ہمارے بندے اور میرے رسول ہو تمہارا نام ہم نے متوکل رکھا ہے، نہ تو بدخو ہو اور نہ سنگدل اور نہ بازار میں شور مچانے والے

الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْا وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ فَهُوَ اَغْلَفُ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْنًا ؞

ہو، اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا ہے، بلکہ معاف کردیتا ہے اور بخشدیتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نہیں اٹھائے گا جب تک کہ ٹیڑھے مذہب کو اس کے ذریعہ سیدھا نہ کردے اس طور پر کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو کھول دے، عبدالعزیز بن ابی سلمہؓ نے ہلال سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور سعید نے بواسطہ ہلال، عطاء، ابن سلام روایت کیا کہ غلف ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو غلاف میں ہو، سیف، اغلف اور قوس غلفاء اس کمان کو کہتے ہیں جو غلاف میں ہو اور رجل اغلف اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو،

باب ۳۲۶ الْكَيْلُ عَلَى الْبَآئِعِ وَالْمُعْطِيْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ

يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ اَوْ وَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ ؞

تولنے کی اجرت بیچنے والے اور دینے والے پر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں کالوھم سے مراد ہے ان کے لئے ناپتے ہیں اور وزنوھم سے مراد ہے ان کے لئے وزن کرتے ہیں جس طرح یسمعونکم سے مراد یسمعون لکم ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورے طور پر تول کرا کر لو اور حضرت عثمانؓ سے منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب بیچو تو ناپ کر لو اور جب خریدو تو ناپ کر لو،

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ ؞

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے غلہ خریدا تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو فروخت نہ کرے،

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَّعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ

عبداللہ، جریر، مغیرہ، شعبی، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو بن حرام کی وفات ہوئی اور ان پر قرض تھا تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کوشش کی کہ ان کے قرض خواہ ان کے قرض میں کچھ کمی کر دیں نبی صلعم نے ان لوگوں سے اس کی خواہش ظاہر کی لیکن ان لوگوں نے معاف نہ کیا تو مجھ سے نبی صلعم نے فرمایا جا اور اپنی کھجوروں کو چھانٹ کر عجوہ ایک طرف اور عذق زید دوسری طرف کر کے مجھ کو بلا، میں نے جا کر ایسا ہی کیا، پھر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ کھجوروں کے اوپر یا ان کے بیچ میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا ناپ کر ان لوگوں کو دیدے چنانچہ میں نے ناپنا شروع کیا یہاں تک کہ میں نے ان سب کا قرض ادا کر دیا اور میری کھجوریں باقی تھیں گویا ان میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور فراس نے شعبی سے روایت کیا

تمري كانه لم ينقص منه شيء وقال فراس عن الشعبي حدثني جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم فما زال يكيل لهم حتى اداه وقال هشام عن وهب عن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم جذ له فاوف له ؛

باب ۱۳۲۷ ما يستحب من الكيل ؛

۱۹۸۵ ـ حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا الوليد عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام بن معد يكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيلوا طعامكم يبارك لكم ؛

باب ۱۳۲۸ بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده فيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۹۸۶ ـ حدثنا موسى حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم الانصاري عن عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ابراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة ودعوت لها في مدها وصاعها مثل ما دعا ابراهيم عليه السلام لمكة ؛

۱۹۸۷ ـ حدثني عبد الله بن مسلمة عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس ابن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لهم في مكيالهم وبارك لهم في صاعهم ومدهم يعني اهل المدينة ؛

باب ۱۳۲۹ ما يذكر في بيع الطعام والحكرة ؛

۱۹۸۸ ـ حدثنا اسحق بن ابراهيم اخبرنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت الذين يشترون الطعام مجازفة يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبيعوه حتى يؤووه الى رحالهم ؛

۱۹۸۹ ـ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب

کہ مجھ سے جابر رض نے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جابر برابر ان قرض خواہوں کے لئے ناپتے رہے یہاں تک کہ قرض ادا کر دیا اور ہشام نے بواسطہ وہیب جابر رض سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کاٹ لے اور قرض خواہوں کا قرض پورا ادا کرلے،

غلہ کا ناپنا مستحب ہے،

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، مقدام بن معدیکرب، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اپنا غلہ ناپ لیا کرو تمہارے لئے برکت کی جائے گی،

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد میں برکت کا بیان اس باب میں حضرت عائشہ کی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے،

موسیٰ، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم انصاری، عبداللہ بن زید نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لئے دعا کی میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لئے دعا کی جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی،

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ان لوگوں کو یعنی مدینہ والوں کو ان کے پیمانوں میں برکت عطا فرما، اور ان کے لئے ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما،

ان روایات کا بیان جو غلہ بیچنے اور احتکار کے متعلق منقول ہیں

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ جو لوگ غلہ اندازے سے خریدتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان لوگوں کو سزا دی جاتی تھی، تاکہ اس کو اپنے ٹھکانوں پر لے جا کر بیچیں،

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رض

عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ كَيْفَ ذَالِكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ ؀

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی آدمی قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچے۔ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا، ایسا کیوں؟ انہوں نے کہا یہ تو درہموں کا درہموں کے عوض بیچنا ہے اور غلہ بعد میں دیا جاتا ہے،

۱۹۹۰ـ حَدَّثَنِیْ اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ ؀

ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اس کو نہ بیچے،

۱۹۹۱ـ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍؓ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا حَتّٰى يَجِيْءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيٰنُ هُوَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍؓ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ؀

علی، سفیان، عمرو بن دینار، زہری، مالک بن اوس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کوئی شخص ہے جو صرافہ (یعنی روپیہ اشرفیاں وغیرہ بھنانے) کا معاملہ کرسکے، طلحہؓ نے کہا میں کرسکتا ہوں مگر میرے خزانچی کو غابہ سے آنے دو، سفیان نے کہا یہ روایت زہری سے اسی طرح مجھے یاد ہے، اس میں کوئی زیادتی نہیں اور کہا کہ مجھ سے مالک بن اوس نے بیان کیا انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے تھے، آپؐ نے فرمایا سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو اور گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو اور جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو،

بَابٌ ۱۳۳ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ؀

قبضہ کرنے سے پہلے غلہ بیچنے کا بیان، اور اس چیز کا بیچنا جو پاس موجود نہ ہو،

۱۹۹۲ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الَّذِیْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاؤسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ ؀

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جس چیز سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ غلہ ہے جو قبضہ سے پہلے بیچا جائے، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی طرح سمجھتا ہوں،

۱۹۹۳ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غلہ خریدا، تو اس کو نہ بیچے جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے اور اسماعیل نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ جس نے غلہ خریدا تو اس کو نہ بیچے

زَادَ اِسْمٰعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ؛

جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے بیستوفیہ کے بدلے یقبضہ روایت کیا،

بَابٌ ۱۳۳۱ مَنْ رَّاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جِزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْوِيَهٗ اِلٰى رَحْلِهٖ وَالْاَدَبُ فِىْ ذٰلِكَ ؛

جب کوئی شخص غلہ اندازہ سے خریدے تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو نہ بیچے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ لے آئے اور اس پر سزا دینے کا بیان،

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا يَعْنِى الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِىْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ ؛

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے لوگوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا کہ اندازے سے غلہ خریدتے تھے تو ان کو سزا دی جاتی تھی اس بات پر کہ وہ اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالیں،

بَابٌ ۱۳۳۲ اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهٗ عِنْدَ الْبَائِعِ فَبَاعَ اَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا اَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ ؛

جب کوئی سامان یا جانور خریدے، اور اس کو بائع کے پاس رہنے دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مر جائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی زندہ اور ہوش و حواس رکھنے والے سے معاملہ ہو جائے تو وہ خریدار کا ہے،

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِى الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِىْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِىْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِىْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَىِ النَّهَارِ فَلَمَّا اُذِنَ لَهٗ فِى الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَاىَ يَعْنِىْ عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لِىْ فِى الْخُرُوْجِ قَالَ الصُّحْبَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِىْ نَاقَتَيْنِ اَعْدَدْتُّهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدٰهُمَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ ؛

قروہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بہت کم دن ایسا ہوتا جب صبح و شام رسول اللہ صلعم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لاتے جب آپ کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا تو ظہر کے وقت آپ کی تشریف آوری ہی کے باعث ہمارے دل میں خوف پیدا ہوا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو کہنے لگے کہ اس وقت کوئی نئی بات پیش آئی ہے جبھی تو نبی صلعم تشریف لائے ہیں جب آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچے تو ان سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس ہیں ان کو ہٹا دو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ دونوں میری بیٹیاں عائشہ رضی اللہ عنہا اور اسماء رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا میں بھی ساتھ ہوں گا آپ نے فرمایا تم بھی ساتھ رہو گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے سفر کے لئے تیار کیا ہے اس لئے ان میں سے ایک آپ لے لیجئے، آپ نے فرمایا اس کو میں نے قیمت کے عوض لے لیا،

بَابٌ ۱۳۳۳ لَا يَبِيْعُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهٗ اَوْ يَتْرُكَ ؛

اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے مول پر مول کرے جب تک وہ اسے اجازت نہ دے یا چھوڑ دے،

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسماعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع

قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ؛

پر بیع نہ کرے،

۱۹۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا ؛

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہری دیہاتی کے ہاتھ نہ بیچے، اور آپس میں نجش (یعنی خواہ مخواہ قیمت بڑھانا حالاں کہ اس کا لینا منظور نہ ہو) نہ کرو اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام نکاح پر پیام بھیجے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے تاکہ جو کچھ اس کا حصہ ہے خود اس کو حاصل کرے،

بَابٌ ۱۳۳۴ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ ؛

نیلام کی بیع کا بیان اور عطاء نے بیان کیا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مال غنیمت کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے،

۱۹۹۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ؛

بشر بن محمد، عبد اللہ، حسین مکتب، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا غلام اس طور پر آزاد کیا کہ میرے مرنے کے بعد آزاد ہے، لیکن وہ مفلس ہوگیا تو اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا اور فرمایا اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے نعیم بن عبد اللہ رضہ نے اتنے اتنے روپوں کے عوض خرید لیا تو آپ نے اس کی قیمت اس کے مالک کو دے دی،

بَابٌ ۱۳۳۵ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ؛

نجش کا بیان اور بعض کا خیال ہے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے اور ابن ابی اوفی نے کہا نجش کرنے والا سود خوار خائن ہے اور یہ فریب باطل ہے جائز نہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جس شخص نے وہ کام کیا جس کا میں نے حکم نہیں دیا ہے تو وہ مردود ہے،

۱۹۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ ؛

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے،

بَابٌ ۱۳۳۶ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ ؛

دھوکہ کی بیع اور حبل الحبلہ کی بیع کا بیان،

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے یہ ایک بیع تھی جس کا رواج جاہلیت کے زمانہ میں تھا ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خریدتا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب وہ

ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا ؛

بَابُ ۱۳۳ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۰۰۱. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ؛

۲۰۰۲. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ ؛

بَابُ ۱۳۴ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۰۰۳. حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ؛

۲۰۰۴. حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ؛

بَابُ ۱۳۵ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ إِذَا حَبَسْتُهُ ؛

۲۰۰۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اونٹنی بچہ جنے اور پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو،

بیع ملامسہ کا بیان اور حضرت انس رضؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے،

سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عامر بن سعید، ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا، اور منابذہ یہ ہے کہ کوئی شخص بیع میں کسی کی طرف کپڑا پھینک دے، قبل اس کے کہ وہ خریدار اس کو الٹ پلٹ کر دیکھے، اور ملامسہ سے منع فرمایا اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کا بغیر دیکھے ہوئے چھو لینا ہے،

قتیبہ، عبدالوہاب، محمد، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ دو قسم کا لباس ممنوع ہے ایک یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں احتباء کرے پھر اس کو مونڈھے تک اٹھائے اور دو قسم کی بیع سے منع کیا گیا ہے، ایک بیع ملامسہ، دوسرے بیع منابذہ،

بیع منابذہ کا بیان، اور حضرت انس رضؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے،

اسماعیل، مالک، محمد بن یحیی بن حبان و ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے،

عیاش بن ولید، عبدالاعلی، معمر، زہری، عطاء بن یزید، ابوسعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے،

بائع کے لئے منع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری کو نہ دوہے تاکہ دودھ زیادہ معلوم ہو اور محفلہ اور مصراۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ نہ دوہا گیا ہو اور دودھ روک رکھ کر تھن میں جمع کر دیا گیا ہو اور کئی دن تک نہ دوہا گیا ہو اور تصریہ کے اصل معنی پانی کا روکنا ہے اور اسی سے آتا ہے صربت الماء (یعنی میں نے پانی کو روک رکھا)

یحیی ابن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اونٹ اور بکری کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ ۔

تھن میں دودھ نہ روکو اور جس شخص نے اس کو اس کے بعد خریدا تو اس کو دوہنے کے بعد اختیار ہے یا تو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور ساتھ دیدے اور ابو صالح، اور مجاہد، اور ولید بن رباح، موسیٰ بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک صاع کھجور نقل کرتے ہیں اور بعض ابن سیرین سے ایک صاع غلہ نقل کرتے ہیں اور کہا کہ اسے تین دن تک اختیار ہے اور بعض ابن سیرین سے ایک صاع کھجور تو نقل کرتے ہیں لیکن تین دن کا اختیار ذکر نہیں کیا اور اکثر لوگوں نے تمر (کھجور) کا لفظ روایت کیا ہے،

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ ۔

مسدد، معتمر (معتمر کے والد) عثمان، ابو عثمان، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ روکا گیا ہو تو ایک صاع اس کے ساتھ دیکر واپس کر دے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ تاجروں کی پیشوائی کریں (یعنی مال تجارت کی آمد کی خبر سن کر آبادی سے باہر نکل کر کم قیمت پر تاجروں سے خریدنے کی کوشش نہ کریں،

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ ۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قافلہ والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور نہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع کرے، بخش کرو اور نہ شہری دیہاتی کے ہاتھ بیچے، اور نہ بکریوں کے تھن میں دودھ روک کر رکھو اور جو شخص اس کو خریدے تو دوہنے کے بعد اس کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر ناپسند ہو تو وہ جانور اور ایک صاع کھجور واپس کر دے،

بَابٌ ۱۳۴۰ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ۔

اگر چاہے تو مصراۃ جانور کو واپس کرے اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دے،

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ۔

محمد بن عمرو، مکی (بن ابراہیم) ابن جریج، زیاد، ثابت (عبد الرحمن بن زید کے غلام) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ جس نے مصراۃ بکری خریدی، پھر اس کو دوہے اگر پسند آئے تو اس کو رکھ لے اور اگر اس کو ناپسند ہے تو اس کے دودھ کے عوض میں ایک صاع کھجور واپس کرے،

بَابٌ ۱۳۴۱ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ

زانی غلام کی بیع کا بیان اور شریح نے کہا کہ اگر چاہے تو زنا کے

اِنْ شَآءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا ؛

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ ؛

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَّقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِيْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ؛

بَابُ ۱۳۴۲ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ مَعَ النِّسَآءِ ؛

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ؛

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَآءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ

سبب سے اس کو واپس کردے،

عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس کو کوڑے مارے اور اس کو ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو بیچدے اگرچہ بالوں کی ایک رسی ہی کے عوض ہو،

اسماعیل، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، ابوہریرہ رضؓ اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زنا کیا ہو اور شادی شدہ نہ ہو آپؐ نے فرمایا اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچدو، اگرچہ ایک رسی ہی کے عوض ہو اور ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار کے بعد یہ فرمایا،

عورتوں سے خرید و فروخت کرنے کا بیان

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ کا قول نقل کیا انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے بریرہ کی خریداری کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید لو اور آزاد کرد و ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ سزاوار ہے پھر فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے، ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ کی شرط زیادہ مضبوط اور سچی ہے،

حسان بن ابی عباد، ہمام، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے بریرہ کا مول کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلے جب واپس آئے تو آپؐ سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ اس کے وارثوں نے بیچنے سے انکار کر دیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ ولاء ان لوگوں کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے

أُعْتِقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِيْنِيْ ۔

کے لیے ہے، میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا یا غلام، انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

بَابُ ۱۳۴۳ هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِيْنُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَاءٌ ۔

کیا شہری دیہاتی کے لیے بغیر اجر کے بیچ سکتا ہے اور کیا اس کی مدد یا خیر خواہی کر سکتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے نیک مشورہ طلب کرے تو اسے نیک مشورہ دینا چاہیے اور عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، سننے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا ۔

صلت بن محمد، عبد الواحد، معمر، عبد اللہ بن طاؤس، طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قافلہ والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے اس کا کیا مطلب ہے انھوں نے جواب دیا کہ دلالی نہ کرے۔

بَابُ ۱۳۴۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ ۔

بعض لوگوں نے دیہاتی کے لیے شہری کی بیع کو بغیر اجر کے مکروہ سمجھا ہے۔

۲۰۱۵ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔

عبد اللہ بن صباح، ابو علی حنفی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے بیچے اور حضرت ابن عباس نے یہی کہا ہے۔

بَابُ ۱۳۴۵ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَإِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرٰى ۔

شہری دیہاتی کے لئے دلالی کے ساتھ نہ بیچے اور ابن سیرین نے بائع اور مشتری دونوں کے لئے مکروہ سمجھا اور ابراہیم نے کہا کہ عرب کہتے تھے، بع لی ثوبا، اور اس سے مراد ان کی یہ ہوتی تھی کہ میرے لئے کپڑا خرید لو۔

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ

مکی بن ابراہیم، ابن جریج، ابن شہاب، سعید بن مسیب

جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۞

حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے اور نہ نجش کرو، اور نہ شہری دیہاتی کے لئے فروخت کرے۔

۲۰۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ نُهِیْنَا اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۞

محمد بن مثنّٰی، معاذ، ابن عون، محمد، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو اس سے منع کیا جاتا تھا کہ شہری باہر والے کے لئے بیچے۔

باب ۱۳۴۶ النَّهْیِ عَنْ تَلَقِّی الرُّکْبَانِ وَاَنَّ بَیْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اٰثِمٌ اِذَا کَانَ بِهٖ عَالِمًا وَّهُوَ خِدَاعٌ فِی الْبَیْعِ وَالْخِدَاعُ لَا یَجُوْزُ ۞

آگے جاکر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت اور اسکی بیع مردود ہے، اس لئے اس کا کرنے والا نافرمان گنہگار ہے، جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ بیع ایک قسم کا دھوکہ ہے اور دھوکہ جائز نہیں ۞

۲۰۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۞

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبیداللہ، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر قافلہ والوں سے ملنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کے لئے بیچے۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا یَبِیْعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ فَقَالَ لَا یَکُنْ لَّهٗ سِمْسَارًا ۞

عیاش بن الولید، عبدالاعلیٰ، معمر، ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ آپ کے قول لا یبیعن حاضر لباد کے کیا معنی ہیں تو انھوں نے کہا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ ۞

مسدد، یزید بن زریع، تیمی، ابوعثمان، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ جس شخص نے دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدی تو اس کو ایک صاع کے ساتھ واپس کردے اور بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر قافلہ والوں سے ملنے سے منع فرمایا۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰی یُهْبَطَ بِهَا اِلَی السُّوْقِ ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کرے اور جو سامان باہر سے آرہا ہو جب تک بازار میں نہ آجائے آگے بڑھ کر اس سے نہ ملو۔

باب ۱۳۴۷ مُنْتَهَی التَّلَقِّیْ ۞

(مال والوں کی) پیشوائی کس مقام تک ممنوع ہے ۞

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا نَتَلَقّٰی

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ آگے جاکر قافلہ والوں سے ملتے تھے اور ان سے غلہ خریدتے

الرُّكْبَانَ نَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَهُ حَتّٰى نَبْلُغَ بِهٖ سُوْقَ الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ وَيُبَيِّنُهُ حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔

تھے، تو ہم لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کو اسی جگہ بیچیں، جب تک کہ وہ غلہ کے بازار تک نہ پہنچ جائے، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر ہوتا تھا جو عبید اللہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ ۔

مسدد، یحیی، عبید اللہ، نافع، عبداللہ (بن عمر رض) سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ غلہ بازار کی بلندی کی طرف خریدتے تھے اور اس کو وہیں بیچ دیتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ اسی جگہ بیچ دیں، جب تک کہ وہ اس کو منتقل نہ کرلیں۔

بَابٌ ۱۳۴۸ اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ ۔

بیع میں ایسی شرطوں کے لگانے کا بیان جو جائز نہیں ہیں۔

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ چاندی کے عوض اس شرط پر مکاتبت کرلی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دوں گی اس لئے آپ میری مدد کیجئے، میں نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں سب روپے انکو دیدوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی، بریرہ نے جاکر اپنے مالکوں سے کہا، تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا، وہ اپنے مالکوں کے پاس سے آئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ چیز پیش کی تو ان لوگوں نے انکار کیا مگر یہ کہ ولاء ان کی ہوگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت بیان کی آپ نے فرمایا تم اسے لے لو اور ولاء کی شرط کرنے دو، ولاء تو اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد! لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، کوئی ایسی شرط جو کتاب اللہ میں مذکور نہیں باطل ہے اگرچہ سو شرطیں لگائے، اللہ کا فیصلہ سب سے سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین عائشہؓ نے چاہا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں تو اس کے

اردت ان تشتری جاریة فتعتقها فقال اهلها نبیعکها علی ان ولاءها لنا فذکرت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا یمنعك ذلك فانما الولاء لمن اعتق

مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی، حضرت عائشہ رض نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا، یہ شرط تمہیں اس کے خریدنے سے نہ روکے، ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۳۴۹ بیع التمر بالتمر

کھجور کے عوض کھجور بیچنے کا بیان

۲۰۲۶ - حدثنا ابو الولید حدثنا اللیث عن ابن شهاب عن مالك بن اوس سمع عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البر بالبر ربا الا هاء وهاء والشعیر بالشعیر ربا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا الا هاء وهاء

ابو الولید، لیث، ابن شہاب، مالک بن اوس، حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو، اور جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اور کھجور کے بدلے کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔

باب ۱۳۵۰ بیع الزبیب بالزبیب والطعام بالطعام

منقی کے عوض منقی اور غلہ کے عوض غلہ بیچنے کا بیان

۲۰۲۷ - حدثنا اسمعیل حدثنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع التمر بالتمر کیلا وبیع الزبیب بالکرم کیلا

اسمعیل، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ کہ کوئی تر کھجور خشک کھجور کے عوض اور منقی انگور کے عوض ناپ کر کے بیچے۔

۲۰۲۸ - حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة قال والمزابنة ان یبیع الثمر بکیل ان زاد فلی وان نقص فعلی قال وحدثنی زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم رخص فی العرایا بخرصها

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ پھل کو ناپ کر کوئی شخص اس شرط پر بیچے کہ اگر زیادہ ہے تو میرا ہے اور اگر کم ہے تو میں دونگا، اور عبد اللہ بن عمر رض کا بیان ہے کہ مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ سے عرایا کی اجازت دی۔

باب ۱۳۵۱ بیع الشعیر بالشعیر

جو کے عوض جو بیچنے کا بیان

۲۰۲۹ - حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن مالك بن اوس اخبره انه التمس صرفا بمائة دینار فدعانی طلحة بن عبید الله فتراوضنا حتی اصطرف منی فاخذ الذهب یقلبها فی یده ثم قال حتی یاتی خازنی من الغابة وعمر یسمع ذلك فقال والله لا تفارقه حتی تاخذ منه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، مالک بن اوس رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سو اشرفیاں بھنانے کی ضرورت ہوئی مجھکو طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا، ہم دونوں نے اس کے متعلق بات چیت کی یہاں تک کہ انھوں نے مجھ سے صرف کا معاملہ طے کر لیا اور دینار اپنے ہاتھ میں لیکر الٹ پلٹ کرنے لگے، پھر کہا کہ جب تک میرا خزانچی غابہ سے آئے انتظار کرو اور حضرت عمر رض اس گفتگو کو سن رہے تھے تو فرمایا تمہیں خدا کی قسم اس سے جدا نہ ہونا جبتک کہ تم اس سے روپے نہ لے لو، رسول اللہ صلعم نے

رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ
بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا
هَاءَ وَهَاءَ ؛

باب ۱۳۵۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ؛

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا
اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ رض
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ
بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَاءً
بِسَوَاءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ
كَيْفَ شِئْتُمْ ؛

باب ۱۳۵۳ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ؛

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ
يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ
حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا هٰذَا
الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ
مِثْلًا بِمِثْلٍ ؛

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا
مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا
الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ؛

باب ۱۳۵۴ بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ

فرمایا سونا کے عوض سونا بیچنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو، گیہوں
کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو جو کے عوض جو بیچنا سود ہے
مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔

سونے کے عوض سونا بیچنے کا بیان :۔

صدقہ بن فضیل، اسماعیل بن علیہ، یحیی بن ابی اسحاق
عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابوبکرہ رض سے روایت کرتے ہیں
انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سونے کے عوض سونا نہ بیچو مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور چاندی
کے عوض چاندی (نہ بیچو) مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور
سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا
بیچو، جس طرح چاہو۔

چاندی کے عوض چاندی بیچنے کا بیان :۔

عبیداللہ بن سعد۔ عبیداللہ کے چچا (یعقوب بن ابراہیم)
زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) زہری، سالم بن عبداللہ
عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید
خدری رض نے ان سے اس کے مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے حدیث بیان کی، حضرت عبداللہ بن عمر رض ان سے
ملے اور کہا، اے ابوسعید! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
حدیث کس طرح روایت کرتے ہو، ابوسعید رض نے بیان کیا میں نے
صرف کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرماتے تھے کہ سونے کے عوض سونا اور چاندی کے عوض
چاندی برابر بیچو۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت ابوسعید
خدری رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ سونے کے عوض سونا نہ بیچو مگر یہ کہ برابر
برابر ہو اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ
کرکے نہ بیچو اور ادھار کو نقد کے عوض نہ بیچو۔

دینار کے عوض دینار کو ادھار بیچنے کا بیان :۔

علی بن عبداللہ، ضحاک بن مخلد، ابن جریج، عمرو بن دینار

بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلٰكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

ابو صالح زیات، ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ دینار کے عوض دینار اور درہم کے عوض درہم بیچو، میں نے ان سے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ تو یہ نہیں کہتے، حضرت ابو سعید نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں دیکھا ہے، انھوں نے جواب دیا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں لیکن مجھ سے اسامہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود نہیں ہے مگر ادھار میں۔

بَابٌ ١٣٥٥ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

سونے کے عوض چاندی ادھار بیچنے کا بیان

٢٠٣٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هٰذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

حفص بن عمر، شعبہ، حبیب بن ثابت، ابوالمنہال بیان کرتے ہیں کہ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے میں نے صرف کے متعلق پوچھا، ان دونوں میں سے ہر ایک یہ کہنے لگے کہ وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہیں اور دونوں کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے عوض سونا ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ١٣٥٦ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

چاندی کے عوض سونا نقد بیچنے کا بیان

٢٠٣٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

عمران بن میسرہ، عباد بن عوام، یحیی بن ابی اسحاق، عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونا بیچنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور ہم کو حکم دیا کہ چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی خریدیں جس طرح چاہیں۔

بَابٌ ١٣٥٧ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا

وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

بیع مزابنہ کا بیان۔ مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور اور منقی انگور کے عوض بیچے اور بیع عرایا کا بیان اور انسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پھلوں کو نہ بیچو جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہو جائے اور درخت سے لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے عوض نہ بیچو اور سالم نے بیان کیا کہ

التَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ ۞

مجھ سے عبداللہ (ابن عمرؓ) نے بواسطہ حضرت زید بن ثابت بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد تر یا خشک کھجور میں بیع عریہ کی اجازت دی، اور اس کے علاوہ میں اجازت نہیں دی۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا، اور مزابنہ خشک کھجور کے عوض ناپ کر کھجور خریدنا اور منقی کے عوض انگور ناپ کر بیچنا ہے۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ ۞

عبداللہ بن یوسف، مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان (ابن ابی احمد کے غلام) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور خریدے۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ۞

مسدد، ابومعاویہ، شیبانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا ۞

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے مالک کو اجازت دی ہے کہ اس کو اندازے سے بیچیں۔

بَابٌ ۱۳۵۸ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونا چاندی کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور بیچنے کا بیان:۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا ۞

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، ابن جریج، عطاء و ابن زبیر جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے جب تک اسکی پختگی ظاہر نہ ہو منع فرمایا اور ان میں سے کوئی چیز نہ بیچی جائے، مگر درہم و دینار کے عوض (بیچی جائے) سوا عرایا کے (کہ اس کی اجازت ہے)

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيْعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ

عبداللہ بن عبدالوہاب، مالک، عبیداللہ بن ربیع نے مالک سے پوچھا کیا تم نے داؤد سے، انھوں نے ابوسفیان سے انھوں نے

أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عرایا کی اجازت دی، انھوں نے کہا ہاں۔

علی بن عبداللہ، سفیان یحیی بن سعید، بشیر، سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا اور عریہ میں اسکی اجازت دی کہ اندازہ کر کے بیچی جائے، تاکہ اس کا مالک تازہ کھجور کھائے اور سفیان نے دوسری بار یہ بیان کیا کہ مگر عریہ میں اجازت ہے کہ اس کے مالک اندازہ سے بیچیں تاکہ کھجور رکھائیں، مقصد ایک ہی ہے اور سفیان کا بیان ہے کہ میں کمسن تھا یحیی سے میں نے کہا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے، انھوں نے کہا کہ مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا میں نے کہا وہ لوگ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں یحیی خاموش ہو گئے۔ سفیان نے کہا کہ میرا مقصد یہ تھا کہ حضرت جابرؓ تو اہل مدینہ میں سے ہیں، سفیان سے کہا گیا اور اس میں پھل کے بیچنے سے منع نہیں کیا ہے، جب تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو انھوں نے کہا نہیں۔

باب ۱۳۵۹ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ

أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا تَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ۔

عرایا کی تفسیر، امام مالک نے کہا، عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو کھجور کا درخت دیدے پھر اس کے بار بار آنے سے اسکو تکلیف ہو تو اس کو اجازت دی گئی ہے، کہ خشک کھجور دیکر اس درخت کو خرید لے اور ابن ادریس نے کہا، عریہ تمر کے عوض دست بدست ناپ کر ہوتا ہے اندازے سے نہیں ہوتا اور سہل بن ابی حثمہ کا قول اس کی تائید کرتا ہے کہ عریہ وسقوں سے ناپ کر ہوتا ہے اور ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ ایک شخص اپنے مال میں سے کھجور کا ایک یا دو درخت دیدے، یزید نے سفیان بن حسین سے نقل کیا کہ عرایا کھجور کے درخت ہوتے تھے جو مسکینوں کو دیئے جاتے تھے مگر وہ اس کے پکنے کا انتظار نہ کر سکتے تھے تو انھیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ جس قدر کھجور کے عوض چاہیں بیچ ڈالیں۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا

محمد، عبداللہ، موسی بن عقبہ، نافع، ابن عمرؓ، زید بن ثابتؓ

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ
تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ
مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں
اس بات کی اجازت دی کہ ناپ کا اندازہ کرکے بیچ دے، موسی بن
عقبہ نے کہا، عرایا ان معین درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آکر
تم خرید لو۔

بَابُ ۱۳۶۰ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ
عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي
حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ
فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ
أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ
عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ
فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ
كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي
خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ
يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ
مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا
حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ ۔

قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کے بیچنے کا بیان اور لیث
نے ابوالزناد سے نقل کیا کہ عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ انصاری
سے جو بنی حارثہ میں سے تھے نقل کرتے تھے، انھوں نے زید بن ثابت
سے روایت کی کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھلوں
کی خرید وفروخت کرتے تھے، جب کاٹنے کا وقت آجاتا تو خریدار
تقاضا کرنے آتے خریدار کہتا کہ پھل کو دمان ہوگیا اسکو مراض ہوگیا
قشام ہوگیا (دمان، مراض، قشام درختوں کی بیماریوں کے نام
ہیں) اسی قسم کی دیگر آفتوں کا تذکرہ کرتے اور جھگڑتے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب اس قسم کے مقدمات
کثرت سے آنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ یا تو پھلوں کو نہ بیچو جب تک کہ
پھل کی پختگی ظاہر نہ ہو اور یہ آپ نے مشورہ کے طور پر فرمایا
اس لیے کہ کثرت سے مقدمات آنے لگے تھے اور مجھ سے خارجہ
بن زید بن ثابت نے بیان کیا کہ زید بن ثابتؓ اپنی زمین کے
پھلوں کو نہ بیچتے جب تک ثریا ستارہ نہ نکلتا اور سرخی و
زردی نمایاں ہو جاتی، ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا اس کو علی
بن بحر نے بیان کیا، مجھ سے حکام نے بواسطہ عنبسہ، زکریا
ابوالزناد، عروہ، سہل، زید، بیان کیا۔

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا
نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع
فرمایا ہے، یہاں تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر ہو جائے اور
بائع ومشتری دونوں کو آپ نے منع فرمایا۔

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ ۔

ابن مقاتل، عبداللہ، حمید طویل، حضرت انسؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے اس سے کہ کھجور کا میوہ بیچا جائے یہاں تک کہ پک جائے، ابوعبد
اللہ (بخاری) نے کہا یعنی سرخ ہو جائے۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ وَمَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ أَوْ تَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، سلیم بن حیان، سعید بن مینا، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ پھل بیچا جائے، یہاں تک کہ مشقح ہوجائے، پوچھا گیا، مشقح ہونا کیا ہے، کہا سرخ ہوجائے اور زرد ہوجائے اور کھانے کے لائق ہوجائے۔

بَاب ۱۳۶۱ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

قابل انتفاع ہونے سے پہلے کھجور بیچنے کا بیان :۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قِيلَ وَمَا تَزْهُو قَالَ تَحْمَارُّ أَوْ تَصْفَارُّ۔

علی بن ہیثم، معلی، ہشیم، حمید، انس بن مالک رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا ہے پھل کے بیچنے سے جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہوجائے اور کھجور کے بیچنے سے جب تک زہو نہ ہوجائے پوچھا گیا زہو کیا چیز ہے، کہا سرخ ہوجائے یا زرد ہوجائے۔

بَاب ۱۳۶۲ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

جب کسی نے پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچدیا پھر اس پر کوئی آفت آجائے تو بائع کا نقصان ہوگا :۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے پھلوں کے بیچنے سے جبتک کہ زہو نہ ہوجائے منع فرمایا، پوچھا گیا زہو کیا ہے، کہا یہاں تک کہ سرخ ہوجائے، پھر فرمایا اچھا بتاؤ جب اللہ نے پھل کو روک لیا تو کس چیز کے عوض تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کھائیگا، لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے بواسطہ ابن شہاب بیان کیا، ابن شہاب نے کہا کہ اگر ایک شخص نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے کوئی پھل خریدا پھر اس پر کوئی آفت آگئی تو اسکی ذمہ داری اس کے مالک (یعنی بائع) پر ہوگی ابن شہاب کا بیان ہے مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بواسطہ ابن عمر بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پھلوں کی خرید و فروخت نہ کرو جبتک کہ قابل انتفاع نہ ہوجائے اور سوکھی ہوئی کھجور کے عوض درخت سے لگی ہوئی کھجور کو نہ بیچو۔

بَاب ۱۳۶۳ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ۔

ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدنے کا بیان :۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں، پھر بواسطہ اسود حضرت عائشہ رض سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھدی۔

باب ۱۳۶۴ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ ثُمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

باب ۱۳۶۵ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

باب ۱۳۶۶ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا إِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ

باب ۱۳۶۷ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

اچھی کھجور کے عوض اگر کوئی خراب کھجور بیچنا چاہے

قتیبہ، مالک، عبد المجید بن سہل بن عبد الرحمٰن، سعید بن مسیب حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا وہ آپ کے پاس عمدہ قسم کی کھجور لیکر آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں، اس نے عرض کیا نہیں بخدا یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع دو صاع کے عوض لیتے ہیں اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، تمام کھجوروں کو درہموں کے عوض بیچ دو پھر درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لو۔

اس شخص کا بیان جو پیوند کی ہوئی کھجور یا زمین جس میں فصل لگی ہو بیچے یا ٹھیکہ پر دے

ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے بواسطہ ابن جریج، ابن ابی ملیکہ نافع (ابن عمرؓ کے غلام) بیان کیا کہ جب بھی پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے جائیں اور اس میں پھل کا تذکرہ نہ ہو تو پھل اس کا ہے جس نے پیوند لگایا ہے اور یہی حال غلام اور کھیت کا ہے، نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام ان سے لیا تھا۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بائع کا ہے مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط کرے۔

کھیتی کا غلہ کے عوض ناپ کے حساب سے بیچنے کا بیان

قتیبہ، لیث، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی باغ کا پھل اگر کھجور ہو خشک کھجور کے عوض ناپ کے حساب سے بیچے اگر انگور ہو تو ناپ کے حساب سے اسکو منقی کے عوض بیچے یا کھیتی ہو تو ناپ کے حساب سے غلہ کے عوض اسے بیچے اور آپ نے ان تمام صورتوں سے منع فرمایا۔

درخت کو جڑ سمیت بیچنے کا بیان

قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِي اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ؛

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا پھر اس کی جڑ کو بیچ دیا تو درخت کا پھل اس کا ہے جس نے لگایا ہے مگر یہ کہ مشتری اس کی شرط کرلے ۔

باب ۱۳۶۸ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ ؛

بیع مخاضرہ کا بیان ؛

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ؛

اسحاق بن وہب، عمر بن یونس، یونس، اسحاق بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے ۔

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ اَوْ تَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ ؛

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جبتک کہ زہو نہ ہو جائے، ہم نے انس سے پوچھا اس کا زہو ہونا کیا ہے انھوں نے کہا سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے اچھا بتاؤ تو اگر اللہ پھل روک لے تو کس چیز کے عوض میں اپنے بھائی کا مال کھائے گا ۔

باب ۱۳۶۹ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَاَكْلِهِ ؛

کھجور کے گابھ بیچنے اور اس کے کھانے کا بیان ؛

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ؛

ابوالولید، ہشام بن عبدالملک، ابوعوانہ، ابوبشر، مجاہد، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور آپؐ کھجور کی گابھ کھا رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مرد مومن کی طرح ہے، میں نے چاہا کہ کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن اس وقت میں کم عمر تھا، آپ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے ۔

باب ۱۳۷۰ مَنْ اَجْرٰى اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوْعِ وَالْاِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ

وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَاْسَ الْعَشَرَةُ بِاَحَدَ عَشَرَ وَيَاْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا

خرید و فروخت، ٹھیکہ اور ناپ تول میں ہر شہر کے لوگوں کے عرف، ان کے رسم و رواج، نیتوں اور مشہور طریقوں پر حکم جاری ہوگا اور شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا کہ تمہارے رسم و رواج کے مطابق ہی حکم دیا جائے گا اور عبدالوہاب نے بواسطہ ایوب محمد بیان کیا کہ دس کی چیز کا گیارہ کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور خرچ کے عوض نفع لے لے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند سے فرمایا قاعدہ کے مطابق اتنا لیلے جو تجھکو اور تیرے بچوں کو کافی ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو فقیر ہو تو قاعدہ کے مطابق کھائے اور حسن نے عبداللہ بن مرداس سے

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ ٭

ایک گدھا کرایہ پر لیا تو پوچھا کتنا کرایہ ہوگا کہا دو دانق، پھر اس پر سوار ہو گئے، پھر دوسری مرتبہ آئے تو کہا گدھا چاہیے گدھا چاہیے، اس پر سوار ہو گئے اور کوئی کرایہ طے نہیں کیا اور عبداللہ کو نصف درہم بھیجدیا۔

٢٠٥٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ ٭

عبداللہ بن یوسف، مالک، حمید طویل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ نے پچھنے لگائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور اپنے عمال کو حکم دیا کہ خراج کم کر دیں۔

٢٠٥٩ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعٰوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِيْ أَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ ٭

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ معاویہؓ کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا میرے لئے جائز ہے کہ اس کے مال میں سے چپکے سے کچھ لے لوں، آپ نے فرمایا تو قاعدے کے مطابق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو۔

٢٠٦٠ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ ابْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ أُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيْرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ ٭

اسحاق، ابن نمیر، ہشام، ح، محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ جو شخص مالدار ہو، وہ بچے اور جو شخص فقیر ہو تو وہ دستور کے موافق کھائے، اور یہ آیت یتیم کے سرپرست کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو اس کی نگرانی کرتا ہے اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے اگر فقیر ہو تو دستور کے موافق اس سے کھائے۔

بَاب ١٣٧١ بَيْعِ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهِ ٭

ایک شریک کا دوسرے شریک کے ہاتھ بیچنے کا بیان

٢٠٦١ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ٭

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ شفعہ ہر اس مال میں قائم کیا ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو اور جب حد بندی ہو گئی ہو اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں تو شفعہ نہیں ہے۔

بَاب ١٣٧٢ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُوْمٍ ٭

مشترک زمین، مکانات اور سامان کے بیچنے کا بیان جو تقسیم نہ ہوا ہو۔

٢٠٦٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

محمد بن محبوب، عبدالواحد، معمر، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر اس مال میں حکم دیا جو تقسیم نہ ہوا ہو، جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے، ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد نے اس حدیث کو بیان کیا اور کہا ہر اس چیز میں شفعہ ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو، ہشام نے معمر سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے، عبدالرزاق نے کہا ہر مال میں شفعہ ہے اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

بَاب ١٣٧٣ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ ۔

اگر کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدے پھر وہ راضی ہو جائے۔

٢٠٦٣ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ

یعقوب بن ابراہیم، ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ تین آدمی جا رہے تھے تو بارش ہونے لگی وہ تینوں پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہو گئے (ایک چٹان اوپر سے گری اور غار کا منہ بند ہو گیا) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اللہ سے کسی ایسے عمل کا واسطہ دیکر دعا کرو جو تم نے کیا ہو ان میں سے ایک نے کہا اے میرے اللہ میرے ماں باپ بہت بڈھے تھے چنانچہ میں باہر جاتا اور جانور چراتا تھا! پھر واپس آتا تو دودھ دوہ کر اپنے ماں باپ کے پاس لاتا جب وہ پی لیتے تو میں بیوی بچوں اور گھر والوں کو پلاتا ایک رات مجھے دیر ہو گئی میں آیا تو دونوں سو گئے تھے مجھے ناگوار ہوا کہ میں انھیں جگاؤں اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے، طلوع فجر تک میری حالت یہی رہی، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضامندی کیلئے کیا ہے تو پتھر مجھ سے کچھ ہٹا دے تاکہ ہم آسمان تو دیکھ سکیں، پتھر کچھ ہٹ گیا، پھر دوسرے آدمی نے کہا اے اللہ میں اپنی چچا زاد بہن سے بہت محبت کیا کرتا تھا جس قدر ایک مرد عورتوں سے محبت کرتا ہے لیکن اس نے کہا تم اپنا مقصد مجھ سے حاصل نہیں کر سکتے جبتک کہ تم سو دینار نہ دو، چنانچہ میں نے محنت کر کے سو دینار جمع کئے، جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر مہر ناجائز طور پر نہ توڑ، میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری رضا کیلئے کیا ہے تو اس پتھر کو کچھ ہٹا دے وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا، پھر تیسرے آدمی نے کہا یا اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق

الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ فَأَبَى ذٰلِكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِئُ بِي قَالَ فَقُلْتُ مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ ؛

باب ۱۳۷۴ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ ؛

۲۰۶۴ ـ حدثنا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً ؛

باب ۱۳۷۵ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ؛

۲۰۶۵ ـ حدثنا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

جوار کے عوض کام پر لگایا، جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا میں نے اس جوار کو کھیت میں بو دیا، یہاں تک کہ میں نے اس سے گائے بیل اور چرواہا خرید لیا پھر وہ شخص آیا اور کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے میرا حق دیدے، میں نے کہا ان گایوں، بیلوں اور چرواہے کے پاس جا اور انھیں لے لے یہ تیرے ہیں، اس نے کہا کیا تم مذاق کرتے ہو میں نے اس سے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا وہ تیرے ہی ہیں، اے میرے پروردگار اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف تیری خوشنودی کے لیے ایسا کیا تو یہ پتھر ہم سے ہٹا دے، چنانچہ وہ پتھر ان سے ہٹ گیا۔

مشرکین اور دار الحرب کے رہنے والوں سے خرید و فروخت کرنے کا بیان:۔

ابو النعمان، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان، عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر ایک مشرک آدمی آیا جو لانبا تھا اور اس کے سر کے بال پریشان تھے، بکریاں ہانک رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا بیچنا چاہتا ہے یا عطیہ یا ہبہ کے طور پر دینا چاہتا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

حربی غلام خریدنے اس کے ہبہ کرنے اور آزاد کرنے کا بیان

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان سے فرمایا کتابت کر لے یہ آزاد تھے لیکن ان پر لوگوں نے ظلم کیا اور انھیں بیچ دیا اور عمار و صہیب و بلال قید کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت بخشی ہے تو جن لوگوں کو زیادہ رزق دی گئی وہ اپنی لونڈی اور غلاموں پر اپنا رزق واپس نہیں کر دیتے کہ وہ سب برابر ہو جائیں کیا وہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ابراہیمؑ نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی انکو لیکر ایسی آبادی میں پہنچے جہاں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالم حکمرانوں میں سے ایک ظالم حکمراں رہتا تھا اس سے بیان کیا گیا کہ ابراہیمؑ یہاں ایک خوبصورت عورت لیکر آئے ہیں آپ کے پاس اس نے ایک آدمی دریافت کرنے کو بھیجا کہ اے ابراہیم یہ عورت تمہارے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا میری بہن ہے، پھر حضرت ابراہیمؑ لوٹ کر سارہ کے پاس گئے اور کہا کہ میری بات

مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ أُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا
تُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ فَإِنِّيْ أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِيْ وَاللّٰهِ إِنْ عَلَى
الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ
إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ
بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ
عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ
يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَ
تُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ
فَرْجِيْ إِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى
رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ
أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ
فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرْسَلْتُمْ
إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوْهَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَأَعْطُوْهَا آجَرَ
فَرَجَعَتْ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ
أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيْدَةً ۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ
وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ
ابْنُهُ انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِيْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا
بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ
لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ
سَوْدَةُ قَطُّ ۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ
وَلَا تَدَّعِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَأَنِّيْ

کو جھوٹا نہ کرنا، میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ تو میری بہن ہے بخدا اس زمین پر میرے
اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں، اور حضرت سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیجدیا، وہ بادشاہ
حضرت سارہ کے پاس گیا وہ کھڑی ہوئیں اور وضو کرکے نماز پڑھی اور دعا کی کہ یا اللہ اگر
میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کی بجز اپنے شوہر کے
حفاظت کی ہے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر، تو وہ بادشاہ زمین پر گر کر خراٹے
لینے لگا، یہاں تک کہ پاؤں زمین سے رگڑنے لگا، اعرج کہتے ہیں، ابوسلمہ بن عبدالرحمن
نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا، حضرت سارہ نے کہا کہ یا اللہ اگر یہ مر جائے گا
تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے اس بادشاہ کو قتل کیا ہے، اس بادشاہ کی یہ حالت
دور ہوئی تو پھر انکی طرف اٹھا حضرت سارہ کھڑی ہوئیں وضو کرکے نماز پڑھی پھر دعا کی کہ
کہ اے میرے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے بجز اپنے شوہر کے
سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کر، وہ زمین پر گر کر
خراٹے لینے لگا یہاں تک کہ پاؤں رگڑنے لگا، عبدالرحمن نے بواسطہ ابوسلمہ ابوہریرہ سے نقل کیا
کہ سارہ نے کہا یا اللہ اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس عورت نے اسکو قتل کیا، اسکی یہ حالت جاتی رہی
بادشاہ نے دوسری یا تیسری بار کہا کہ بخدا تم نے میرے پاس ایک شیطان کو بھیجا اسکو ابراہیم کے پاس لیجاؤ
اور آجر (ہاجرہ) لونڈی انکو دیدو، وہ لوٹ کر حضرت ابراہیم کے پاس گئیں تو کہا کہ آپ نے
دیکھا کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کیا اور ایک لونڈی خدمت کیلئے دلوا دی۔

قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں
انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے متعلق
جھگڑنے لگے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا
لڑکا ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی صورت دیکھئے
(کہ عتبہ سے ملتی ہے) عبد بن زمعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے
باپ کے بستر پر اس کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسکی صورت دیکھی تو دیکھا کہ اسے عتبہ سے صاف مشابہت ہے تو آپ نے فرمایا یہ تجھ کو
ملے گا، اے عبد! لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، اور زانی کیلئے پتھر ہے
اور اے سودہ بنت زمعہ تم اس سے پردہ کرو چنانچہ سودہ نے اسکو کبھی نہیں دیکھا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف نے صہیب سے کہا اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی
کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو، صہیب نے کہا، مجھے اتنی اتنی دولت
ملے تو بھی ایسی بات کہنا پسند نہ کروں، میں بچپن میں چرالیا گیا تھا اس لئے

ذٰلِكَ وَلٰكِنِّي سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ ؛

۲۰۶۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُورًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ؛

بَابٌ ۱۳۷۶ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ ؛

۲۰۶۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوا اِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ؛

بَابٌ ۱۳۷۷ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ ؛

۲۰۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ ؛

بَابٌ ۱۳۷۸ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۰۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي طَاوُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا

میری زبان رومی ہوگئی، ورنہ اصل میں میرا باپ ایک عرب تھا :۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ بتایئے کہ جو نیک کام میں جاہلیت کے زمانہ میں کرتا تھا، یعنی صلہ رحم، غلام آزاد کرنا، اور صدقہ کرنا کیا مجھ کو اس کا بھی اجر ملے گا، حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے جس قدر نیکیاں کی ہیں، تم انھیں پر مسلمان ہوئے ہو، (یعنی ان سب کا اجر ملے گا)

دباغت سے پہلے مردار کی کھال کا بیان :۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ، عبداللہ بن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا، اس کی کھال سے تم نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا، لوگوں نے عرض کیا وہ تو مردار ہے، آپ نے فرمایا صرف اس کا کھانا حرام ہے :۔

سؤر مار ڈالنے کا بیان، اور جابر رض نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سؤر کی بیع سے منع فرمایا ہے :۔

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے، وہ منصف حاکم ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے اور سؤر کو مار ڈالیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا :۔

مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے، اور نہ اس کی چکنائی فروخت کی جائے، اس کو جابر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے :۔

حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض کو معلوم ہوا، کہ فلاں شخص نے شراب بیچی ہے، تو انھوں نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو تباہ کر دے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ، اللہ یہود کو تباہ کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، لیکن اسے

فَبَاعُوْهَا ۔

پگھلا کر ان لوگوں نے فروخت کیا ۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا ۔

عبدان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اللہ تعالے یہود کو تباہ کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، لیکن ان لوگوں نے اسے بیچا، اور اس کی قیمتیں کھائیں ۔

باب ۱۳۷۹ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

ان چیزوں کی تصویریں بیچنے کا بیان جن میں جان نہیں ہوتی اور اس میں کون سی صورت حرام ہے ۔

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّيْ إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَإِنِّيْ أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ ابْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، یزید بن زریع، عوف، سعید بن ابی الحسن، سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں ابن عباس رض کے پاس تھا، ان کے پاس ایک شخص آیا، اور کہا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ میرا ذریعہ معاش میرے ہاتھ کی صنعت ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں تو ابن عباس نے اس سے کہا، میں تجھ سے وہی چیز بیان کرونگا جو میں نے رسول اللہ صلعم سے سنی، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی چیز کی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسکو عذاب دیتا رہیگا، یہانتک کہ وہ اسمیں جان ڈالدے، اور وہ اسمیں کبھی جان نہ ڈال سکیگا، اس شخص نے بہت لمبی سانس لی اور اسکا چہرہ زرد ہوگیا، تو حضرت ابن عباس رض نے کہا کہ تیرا برا ہو، اگر تو تصویریں ہی بنانا چاہتا ہے، تو ان درختوں کی جن میں جان نہیں ہوتی تصویریں بنایا کر، ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا، سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے ۔

باب ۱۳۸۰ تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ ۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا، اور جابر رض نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب بیچنے کو حرام قرار دیا ہے ۔

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ ۔

مسلم، شعبہ، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، کہ شراب کی تجارت حرام کر دی گئی ۔

الف باب ۱۳۸۱ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا ۔

اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا ۔

۲۰۷۵- حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

بشر بن مرحوم، یحییٰ بن سلیم، اسمٰعیل بن امیہ، سعید بن ابی سعید

بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ ؛

باب ۱۳۸۱ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ فِيهِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

باب ۱۳۸۲ بَيْعُ الْعَبِيدِ بِالْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَقَالَ آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلٰى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ نَسِيئَةً ؛

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۸۳ بَيْعُ الرَّقِيقِ ؛

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

باب ۱۳۸۴ بَيْعُ الْمُدَبَّرِ ؛

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ ؛

ابوہریرہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا، قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہونگا، ایک وہ جو میرا نام لیکر عہد کرے، پھر توڑ دے۔ دوسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرے وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا کام پورا لیا، لیکن اس کی مزدوری نہ دی :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں کو ان کی زمینیں فروخت کردینے کا بیان جسوقت انکو مدینہ سے جلاوطن کیا، مقبری نے ابوہریرہ رض سے نقل کیا :

حیوان کے عوض حیوان اور غلام کے ادھار بیچنے کا بیان، اور ابن عمر رض نے ایک اونٹنی چار اونٹنیوں کے عوض خریدی، جسکے متعلق ذمہ داری لے لی تھی کہ ربذہ میں حوالہ کردینگے، اور ابن عباس رض نے فرمایا کہ کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے، اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا انمیں سے ایک تو بائع کو دیدیا، اور دوسرے کے متعلق کہا کہ کل انشاءاللہ بلا تاخیر دیدونگا، ابن مسیب نے کہا حیوان میں سود نہیں، ایک اونٹ دو اونٹ کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار خرید سکتا ہے اور ابن سیرین نے کہا دو اونٹ کے عوض ایک اونٹ اور ایک درہم ایک درہم کے عوض ادھار بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ قیدیوں میں حضرت صفیہ رض بھی تھیں، وہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گئیں :

لونڈی غلام بیچنے کا بیان :

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابن محیریز، ابوسعید خدری رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ایک بار وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم قیدی عورتوں کے پاس پہونچتے ہیں (جماع کرتے ہیں) اور انھیں ہم بیچنا چاہتے ہیں تو آپ عزل کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو اگر تم لوگ ایسا نہ کرو تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ جس جان کا پیدا ہونا مقدر میں لکھا جا چکا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی :

مدبر کی بیع کا بیان :

ابن نمیر، وکیع، اسمٰعیل، سلمہ بن کہیل، عطاء، حضرت جابر رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر (غلام) کو بیچا :

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

قتیبہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مدبر) کو بیچا ؛

۲۰۸۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ؛

زہیر بن حرب، یعقوب، یعقوب کے والد (ابراہیم بن سعد) صالح، ابن شہاب، عبیداللہ، زید بن خالد، و ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو آپ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ دو، تیسری یا چوتھی بار کے بعد آپ نے فرمایا ؛

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ ؛

عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید، ابوسعید، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اس کو حد لگائے، اور اس کو ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے لگائے اور ملامت نہ کرے، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ دے اگرچہ بال کی ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو ؛

بَابٌ ۱۳۸۵ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِي تُوْطَأُ أَوْ بِيْعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيْبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ؛

کیا لونڈی کے ساتھ قبل اس کے کہ اس کا استبراء کرے، سفر کر سکتا ہے، اور حسن بصری نے بوسہ یا مباشرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور ابن عمر رض نے کہا کہ ایسی لونڈی ہبہ کی جائے، یا بیچی جائے، یا آزاد ہو جس سے صحبت کی جاتی تھی، تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے، اور کنواری عورت استبراء نہ کرے، عطاء نے کہا ہے کہ حاملہ لونڈی سے اس کی شرم گاہ سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر، کہ ان کے بارے میں ان کو ملامت نہیں کی جائے گی ؛

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا

عبدالغفار بن داؤد، یعقوب بن عبدالرحمن، عمرو بن ابی عمرو انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے صفیہ بنت حیی بن اخطب کا حسن و جمال بیان کیا گیا، اس کا شوہر مارا گیا تھا، اور وہ نئی دلھن تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے لئے چن لیا، اور ان کو لے کر چلے، یہاں تک کہ ہم لوگ سد الروحاء تک

سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ ؛

باب ۱۳۸۶ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ ؛

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا اَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَاَكَلُوا ثَمَنَهُ وَقَالَ اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

باب ۱۳۸۷ ثَمَنِ الْكَلْبِ ؛

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۲۰۸۵ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِي اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پہنچے، تو آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی، پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس تیار کر کے رکھوایا، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو خبر کردو تاکہ کھالیں، یہ صفیہؓ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا، پھر ہم مدینہ کی طرف چلے، حضرت انسؓ کا بیان ہے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ حضرت صفیہؓ کو اپنی عبا سے گھیرے ہوئے ہیں، پھر اونٹ کے پاس بیٹھتے، اپنا گھٹنا رکھتے اور حضرت صفیہؓ اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں ؛

مردار اور بتوں کے بیچنے کا بیان ؛

قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی رباح، جابرؓ، جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے، کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے سال جب کہ آپ مکہ میں تھے، فرماتے ہوئے سُنا، کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوٴر، اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے وہ کشتیوں پر ملتے ہیں، اور کھالوں پر روغن چڑھاتے ہیں، اور اس سے لوگ چراغ روشن کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ یہود کو تباہ کرے، اللہ نے جب ان پر چربی حرام کی، تو ان لوگوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے، ابو عاصم نے مجھ سے عبدالحمید نے ان سے یزید نے بیان کیا، کہ مجھ کو عطاء نے لکھ بھیجا، کہ میں نے جابر سے سنا، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ؛

کتے کی قیمت کا بیان ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت، اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے ؛

حجاج بن منہال، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک پچھنے لگانے والا غلام خریدا تو اس کے اوزار توڑ دیئے، تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا، انھوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَ
كَسْبِ الْأَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ
الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

كِتَابُ السَّلَمِ

بَابُ ۱۳۸۸ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۰۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ
بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ
عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي
الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً شَكَّ
إِسْمٰعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ
مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۰۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ بِهٰذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ ؛

بَابُ ۱۳۸۹ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ
وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ
وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۰۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۰۹۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت ، کتے کی قیمت
اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا، اور گودنا، گودنے والے اور گدوانے
والے پر لعنت کی، اور سود کھانے اور کھلانے والے اور مصور پر لعنت کی ہے؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بیع سلم کا بیان

ایک معین ناپ میں سلم کرنے کا بیان

عمرو بن زرارہ ، اسمٰعیل بن علیہ ، ابن ابی نجیح ، عبد اللہ بن کثیر ،
ابو المنہال ، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے
بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو لوگ
اس وقت پھلوں میں ایک سال یا دو سال کی مدت پر سلم کرتے تھے،
یا یہ کہا کہ دو سال یا تین سال کی مدت پر سلم کرتے تھے، اسمٰعیل کو شک
ہوا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص کھجور میں سلم کرے، تو چاہیئے کہ معین
ناپ اور مقررہ وزن میں ہو ؛

محمد، اسمٰعیل، ابن ابی نجیح ، سے یہی روایت معین ناپ اور معین
وزن کے متعلق روایت کرتے ہیں۔

معین وزن میں سلم کرنے کا بیان ؛

صدقہ ، ابن عیینہ ، ابن ابی نجیح ، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال
حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں ، انھوں نے بیان کیا، کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے ، تو لوگ کھجوروں میں دو یا
تین سال کی مدت پر سلم کرتے تھے ، تو آپ نے فرمایا، کہ جو شخص
کسی چیز میں سلم کرے ، تو معین ناپ اور معین وزن میں ایک مدت
مقررہ تک کے لئے کرے ؛

علی ، سفیان ، ابن ابی نجیح نے بھی یہی روایت بیان کی ہے ،
جس میں یہ بیان کیا ہے ، کہ مقررہ وزن میں مدت معینہ کے لئے
بیع سلم کرے ؛

قتیبہ ، سفیان ، ابو نجیح ، عبد اللہ بن کثیر ، ابو المنہال سے روایت
کرتے ہیں ، انھوں نے بیان کیا ، کہ میں نے ابن عباس رضؓ کو کہتے ہوئے
سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور پھر یہی حدیث بیان کی

قَالَ فِی کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْ بُرْدَةَ فِی السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِیْ اِلَی ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّا کُنَّا نُسْلِفُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

مدت معینہ تک کے لئے مقررناپ اور وزن میں (سلم کرے)۔

ابو الولید، شعبہ، ابن ابی المجالد، ح، (دوسری سند) یحییٰ وکیع، شعبہ، محمد بن ابو المجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد و عبد اللہ بن ابی المجالد سے روایت کرتے ہیں، کہ عبد اللہ بن شداد بن ہاد اور ابو بردہ بیع سلم کے متعلق اختلاف کرنے لگے، تو ان لوگوں نے مجھے ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا، میں نے ان سے پوچھا، تو انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض کے زمانہ میں گیہوں، جو، منقیٰ، اور کھجور میں بیع سلم کیا کرتے تھے، اور میں نے ابن ابزیٰ سے پوچھا، تو انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

باب ۱۳۹۰ - اَلسَّلَمِ اِلٰی مَنْ لَّیْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ۔

اس شخص سے سلم کرنے کا بیان، جس کے پاس اصل مال نہ ہو۔

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْ بُرْدَةَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَقَالَا سَلْهُ هَلْ کَانَ اَصْحٰبُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ کُنَّا نُسْلِفُ نَبِیْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّیْتِ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰی مَنْ کَانَ اَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا کُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِیْ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْاَلْهُمْ اَلَهُمْ حَرْثٌ اَمْ لَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، شیبانی، محمد بن ابی المجالد، سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ مجھ کو عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا، اور کہا، کہ ان سے دریافت کرو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ گیہوں میں بیع سلم کرتے تھے، عبد اللہ نے کہا، ہم لوگ اہل شام کے کاشتکاروں سے گیہوں، جو، اور زیتون میں مدت معینہ تک کے لئے مقررہ ناپ اور وزن میں سلم کیا کرتے تھے، میں نے پوچھا، ان لوگوں سے کرتے تھے جن کے پاس اصل مال موجود ہوتا۔ انھوں نے کہا، ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے تھے، پھر ان دونوں نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا، تو میں نے ان سے دریافت کیا، تو انھوں نے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے، اور ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے، کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ وَ

اسحاق، خالد بن عبد اللہ، شیبانی، محمد بن ابی المجالد سے اسی روایت کو بیان کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ گیہوں اور جو میں سلم کیا کرتے تھے، اور قتیبہ نے بواسطہ جریر، شیبانی روایت کی کہ گیہوں

قَالَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ ؛

۲۰۹۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوْزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى يُحْرَزَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

بَابُ ۱۳۹۱ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ ؛

۲۰۹۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوْزَنَ ؛

۲۰۹۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوْزَنَ قُلْتُ مَا يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ ؛

بَابُ ۱۳۹۲ الْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ ؛

۲۰۹۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا

جو، اور منقّی میں (سلم کرتے تھے) عبد اللہ بن ولید نے سفیان کا قول نقل کیا کہ ہم سے شیبانی نے بیان کیا، اور کہا کہ، زیتون (میں بھی سلم کرتے تھے) ؛

آدم، شعبہ، عمرو، ابو البختری، طائی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کھجور میں (جو درخت پر لگی ہو) سلم کرنے کے متعلق ابن عباس سے پوچھا انھوں نے کہا کہ نبی صلعم نے کھجور کے درختوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جتبک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ کھائے جائیں، اور وزن کیے جاسکیں اس شخص نے پوچھا کونسی چیز وزن کی جائے (جبکہ کھجوریں درخت سے لگی ہوتی ہیں) تو ایک شخص نے جو ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا، کہا کہ اندازہ کرنیکے لائق ہو جائے، اور معاذ نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو سے جو حدیث روایت کی، ابو البختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رض سے سنا کہ نبی صلعم نے منع فرمایا، اور اسی طرح روایت کی

چھوہاروں میں سلم کرنے کا بیان ؛

ابو الولید، شعبہ، عمرو، ابو البختری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے چھوہاروں میں سلم کرنے کے متعلق ابن عمر رض سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ چھوہاروں کے بیچنے سے منع کیا گیا جب تک کہ اس میں صلاحیت نہ پیدا ہو جائے، اور نقد چاندی کے عوض ادھار بیچنے سے منع کیا گیا اور میں نے ابن عباس سے چھوہاروں میں سلم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا نبی صلعم نے چھوہاروں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ کھانے یا وزن کرنے کے لائق نہ ہو جائیں۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رض سے چھوہاروں میں سلم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان میں صلاحیت نہ پیدا ہو جائے اور سونے کے عوض چاندی اس طور پر بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک نقد ہو اور دوسرا ادھار، اور میں نے ابن عباس سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی صلعم نے چھوہاروں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ کھائے نہ جاسکیں اور وزن نہ کیے جاسکیں میں نے پوچھا وزن کیا چیز کی جائے ایک شخص نے جو ان کے پاس بیٹھا تھا کہا یعنی اندازہ کیا جاسکے

سلم میں ضمانت دینے کا بیان ؛

محمد، یعلی، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رض سے

الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ ؛

بَابُ ١٣٩٣ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ ؛

٢٠٩٨ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ ؛

بَابُ ١٣٩٤ السَّلَمِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّبِهٖ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَاْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مَّا لَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ ؛

٢٠٩٩ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِي الثِّمَارِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَّقَالَ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

٢١٠٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مُجَالِدٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَاْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي

روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھدی۔

سلم میں گرو رکھنے کا بیان :-

محمد بن محبوب، عبد الواحد، اعمش بیان کرتے ہیں، ہم لوگوں نے ابراہیم کے نزدیک قرض میں گرو رکھنے کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے، انھوں نے حضرت عائشہ رض (رضی اللہ عنہا) سے نقل کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت معینہ کے وعدے پر غلہ خریدا اور لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گرو رکھدی :-

ایک مدت معینہ کے وعدے پر سلم کرنا چاہیے ابن عباس رض

ابو سعید رض اسود رض اور حسن بصری نے یہی کہا اور ابن عمر رض نے کہا کہ وہ غلہ جس کی صفت بیان کردی گئی ہو معین نرخ کے عوض مدت معینہ کے وعدے پر سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کھیتی میں نہ ہو کہ جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ پھلوں میں دو یا تین سال کی سلم کرتے تھے تو آپ نے فرمایا پھلوں میں معین ناپ میں مدت معینہ کے وعدے پر سلم کیا کرو، اور عبد اللہ بن ولید نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ان سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا اور کہا کہ معین پیمانہ اور معین وزن میں ہو۔

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، سفیان، سلیمان شیبانی محمد بن ابی مجالد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھ کو ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے عبد الرحمن بن ابزی اور عبد اللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا میں نے ان دونوں سے سلم کے متعلق پوچھا تو دونوں نے کہا کہ ہمکو غنیمت کا مال رسول اللہ صلعم کے ساتھ ملتا تھا اور شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے تو ہم ان سے گیہوں، جو اور منقی میں ایک مدت معینہ کے وعدے پر سلم کیا کرتے تھے، میں نے

الحنطة والشعير والزبيب الى اجل مسمى قال قلت اكان لهم زرع او لم يكن لهم زرع قالا ما كنا نسئلهم عن ذلك ؛

باب ۱۳۹۵ السلم الى ان تنتج الناقة ؛

۲۱۰۱ - حدثنا موسى بن اسمعيل اخبرنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي قال كانوا يتبايعون الجزور الى حبل الحبلة فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عنه فسره نافع ان تنتج الناقة ما فى بطنها ؛

بسم الله الرحمن الرحيم ؕ

باب ۱۳۹۶ الشفعة فى مالم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة ؛

۲۱۰۲ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن ابى سلمة ابن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله رضي قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة فى كل مالم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة ؛

باب ۱۳۹۷ عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع

وقال الحكم اذا اذن له قبل البيع فلا شفعة له وقال الشعبي من بيعت شفعته وهو شاهد لا يغيرها فلا شفعة له ؛

۲۱۰۳ - حدثنا المكي بن ابراهيم اخبرنا ابن جريج اخبرني ابراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد قال وقفت على سعد بن ابى وقاص فجاء المسور بن مخرمة فوضع يده على احدى منكبي اذ جاء ابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا سعد ابتع مني بيتي فى دارك فقال سعد والله ما ابتاعهما فقال المسور والله لتبتاعنهما فقال سعد والله لا ازيدك على اربعة آلاف منجمة او مقطعة قال ابو رافع لقد اعطيت بها خمسمائة دينار ولولا انى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق

ان سے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی تھی یا نہیں، ان دونوں نے کہا ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے تھے۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنے کا بیان ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر خرید و فروخت کرتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نافع نے اس کی تفسیر بیان کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شفعہ اس زمین میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو اور جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں ہے ؛

مسدد، عبدالواحد، معمر، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر اس زمین میں حکم دیا جو تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل دیئے جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

بیچنے سے پہلے شفعہ کو شفیع پر پیش کرنے کا بیان

اور حکم نے کہا کہ اگر بیچنے سے پہلے شفیع اجازت دے تو اس کو شفعہ کا حق نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب شفعہ بیچا گیا اور شفیع موجود تھا لیکن اس نے اعتراض نہیں کیا تو اس کو حق شفعہ نہیں ہے ؛

مکی بن ابراہیم، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا تو مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک مونڈھے پر رکھا اس وقت ابو رافع (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) آئے اور کہا اے سعد مجھ سے میرے دونوں گھر جو تمہارے محلہ میں ہیں، خرید لو، سعدؓ نے کہا بخدا میں تو انھیں نہیں خریدتا، مسورؓ نے کہا بخدا تمہیں خریدنا ہوگا، سعدؓ نے کہا، میں تمہیں چار ہزار (درہم) سے زیادہ نہیں دونگا اور وہ بھی چند قسطوں میں، ابو رافع نے کہا مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے تھے اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے تو میں کبھی تمہیں چار ہزار درہم میں نہ دیتا جبکہ

بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَّاِنَّمَا اُعْطِىَ بِهِمَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ ؀

مجھے پانچ سو دینار مل رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں گھر ابو رافع رض نے سعد رض کو دیدیئے -

بَابٌ ۱۳۹۸ اَىُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ ؀

کونسا پڑوسی زیادہ قریب ہے ؀

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِىْ عَلِىُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِىْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؀

حجاج، شعبہ، ح، علی بن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابوعمران طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں، آپ نے فرمایا اس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ نزدیک ہو ؀

اٹھواں پارہ ختم ہوا

نواں پارہ ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۳۹۹ فی الاجارۃ. استیجار الرجل الصالح وقول اللہ تعالیٰ ان خیر من استاجرت القوی الامین والخازن الامین ومن لم یستعمل من ارادہ ؛

۲۱۰۵۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ابی بردۃ قال اخبرنی جدی ابو بردۃ عن ابیہ ابی موسی الاشعری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخازن الامین الذی یؤدی ما امر بہ طیبۃ نفسہ احد المتصدقین ؛

۲۱۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن قرۃ بن خالد قال حدثنی حمید بن ہلال حدثنا ابو بردۃ عن ابی موسی قال اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و معی رجلان من الاشعریین فقلت ما علمت انہما یطلبان العمل فقال لن او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ؛

باب ۱۴۰۰ رعی الغنم علی قراریط ؛

۲۱۰۷۔ حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو بن یحیی عن جدہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ و انت فقال نعم کنت ارعاہا علی قراریط لاہل مکۃ ؛

باب ۱۴۰۱ استیجار المشرکین عند الضرورۃ او اذا لم یوجد اہل الاسلام وعامل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہود خیبر ؛

۲۱۰۸۔ حدثنا ابراہیم بن موسی اخبرنا ہشام

مزدوری یا کرایہ کا بیان، مرد صالح کا مزدوری پر لگانا اور اللہ کا قول کہ جن سے تم مزدوری لو ان میں اچھا وہ ہے جو قوی امین ہو اور امانتدار خزانچی اور اس شخص کا بیان جو کسی کام کی خواہش کرے اس سے کام نہ لے ؛

محمد بن یوسف، سفیان، ابو بردہ (یزید بن عبداللہ) ابو بردہ (عامر) ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے جو اپنے دل کی خوشی سے مالک کی دلائی ہوئی رقم پوری پوری دے۔

مسدد، یحیی، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی اور بھی تھے، میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں عامل بننا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا ہم ہرگز اس شخص کو عامل نہیں بناتے جو عامل بننا چاہے۔

چند قیراط کے عوض بکریاں چرانے کا بیان :۔

احمد بن محمد مکی، عمرو بن یحیی، اپنے دادا سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، آپ کے صحابہ نے کہا اور آپ نے بھی آپ نے فرمایا ہاں میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط میں چرایا کرتا تھا

ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے، مشرکوں سے مزدوری کرانے کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر لگایا (بٹائی کا معاملہ کیا)

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا

عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة
واستاجر النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر رجلا من
بني الديل ثم من بني عبد بن عدي هاديا خريتا و
الخريت الماهر بالهداية قد غمس يمين حلف في آل العاص
بن وائل وهو على دين كفار قريش فامناه فدفعا اليه
راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلث ليال فاتاهما براحلتيهما
صبيحة ليال ثلث فارتحلا وانطلق معهما عامر بن فهيرة و
الدليل الديلي فاخذ بهم وهو طريق الساحل ٭

باب ۱۴۰۲ اذا استاجر اجيرا ليعمل له بعد ثلثة ايام او بعد شهر او بعد سنة جاز وهما على شرطهما الذي اشترطاه اذا جاء الاجل ٭

۲۱۰۹ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن
عقيل قال ابن شهاب فاخبرني عروة ابن الزبير
ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت واستاجر
رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر رجلا من بني
الديل هاديا خريتا وهو على دين كفار قريش فدفعا اليه
راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلث ليال براحلتيهما
صبح ثلث ٭

باب ۱۴۰۳ الاجير في الغزو ٭

۲۱۱۰ - حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا اسمعيل
بن علية اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن صفوان
بن يعلى عن يعلى بن امية قال غزوت مع النبي صلى
الله عليه وسلم جيش العسرة فكان من اوثق اعمالي
في نفسي فكان لي اجير فقاتل انسانا فعض احدهما
اصبع صاحبه فانتزع اصبعه فاندر ثنيته فسقطت فانطلق
الى النبي صلى الله عليه وسلم فاهدر ثنيته وقال افيدع
اصبعه في فيك تقضمها قال احسبه قال كما يقضم
الفحل قال ابن جريج وحدثني عبد الله بن ابي مليكة
عن جده بمثل هذه الصفة ان رجلا عض يد رجل

سے روایت کرتے ہیں (ہجرت کے واقعہ میں) کہ نبی صلعم اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے
ایک شخص کو پھر بنی عبد بن عدی سے ایک راہبر جو راہ بتلانے میں بہت ہشیار
تھا مزدوری پر رکھا، اس نے عاص بن وائل کے خاندان سے قسم کا معاہدہ
کیا تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا ان دونوں نے اس پر اعتماد کیا اور
اس کو دونوں ہی نے اپنی اپنی سواریاں دے دیں اور اس کو ہدایت کی کہ تین
راتوں کے بعد غار ثور میں لے کر آئے، چنانچہ وہ تین راتوں کے بعد صبح کو
دونوں کی سواریاں لیکر آیا اور آپ دونوں روانہ ہوئے اور انکے ساتھ عامر بن فہیرہ تھا
اور راہ بتانیوالا قبیلہ دیل کا ایک شخص تھا جو ان سبکو ساحل کے راستے سے لے گیا۔

اگر کوئی آدمی کسی مزدور کو مزدوری پر لگائے کہ تین دن یا ایک
مہینہ یا ایک سال کے بعد کام کرے تو جائز ہے اور جب وہ وقت
مقرر آجائے تو دونوں اپنی شرائط پر قائم رہیں گے :۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت
عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے
(ہجرت کے واقعہ میں) کہا کہ رسول اللہ صلعم اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک
شخص کو جو راہبر تھا راستہ بتانے کیلئے مزدوری پر مقرر کیا اور وہ کفار
قریش کے دین پر تھا، دونوں نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کردیں
اور اس سے عہد لیا کہ تین راتوں کے بعد تیسری کی صبح کو غار ثور
پر سواری لے کر آجائے۔

جہاد میں مزدور ساتھ لے جانے کا بیان :۔

یعقوب بن ابراہیم، اسمٰعیل بن علیہ، ابن جریج، عطا، صفوان بن
یعلی، یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیش
عسرۃ یعنی غزوۂ تبوک میں شریک ہوا تھا اور میرے خیال میں یہ سب سے زیادہ قابل
اعتماد عمل تھا، میرا ایک مزدور تھا جس نے کسی سے جھگڑا کیا ایک نے دوسرے کی انگلی
دانت میں دبالی تو اس نے اپنی انگلی کھینچ لی تو اس کے دانت گر گئے، وہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لیکر پہنچا تو آپؐ نے اسکے دانت کا معاوضہ
نہیں دلایا اور فرمایا کہ وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تو چبا جاتا یعنی
کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح اونٹ چبا جاتا
ہے اور ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انھوں نے اپنے دادا سے
اس طرح روایت کی کہ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ کو دانتوں میں دبا دیا اس نے اپنا

فَانْدَرَسَتْ بَيِّنَةٌ فَاهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ ۞

بَابٌ ۱۴۰۴ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللَّهُ ۞

بَابٌ ۱۴۰۵ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ ۞

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ ۞

بَابٌ ۱۴۰۶ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ۞

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوٰةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ

ہاتھ صحیح لیا) تو اس کا ذات گر گیا تو ابو بکرؓ نے اس کا معاوضہ نہیں دلایا

جس شخص نے کسی مزدور کو اجرت پر لگایا اس کی مدت تو بیان کر دی لیکن کام نہیں بیان کیا (تو جائز ہے) اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (شعیب نے کہا) کہ میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تمہارے نکاح میں دینا چاہتا ہوں علیٰ ما نقول وکیل تک یاجر فلانا کے معنی ہیں وہ اس کو اجر دیتا ہے اور تعزیت کے موقعہ پر آجرک اللہ (تمہیں اللہ بدلہ دے) بولتے ہیں تو وہ اسی سے ماخوذ ہے

اگر کوئی شخص کسی مزدور کو اس کام پر لگائے کہ دیوار سیدھی کر دے جو گرنے کے قریب ہے ؞

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج یعلی بن مسلم و عمرو بن دینار سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے سے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کرتے ہیں، ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی روایت کرتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابن عباس اور ان سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دونوں (حضرت موسیٰ و خضر) چلے تو دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی، سعید نے کہا کہ خضر نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو دیوار سیدھی ہو گئی، یعلی نے کہا، میں خیال کرتا ہوں سعید نے کہا کہ اپنا ہاتھ دیوار پر پھیر دیا تو وہ سیدھی ہو گئی، حضرت موسیٰ کہنے لگے کہ اگر تم چاہتے تو اس پر اجر لیتے، سعید نے کہا، اجر لیتے تو ہم اس کو کھاتے ۔

دوپہر تک کیلئے مزدور لگانے کا بیان ؞

سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع، ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تمہاری اور دونوں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند مزدور کام پر لگائے اور کہا کہ کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میرا کام کرے تو یہود نے کام کیا، پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے عوض میرا کام کرے، تو نصاریٰ نے کام کیا، پھر اس نے کہا کہ کون ہے کہ جو عصر سے سورج کے غروب ہونے تک دو قیراط کے عوض کام کرے، یہ تم ہی لوگ ہو، اس پر یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا اور کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہ ہم لوگوں نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی تو وہ شخص کہنے لگا کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے، ان لوگوں نے کہا نہیں، تو اس

مَنْ اَشَاءُ ؕ

باب ۱۴۰۷ الاجارۃ الی صلوٰۃ العصر ؕ

۲۱۱۳۔ حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن عبد اللہ بن دینار مولی عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثلکم والیہود والنصاری کرجل ن استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود علی قیراط قیراط ثم عملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم الذین تعملون من صلوٰۃ العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضبت الیہود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء فقال هل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا فقال فذلک فضلی اوتیه من اشاء ؕ

باب ۱۴۰۸ اثم من منع اجر الاجیر ؕ

۲۱۱۴۔ حدثنا یوسف بن محمد قال حدثنی یحیی بن سلیم عن اسمٰعیل بن امیۃ عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ ؕ

باب ۱۴۰۹ الاجارۃ من العصر الی اللیل ؕ

۲۱۱۵۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المسلمین والیہود والنصاری کمثل رجل ن استاجر قوما یعملون لہ عملا یوما الی اللیل علی اجر معلوم فعملوا لہ الی نصف النہار فقالوا لا حاجۃ لنا الی اجرک الذی شرطت لنا وما عملنا باطل فقال لہم لا تفعلوا اکملوا بقیۃ عملکم وخذوا

نے کہا یہ میرا احسان ہے جسے چاہے دوں ۔

نماز عصر کے وقت تک مزدور لگانے کا بیان :۔

اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، عبد اللہ بن دینار (عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) عبد اللہ بن عمرؓ بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے چند مزدور کام پر لگائے تو اس نے کہا میرا کام دوپہر تک ایک ایک قیراط کے عوض کون کرے گا تو یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا، پھر نصاری نے ایک ایک قیراط پر (عصر تک) کام کیا، پھر تم لوگ ہو جنہوں نے نماز عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کیا، اس پر یہود ونصاریٰ کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری کم ملے، اس آدمی نے کہا کہ میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا، ان لوگوں نے کہا نہیں، تو اس نے کہا کہ یہ تو میرا احسان ہے جسے چاہوں دوں ۔

اس شخص کے گناہ کا بیان جو مزدور کی مزدوری نہ دے :۔

یوسف بن محمد، یحیی بن سلیم، اسمٰعیل بن امیہ، سعید بن ابی سعید ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا تین آدمی ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرا واسطہ دیکر عہد کیا پھر بیوفائی کی، دوسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرے وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہ دی ۔

عصر سے رات تک کے لئے مزدور لگانے کا بیان :۔

محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مسلمانوں، یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کچھ آدمیوں کو کام پر لگایا کہ صبح سے رات تک ایک مقرر مزدوری کے عوض کام کریں چنانچہ جب وہ دوپہر تک کام کر چکے تو کہنے لگے کہ ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں جو تم نے ہمارے لئے مقرر کی تھی جو کام ہم نے کر دیا وہ یونہی کر دیا، اس آدمی نے کہا ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کرو اور پوری مزدوری لو لیکن انہوں نے انکار کیا اور کام چھوڑ دیا، ان کے بعد اس نے دوسرے دو مزدور کام پر لگائے اور ان سے کہا

أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَأْجَرَ آخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَأَبَوْا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوْا لَهٗ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ ؛

کہ باقی دن کام پورا کرو اور تم دونوں کو وہی مزدوری دونگا جو ان لوگوں کیلئے میں نے مقرر کی تھی، چنانچہ انھوں نے کام شروع کیا یہانتک کہ جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے جو کچھ کیا وہ یونہی کر دیا تم اپنی مزدوری رکھو جو ہمارے لئے مقرر کی تھی اس نے ان سے کہا کہ اپنا کام پورا کرو اس لئے کہ دن تھوڑا باقی رہ گیا ہے لیکن ان دونوں نے انکار کیا چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ باقی دن اس کا کام کریں، چنانچہ ان لوگوں نے باقی دن میں کام کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور دونوں فریق (پہلی اور دوسری جماعت) کی اجرت ان کو ملی، یہی مثال ان لوگوں کی ہے اور اس نور کی جس کو ان لوگوں نے قبول کیا۔

بَابُ ۱۴۱۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَتَرَكَ أَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ ؛

اس شخص کا بیان جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا اور وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے تو مزدوری کرانے والا اس اجرت میں محنت کر کے اسکو بڑھائے اور اس شخص کا بیان جو دوسروں کے مال میں محنت کر کے اسکو بڑھائے؛

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى أَوَوُا الْمَبِيْتَ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا إِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأٰى بِيْ طَلَبُ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلی امتوں میں سے تین آدمی (راستہ) چل رہے تھے یہانتک کہ ایک غار میں رات کو پناہ لینے کیلئے داخل ہوئے، پہاڑ سے ایک چٹان آ گری جس سے غار کا منہ بند ہو گیا، ان لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کیا کہ تم اس چٹان سے نجات نہیں پا سکتے بجز اس صورت کے کہ اللہ سے اپنے بہترین عمل کے واسطے سے دعا کرو، انمیں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہ پلاتا تھا نہ بیوی بچوں کو اور نہ لونڈی غلاموں کو، ایک دن کسی چیز کی تلاش میں میں بہت دور چلا گیا، میں ان کے پاس اس وقت پہنچا کہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہا تو میں نے انکو سویا ہوا پایا اور مجھے ناپسند تھا کہ ان سے پہلے بیوی بچوں یا لونڈی غلاموں کو پلاؤں چنانچہ میں ٹھہرا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی، تو وہ بیدار ہوئے اور دودھ پیا اے میرے اللہ اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو ہم سے اس (مصیبت) کو دور کر دے جس میں اس چٹان کے سبب سے ہم گرفتار ہیں، وہ چٹان کچھ ہٹ گئی لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دوسرے نے کہا اے میرے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے برا کام چاہا لیکن

إِلَى نَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ ؛

بَاب ۱۴۱۱ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ ؛

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ ؛

بَاب ۱۴۱۲ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ

وہ رکی رہی (یعنی راضی نہ ہوئی) یہانتک کہ ایک سال سخت ضرورت سے دوچار ہوئی، تو وہ میرے پاس آئی میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے، اس شرط پر کہ وہ میرے اور اپنی ذات کے درمیان حائل نہ ہو (یعنی ہمبستر ہونے دے) وہ راضی ہوگئی، یہانتک کہ جب میں اس پر قادر ہوا تو اس نے کہا کہ میں تجھے اس کی اجازت نہیں دیتی، کہ تو مہر کو ناحق توڑے، چنانچہ میں نے اس سے ہمبستر ہونیکو گناہ سمجھا، اور اس سے الگ ہوگیا، حالانکہ وہ مجھ کو تمام لوگوں سے پیاری تھی اور میں نے وہ سونا بھی چھوڑ دیا جو اس کو میں نے دیا تھا، اے میرے معبود اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کیلئے کیا ہے، تو ہم سے اس (مصیبت) کو دور کر جس میں ہم مبتلا ہیں، تو چٹان کچھ ہٹ گئی، لیکن باہر نہیں نکل سکتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور تیسرے آدمی نے کہا اے میرے اللہ میں نے چند مزدور کام پر لگائے تھے، میں نے انکو انکی مزدوری دی، مگر ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا میں نے اسکی مزدوری کو بڑھانا شروع کر دیا، یہانتک کہ اس سے بہت زیادہ مال حاصل ہوا، ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ اے خدا کے بندے مجھے میری مزدوری دے میں نے کہا کہ اونٹ، گائے، بکری اور غلام جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیرے ہیں اس نے کہا اے خدا کے بندے تو مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا، چنانچہ اس نے ساری چیزیں لے لیں اور چلا گیا، ان میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا، اے میرے اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو مجھ سے اس (مصیبت) کو دور کر جس میں ہم مبتلا ہیں، چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی، اور وہ لوگ باہر نکل کر چلنے لگے :۔

باب اس شخص کا بیان جس نے اپنے آپ کو اس کام پر لگایا کہ پیٹھ پر بوجھ لادے، پھر اس کو خیرات کر دے، اور حمال کی اجرت کا بیان :۔

سعید بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، اعمش، شقیق، ابو مسعود انصاری کا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی شخص بازار جاتا، بوجھ لادتا، اور ایک مد اناج حاصل کرتا، پھر اسکو خیرات کرتا، آج انہیں سے بعض کے پاس لاکھوں (روپے) موجود ہیں، شقیق کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انھوں (ابو مسعود) نے اپنی ہی ذات کو مراد لیا ہے :۔

دلالی کی اجرت کا بیان اور ابن سیرین، عطا، ابراہیم اور حسن نے دلالی کی

اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، اور ابن عباس نے کہا کہ کوئی شخص کہے کہ تو اس کپڑے کو بیچ دے، اور اتنی رقم سے جو زیادہ ہے وہ تو لے لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور ابن سیرین نے کہا کہ جب کسی نے کہا تو اس کو اتنی

إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا أَوْ كَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ ۔

رقم کے عوض بیچدے، اور جس قدر نفع ہو وہ ہمارے تمہارے درمیان آدھا آدھا، رہے یا نیزا ہے، تو کوئی ہرج نہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے ؛

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رض مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا ۔

مسدد، عبدالواحد، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آگے بڑھ کر قافلہ والوں سے ملیں، اور شہری کسی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے، میں نے پوچھا اے ابن عباس شہری دیہاتی کیلئے بیع نہ کرے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے، انھوں نے کہا یعنی دلال نہ بنے ؛

باب ۱۴۱۳ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ ۔

کیا دار الحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کوئی (مسلمان) کر سکتا ہے ؛

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا وَاللهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۔

عمرو بن حفص، حفص، اعمش، مسلم، مسروق، خباب کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار تھا میں نے عاص بن وائل کا کام کیا تو میری مزدوری اسکے پاس جمع ہوگئی، میں اسکے پاس تقاضا کرنے گیا، تو اس نے کہا بخدا میں تجھے نہ دونگا جبتک تو محمد صلعم کا انکار نہ کرے، میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کرونگا، یہانتک کہ تو مرجائے پھر اٹھایا جائے، اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد زندہ کرکے اٹھایا جاؤنگا میں نے کہا ہاں، اسنے کہا تو اس وقت میرے پاس مال و اولاد بھی ہوگا، تو میں اسی وقت تمہارا قرض ادا کردونگا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی، اے پیغمبر کیا آپنے اسکو دیکھا جس نے میری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ میں مال و اولاد دیا جاؤں گا ؛

باب ۱۴۱۴ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ ۔

قبائل عرب کو سورۂ فاتحہ پڑھکر پھونکنے کے عوض اجرت دیئے جانے کا بیان، اور ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپنے فرمایا، کہ سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق خدا کی کتاب ہے، اور شعبی نے کہا کہ معلم کوئی شرط نہ کرے، لیکن اگر کوئی چیز اسے دی جائے، تو وہ اسے قبول کرے، اور حکم نے کہا، کہ میں نے کسی کے متعلق نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو مکروہ سمجھا ہو، اور حسن نے دس درہم دیئے، اور ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، اور کہا کہ سحت فیصلہ میں رشوت لینے کو کہا جاتا ہے، اور لوگ اندازہ کرنے میں اجرت دیتے تھے ؛

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ

ابوالنعمان، ابوعوانہ، ابوبشر، ابوالمتوکل، ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت سفر کیلئے روانہ ہوئی یہانتک

من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفرۃ سافروھا حتی نزلوا علی حی من احیاء العرب فاستضافوھم فابوا ان یضیفوھم فلدغ سید ذلک الحی فسعوا لہ بکل شیء لا ینفعہ شیء فقال بعضھم لو اتیتم ھؤلاء الرھط الذین نزلوا لعلہ ان یکون عند بعضھم شیء فاتوھم فقالوا یا ایھا الرھط ان سیدنا لدغ وسعینا لہ بکل شیء لا ینفعہ فھل عند احد منکم من شیء فقال بعضھم نعم واللہ انی لارقی ولکن واللہ لقد استضفناکم فلم تضیفونا فما انا براق لکم حتی تجعلوا لنا جعلا فصالحوھم علی قطیع من الغنم فانطلق یتفل علیہ ویقرأ الحمد للہ رب العلمین فکانما نشط من عقال فانطلق یمشی وما بہ قلبۃ قال فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیہ فقال بعضھم اقسموا فقال الذی رقی لا تفعلوا حتی ناتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنذکر لہ الذی کان فننظر ما یامرنا فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ فقال وما یدریک انھا رقیۃ ثم قال قد اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سھما فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال شعبۃ حدثنا ابو بشر سمعت ابا المتوکل بھذا ؛

باب ۱۴۱۵ ضریبۃ العبد وتعاھد ضرائب الاماء ؛

۲۱۲۱ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن حمید ن الطویل عن انس بن مالک قال حجم ابو طیبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہ بصاع او صاعین من طعام وکلم موالیہ فخفف عن غلتہ او ضریبتہ ؛

باب ۱۴۱۶ خراج الحجام ؛

۲۱۲۲ - حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا وھیب حدثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واعطی الحجام اجرہ ؛

کہ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے، اور ان لوگوں سے چاہا کہ مہمانی کریں، لیکن انھوں نے مہمانی کرنیسے انکار کر دیا، اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا، لوگوں نے ہر طرح کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، تو انمیں سے بعض نے کہا کہ تم اگر ان لوگوں کے پاس جاؤ جو اترے ہیں تو شاید انمیں کسی کے پاس کچھ ہو، چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان سے کہنے لگے، کہ اے لوگو ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہم نے ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا کیا تم میں سے کسی کو کوئی تدبیر معلوم ہے انمیں سے بعض نے کہا ہاں بخدا میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں، لیکن ہم نے تم لوگوں سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمانی نہیں کی، اس لئے خدا کی قسم میں جھاڑ پھونک نہیں کرونگا، جبتک کہ ہمارے لئے اس کا معاوضہ مقرر کر دو، چنانچہ انھوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت کی (یعنی اجرت مقرر کی) ایک صحابی اٹھکر گئے اور سورۃ الحمد پڑھکر پھونکنے لگے (اور فوراً اچھا ہو گیا) گویا کوئی جانور رسی سے کھولدیا گیا ہو اور وہ اسطرح چلنے لگا کہ اسکو کوئی تکلیف ہی نہ تھی، اس نے کہا کہ انکو وہ معاوضہ دیدو جو ان سے طے کیا گیا تھا، ان میں سے بعض نے کہا (ان بکریوں) کو بانٹ لو جنھوں نے منتر پڑھا تھا، انھوں نے کہا ایسا نہ کرو، جبتک کہ نبی صلعم کے پاس پہنچ جائیں اور آپ سے وہ واقعہ بیان کریں جو گذرا، پھر دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں وہ لوگ رسول صلعم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں کسطرح معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ ایک منتر ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا تم تقسیم کر لو اور ہمیں سے ایک حصہ میرا بھی لگاؤ، اور یہ کہکر آپ ہنس پڑے اور شعبہ نے کہا مجھ سے ابو بشر نے بیان کیا میں نے ابو المتوکل سے یہ حدیث سنی ہے ؛

غلام سے اور لونڈیوں سے ایک مقررہ رقم لینے کا بیان ؛

محمد بن یوسف، سفیان، حمید طویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ابو طیبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے، تو آپ نے ایک یا دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا، اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، تو ان کی مقررہ رقم (محصول) میں کمی کر دی گئی ؛

پچھنے لگانے والے کی اجرت کا بیان ؛

موسٰی بن اسمٰعیل، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دلائی ؛

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ ؛

مسدد، یزید بن زریع، خالد، عکرمہ، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دلائی، اگر اس کو مکروہ سمجھتے تو نہ دلاتے :

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ ؛

ابو نعیم، مسعر، عمرو بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس رض سے سنا، وہ کہتے تھے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگواتے تھے، اور کسی کی اجرت میں کمی نہ کرتے تھے :

باب ١٤١٧ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ ؛

اس شخص کا بیان، جس نے غلام کے مالکوں سے اس بات کی سفارش کی، کہ اس کے محصول میں تخفیف کر دیں :

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ ؛

آدم، شعبہ، حمید طویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو بلایا جس نے آپ کے پچھنے لگائے تھے اور اس کو ایک یا دو صاع یا ایک مد یا دو مد غلہ دینے کا حکم دیا، اور اس کے متعلق (اس کے مالکوں سے) گفتگو کی، تو اس کے محصول میں تخفیف کر دی گئی :

باب ١٤١٨ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ وَكَرِهَ

إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءُكُمْ ؛

زنا کار اور لونڈی کی کمائی کا بیان، اور ابراہیم نے نوحہ کرنے والی، اور گانے والی عورت کی اجرت کو مکروہ سمجھا، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامنی کی زندگی بسر کرنا چاہیں، تو حرام کاری پر مجبور نہ کرو تاکہ دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرو اور جس نے ان کو مجبور کیا، تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے، فتیاتکم سے مراد لونڈیاں ہیں :

٢١٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ؛

قتیبہ بن سعید، مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاری رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے، اور زناکاری کی اجرت سے، اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے :

٢١٢٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ ؛

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے :

باب ١٤١٩ عَسْبِ الْفَحْلِ

نر کی جفتی کرانے کی اجرت کا بیان :

۲۱۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

بَاب ۱۴۲۰ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

بَاب ۱۴۲۱ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ ؛

۲۱۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ

مسدد، عبدالوارث و اسمٰعیل بن ابراہیم، علی بن حکم، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے :

جب کوئی شخص زمین اجارہ پر لے اور ان میں سے کوئی شخص مرجائے

اور ابن سیرین نے کہا کہ مدت مقررہ ختم ہونے سے پہلے اس کے گھر والوں کو اختیار نہیں کہ اس کو نکال دیں، اور حکم، حسن، اور ایاس بن معاویہ نے کہا، کہ اجارہ اپنی مدت مقررہ تک جاری رہے گا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (یہودیوں کو) آدھی پیداوار پر دے دیا تھا، چنانچہ یہ اجارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ابتدائی خلافت کے زمانہ تک قائم رہا، اور یہ منقول نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اجارہ کی تجدید کی ہو :

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، عبداللہ (ابن عمر) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (یہودیوں کو) اس شرط پر دیا کہ وہ اسمیں محنت اور کاشتکاری کریں اور اسکی پیداوار میں ان کا آدھا حصہ ہوگا اور ابن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ زمینیں کچھ رقم کے عوض جسکا انھوں نے تذکرہ کیا لیکن مجھے یاد نہیں رہا کرایہ پر دیجاتی تھیں اور رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی کہ نبی صلعم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا، اور عبیداللہ نے بواسطہ نافع ابن عمرؓ اتنا زیادہ بیان کیا، یہانتک کہ ان (یہودیوں) کو حضرت عمرؓ نے جلاوطن کردیا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حوالہ کا بیان

حوالہ (قرض کسی کیطرف منتقل کرنے) کا بیان، اور کیا حوالہ میں رجوع کرسکتا ہے

اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ جس دن حوالہ کیا اسدن وہ (جسکی طرف قرض منتقل کیا گیا) خوشحال تھا تو درست ہے، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ دو شریک یا ترکہ پانے والے اسطرح تقسیم کریں کہ ایک نے عین (نقد مال) اور دوسرے نے دین (قرض) لیا اور انہیں سے ایک کا مال ہلاک ہوگیا تو وہ اپنے ساتھی سے مطالبہ نہیں کرسکتا :

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار کا ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کا

عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ؕ

قرض مالدار کے حوالہ کر دیا جائے، تو اسے قبول کر لینا چاہیئے ؛

بَابُ ۱۴۲۲ اِذَا اَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهٗ رَدٌّ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مَعْنَاهُ اِذَا كَانَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَاَحَلْتَهٗ عَلٰى رَجُلٍ مَلِيٍّ فَيَضْمَنُ ذٰلِكَ مِنْكَ فَاِنْ اَفْلَسَ فَذَهَبَ اَنْ يَتْبَعَ صَاحِبَ الْحَوَالَةِ فَيَاْخُذَ عَنْهُ ؕ

جب (قرض) مالدار کے حوالہ کر دیا جائے تو اسکو رد کرنیکا اختیار نہیں ؛

اور اگر کوئی اپنا قرض کسی مالدار کے سپرد کر دے، تو وہ قرض اسی مالدار سے وصول کرے،، اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی قرضدار نے کسی مالدار کو اپنا ضامن بنا لیا تو جب قرضخواہ غریب ہو جائے تو اس مالدار سے اپنا قرض وصول کرے ؛

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ؕ

محمد بن یوسف، سفیان، ابن ذکوان، اعرج، ابو ہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مالدار کا (ادائے قرض) میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جس شخص کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کر دیا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے (یعنی اس سے تقاضا کرے) ؛

بَابُ ۱۴۲۳ مَنْ اَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ

اگر میت کا قرض کسی آدمی کی طرف منتقل کر دے تو جائز ہے ؛

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ؕ

مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی اثنا میں ایک جنازہ لایا گیا، لوگوں نے عرض کیا اس پر نماز پڑھ دیں آپ نے فرمایا اس پر کوئی قرض ہے ہم نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھ دیں آپ نے فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے لوگوں نے جواب دیا ہاں، آپ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے، لوگوں نے عرض کیا، تین دینار، تو آپ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا، تو لوگوں نے عرض کیا آپ اس پر نماز پڑھ دیں، آپ نے فرمایا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے لوگوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا اس پر کوئی قرض ہے لوگوں نے کہا تین دینار، آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو، ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھیں میں اسکے قرض کا ذمہ دار ہوں چنانچہ آپ نے اس پر نماز پڑھی ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کتاب الکفالہ

بَابُ ۱۴۲۴ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

دین اور قرض میں جانی اور مالی ذمہ داری لینے کا بیان، اور ابو الزناد نے بواسطہ محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی، حمزہ بن عمرو اسلمی نقل کیا،، کہ عمر رض نے حمزہ بن عمرو اسلمی کو صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا، ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو حمزہ نے کچھ لوگوں کو اسکا ضامن بنا لیا یہاں تک کہ وہ حضرت عمر رض کے پاس پہنچے اور حضرت عمر اسکو سو کوڑے مار چکے تھے حضرت عمر رض نے ان لوگوں سے اسکی تصدیق کرائی اور اسکو جہالت (کہ بیوی کی لونڈی سے جماع حرام ہے) کی بنا پر معذور سمجھا اور جریر و اشعث نے عبداللہ بن مسعود رض سے مرتدین کے متعلق کہا کہ ان سے توبہ کرائیے

بن مسعود في المرتدين استتبهم وكفلهم فتابوا وكفلهم
عشائرهم وقال حماد اذا تكفل بنفس فمات فلا شيء عليه
وقال الحكم يضمن قال ابو عبد الله وقال الليث حدثني
جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابي هريرة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا
من بني اسرائيل سال بعض بني اسرائيل ان يسلفه
الف دينار فقال ائتني بالشهداء اشهدهم فقال
كفى بالله شهيدا قال ائتني بالكفيل قال كفى بالله
كفيلا قال صدقت فدفعها اليه الى اجل مسمى
فخرج في البحر فقضى حاجته ثم التمس مركبا
يركبها يقدم عليه للاجل الذي اجله فلم يجد
مركبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فيها الف
دينار وصحيفة منه الى صاحبه ثم زجج موضعها
ثم اتى بها الى البحر فقال اللهم انك تعلم اني كنت
تسلفت فلانا الف دينار فسالني كفيلا فقلت
كفى بالله كفيلا فرضي بك وسالني شهيدا فقلت
كفى بالله شهيدا فرضي بك واني جهدت ان اجد
مركبا ابعث اليه الذي له فلم اقدر واني استودعكها
فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه ثم انصرف وهو
في ذلك يلتمس مركبا يخرج الى بلده فخرج
الرجل الذي كان اسلفه ينظر لعل مركبا قد جاء
بماله فاذا بالخشبة التي فيها المال فاخذها
لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة
ثم قدم الذي كان اسلفه فاتى بالالف دينار فقال
والله ما زلت جاهدا في طلب مركب لاتيك بمالك
فما وجدت مركبا قبل الذي اتيت فيه قال هل
كنت بعثت الي بشيء قال اخبرك لم اجد مركبا
قبل الذي جئت فيه قال فان الله قد ادى عنك
الذي بعثت في الخشبة فانصرف بالالف الدينار

اور کسی کو انکا ضامن بنا لیجئے تو ان لوگوں نے توبہ کی اور انکے قبیلے والے انکے ضامن
ہو گئے، اور حماد نے کہا اگر کوئی شخص ضامن ہو جائے اور مر جائے تو اسپر کچھ تاوان نہیں
اور حکم نے کہا تاوان دینا ہوگا، ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں کہ لیث نے بواسطہ
جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، ابوہریرہ، نبی صلعم سے نقل کیا کہ آپ نے بنی اسرائیل کے
ایک آدمی کا تذکرہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے ایکہزار دینار قرض مانگا
تو اس نے کہا کوئی گواہ لاؤ، تاکہ میں انکو گواہ مقرر کر دوں، اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی گواہی
کافی ہے پھر اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ، تو اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا
تم سچ کہتے ہو چنانچہ اسے دینار ایک مدت مقررہ کے وعدے پر دیدیئے، قرض لینے والا
بحری سفر کو روانہ ہوا اور اپنی ضرورت پوری کی، پھر سواری تلاش کی تاکہ قرض دینے
والے کے پاس اس مدت کے اندر ہی اندر پہنچ جائے جو اس نے مقرر کی تھی لیکن کوئی سواری
نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی، اور اسکو کھود کر اسمیں سو دینار اور ایک خط قرض دینے
والے کے نام لکھکر رکھا پھر اسکا منہ بند کیا اور سمندر کے کنارے آیا اور کہا کہ اے میرے اللہ
تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایکہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے ضامن
طلب کیا، میں نے تجھ کو ضمانت میں پیش کیا تو وہ اس پر راضی ہو گیا اس نے
مجھ سے گواہ مانگا، تو میں نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے، وہ اسپر رضامند ہو گیا اور
قرض دیدیا) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے، تو میں اسکا قرض
بھیجدوں، لیکن نہ مل سکی، اس لئے میں اسکو تیرے سپرد کرتا ہوں، (یہ کہکر) اس نے
اس لکڑی کو سمندر میں پھینکدیا، یہانتک کہ وہ لکڑی ڈوب گئی، اور وہ واپس ہو گیا
اور اس اثناء میں وہ اپنے شہر جانیکے لئے سواری تلاش کرتا رہا، ادھر جس شخص نے
اسکو قرض دیا تھا (ایکدن) یہ دیکھنے کیلئے باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اسکا مال
لے کر آیا ہو، اسکی نظر اس لکڑی پر پڑی جس میں دینار تھے، گھر کے لئے ایندھن
کی خاطر اس کو لے کر گیا، جب اس کو چیرا تو وہ مال اور خط اس کو
ملا، بعد ازاں جس شخص کو قرض دیا تھا وہ بھی آگیا اور سو دینار لے کر آیا، اور کہا
کہ خدا کی قسم میں سواری کی تلاش میں سرگرم رہا تاکہ میں تمہارے پاس تمہارا
مال لے کر آؤں، لیکن جس جہاز سے میں آیا، اس سے پہلے کوئی جہاز
مجھے نہ ملا، تو اس نے کہا، تو نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی، تو قرض
لینے والے نے کہا، میں تو کہہ رہا ہوں کہ جس جہاز سے میں آیا ہوں، اس
سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہیں ملا، قرض دینے والے نے کہا، اللہ
نے تیری وہ چیز مجھے پہنچادی، جو کہ لکڑی میں تو نے مجھے بھیجی تھی، چنانچہ

رَاشِدًا ؛

بَاب ۱۴۲۵ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ ؛

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ اِدْرِیْسَ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ قَالَ وَرَثَۃً وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ قَالَ کَانَ الْمُھَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَرِثُ الْمُھَاجِرُ الْاَنْصَارِیَّ دُوْنَ ذَوِیْ رَحِمِہٖ لِلْاُخُوَّۃِ الَّتِیْ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَۃَ وَالنَّصِیْحَۃَ وَقَدْ ذَھَبَ الْمِیْرَاثُ وَیُوْصِیْ لَہٗ ؛

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ ؛

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَبَلَغَکَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِیْ ؛

بَاب ۱۴۲۶ مَنْ تَکَفَّلَ عَنْ مَیِّتٍ دَیْنًا فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّرْجِعَ وَبِہٖ قَالَ الْحَسَنُ ؛

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ عَلَیَّ دَیْنُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ؛

وہ اپنی ہزار اشرفیاں لے کر خوش خوش واپس ہوا ؛

اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جن سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا، تو ان کو ان کا حصہ دو ؛

صلت بن محمد، ابو اسامہ، ادریس، طلحہ بن مصرف، سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آیت لکل جعلنا موالی، میں موالی سے مراد ورثہ ہیں، اور الذین عاقدت ایمانکم،، کی تفسیر یوں بیان کی کہ مہاجرین جب مدینہ پہنچے، تو مہاجر انصاری کا اس بھائی چارہ کی بنا پر وارث ہوتا تھا، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کرا دیا تھا، مگر انصاری کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا تھا، جب آیت لکل جعلنا موالی،، نازل ہوئی تو آیت،، والذین عاقدت،، منسوخ ہو گئی، پھر کہا کہ والذین عاقدت،، میں امداد و اعانت اور خیر خواہی باقی رہ گئی، لیکن ترکہ جاتا رہا، ان کے لئے وصیت کی جاسکتی ہے ؛

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، حمید، انس سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ہمارے پاس عبد الرحمٰن بن عوف آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا ؛

محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام میں جاہلیت کے عہد و پیمان نہیں ہیں، تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان عہد و پیمان کرایا تھا ؛

جو شخص مردے کی طرف سے قرض کی ضمانت لے، تو اس کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے اور حسن بصری اسی کے قائل ہیں ؛

ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، تاکہ آپ اس پر نماز پڑھیں تو آپ نے پوچھا کیا اس پر کوئی قرض بھی ہے، لوگوں نے کہا نہیں تو آپ نے اس پر نماز پڑھی، پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ نے پوچھا اس پر کوئی قرض ہے، لوگوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں، تو آپ نے اس پر نماز پڑھی ؛

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن علی، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھ کو اس طرح اس طرح (لپ بھر کر بتایا) دونگا، لیکن بحرین کا مال نہیں آیا یہاں تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی جب بحرین کا مال آیا تو ابو بکر نے اعلان کرایا، کہ جس شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپ پر کسی کا کوئی قرض ہو تو میرے پاس آئے چنانچہ میں ان کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا، پھر مجھے (ابو بکرؓ نے) ایک لپ بھر کر دیا، میں نے اسے شمار کیا تو اس میں پانچ سو تھے اور کہا کہ اس کا دو چند اور لے لو۔

باب ۱۴۲۷ جِوَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابو بکرؓ کو (مشرک کے) امن دینے اور اس کے عہد کرنے کا بیان۔

۲۱۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَقَالَ أَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ فَطَافَ فِيْ أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین حق پر ہی پایا اور ابو صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ نے بواسطہ یونس، زہری، عروہ بن زبیر نقل کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو جب سے میں نے ہوش سنبھالا دین اسلام پر ہی پایا اور کوئی دن ایسا نہ گذرتا تھا کہ صبح و شام رسول اللہ صلعم ہمارے پاس نہ آتے ہوں، جب مسلمان سخت آزمائش (تکلیف) میں تھے تو ابو بکر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کیلئے نکلے جب برک غماد پہنچے تو ان سے قارہ کے سردار ابن دغنہ کی ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا ابو بکر کہاں کا ارادہ ہے انھوں نے جواب دیا کہ مجھکو میری قوم نے نکالدیا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں، ابن دغنہ نے کہا کہ تم جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے اس لئے کہ تم بے مال والوں کے لئے کماتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو اور عاجز و مجبور کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق (پر قائم رہنے) کی وجہ سے آنے والی مصیبت پر مدد کرتے ہو، میں تمہارا پڑوسی ہوں تم لوٹ چلو اور اپنے ملک میں اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ ابن دغنہ روانہ ہوا تو ابو بکر کو ساتھ لیکر واپس ہوا اور کفار قریش کے سرداروں میں گھوما اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو تنگدستوں کیلئے کماتا ہے، صلہ رحم کرتا ہے

لا يخرج مثله ولا يخرج أتخرجون رجلا يكسب
المعدوم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقري الضيف و
يعين على نوائب الحق فأنفذت قريش جوار ابن
الدغنة وآمنوا أبا بكر وقالوا لابن الدغنة مر أبا بكر
فليعبد ربه في داره فليصل وليقرأ ما شاء ولا
يؤذينا بذلك ولا يستعلن به فإنا قد خشينا أن
يفتن أبناءنا ونساءنا قال ذلك ابن الدغنة لأبي بكر
فطفق أبو بكر يعبد ربه في داره ولا يستعلن بالصلاة
ولا القراءة في غير داره ثم بدا لأبي بكر فابتنى مسجدا
بفناء داره وبرز فكان يصلي فيه ويقرأ القرآن
فيتقصف عليه نساء المشركين وأبناؤهم يعجبون منه
وينظرون إليه وكان أبو بكر رجلا بكاء لا يملك دمعه
حين يقرأ القرآن فأفزع ذلك أشراف قريش من
المشركين فأرسلوا إلى ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا
له إنا كنا أجرنا أبا بكر على أن يعبد ربه في داره وإنه
جاوز ذلك فابتنى مسجدا بفناء داره وأعلن الصلاة
والقراءة وقد خشينا أن يفتن أبناءنا ونساءنا فأته
فإن أحب أن يقتصر على أن يعبد ربه في داره فعل
وإن أبى إلا أن يعلن ذلك فسله أن يرد إليك ذمتك
فإنا كرهنا أن نخفرك ولسنا مقرين لأبي بكر الاستعلان
قالت عائشة فأتى ابن الدغنة أبا بكر فقال قد علمت
الذي عاقدت لك عليه فإما أن تقتصر على ذلك وإما
أن ترد إلي ذمتي فإني لا أحب أن تسمع العرب أني
أخفرت في رجل عقدت له قال أبو بكر إني أرد إليك
جوارك وأرضى بجوار الله ورسول الله صلى الله عليه و
سلم يومئذ بمكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
أريت دار هجرتكم رأيت سبخة ذات نخل بين لابتين
وهما الحرتان فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجع إلى المدينة

عاجزوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے، راہ حق میں پیش آنیوالی
مصیبت میں مدد کرتا ہے چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کرلی اور ابوبکر کو امان
دیکر ابن دغنہ سے کہا کہ ابوبکر کو کہدو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں، نماز پڑھیں
اور جو جی میں آئے پڑھیں لیکن ہمیں تکلیف نہ دیں اور نہ اسکا اعلان کریں اس
لئے کہ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں مبتلا ہوجائیں ابن دغنہ
ابوبکر سے یہ کہدیا، چنانچہ حضرت ابوبکر اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے
اور نہ تو نماز علانیہ پڑھتے اور نہ قرأت علانیہ کرتے، پھر ابوبکر کے دل میں کچھ خیال
پیدا ہوا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکلکر وہاں نماز اور
قرآن پڑھنے لگے تو مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہوتے ان لوگوں کو اچھا
معلوم ہوتا اور ابوبکر کو دیکھتے رہتے، ابوبکر ایسے آدمی تھے کہ بہت روتے اور جب قرآن
پڑھتے تو انکھیں آنسو پر اختیار نہیں رہتا تھا، مشرکین قریش کے سردار گھبرا گئے
اور ابن دغنہ کو بلا بھیجا، وہ انکے پاس آیا تو انھوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ ہم نے ابوبکر
کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں لیکن انھوں نے
اس سے تجاوز کیا اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی، علانیہ نماز اور قرآن پڑھنے
لگے اور ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور ہماری عورتیں گمراہ نہ ہوجائیں اس لئے
ان کے پاس جاکر کہو کہ اگر وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کرتے
ہیں تو کریں اور اگر اس کو علانیہ کرنے سے انکار کریں تو ان سے کہو کہ تمہارا
ذمہ واپس کردیں، اس لئے کہ ہمیں پسند نہیں کہ ہم تمہاری امان کو توڑیں اور
نہ ہم ابوبکر کو علانیہ عبادت پر قائم رہنے دے سکتے ہیں، حضرت عائشہ
کا بیان ہے کہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے
کہ میں نے تمہارا ذمہ ایک شرط پر لیا تھا یا تو اسی پر اکتفا کردیا میرا ذمہ مجھے
واپس کردو، اس لئے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب اس بات کو سنیں کہ میں نے ایک
شخص کو اپنے ذمہ میں لیا تھا اور میرا ذمہ توڑا گیا، ابوبکر نے جواب دیا کہ میں
تیرا ذمہ تجھے واپس دیتا ہوں اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں، اس زمانہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے، آپ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری
ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، میں نے ایک کھاری زمین دیکھی جہاں کھجوروں
کے درخت ہیں اور دو پتھریلے کناروں کے درمیان ہے، جب یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تو جس نے بھی ہجرت کی مدینہ ہی کی
طرف کی اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کرچکے تھے وہ بھی مدینہ کی

بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُوبَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ؛

طرف ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابوبکرؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ٹھہرو، مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپکو امید ہے کہ اس کی اجازت ملے گی، آپ نے فرمایا ہاں، ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے کے لئے رک گئے، اور دو اونٹ جوان کے پاس تھے ان کو چار مہینہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

باب ۱۴۲۸ الدَّيْنِ ؛

قرض کا بیان :-

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ؛

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے پاس جب جنازہ لایا جاتا تو آپ پہلے دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے لئے کچھ زیادہ مال چھوڑا ہے، اگر لوگ بیان کرتے کہ اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے، تو آپ اس پر نماز پڑھتے ورنہ کہہ دیتے کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو جب اللہ تعالیٰ نے فتح کا دروازہ کھولدیا تو آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں، جو مسلمان مرجائے اور قرض چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے، اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ کتاب الوکالۃ

باب ۱۴۲۹ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا ؛

تقسیم وغیرہ میں ایک شریک کا دوسرے شریک کے وکیل ہونے کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۴۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا

قبیصہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور ان کی کھالوں کو خیرات کر دوں۔

۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ ؛

عمرو بن خالد، لیث، یزید، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں کہ صحابہ میں تقسیم کر دیں، تو ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر لو۔

باب ۱۴۳۰ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي

مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل

دار الحرب او في دار الاسلام جاز ؛

٢١٤٢ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني يوسف بن الماجشون عن صالح بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن ابيه عن جده عبد الرحمن بن عوف قال كاتبت امية بن خلف كتابا بان يحفظني في صاغيتي بمكة واحفظه في صاغيته بالمدينة فلما ذكرت الرحمن قال لا اعرف الرحمن كاتبني باسمك الذي كان في الجاهلية فكاتبته عبد عمرو فلما كان يوم بدر خرجت الى جبل لاحرزه حين نام الناس فابصره بلال فخرج حتى وقف على مجلس من الانصار فقال امية بن خلف لا نجوت ان نجا امية فخرج معه فريق من الانصار في آثارنا فلما خشيت ان يلحقونا خلفت لهم ابنه لاشغلهم فقتلوه ثم ابوا حتى يتبعونا وكان رجلا ثقيلا فلما ادركونا قلت له ابرك فبرك فالقيت عليه نفسي لامنعه فتخللوه بالسيوف من تحتي حتى قتلوه واصاب احدهم رجلي بسيفه وكان عبد الرحمن بن عوف يرينا ذلك الاثر في ظهر قدمه ؛

مقرر کرے تو جائز ہے :۔

عبد العزیز بن عبد اللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف اپنے والد سے وہ ان کے دادا عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے امیہ بن خلف کو ایک خط لکھا کہ وہ مکہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے، میں مدینہ میں اس کے سامان کی حفاظت کرونگا جب میں نے خط میں اپنا نام عبد الرحمن لکھا تو اس نے کہا میں عبد الرحمن کو نہیں جانتا تو اپنا وہ نام لکھ جو جاہلیت میں تھا تو میں نے عبد عمرو لکھا، جب بدر کا دن آیا تو میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ میں اس کی حفاظت کروں جبکہ لوگ سوئے ہوئے تھے، بلال نے اس کو دیکھ لیا وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں پہنچ کر کہا کہ یہ امیہ بن خلف ہے اگر امیہ بچ نکلا تو میری خیر نہیں چنانچہ انکے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے پیچھے نکلی، جب مجھے خوف ہوا کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں گے میں نے ان لوگوں کیلئے اسکے بیٹے کو چھوڑ دیا تاکہ وہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہو جائیں لیکن ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اس پر بھی وہ لوگ نہ مانے اور ہمارے پیچھے چلے اور وہ ایک بوجھل آدمی تھا جب انصار ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اس سے کہا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گیا اور میں نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا تاکہ اسے بچا لوں لیکن ان لوگوں نے میرے نیچے سے تلواریں گھسا دیں یہانتک کہ اسکو قتل کر دیا، ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں میں بھی لگی اور عبد الرحمن بن عوف اس زخم کا نشان اپنے پشت قدم پر ہم کو دکھلاتے تھے۔

باب ١٤٣١ الوكالة في الصرف والميزان

وقد وكل عمر وابن عمر في الصرف ؛

٢١٤٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد المجيد بن سهيل بن عبد الرحمن بن عوف عن سعيد بن المسيب عن ابي سعيد الخدري وابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاءهم بتمر جنيب فقال اكل تمر خيبر هكذا قال انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلاثة فقال لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا وقال في الميزان مثل ذلك ؛

صرف میں اور وزن سے فروخت ہونے والی چیزوں میں وکیل بنانے کا بیان اور حضرت عمرؓ نے صرف میں وکیل بنایا تھا۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، ابو سعید خدری و ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر کیا تو وہ آپ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا، آپ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں، اس نے کہا کہ ہم ایسی کھجور ایک صاع دو صاع کے عوض یا دو صاع تین صاع کے عوض خرید لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو، تمام کھجوریں درہم کے عوض فروخت کر دو پھر ان درہموں کے عوض اچھی کھجوریں خرید کر لو اور وزن سے فروخت ہونے والی چیزوں کے متعلق بھی آپ نے اسی طرح فرمایا

باب ۱۴۳۲ اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِیُ اَوِ الْوَکِیْلُ شَاۃً تَمُوْتُ اَوْ شَیْئًا یَفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا یَخَافُ عَلَیْہِ الْفَسَادَ ؛

جب چرواہا یا وکیل بکری کو مرتا ہوا دیکھے یا کوئی چیز بگڑتی ہوئی دیکھے تو وہ اس کو ذبح کردے یا بگڑتی ہوئی چیز کو درست کردے :۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَتْ لَھُمْ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَۃٌ لَّنَا بِشَاۃٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْھَا بِہٖ فَقَالَ لَھُمْ لَا تَاْکُلُوْا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُہٗ وَاَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاکَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَیُعْجِبُنِیْ اَنَّھَا اَمَۃٌ وَّ اَنَّھَا ذَبَحَتْ تَابَعَہٗ عَبْدَۃُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ؛

اسحٰق بن ابراہیم، معتمر، عبید اللہ، نافع، ابن کعب بن مالک اپنے والد (کعب بن مالک) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس بکریاں تھیں جو مقام سلع میں چرتی تھیں، ہماری ایک لونڈی نے دیکھا کہ ہماری ایک بکری مر رہی ہے تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے اس بکری کو ذبح کر ڈالا، کعب نے لوگوں سے کہا تم نہ کھاؤ جبتک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں یا یہ کہا کہ کسی کو نبی صلعم کے پاس بھیجدوں کہ وہ آپ سے دریافت کرے انہوں نے خود اس کے متعلق نبی صلعم سے پوچھا یا اسے پوچھا جس کو انھوں نے بھیجا تھا آپ نے اسکے کھانے کا حکم دیا، عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی کہ اس نے لونڈی ہو کر بکری ذبح کر دی، عبدہ نے عبید اللہ سے اسکے متابع حدیث روایت کی ہے

باب ۱۴۳۳ وَکَالَۃُ الشَّاھِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَۃٌ وَکَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَھْرَمَانِہٖ وَھُوَ غَائِبٌ عَنْہُ اَنْ یُّزَکِّیَ عَنْ اَھْلِہِ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ ؛

حاضر اور غائب کو وکیل بنانا جائز ہے اور عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھ بھیجا کہ ان کے گھر کے تمام چھوٹے بڑے آدمیوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کردیں۔

۲۱۴۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَہٗ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَطَلَبُوْا سِنَّہٗ فَلَمْ یَجِدُوْا لَہٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَھَا فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً ؛

ابو نعیم، سفیان، سلمہ، ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاص عمر کا اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی شخص کا قرض تھا وہ آپ کے پاس تقاضا کرنے کیلئے آیا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اسے دیدو، لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا اس عمر کا اونٹ تو نہ ملا لیکن اس سے زاید عمر کا اونٹ ملا آپ نے فرمایا، اسکو دیدو، اس آدمی نے کہا آپ نے میرا حق پورا دیدیا، اللہ آپ کو بھی پورا دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرض کو اچھے طور پر ادا کرے۔

باب ۱۴۳۴ اَلْوَکَالَۃُ فِیْ قَضَآءِ الدُّیُوْنِ ؛

ادائے قرض میں وکیل بنانے کا بیان :۔

۲۱۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاہُ فَاَغْلَظَ فَھَمَّ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

سلیمان بن حرب، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرنے کے لئے آیا اور شدت اختیار کی، صحابہ نے اسے مارنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو جس کا حق ہوتا ہے وہ اسی طرح گفتگو کرتا ہے، پھر فرمایا کہ اس کو اس کی عمر کا

ثم قال اعطوہ سنا مثل سنہ قالوا یا رسول اللہ لا نجد الا امثل من سنہ فقال اعطوہ فان من خیرکم احسنکم قضاء ؛

باب ۱۴۳۵ اذا وهب شیئا لوکیل او شفیع

قوم جاز لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ہوازن حین سألوہ المغانم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی لکم ؛

۲۱۴۷ حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال وزعم عروۃ ان مروان ابن الحکم والمسور بن مخرمۃ اخبراہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ہوازن مسلمین فسألوہ ان یرد الیہم اموالہم وسبیہم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما السبی واما المال وقد کنت استأنیت بہم وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظرہم بضع عشرۃ لیلۃ حین قفل من الطائف فلما تبین لہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر راد الیہم الا احدی الطائفتین قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسلمین فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد فان اخوانکم ہؤلاء قد جاءونا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب بذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یأذن فارجعوا حتی یرفعوا الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم

اونٹ دے دو، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اسکی عمر کا تو نہیں لیکن اس سے زیادہ کا ہے، آپ نے فرمایا، وہی اس کو دیدو، تم میں بہتر وہی شخص ہے جو اچھے طور پر قرض کو ادا کرے۔

جب وکیل یا کسی قوم کے سفارشی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو جائز ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد کو جب انھوں نے غنیمت کا مال واپس مانگا تو آپ نے فرمایا میں اپنا حصہ تمہیں دے دیتا ہوں۔

سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہوازن کا وفد آیا تو آپ کھڑے ہوئے، آپ سے ان لوگوں نے درخواست کی کہ ان کے قیدی واپس کر دیئے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سچی بات بہت پسندیدہ ہے اس لئے دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو، یا تو قیدی واپس لو یا مال، اور میں نے تو ان کے آنے کا (جعرانہ) میں انتظار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا دس راتوں سے زاید انتظار کیا، جب طائف سے واپس ہوئے تھے چنانچہ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے ایک ہی چیز واپس کریں گے تو ان لوگوں نے کہا! ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں (یعنی قیدیوں کو واپس کر دیجئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا، اما بعد تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کے قیدی انکو واپس کر دوں اس لئے جو شخص بطیب خاطر (بخوشی) واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اس طور پر کہ جو سب سے پہلی فتح ہوگی تو ہم اس کا عوض دے دیں گے، تو ایسا کرے، لوگوں نے کہا کہ ہم ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی خاطر بلا معاوضہ دیدیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نہیں جانتے کہ تم میں کس نے اسکو منظور کیا اور کس نے نامنظور کیا تم لوگ لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار ہمارے پاس آکر بیان کریں لوگ لوٹ گئے، ان سے

عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ؛

بَابُ ۱۴۳۶ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ ؛

۲۱۴۸ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي قَدْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ وَخَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛

بَابُ ۱۴۳۷ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ ؛

۲۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

ان کے سرداروں نے گفتگو کی پھر رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان لوگوں نے بیان کیا کہ لوگ قیدی واپس کرنے پر راضی ہیں۔

ایک شخص نے کسی کو کچھ دینے کیلئے وکیل بنایا اور یہ نہیں بیان کیا کہ کتنا دے اور وہ دستور کے مطابق دے دے :۔

مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطار بن ابی رباح وغیرہ سے روایت ہے ایک دوسرے سے کچھ زیادتی کیساتھ روایت کرتے ہیں، سب نے اسکو جابر تک نہیں پہنچایا بلکہ ان میں سے ایک شخص نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نبی صلعم کے ساتھ ایک سفر میں تھا لیکن میں ایک سست اونٹ پر سوار تھا اور وہ سب سے پیچھے رہتا تھا چنانچہ میرے پاس سے نبی صلعم گذرے اور پوچھا کون ہے ؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبداللہ، آپ نے پوچھا کیا بات ہے میں نے جواب دیا میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں، آپ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا مجھے دیدو میں نے وہ چھڑی آپکو دیدی آپ نے اسکو مارا اور ڈانٹا اونٹ اسی جگہ سے چلا تو سب سے آگے بڑھ گیا، آپ نے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچدو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے، (یعنی بلا معاوضہ لے لیجئے) آپ نے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچدو، پھر فرمایا چار دینار کے عوض میں نے اسکو خرید لیا اور تو مدینہ تک اس پر سوار ہوگا، جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا، آپ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا کنواری عورت سے کیوں نہ کیا کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی، میں نے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو تجربہ کار اور بیوہ ہو آپ نے فرمایا تو ٹھیک ہے جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا اے بلال جابر کو اسکی قیمت دیدو اور زیادتی کے ساتھ دو چنانچہ مجھے چار دینار اور ایک قیراط سونا زیادہ دیا جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا ایک قیراط سونا ہم سے جدا نہیں ہوتا اور وہ جابر کی تھیلی میں برابر رہتا تھا کبھی جدا نہ ہوتا۔

نکاح میں عورت کا امام کو وکیل بنانے کا بیان :۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی، ایک شخص نے کہا حضور

يا رسول الله إني قد وهبت لك من نفسي فقال رجل
زوجنيها يا رسول الله قال قد زوجناكها بما معك من القرآن

باب ۱۴۳۸ إذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا
فأجازه الموكل فهو جائز وإن أقرضه إلى أجل مسمى
جاز وقال عثمان بن الهيثم أبو عمرو حدثنا عوف عن
محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال وكلني رسول
الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكوة رمضان
فأتاني آت فجعل يحثو من الطعام فأخذته وقلت
والله لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إني محتاج وعلي عيال ولي حاجة شديدة قال
فخليت عنه فأصبحت فقال النبي صلى الله عليه و
سلم يا أبا هريرة ما فعل أسيرك البارحة قال قلت
يا رسول الله شكا حاجة شديدة وعيالا فرحمته
فخليت سبيله قال أما إنه قد كذبك وسيعود
فعرفت أنه سيعود لقول رسول الله صلى الله عليه
وسلم إنه سيعود فرصدته فجاء يحثو من الطعام
فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال دعني فإني محتاج وعلي عيال لا أعود
فرحمته فخليت سبيله فأصبحت فقال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة ما
فعل أسيرك قلت يا رسول الله شكا حاجة شديدة
وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال أما إنه قد
كذبك وسيعود فرصدته الثالثة فجاء يحثو
من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهذا آخر ثلاث مرات أنك
تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني أعلمك كلمات
ينفعك الله بها قلت ما هو قال إذا أويت إلى فراشك
فاقرأ آية الكرسي الله لا إله إلا هو الحي القيوم حتى
تختم الآية فإنك لن يزال عليك من الله حافظ

میرا نکاح اس عورت سے کر دیجیے آپؐ نے فرمایا میں نے تمہارا نکاح
اس عورت سے اس قرآن کے عوض کر دیا جو تمہیں یاد ہے:۔

اگر کسی شخص کو وکیل بنائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے پھر مؤکل اسکو جائز
رکھے تو جائز ہے اور اگر وکیل مدت معینہ کیلئے قرض دے تو جائز ہے، عثمان بن ہیثم
ابو عمرو نے بیان کیا کہ مجھ سے عوف نے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے
ابوہریرہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا، میرے پاس ایک شخص آیا
اور لپ بھر کر اناج لینے لگا، میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں تجھ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا، اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں
اور مجھ پر بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت
ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے رات
کے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے سخت ضرورت اور بال
بچوں کی شکایت کی تو مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا آپؐ نے فرمایا
وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے
مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا چنانچہ میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اناج لپ
بھر کر لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں لیجاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور مجھ پر بیوی
بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ہے اب میں نہیں آؤں گا چنانچہ مجھے رحم آگیا
اور میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے
سخت ضرورت بیان کی اور بیوی بچوں کی ذمہ داری کی شکایت کی تو مجھے
اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا آپؐ نے فرمایا یاد رکھو وہ جھوٹا ہے پھر آئے
گا میں تیسری رات اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اناج لپ بھر کر لینے لگا میں نے
اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور
لے جاؤں گا اور یہ تیسری بار ہے تو نے ہر بار یہی کہا کہ پھر نہیں آؤں گا لیکن
تو ہر بار آجاتا ہے اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات بتاؤں گا
جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تم کو فائدہ پہنچائے گا میں نے پوچھا وہ کیا ہیں اس نے
کہا جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی لا الہ الا ہو الحی القیوم آخر آیت
تک پڑھ لے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیری نگرانی کریگا، اور صبح تک

وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِیْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ مَا هِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ

شیطان تیرے پاس نہیں آئیگا چنانچہ میں نے اسکو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے رات کے قیدی کا کیا ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے کہا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو فائدہ پہنچائے گا اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ کو بتایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی ابتدا سے پڑھ لے یہاں تک کہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کو ختم کردے اور اس نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے تیرا ایک محافظ ہوگا اور تیرے پاس صبح تک شیطان نہیں آئیگا اور صحابہ خیر کے بہت حریص تھے آپ نے فرمایا کہ یہ تو اس نے ٹھیک کہا لیکن وہ بہت جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ تم جانتے ہو کہ تین رات تم کس سے گفتگو کرتے رہے ابوہریرہؓ نے جواب دیا نہیں، آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

باب ۱۴۳۵ اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهٗ مَرْدُوْدٌ

جب وکیل کسی خراب چیز کو بیچ دے تو اس کی بیع مقبول نہیں ہے :۔

۲۱۵۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیَّ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهٖ

اسحٰق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام یحییٰ، عقبہ بن عبدالغافر ابوسعید خدری کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ میں نے انکو بیان کرتے ہوئے سنا کہ بلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے، آپ نے پوچھا کہاں سے ملی، بلال نے عرض کیا کہ میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی میں نے ایک صاع کے عوض دو صاع کھجوریں بیچ ڈالیں تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اوہ، اوہ توبہ توبہ یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کیا کرو بلکہ جب تم خریدنا چاہو تو اپنی کھجور کسی چیز کے بدلے بیچ دو پھر اسکے عوض دوسری کھجور خرید لو۔

باب ۱۴۳۶ الْوَكَالَةِ فِی الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهٖ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيْقًا لَّهٗ وَيَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ

وقف میں وکیل ہونے اور وکیل کے خرچ اور اپنے دوستوں کو کھلانے اور خود بھی دستور کے موافق کھانے کا بیان :۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِیْ صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِیِّ جُنَاحٌ اَنْ يَّاْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقًا لَّهٗ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِیْ صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِیْ لِلنَّاسِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ کے صدقہ کی کتاب میں یہ مضمون تھا کہ متولی کے کھانے اور دوستوں کے کھلانے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ مال جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو، ابن عمرؓ حضرت عمرؓ کے صدقہ کے متولی تھے اہل مکہ کے پاس جہاں وہ اترتے تھے ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

باب ۱۴۴۱ الوكالة في الحدود

۲۱۵۲- حدثنا ابو الوليد اخبرنا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله عن زيد بن خالد وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال واغد يا انيس الى امرأة هذا فان اعترفت فارجمها ؛

۲۱۵۳- حدثنا ابن سلام اخبرنا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عقبة ابن الحارث قال جيء بالنعيمان او ابن النعيمان شاربا فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان في البيت ان يضربوا قال فكنت انا فيمن ضربه فضربناه بالنعال والجريد

باب ۱۴۴۲ الوكالة في البدن وتعاهدها ؛

۲۱۵۴- حدثنا اسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته قالت عائشة انا فتلت قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه ثم بعث بها مع ابي فلم يحرم على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء احله الله له حتى نحر الهدي ؛

باب ۱۴۴۳ اذا قال الرجل لوكيله ضعه حيث اراك الله وقال الوكيل قد سمعت ما قلت ؛

۲۱۵۵- حدثني يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن اسحق بن عبد الله انه سمع انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر الانصار بالمدينة مالا وكان احب امواله اليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب فلما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان الله تعالى يقول في كتابه لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي

حدود میں وکالت کا بیان :۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ، زید بن خالد و ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے انیس اس عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دے۔

ابن سلام، عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ نعیمان یا ابن نعیمان اس حال میں لایا گیا کہ وہ شراب پیے ہوئے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو گھر میں موجود تھے حکم دیا کہ اسکو ماریں، اس کے مارنے والوں میں میں بھی تھا اور ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور انکی نگرانی کرنے کا بیان :۔

اسمٰعیل بن عبداللہ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے ان کی گردنوں میں ڈالے اور اس کو میرے والد کے ساتھ بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی حلال کی ہوئی کوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ ہدی قربانی کی گئی۔

جب کوئی شخص اپنے وکیل سے کہے کہ اسکو خرچ کرو جہاں تمکو مناسب معلوم ہو اور وکیل کہے میں نے سن لیا جو کچھ تم نے کہا :۔

یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحق بن عبداللہ نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوطلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور بیرحاء سب سے زیادہ انکو پیارا تھا، اسکا رخ مسجد کی طرف تھا رسول اللہ صلعم اسمیں جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے، جب یہ آیت اتری کہ لن تنالوا البر یعنی تم نیکی کو کبھی نہ پاؤ گے یہاں تک کہ تم اپنی محبوب ترین چیز میں سے خرچ کرو، ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم نیکی نہ پاؤ گے جب تک تم اپنی محبوب ترین خرچ نہ کرو اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لئے خیرات کرتا ہوں میں اسکی نیکی اور اسکے ثواب کا اللہ کے

إِلَىَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُوا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَإِنِّى أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِى الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِىْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ ؛

بَابٌ ١٤٤٤ وَكَالَةِ الْأَمِيْنِ فِى الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا ؛

٢١٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ الْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِىْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِىْ يُعْطِىْ مَا أُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ نَفْسُهٗ إِلَى الَّذِىْ أُمِرَ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا جَاءَ فِى الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ ؛

بَابٌ ١٤٤٥ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا ؛

٢١٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابٌ ١٤٤٦ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِىْ أُمِرَ بِهٖ ؛

٢١٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

پاس امیدوار ہوں، یا رسول اللہ آپ اسے جہاں چاہیں خرچ کریں آپ نے فرمایا خوب، یہ مال فائدہ پہنچانے والا ہے یہ مال نفع پہنچانے والا ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اسکو رشتہ داروں میں تقسیم کر دے، ابو طلحہ نے کہا (ایسا ہی) کرونگا، یا رسول اللہ، چنانچہ ابو طلحہ نے اسکو اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا، اسمٰعیل نے مالک سے اسکے متابع حدیث روایت کی اور روح نے مالک سے رائح کے بجائے (رابح) فائدہ پہنچانیوالا) کا لفظ بیان کیا۔

خزانہ وغیرہ میں امانت دار کے وکیل بنانے کا بیان :-

محمد بن علار، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ امانتدار خزانچی جو خرچ کرتا ہے اور کبھی یوں کہا کہ وہ شخص جو حکم کے مطابق پورا پورا بہ طیب خاطر (خوشی سے) اسکو دیدیتا ہے جسکو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کھیتی اور بٹائی کے متعلق جو روایتیں منقول ہیں :-

کھیتی اور میوہ دار درخت لگانے کی فضیلت جبکہ لوگ اس سے کھائیں اور اللہ تعالیٰ کا قول، تبلاؤ تو کہ جو تم کھیتی کرتے ہو کیا تم اسکو اگاتے ہو یا ہم اسکو اگانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر کے رکھدیں :-

قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ح، عبد الرحمٰن بن مبارک، ابو عوانہ قتادہ، حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی میوہ دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرندے، آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں اس کا ثواب اس کو ملتا ہے اور مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے، ان سے قتادہ نے اور قتادہ نے انس سے اور انس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی :-

کھیتی کے آلات میں مصروف ہونے یا حد سے زیادہ تجاوز کرنے کی برائی کا بیان :-

عبد اللہ بن یوسف، عبد اللہ بن سالم حمصی، محمد بن زیاد الہانی

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ الْاَلْہَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ قَالَ وَرَاٰی سِکَّۃً وَّشَیْئًا مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ الذُّلَّ ؛

ابوامامہ باہلیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ہل اور کچھ کھیتی کے آلات دیکھے تو کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس قوم کے گھر میں یہ داخل ہو اس گھر میں ذلت داخل ہوتی ہے ۔

بَابُ ۱۴۴۴ اِقْتِنَاءِ الْکَلْبِ لِلْحَرْثِ ؛

کھیت کی حفاظت کیلئے کتا پالنے کا بیان :۔

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ عَمَلِہٖ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ وَّقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ صَیْدٍ وَّقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ ؛

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیی بن ابی کثیر، ابوسلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کتا پالا تو روزانہ اس کے عمل سے ایک ایک قیراط ثواب میں سے کمی ہوتی رہتی ہے مگر یہ کہ کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو اور ابن سیرین اور ابوصالح نے ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر بکریوں، کھیتی یا شکار کے لئے اور ابوحازم نے بواسطہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا شکار کے لئے یا جانور کی حفاظت کے لئے ہو۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ سُفْیَانَ بْنَ اَبِیْ زُھَیْرٍ رَجُلًا مِّنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَا یُغْنِیْ عَنْہُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ عَمَلِہٖ قِیْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ ھٰذَا الْمَسْجِدِ ؛

عبداللہ بن یوسف، مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سفیان بن ابی زہیر، ازدشنوءہ کے ایک شخص سے جو صحابی تھے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا پالا جو کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے کام کا نہ ہو تو روزانہ اس کے عمل سے ایک ایک قیراط ثواب میں کمی ہوتی رہتی ہے، میں نے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہا ہاں، قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی (میں نے آپ سے سنا ہے)

بَابُ ۱۴۴۵ اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَۃِ ؛

گائے بیل کو کھیتی کے لئے استعمال کرنے کا بیان :۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ رَّاکِبٌ عَلٰی بَقَرَۃٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَیْہِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَۃِ قَالَ اٰمَنْتُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاۃً فَتَبِعَھَا الرَّاعِیْ فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ مَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ قَالَ اٰمَنْتُ بِہٖ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر سوار تھا تو وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ میں اس کام کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ..... میں تو کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں اور ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لائے اور ایک بکری کو بھیڑیا لیکر بھاگا چرواہا اس کے پیچھے چلا تو بھیڑیئے نے کہا آج تو تو چھڑائے گا لیکن یوم سبع میں اس کو کون بچائے گا جبکہ میرے سوا کوئی نگران نہ ہوگا، آپ نے فرمایا میں اور

أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ ‌۞

ابو بکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے، ابوسلمہ نے بیان کیا وہ دونوں (ابو بکرؓ و عمرؓ) اس وقت مجلس میں موجود نہ تھے۔

بَابٌ ۱۴۴۹ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ ‌۞

جب کوئی شخص کہے کہ میرے چھوہارے وغیرہ کے درختوں میں تو محنت کر اور پھل میں ہم دونوں شریک ہوجائیں۔

۲۱۶۲ ـ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالُوا أَفَتَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ‌۞

حکم بن نافع، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ انصار نے نبی صلعم سے عرض کیا کہ ہمارے، اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان درخت تقسیم کر دیجئے، آپ نے فرمایا نہیں، تو انصار نے مہاجرین سے کہا تم درختوں میں محنت کرو اور ہم کو پھل میں تمہارا شریک ہوجائینگے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور قبول کیا

بَابٌ ۱۴۵۰ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ أَنَسٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ ‌۞

کھجوروں اور پھل والے درختوں کے کاٹنے کا بیان، انسؓ نے کہا کہ نبی صلعم نے کھجوروں کے درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تو کاٹے گئے

۲۱۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ ۵ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ‌۞ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ ‌۞

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیے اور کٹوا دیے اس باغ کا نام بویرہ تھا جس کے متعلق حسان بن ثابت اپنے شعر میں بیان کرتے ہیں، بنی لوی کے سرداروں کے لیے غالباً نا سہل ہوگیا کہ بویرہ میں ایک آگ شعلہ زن ہے۔

بَابٌ ۱۴۵۱

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۱۶۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ‌۞

محمد، عبداللہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ بن قیس انصاری، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا اہل مدینہ میں ہمارے کھیت بہت زیادہ تھے، ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے، اس شرط پر کہ زمین کے ایک حصہ کی پیداوار زمین کے مالک کے لئے ہوگی تو کبھی اس حصہ زمین پر آفت آجاتی اور باقی محفوظ رہتا چنانچہ اس سبب سے کہ بعض حصہ پر آفت آجاتی اور بعض حصہ محفوظ رہتا ہم لوگوں کو اس سے منع کیا گیا اور اس زمانہ میں سونا چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کا رواج نہ تھا۔

بَابٌ ۱۴۵۲ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ

نصف یا اس کے قریب پیداوار پر کاشت کرنے کا بیان اور قیس بن مسلم نے ابوجعفر سے نقل کیا انھوں نے بیان کیا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی اور چوتھائی پر کاشت نہ کرتا ہو اور علیؓ اور سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعودؓ، عمر بن عبدالعزیز، قاسم عروہ اور ابو بکرؓ کے خاندان کے لوگ اور عمرؓ اور علیؓ کے خاندان

وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ؎

کے لوگ اور ابن سیرین نے بھی مزارعت کی اور عبدالرحمن بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمن بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر بیج حضرت عمرؓ دیں تو آدھی پیداوار ان کی ہوگی اور اگر لوگ بیج لائیں تو اسی طرح آدھی پیداوار ان لوگوں کی ہوگی اور حسن نے کہا کہ اگر زمین ان میں سے کسی ایک کی ہو اور دونوں اس میں خرچ کریں تو پیداوار برابر تقسیم کرلینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور زہری کا بھی یہی خیال ہے اور حسن نے کہا کہ روئی اس شرط پر چنی جائے کہ آدھی آدھی دونوں کی ہوگی تو حرج نہیں، اور ابراہیم ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ نے کہا کہ کپڑا تہائی یا چوتھائی پر (جولاہے کو) دینے میں کوئی حرج نہیں اور معمر نے کہا کہ مویشی تہائی اور چوتھائی پر ایک مدت معین کے لئے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ تَمْرٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ ؎

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خیبر کے یہودیوں سے غلہ اور پھل کی آدھی پیداوار پر معاملہ کیا تو اس میں سے آپ اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے، اسی وسق تو کھجور اور بیس وسق جو دیتے تھے، حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین تقسیم کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو اختیار دیا کہ یا تو زمین اور پانی لے لیں یا ان کے لئے وہی قائم رکھیں (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جاری تھا) ان میں سے بعض نے تو زمین کو اختیار کیا اور بعض نے وسق کو اختیار کیا حضرت عائشہؓ نے زمین ہی پسند کی۔

باب ۱۴۵۳ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ ؎

اگر مزارعت میں سال نہ متعین کرے۔

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

مسدد، یحیی بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں پھل اور کھیتی کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا۔

باب ۱۴۵۴

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کاش تم مخابرہ چھوڑ دیتے اسلئے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی صلی

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْہُ قَالَ اَیْ عَمْرُو فَاِنِّیْ اُعْطِیْہِمْ وَاُغْنِیْہِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَہُمْ اَخْبَرَنِیْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْہَ عَنْہُ وَلٰکِنْ قَالَ اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا ؀

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، طاؤس نے کہا اے عمرو، میں توانکو دیتا ہوں اور انکا فائدہ کرتا ہوں اور ان کے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو بخش دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر ایک معین محصول لے۔

بَاب ۱۴۵۵ اَلْمُزَارَعَۃِ مَعَ الْیَہُوْدِ ؀

یہود سے مزارعت (بٹائی) کرنے کا بیان ؀

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَہُوْدَ عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْہَا وَیَزْرَعُوْہَا وَلَہُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْہَا ؀

ابن مقاتل، عبداللہ، عبیداللہ، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور انکی پیداوار کا نصف ملے گا۔

بَاب ۱۴۵۶ مَا یُکْرَہُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی الْمُزَارَعَۃِ ؀

ان شرطوں کا بیان جو مزارعت میں مکروہ ہیں ؀

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ یَحْیٰی سَمِعَ حَنْظَلَۃَ الزُّرَقِیَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا اَکْثَرَ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ حَقْلًا وَکَانَ اَحَدُنَا یُکْرِیْ اَرْضَہٗ فَیَقُوْلُ ہٰذِہِ الْقِطْعَۃُ لِیْ وَہٰذِہٖ لَکَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِہٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِہٖ فَنَہَاہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؀

صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، یحیی، حنظلہ زرقی، رافع سے روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ میں ہمارے یہاں کاشت بہت ہوتی تھی اور ہم سے ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ تیرا ہے چنانچہ اس زمین میں کبھی پیدا ہوتا اور دوسری زمین میں پیدا نہ ہوتا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔

بَاب ۱۴۵۷ اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ صَلَاحٌ لَّہُمْ ؀

کسی قوم کے روپیہ سے بغیر ان کی اجازت کے کاشتکاری کرے اور اس میں ان کی بہتری ہو ؀

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَّمْشُوْنَ اَخَذَہُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِہِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَیْہِمْ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْہَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ بِہَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُہَا عَنْکُمْ قَالَ اَحَدُہُمْ اَللّٰہُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْہِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْہِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْہِمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنِّی اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّہُمَا نَامَا

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسی بن عقبہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک بار تین آدمی چلے جا رہے تھے تو بارش ہونے لگی ان لوگوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی، انکے غار کے منہ میں پہاڑ کا ایک پتھر لڑھک کر آیا اور غار کا منہ بند ہو گیا ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے خدا کیلئے کئے ہوں اور انکے واسطہ سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ اس مصیبت کو تم سے دور کر دے ان میں سے ایک نے کہا یا اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں ان کیلئے جانور چراتا تھا جب شام کو واپس آتا تو جانور دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور میں شام ہونے تک نہ آیا (جب آیا تو) وہ دونوں سو چکے تھے چنانچہ میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہتا تھا اور انکے سرہانے کھڑا رہا لیکن میں نے مناسب نہ سمجھا کہ انکو جگاؤں اور یہ بھی ناپسند ہوا کہ ان بچوں کو پلا دوں جو میرے قدموں

فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ
أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ
عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ
فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ
أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا
فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا
فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا
تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي
فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ
اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ
قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ
أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي
فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا
فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا
أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ أَبُو
عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ ؂

بَاب ١٢٥٨ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ
بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ ؂

٢١٧١ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا
آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا
كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ؂

بَاب ١٢٥٩ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى
ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتًا وَقَالَ
عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ

کے نزدیک رکھے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے صرف
تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے، تو ہمارے لئے پتھر تھوڑا سا ہٹا دے تاکہ ہم آسمان
کو دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ نے پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دیا تو آسمان انھیں نظر آنے لگا
دوسرے شخص نے کہا کہ یا اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی میں اس سے بہت زیادہ
محبت کرتا تھا جس قدر مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے، میں نے
اس سے طلب کیا (یعنی برا کام کرنا چاہا) لیکن اس نے انکار کیا جبتک کہ میں
اس کے پاس سو دینار لیکر نہ آؤں، چنانچہ کوشش کر کے میں نے سو دینار جمع
کئے (اور اس کے پاس لیکر آیا) جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان
بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے خدا سے ڈر اور مہر کو ناحق نہ توڑ (میں
کھڑا ہو گیا) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف تیری رضا کیلئے کیا ہے تو
مجھ سے اس پتھر کو ہٹا دے، چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا، تیسرے آدمی نے
کہا کہ میں نے ایک فرق چاول کے عوض ایک مزدور کو مزدوری پر رکھا جب وہ
اپنا کام کر چکا تو مجھ سے اپنا حق مانگا میں اسے دینے لگا تو اس نے انکار کیا، میں اس کی کھیتی
کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس کا گائے بیل اور چرواہا جمع کیا پھر وہ شخص آیا اور کہا کہ اللہ سے
ڈر، میں نے کہا یہ گائے بیل اور چرواہے لیجا، اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے
کہا کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں اسے لیلے چنانچہ اس نے لے لیا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے
صرف تیری رضا کی خاطر ایسا کیا ہے تو باقی پتھر بھی ہٹا دے تو اس پتھر کو اللہ
نے ہٹا دیا، ابن عقبہ نے نافع سے فبغیت کے بجائے فسعیت کا لفظ بیان کیا

اصحاب نبی صلعم کے اوقاف اور خراج کی زمین اور ان میں بٹائی
اور معاملت کرنے کا بیان، اور نبی صلعم نے حضرت عمر رضؓ سے فرمایا کہ اصل
زمین کو وقف کر دو اس طور پر اسے فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس کا پھل
(آمدنی) کھایا جائے چنانچہ حضرت عمر رضؓ نے اس کو وقف کر دیا ؂

صدقہ، عبدالرحمن، مالک، زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ اگر مجھے آخری مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جس
بستی کو میں فتح کرتا وہاں کے باشندوں کے درمیان تقسیم کر دیتا جیسا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین تقسیم کر دی تھی۔

بنجر اور غیر آباد زمین کو آباد کرنے والے کا بیان، حضرت علی رضؓ نے کوفہ
کی غیر آباد زمین میں اسکو مناسب سمجھا تھا (کہ وہ آباد کرنے والے کی ملک ہے)
اور حضرت عمر رضؓ نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور

عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوٰى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

عمرو بن عوف نبی صلعم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے حق میں نہ ہو، اور نہ کسی ظالم شخص کا اس میں حق ہو، اور اس باب میں جابر رضؓ سے بھی روایت ہے وہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں ؛

۲۱۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ ؛

یحییٰ بن بکیر، لیث، عبیداللہ بن ابی جعفر، محمد بن عبدالرحمن، عروہ عائشہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی، جو کسی کی ملک نہیں ہے تو وہی اس کا مستحق ہے، عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضؓ نے اپنی خلافت میں اسی کا حکم دیا ؛

باب ۱۴۶۰

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے) ؛

۲۱۷۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ ؛

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر رضؓ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بطن وادی میں ذی الحلیفہ میں رات کو اترنے کی جگہ تھے تو آپ کو خواب میں دکھلایا گیا، کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ آپ مبارک میدان میں ہیں اور موسیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس جگہ اونٹنی بٹھلائی تھی جہاں عبداللہ اپنی اونٹنی بٹھلاتے تھے، اور اسی جگہ کو تلاش کرتے تھے، جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد کے نیچے ہے جو بطن وادی میں ہے اور اس مسجد اور راستہ کا درمیانی حصہ ہے ؛

۲۱۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ ؛

اسحٰق بن ابراہیم، شعیب بن اسحٰق، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، ابن عباس رضؓ حضرت عمر رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے آیا، اس وقت آپ عقیق میں تھے، اس نے کہا، کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لیجئے، اور آپ کہدیں کہ عمرہ حج میں داخل ہے ؛

باب ۱۴۶۱ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا ؛

اگر زمین کا مالک کہے، میں تجھ کو اس وقت تک قائم رکھوں گا جب تک اللہ تجھے قائم رکھے، اور کوئی مدت معین نہیں کی، تو وہ دونوں آپس کی رضامندی تک معاملہ رکھیں گے ؛

۲۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَ

احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دوسری سند) عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلاوطن کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب آئے تو یہودیوں کو وہاں سے نکالنا

النصاری من ارض الحجاز وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظہر علی خیبر اراد اخراج الیہود منہا وکانت الارض حین ظہر علیہا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین واراد اخراج الیہود منہا فسألت الیہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقرہم بہا ان یکفوا عملہا ولہم نصف الثمر فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بہا علی ذلک ما شئنا فقروا بہا حتی اجلاہم عمر الی تیماء واریحاء ؛

چاہا، اس لئے کہ جب آپ کا غلبہ وہاں ہوگیا، تو وہاں کی زمین اللہ اور اس کے رسول اور تمام مسلمانوں کی ہوگئی، چنانچہ جب یہودیوں کو نکالنا چاہا تو یہودیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ ان لوگوں کو زمین پر قائم رہنے دیں، اور کھیتی کا سارا کام کریں، اور آدھی پیداوار لے لیں، تو ان یہودیوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تم کو اس پر قائم رکھیں گے، جب تک ہماری مرضی ہوگی، اس لئے وہ لوگ اس پر قائم رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) یہودیوں کو تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کردیا ؛

باب ۱۴۶۲ ما کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یواسی بعضہم بعضا فی الزراعۃ والثمرۃ ؛

اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاشت کاری اور پھلوں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے ؛

۲۱۷۶ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا الاوزاعی عن ابی النجاشی مولی رافع بن خدیج قال سمعت رافع بن خدیج بن رافع عن عمہ ظہیر بن رافع قال ظہیر لقد نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان بنا رافقا قلت ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو حق قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما تصنعون بمحاقلکم قلت نؤاجرہا علی الربع وعلی الاوسق من التمر والشعیر قال لا تفعلوا ازرعوہا او ازرعوہا او امسکوہا قال رافع قلت سمعا وطاعۃ ؛

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، اوزاعی، ابو النجاشی (رافع بن خدیج کے غلام) رافع بن خدیج بن رافع، اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں، ظہیر نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اس چیز سے کہ جو ہمارے لئے مفید تھی، میں نے کہا کہ جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق ہے، ظہیر نے کہا کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا، اور فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو، میں نے عرض کیا، ہم اس کو چوتھائی اور چند وسق کھجور اور جو پر کرایہ دے دیتے ہیں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو، اس میں خود کاشت کرو، یا کسی سے کاشت کراؤ، یا اس کو یوں ہی روک لو، رافع نے کہا، کہ میں نے سنا اور مانا ؛

۲۱۷۷ - حدثنا عبید اللہ بن موسی اخبرنا الاوزاعی عن عطاء عن جابر قال کانوا یزرعونہا بالثلث والربع والنصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا فان لم یفعل فلیمسک ارضہ وقال الربیع بن نافع ابو توبۃ حدثنا معاویۃ عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ ؛

عبید اللہ بن موسی، اوزاعی، عطاء، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر کھیتی کیا کرتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو، وہ خود اس میں کاشت کرے، یا کسی کو دے دے، اور اگر یہ بھی نہیں کیا تو اپنی زمین یوں ہی پڑی رہنے دے، اور ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا مجھ سے معاویہ نے بواسطہ یحیی، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو، وہ اس میں خود کاشت کرے، یا اپنے بھائی کو دے دے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو زمین یونہی پڑی رہنے دے ؛

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاؤُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا۔

قبیصہ، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا کاشت کرے، ابن عباس نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا، لیکن آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو دیدینا اس سے بہتر ہے کہ کوئی مقرر رقم اس سے لے۔

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ۔

سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں، کہ ابن عمرؓ اپنے کھیتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ اور معاویہؓ کی ابتدائی حکومت کے زمانہ میں کرایہ پر دیتے تھے، پھر رافع بن خدیج کی یہ حدیث ان سے بیان کی گئی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، ابن عمرؓ رافع کے پاس گئے، میں بھی ان کیساتھ گیا، انھوں نے رافع سے پوچھا، تو رافع نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا، ابن عمرؓ نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ... ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار اور کسی قدر گھانس کے عوض کرایہ پر دیتے تھے۔

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ۔

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جانتا تھا کہ زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، پھر عبداللہ ڈرے، اس بات سے کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی حکم نیا دیا ہو، چنانچہ زمین کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

بَابُ ۱۴۶۳ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ۔

سونا چاندی کے عوض زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو کام کرنا چاہتے ہو، اس میں سب سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک سال تک کیلئے کرایہ پر دو۔

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ

عمرو بن خالد، لیث، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے میرے چچاؤں نے بیان کیا، کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چوتھائی پیداوار پر یا ایسی چیز کے عوض جسکو زمین کا مالک مستثنیٰ کر دیتا تھا زمین کرایہ پر دیتے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، میں نے رافع سے پوچھا کہ دینار اور درہم کے عوض کرایہ پر

بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

دینا کیسا ہے، رافع نے کہا کہ دینار و درہم کے عوض دینے میں کوئی حرج نہیں اور لیث نے کہا کہ جس چیز سے نبی صلعم نے منع فرمایا ہے اگر حلال و حرام کی سمجھ رکھنے والا شخص اسمیں غور کرے تو اسکو جائز نہ رکھے اس سبب سے کہ اسمیں خطرہ ہے۔:۔

بَابٌ ۱۴۶۴

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

محمد بن سنان، فلیح، ہلال، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، ابو عامر فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باتیں کر رہے تھے، (ایک دیہات کا رہنے والا آدمی آپ کے پاس بیٹھا تھا، (آپنے فرمایا کہ) جنتیوں میں سے ایک، اپنے پروردگار سے کاشتکاری کی اجازت مانگے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کیا تو اپنی موجودہ حالت پر راضی نہیں، اس نے کہا ہاں، لیکن میں کاشتکاری کرنا پسند کرتا ہوں، چنانچہ وہ بیج ڈالے گا، اور پلک جھپکنے میں وہ اُگ آئے گا اور سیدھا ہو جائے گا، اور کاٹنے کے لائق ہو جائیگا، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اے ابن آدم اس کو لے لے، تجھ کو کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی، اعرابی نے کہا، کہ بخدا وہ شخص کوئی قریشی ہوگا یا انصاری ہوگا، اس لئے کہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں، ہم تو کھیتی نہیں کرتے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) سنکر ہنس پڑے۔:۔

بَابُ ۱۴۶۵ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ ؛

درخت لگانے کا بیان

۲۱۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؛

قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابوحازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کو جمعہ کے دن کے آنے کی بہت خوشی ہوتی تھی، اس لئے کہ ایک بڑھیا تھی جو چقندر کی جڑیں جنھیں ہم اپنی کیاریوں میں لگاتے تھے اسکو اکھیڑ کر اپنی دیگ میں ڈالتی تھی، اور اس میں جو کے کچے دانے بھی ڈالدیتی تھی میں یہی جانتا ہوں، کہ اس میں چکنائی یا چربی نہیں ہوتی تھی جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو اس بڑھیا کے پاس آتے، وہ ہم لوگوں کے پاس وہی چقندر لاکر رکھ دیتی تھی، جمعہ کے دن کی خوشی ہمیں اسی سبب سے ہوتی تھی اور ہم لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔:۔

۲۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں، ابوہریرہ رض بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے، حالانکہ اس کو اللہ سے ملنا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا بات ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ جیسی حدیثیں بیان نہیں کرتے

مِثْلَ اَحَادِیثِہٖ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِسْكِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِیْ فَاَحْضُرُ حِیْنَ یَغِیْبُوْنَ وَاَعِیْ حِیْنَ یَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَبْسُطَ اَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِہٖ فَیَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰى یَوْمِیْ هٰذَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اٰیَتَانِ فِیْ كِتَابِ اللّٰہِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَیْئًا اَبَدًا اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ اِلٰى قَوْلِہٖ الرَّحِیْمُ ؛

ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں لگے رہتے، اور میرے انصار بھائی اپنے مالی معاملہ میں مشغول رہتے، اور میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھر جاتا، تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں برابر رہتا تھا، چنانچہ جب لوگ غیر حاضر ہوتے تو میں موجود ہوتا اور جس چیز کو لوگ بھول جاتے میں یاد رکھتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی میری اس گفتگو کے ختم ہونے تک اپنا کپڑا بچھائے رکھے پھر اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لپیٹ لے تو میری کسی بات کو کبھی نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھائی، اور مجھ پر اس کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا، یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم کی، تو میں نے اسکو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا ہے، میں آجتک آپ کی گفتگو میں سے کچھ بھی نہ بھولا، بخدا اگر دو آئتیں کتاب اللہ میں نہ ہوتیں، تو میں تم سے کبھی حدیث بیان نہ کرتا، وہ آیت یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں ان نشانیوں میں سے جو ہم نے اتاریں الرحیم تک۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ ۱۴۶۶ فِی الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَفَرَاَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ٥ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ ؛

بَابٌ ۱۴۶۷ فِی الشُّرْبِ وَمَنْ رَاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِیَّتَهٗ جَائِزَةً مَقْسُوْمًا كَانَ اَوْ غَیْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَیَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِیْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ ؓ

۲۱۸۵ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

مساقات کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانی کی تقسیم کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو پیدا کیا، کیا وہ لوگ ایمان نہیں لاتے، اور اللہ بزرگ و برتر کا قول کہ بتاؤ، جو پانی تم پیتے ہو، کیا تم نے اسکو بادل سے اتارا ہے، یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری بنادیں پھر تم شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے، اجاج کے معنی کڑوا اور مزن بدلی کو کہتے ہیں :۔

پانی کی تقسیم کا بیان، اور بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ پانی کا خیرات کرنا، اور اس کا ہبہ کرنا اور اسکی وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم کیا ہوا ہو یا نہ ہو، اور حضرت عثمانؓ نے بیان کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا کون ہے جو بئر رومہ کو خریدے اور اسکو اس کنویں میں اسی طرح ڈول ڈالنے (پانی لینے) کا حق ہو جسطرح تمام مسلمانوں کو (یعنی خرید کر وقف کردے) تو عثمانؓ نے اسکو خرید لیا۔

سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے اس میں سے پی لیا، آپ کے

قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح فشرب منہ وعن یمینہ غلام اصغر القوم والاشیاخ عن یسارہ فقال یا غلام اتاذن لی ان اعطیہ الاشیاخ قال ما کنت لاوثر بفضلی منک احدا یا رسول اللہ فاعطاہ ایاہ ؛

۲۱۸۶۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی انس بن مالک انہا حلبت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ داجن وہی فی دار انس بن مالک وشیب لبنہا بماء من البئر التی فی دار انس بن مالک فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فشرب منہ حتی اذا نزع القدح من فیہ وعلی یسارہ ابو بکر وعن یمینہ اعرابی فقال عمر وخاف ان یعطیہ الاعرابی اعط ابا بکر یا رسول اللہ عندک فاعطاہ الاعرابی الذی علی یمینہ ثم قال الایمن فالایمن ؛

باب ۱۴۶۸ من قال ان صاحب الماء احق بالماء حتی یروی لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء ؛

۲۱۸۷۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء ؛

۲۱۸۸۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء ؛

باب ۱۴۶۹ من حفر بئرا فی ملکہ لم یضمن ؛

۲۱۸۹۔ حدثنا محمود اخبرنا عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعدن جبار والبئر جبار و

دائیں طرف ایک کمسن لڑکا تھا اور آپ کے بائیں طرف معمر اور بوڑھے لوگ تھے، آپ نے فرمایا، اے بچے کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں یہ بوڑھوں کو دے دوں، اس نے کہا، یا رسول اللہ میں آپ کا جھوٹا لینے کیلئے اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دونگا، چنانچہ آپ نے وہ پیالہ اس بچے کو دیدیا ؛

ابو الیمان، شعیب، زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک بکری انس بن مالک کے گھر میں پالی گئی تھی، اس کو آپ کے لئے دوہا گیا اور اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو انس بن مالک کے گھر میں تھا، پھر رسول اللہ صلعم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اس سے پی لیا، یہانتک کہ جب پیالہ اپنے منھ سے جدا کیا اس حال میں کہ آپ کے بائیں طرف ابو بکر تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا، حضرت عمر کو خیال ہوا کہ کہیں آپ وہ پیالہ اعرابی کو نہ دیدیں، اس لئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کو دیجئے، جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں، لیکن آپ نے پیالہ اعرابی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا، پھر فرمایا دائیں طرف کا آدمی زیادہ حقدار ہے پھر جو اسکی دائیں طرف ہو ؛

ان لوگوں کا بیان جو اس کے قائل ہیں، کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ مستحق ہے، یہاں تک کہ سیراب ہو جائے، بدلیل ارشاد نبوی صلعم کہ فاضل پانی نہ روکا جائے ؛

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ضرورت سے زائد پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ گھاس کو (جانوروں کے کھانے سے) روکے ؛

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب و ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچا ہوا پانی نہ روکو، تاکہ اس کے ذریعہ بچی ہوئی (ضرورت سے زائد) گھاس کو بھی روکو ؛

جس شخص نے اپنی ملک میں کنواں کھودا (اور اسمیں کوئی گر کر مر جائے) تو تاوان نہیں ہے ؛

محمود، عبید اللہ، اسرائیل، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان کھودنے میں مر جائے تو تاوان نہیں، اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے، اور جانور سے

الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ؛

مرجائے تو کوئی تاوان نہیں، اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے ؛

بَابُ ١٤٧٠ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا ؛

کنویں کے متعلق جھگڑنے اور اسمیں فیصلہ کرنیکا بیان

٢١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ ؛

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، شقیق، عبداللہ (بن مسعود) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے تاکہ کسی کا مال جو اس کے ذمہ واجب ہے اسکو ہضم کر لے تو وہ خدا سے اس حال میں ملیگا کہ خدا اس پر ناراض ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت وصول کرتے ہیں آخر آیت تک، پھر اشعث آئے تو کہا کہ ابوعبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کر رہے تھے، یہ آیت تو میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے، میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا اسکے متعلق جھگڑا ہوا، تو آپنے مجھ سے کہا اپنا گواہ لاؤ، میں نے عرض کیا میرا کوئی گواہ نہیں تو آپنے فرمایا وہ قسم کھائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھالیگا، اسوقت آپنے یہ حدیث بیان فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپکی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی ؛

بَابُ ١٤٧١ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ ؛

اس شخص کے گناہ کا بیان، جو مسافروں کو پانی نہ دے ؛

٢١٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نہ دیکھے گا، اور نہ انھیں پاک کریگا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، اول وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے زائد پانی راستہ میں ہو، اور اس کو مسافر کو نہ دے، دوسرے وہ شخص جس نے کسی امام سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کی، کہ اگر اس کو کوئی دنیوی چیز دیتا ہے تو راضی ہے اور نہ دے تو ناراض ہو جاتا ہے، تیسرے وہ شخص کہ اپنا سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہو، اور کہے کہ خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی (لیکن میں نے نہیں دیا) اور کوئی شخص اس کو سچا بھی سمجھے، پھر یہ آیت پڑھی، اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

بَابُ ١٤٧٢ سَكْرِ الْأَنْهَارِ ؛

نہر کا پانی روکنے کا بیان ؛

٢١٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیرؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حرہ کی نہر کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے اپنی کھجوروں کو سیراب

الزبير عند النبي صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصما عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب هذه الاية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ؛

باب ۱۴۷۳ شرب الاعلى قبل الاسفل ؛

۲۱۹۳- حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري عن عروة قال خاصم الزبير رجل من الانصار فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا زبير اسق ثم ارسل فقال الانصاري انه ابن عمتك فقال عليه السلام اسق يا زبير حتى يبلغ الماء الجدر ثم امسك فقال الزبير فاحسب هذه الاية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ؛

باب ۱۴۷۴ شرب الاعلى الى الكعبين ؛

۲۱۹۴- حدثنا محمد اخبرنا مخلد ابن يزيد الحراني قال اخبرني ابن جريج قال حدثني ابن شهاب عن عروة ابن الزبير انه حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير في شراج من الحرة يسقي بها النخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير فامره بالمعروف ثم ارسل الى جارك قال الانصاري ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق ثم احبس حتى يرجع الماء الى الجدر واستوعى له حقه فقال الزبير والله ان هذه الاية انزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

کرتے تھے، انصاری نے کہا کہ پانی آنے دو، لیکن زبیر رضؓ نے انکار کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ پیش ہوا، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضؓ سے فرمایا، کہ اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر لے، پھر پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دے، تو انصاری کو غصہ آیا، اور کہا، کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا، یہ سنتے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا اے زبیر پانی کو روک لو، یہانتک کہ دیوار تک پہونچ جائے، زبیر رضؓ نے کہا، بخدا میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی، فلا وربک الخ (قسم ہے تیرے پروردگار کی کہ وہ لوگ مومن نہ ہونگے جبتک کہ وہ آپکو اپنے مقدمے میں حکم (فیصلہ کرنیوالا) نہ بنائیں ؛

بلند زمین کا نیچے کی زمین سے پہلے سیراب کرنے کا بیان

عبدان، عبد اللہ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر سے ایک انصاری نے جھگڑا کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر اپنی زمین کو سیراب کر لے، پھر پانی چھوڑ دے، انصاری نے کہا، کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں، اس لئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے زبیر رضؓ سیراب کرتا جا، یہانتک کہ پانی دیوار تک پہونچ جائے، پھر روک لے، زبیر رضؓ نے کہا، میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت فلا وربک لا یومنون الخ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے ؛

بلند کھیت والا ٹخنوں تک پانی بھر لے

محمد، مخلد، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ایک انصاری نے زبیر رضؓ سے حرہ کی ندی کے متعلق جھگڑا کیا، جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے زبیر اپنی زمین سیراب کر لے، پھر دستور کے مطابق ان کو حکم دیا، کہ اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیں تو انصاری نے کہا، چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں، رسول اللہ صلعم کے چہرے کا رنگ بدل گیا، تو آپ نے فرمایا، پھر سیراب کر لے، پھر روک دے، یہاں تک کہ پانی کھیت کی دیوار تک پہونچ جائے، اور زبیر کو آپ نے ان کا پورا پورا حق دلوایا، زبیر رضؓ نے کہا، کہ بخدا یہ آیت فلا وربک لا یومنون الخ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے، اور ابن شہاب کا

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ،

بَابُ ۱۴۷۵ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَنَزَلَ بِئْرًا فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ،

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا،

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خُشَاشِ الْأَرْضِ،

بَابُ ۱۴۷۶ مَنْ رَأٰى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ،

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان ہے کہ انصار اور تمام لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کہ "بھر لے یہاں تک کہ کھیت کی دیواروں تک پہونچ جائے" یہ اندازہ لگایا ہے کہ ٹخنوں تک پانی پہونچ جائے،

پانی پلانے کا ثواب،

عبداللہ بن یوسف، مالک، سمی، ابو صالح، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی چل رہا تھا اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنوئیں میں اترا اور اس سے پانی پیا کنوئیں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو اپنے منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی قدر کی اور اس کو بخشدیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چوپایوں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے، آپؐ نے فرمایا ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے،

ابن ابی مریم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ مجھ سے دوزخ قریب ہوگئی یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے پروردگار کیا میں بھی ان دوزخیوں کے ساتھ ہوں گا اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی میں نے خیال کیا کہ اس کو ایک بلی نوچ رہی ہے آپؐ نے پوچھا یہ کیا بات ہے تو فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو روک رکھا یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے وہ مرگئی،

اسماعیل، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے متعلق عذاب میں مبتلا کی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کے سبب سے مرگئی چنانچہ وہ عورت دوزخ میں داخل ہوگئی اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے کہ تو نے نہ اسے کھانا کھلایا اور نہ پانی پلایا جب کہ تو نے اسے باندھ رکھا تھا اور نہ تو نے اسے چھوڑ دیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گذارہ کرتی

اس شخص کا بیان جس نے خیال کیا کہ حوض اور مشک کا مالک اس کے پانی کا زیادہ مستحق ہے،

قتیبہ، عبدالعزیز، ابو حازم، سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا آپؐ نے اس سے پی لیا اور آپؐ کے دائیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ،

طرف ایک لڑکا تھا جو سب میں کمسن تھا اور بوڑھے لوگ آپ کے بائیں طرف تھے آپ نے فرمایا اے لڑکے کیا تو مجھے اس کی اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ ان بوڑھوں کو دیدوں اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کے جھوٹے کے لئے میں اپنے حصہ میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دوں گا چنانچہ وہ پیالہ آپ نے اسی کو دے دیا،

۲۱۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اپنے حوض سے قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اس طرح ہانکوں گا جس طرح اجنبی اونٹ حوض پر سے ہنکائے جاتے ہیں،

۲۲۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِيْنًا وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوْا أَتَأْذَنِيْنَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ،

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب وکثیر بن کثیر، سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ حضرت اسماعیل ع کی ماں پر رحم کرے اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتیں یا یہ فرمایا کہ اگر پانی سے چلو نہ بھرتیں تو یہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا اور جرہم ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا ہم لوگوں کو آپ اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہیں، انہوں نے کہا ہاں، لیکن پانی میں تمہارا کوئی حصہ نہیں لوگوں نے کہا اچھا،

۲۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو، ابوصالح سمان، ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو گفتگو فرمائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا ایک وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اس کی قیمت اس سے زیادہ مل رہی ہے حالاں کہ وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے دوسرے وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان آدمی کا مال ہضم کرجائے تیسرے وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی روک لیا یعنی نہیں دیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لوں گا جس طرح تو نے اپنی ضرورت سے زائد پانی روک لیا تھا جس کو تو نے پیدا نہیں کیا تھا

بَابُ ۱۳۷۷ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

چراگاہ مقرر کرلینا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں،

۲۲۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ صعب بن جثامہ سے

عن ابن عباس ان الصعب ابن جثامة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا حمى الا لله ولرسوله وقال بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم حمى النقيع وان عمر حمى الشرف والربذة ،

باب ۱۴۷ شرب الناس والدواب من الانهار

۲۲۰۳ — حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لرجل اجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فاما الذي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله فاطال بها في مرج او روضة فما اصابت في طيلها ذلك من المرج او الروضة كانت له حسنات ولو انه انقطع طيلها فاستنت شرفا او شرفين كانت آثارها وارواثها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقي كان ذلك حسنات له فهي لذلك اجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ثم لم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي لذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي على ذلك وزر وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال ما انزل علي فيها شيء الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ،

۲۲۰۴ — حدثنا اسماعيل حدثنا مالك عن ربيعة ابن ابي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها ،

بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چراگاہ مقرر کرنے کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں خبر پہونچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بقیع کو اور حضرت عمر رض نے شرف اور ربذہ کو چراگاہ مقرر فرمایا،

نہروں سے آدمی اور چوپایوں کے پانی پینے کا بیان،

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابو صالح سمان ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑا ایک شخص کے لئے ثواب کا باعث ہے اور ایک شخص کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور کسی کے لئے گناہ کا سبب ہے باعث ثواب اس شخص کے لئے ہے جس نے گھوڑا اللہ کی راہ میں باندھا اور اس کی رسی باغ یا چراگاہ میں دراز کردے جس قدر وہ باغ یا چراگاہ میں چریگا اسی قدر اسے ثواب ملے گا اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اس کے ہر قدم اور لید پر اس کو ثواب ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گذرے اور اس سے پانی پی لے اگرچہ اس کے پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو تو اس پر نیکیاں ملیں گی اسی لئے یہ اس کے اجر کا سبب ہے اور وہ شخص جو اس کو مالداری کی وجہ سے اور سوال سے بچنے کے لئے باندھے اور اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حق مقرر کیا ہے اس کو نہ بھولے تو اس کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو شخص اس کو فخر وریا کی وجہ سے یا اہل اسلام کی دشمنی کے لئے باندھے تو یہ اس کے لئے وبال ہوگا اور رسول اللہ صلعم سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرے اوپر کوئی آیت نہیں اتری بجز اس جامع اور مستقل آیت کے فمن یعمل الخ جو شخص ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا،

اسمٰعیل، مالک، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید (منبعث کے غلام)، زید بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور اس کے سر بندھن کو پہچان لو پھر اس کو ایک سال تک مشتہر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو اس نے پوچھا کھوئی ہوئی بکری آپ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی ہے اس نے پوچھا کھویا ہوا اونٹ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا سروکار اس کے ساتھ اس کی مشک اور اس کی جوتی ہے پانی پر پہونچ جائے گا اور درخت سے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس سے مل جائے گا،

باب ۱۴۷۹ بیع الحطب والکلاء، سوکھی گھاس اور لکڑی بیچنے کا بیان

۲۲۰۵ - حدثنا معلی بن اسد حدثنا وهيب عن هشام عن ابيه عن الزبير بن العوام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لان ياخذ احدكم احبلا فياخذ حزمة من حطب فيبيع فيكف الله به عن وجهه خير له من ان يسال الناس أعطي ام منع،

معلی بن اسد، وہیب، ہشام، عروہ، زبیر بن عوام نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے اور اس کو بیچے اور اللہ اس سے اس کی آبرو بچائے، تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اسے دیں یا نہ دیں،

۲۲۰۶ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يحتطب احدكم حزمة على ظهره خير له من ان يسال احدا فيعطيه او يمنعه،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو عبید عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام، ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کرلے جانا اور بیچنا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے،

۲۲۰۷ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني ابن شهاب عن علي بن حسين عن ابيه حسين بن علي عن علي بن ابي طالب انه قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغنم يوم بدر قال واعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فانختهما يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعي صائغ من بني قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة وحمزة بن عبد المطلب يشرب في ذلك البيت معه قينة فقالت × الا يا حمز للشرف النواء فثار اليهما حمزة بالسيف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها قال ابن شهاب قال علي فنظرت الى منظر افظعني فاتيت نبي الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زيد فانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره وقال هل انتم الا عبيد

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی حسین بن علی، حضرت علی بن ابی طالب رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے دن غنیمت میں ایک اونٹنی ملی اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹنی اور دی ان دونوں کو میں نے ایک دن ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میں ارادہ کر رہا تھا کہ ان دونوں پر اذخر لاد کرلے جاؤں تاکہ بیچوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا اس سے فاطمہ کے ولیمہ کی دعوت میں مدد لوں، حمزہ بن عبدالمطلب رضہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے ساتھ ایک گانے والی تھی جو گا رہی تھی الا یا حمز للشرف النواء (اے حمزہ آگاہ ہو فربہ اونٹنیاں لے لو، حمزہ رضہ ان دونوں اونٹنیوں کی طرف تلوار لے کر جھپٹ پڑے ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور کوکھے کاٹ دیئے پھر ان دونوں کی کلیجیاں نکال ڈالیں میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کوہان کیا ہوا کہا کوہان کاٹ کرلے گئے، ابن شہاب کا بیان ہے حضرت علی رضہ نے کہا میں نے ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے دہشت زدہ کردیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے میں نے آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ چلے اور آپ کے ساتھ زید بھی چلے میں بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوا آپ حمزہ کے پاس پہونچے اور بہت غصہ ہوئے حمزہ رضہ نے اپنی نگاہ اٹھائی اور کہا کیا تم میرے باپ دادوں کے

لِاَبِی فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَھْقَرُ حَتّٰی خَرَجَ عَنْھُمْ وَذٰلِکَ قَبْلَ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ،

باب ۱۴۸۰ القطائع

۲۲۰۸ - حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن یحیی بن سعید قال سمعت انسا قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع من البحرین فقالت الانصار حتی تقطع لاخواننا من المھاجرین مثل الذی تقطع لنا قال سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی،

باب ۱۴۸۱ کتابۃ القطائع

وقال اللیث عن یحیی بن سعید عن انس دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لیقطع لھم بالبحرین فقالوا یا رسول اللہ ان فعلت فاکتب لاخواننا من قریش بمثلھا فلم یکن ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی،

باب ۱۴۸۲ حلب الابل علی الماء،

۲۲۰۹ - حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح قال حدثنی ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حق الابل ان تحلب علی الماء،

باب ۱۴۸۳ الرجل یکون لہ ممر او شرب فی حائط او فی نخل

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من باع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع فللبائع الممر والسقی حتی یرفع وکذلک رب العریۃ،

۲۲۱۰ - اخبرنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث حدثنی ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع وعن مالک عن نافع عن ابن عمر

غلام ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس ہوگئے اور ان کے پاس سے چلے گئے یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے،

جاگیریں دینے کا بیان

سلیمان بن حرب، حماد، یحییٰ بن سعید، انس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا تو انصار رضہ نے عرض کیا ہم لوگ نہ لیں گے، جب تک کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی آپ اتنی ہی جاگیریں عطا فرمائیں آپ نے فرمایا کہ میرے بعد دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت تم صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے ملو،

جاگیروں کے لکھنے کا بیان

اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے انس رضہ سے نقل کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کو بحرین میں جاگیریں دے دیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی اتنی ہی جاگیریں لکھ دیں لیکن آپ کے پاس اتنی جائداد نہیں تھی آپ نے فرمایا کہ عنقریب تم دیکھو گے، کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دیجائے گی تو تم صبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے ملو،

پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنے کا بیان،

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کا حق یہ ہے کہ ان کو پانی کے پاس دوہا جائے،

کھجور کے باغ میں کسی شخص کے گذرنے کا راستہ ہو یا پانی کا کوئی چشمہ ہو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیوند کرنے کے بعد کسی درخت کو بیچا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا اور گذرنے کا راستہ اور چشمہ بائع کا ہوگا یہاں تک کہ وہ راستہ ہٹا لیا جائے اور یہی حکم عریہ والے کا بھی ہے

عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ رضہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند لگائے جانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بائع کا ہے لیکن جب خریدار اس کی شرط کرے تو خریدار کا ہوگا اور جس نے غلام خریدا اور اس کے پاس مال تھا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط کرلے اور بواسطہ مالک، نافع، ابن عمر رضہ عمر رضہ جو حدیث ہے اس میں صرف

عَنْ عُمَرَ فِي الْحَبَلِ،

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا،

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا،

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ،

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

كِتَابُ

فِي الْاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

بَابُ ۱۴۸۲ مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

غلام کا بیان ہے،

محمد بن یوسف، سفیان، یحییٰ بن سعید، نافع، ابن عمرؓ، زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اندازہ سے خشک کھجور کے عوض عرایا کے بیچے جانے کی اجازت دی ہے،

عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابن جریج، عطاء، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ سے اور پھلوں کے بیچنے سے جب تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے منع فرمایا اور درخت پر لگا ہوا پھل درہم و دینار ہی کے عوض بیچا جائے، البتہ عرایا کی اجازت دی

یحییٰ بن قزعہ، مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان (ابو احمد کے غلام) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اندازہ سے خشک کھجور کے عوض پانچ وسق، یا پانچ وسق سے کم میں (داؤد کو شک ہوا) بیع عرایا کی اجازت دی ہے،

زکریا بن یحییٰ، ابواسامہ، ولید بن کثیر، بشیر بن یسار (بنی حارثہ کے غلام) رافع بن خدیج، اور سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے یعنی درخت پر لگے ہوئے پھل کو ٹوٹے ہوئے پھل کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت دی ہے ابو عبداللہ (بخاریؒ) کا بیان ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اس کے مثل روایت کی ہے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور تصرف سے روک دینے اور مفلس ہو جانے کا بیان

کوئی شخص قرض کوئی چیز خرید ے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو، یا اس وقت موجود نہ ہو،

محمد، جریر، مغیرہ، شعبی، جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تو اپنے اونٹ

صلى الله عليه وسلم قال كيف ترى بعيرك أتبيعنيه
قلت نعم فبعته إياه فلما قدم المدينة غدوت
إليه بالبعير فأعطاني ثمنه،

٢٢١٦ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد الواحد
حدثنا الأعمش قال تذاكرنا عند إبراهيم الرهن
في السلم فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي
صلى الله عليه وسلم اشترى طعاما من يهودي إلى
أجل ورهنه درعا من حديد،

باب ١٤٨٥ من أخذ أموال الناس يريد أداءها أو إتلافها،

٢٢١٧ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الأويسي
حدثنا سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من
أخذ أموال الناس يريد أداءها أدى الله عنه
ومن أخذ يريد إتلافها أتلفه الله،

باب ١٤٨٦ أداء الديون وقال الله تعالى
إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها وإذا
حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل إن الله نعما
يعظكم به إن الله كان سميعا بصيرا،

٢٢١٨ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا أبو
شهاب عن الأعمش عن زيد بن وهب عن أبي ذر رضي
الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما أبصر
يعني أحدا قال ما أحب أنه يحول لي ذهبا يمكث عندي
منه دينار فوق ثلث إلا دينارا أرصده لدين ثم قال
إن الأكثرين هم الأقلون إلا من قال بالمال هكذا
وهكذا وأشار أبو شهاب بين يديه وعن يمينه
وعن شماله وقليل ما هم وقال مكانك وتقدم غير بعيد
فسمعت صوتا فأردت أن آتيه ثم ذكرت قوله مكانك
حتى آتيك فلما جاء قلت يا رسول الله الذي سمعت أو

کے متعلق مناسب سمجھتا ہے کہ تو اس کو میرے ہاتھ بیچ دیں تو میں نے عرض کیا کہ ہاں چنانچہ
میں نے اس کو آپ کے ہاتھ بیچدیا جب مدینہ پہونچے تو میں صبح کے وقت اونٹ
لے کر آپ کی خدمت میں پہونچا، آپ نے مجھے اس کی قیمت دیدی،

معلی بن اسد، عبد الواحد، اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے
ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے
اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ رض بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اپنے لوہے
کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی،

اس شخص کا بیان جو لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے یا ضائع کرنے کی نیت سے لے،

عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث
ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے
لوگوں کا مال اس کے ادا کرنے کی نیت سے لیا تو اللہ تعالیٰ اس
کی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص اس کو ضائع کرنے کی نیت
سے لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے،

قرضوں کے ادا کرنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ
تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں ان کے مالکوں کو دیدو اور جب
تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو اللہ تمہیں جو
نصیحت کرتا ہے وہ اچھی ہے بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے،

احمد بن یونس، ابو شہاب، اعمش، زید بن وہب، ابوذر رض سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے احد کی
طرف دیکھا تو فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میرے پاس اس
میں سے ایک دینار بھی تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے
کے لئے رکھ لوں، پھر فرمایا جو لوگ زیادہ مال والے ہیں وہی زیادہ
محتاج ہیں مگر وہ لوگ جو اس طرح اور اس طرح خرچ کریں، اور ابو شہاب نے
اپنے دائیں بائیں اور آگے کی طرف اشارہ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں اور
فرمایا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تھوڑی دور آگے بڑھے میں نے کچھ آواز سنی تو میں نے
آپ کے پاس جانا چاہا پھر مجھے آپ کا حکم یاد آیا کہ یہیں ٹھہرے رہو یہاں
کو اس تمہارے پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا

قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتَ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ،

یارسول اللہ وہ کیا چیز تھی جو میں نے سنی یا وہ آواز جو میں نے سنی آپ نے پوچھا کیا تم نے سنا تھا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ تمہاری امت میں سے جو شخص مرجائے اس حال میں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ ایسے ایسے کام کرے انہوں نے کہا ہاں،

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

احمد بن شبیب بن سعید، شبیب بن سعید، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد برابر سونا ہوتا تو بھی مجھے اچھا لگتا، کہ مجھ پر تین دن گذر جائیں اس حال میں کہ اس میں سے کچھ بھی میرے پاس رہے سوائے اس چیز کے جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھوں اور عقیل نے بھی زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے،

بَاب ۱۴۲۷ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

اونٹ کے قرض لینے کا بیان،

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً،

ابوالولید، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور سختی سے پیش آیا تو آپ کے صحابہ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو حق والا اسی طرح باتیں کرتا ہے، اس کے لئے ایک اونٹ خرید لو اور اس کو دیدو، لوگوں نے عرض کیا اس سے زیادہ سن کا اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا خرید کر اسے دیدو، تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اچھے طور پر ادا کرے،

بَاب ۱۴۲۸ حُسْنِ التَّقَاضِي

نرمی سے تقاضا کرنے کا بیان،

۲۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسلم، شعبہ، عبد الملک، ربعی، حذیفہ رض روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص مر گیا تو اس سے پوچھا گیا تو کیا کہتا تھا یعنی تیرے پاس کوئی نیکی ہے تو اس نے کہا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا تو مالداروں کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا چنانچہ وہ بخش دیا گیا ابومسعود رض نے کہا کہ میں نے اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا،

بَاب ۱۴۲۹ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ

کیا قرض کے اونٹ کے عوض اس سے زیادہ سن اونٹ دیا جائے،

۲۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا

مسدد، یحیی، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے کے لئے آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو اونٹ دیدو

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ فقالوا ما نجد
الا سنا افضل من سنہ فقال الرجل اوفیتنی اوفاک
اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ
فان من خیار الناس احسنہم قضاء،

باب ۱۴۹۰ حسن القضاء،

۲۲۲۳ - حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن سلمۃ
عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال کان لرجل علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاءہ یتقاضاہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ فطلبوا سنہ فلم
یجدوا لہ الا سنا فوقہا فقال اعطوہ فقال اوفیتنی
وفی اللہ بک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیارکم
احسنکم قضاء،

۲۲۲۴ - حدثنا خلاد حدثنا مسعر حدثنا محارب
بن دثار عن جابر بن عبد اللہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وہو فی المسجد قال مسعر اراہ قال ضحی فقال
صل رکعتین وکان لی علیہ دین فقضانی وزادنی،

باب ۱۴۹۱ اذا قضی دون حقہ او حللہ فہو جائز،

۲۲۲۵ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا
یونس عن الزہری قال حدثنی ابن کعب بن مالک ان جابر
بن عبد اللہ اخبرہ ان اباہ قتل یوم احد شہیدا وعلیہ
دین فاشتد الغرماء فی حقوقہم فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسألہم ان یقبلوا تمر حائطی ویحللوا
ابی فابوا فلم یعطہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حائطی
وقال سنغدو علیک فغدا علینا حین اصبح فطاف
بالنخل ودعا فی ثمرہا بالبرکۃ فجددتہا فقضیتہم
وبقی لنا من تمرہا،

باب ۱۴۹۲ اذا قاص او جازفہ فی الدین جائز تمرا بتمر او غیرہ،

لوگوں نے عرض کیا اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ ہے تو اس شخص نے
کہا آپ نے مجھے پورا حق دیدیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا بدلہ دے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو وہی دیدو اس لئے کہ لوگوں میں بہتر وہ
ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے،

اچھی طرح قرض ادا کرنے کا بیان،

ابو نعیم، سفیان، سلمہ، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ
قرض تھا وہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
کو دیدو، لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا تو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ مل
سکا، آپ نے فرمایا وہی اس کو دیدو تو اس نے کہا آپ نے مجھے پورا پورا دیدیا
اللہ تعالیٰ آپ کو پورا اجر دے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ
شخص ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے،

خلاد، مسعر، محارب بن دثار، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اس حال میں کہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا
ہوں کہ چاشت کا وقت تھا آپ نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لے اور میرا آپ پر
کچھ قرض تھا آپ نے مجھے وہ دیدیا اور اس سے زیادہ دیا،

اور کوئی شخص قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے یا اس کو معاف کردے تو جائز ہے،

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، ابن کعب بن مالک، جابر بن عبداللہ رضؓ
روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے اور ان پر قرض تھا
تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے تقاضا میں سختی برتی میں نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا تو نبی صلعم نے ان قرض خواہوں سے فرمایا کہ میرے باغ کا پھل لے
لیں اور میرے والد کا باقی قرض معاف کردیں لیکن ان لوگوں نے انکار کیا تو آپ
نے میرا باغ ان لوگوں کو نہ دیا اور مجھ سے فرمایا کہ ہم تمہارے پاس صبح کے وقت
آئیں گے جب صبح کو آپ تشریف لائے تو باغ میں گھومے اور پھل میں
برکت کی دعا کی پھر میں نے ان پھلوں کو کاٹ لیا اور ان کا سارا قرض ادا
کردیا اور میرے پاس کچھ کھجور بچ گئی

اگر کوئی شخص قرض خواہ سے گفتگو کرے یا قرض میں کھجور یا کسی اور چیز کے عوض کھجور اندازے سے دے،

۲۲۲۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَمَا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا،

ابراہیم بن منذر، انس، ہشام، وہب بن کیسان، جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان کے والد کی وفات ہوئی اور ایک یہودی کا قرض تیس وسق کھجور چھوڑ گئے، جابر رض نے اس سے مہلت مانگی لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا جابر رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تاکہ اس کی سفارش کردیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کی کہ اپنے قرض کے عوض ان کے درخت کا پھل لے لے لیکن اس نے انکار کیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے اور درختوں کے پاس گھومے، پھر جابر رض سے فرمایا کہ اس کو کاٹ لے اور اس کا قرض ادا کردے رسول اللہ صلعم کی واپسی کے بعد انہوں نے اس کو کاٹ لیا اور تیس وسق کھجور اس کو پورے دیدیئے اور سترہ وسق کھجور بچ گئی جابر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے تاکہ آپ سے حال بیان کریں آپ کو دیکھا کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے کھجور کے بچ جانے کا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا ابن خطاب رض سے بیان کردو چنانچہ جابر حضرت عمر رض کے پاس پہونچے اور ان سے بیان کیا تو حضرت عمر نے جواب دیا کہ جب آپ باغ میں چل رہے تھے تو میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کھجوروں میں برکت ہو گی،

باب ۱۴۹۳ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

اس شخص کا بیان جو قرض سے پناہ مانگے،

۲۲۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ،

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے نقل کیا (دوسری سند) اسماعیل، برادر اسماعیل (عبدالحمید) سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے، تو فرماتے اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کسی کہنے والے نے عرض کیا، یارسول اللہ صلعم کیا بات ہے کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا کہ آدمی جب قرض دار ہوتا ہے تو بات کرتا ہے، اور جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے،

باب ۱۴۹۴ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا،

اس شخص پر نماز پڑھنے کا بیان جس نے قرض چھوڑا،

۲۲۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا،

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا تو اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے ذمہ ہے

۲۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ،

عبداللہ بن محمد، ابو عامر، فلیح، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن نہیں جس کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ دوست نہیں ہوں، اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو النبی اولیٰ بالمومنین الخ (نبی مسلمانوں پر خود ان کی ذات سے زیادہ مہربان ہیں) چنانچہ جو مومن مر جائے اور مال چھوڑے تو اس کے عصبہ اس کے وارث ہوں گے جو بھی موجود ہوں اور جس نے کوئی دین یا اہل و عیال چھوڑا وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ (ذمہ دار) ہوں

بَابُ ۱۲۹۵ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ،

مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے،

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِیْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ،

مسدد، عبد الاعلیٰ، معمر، ہمام بن منبہ (برادر وہب بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے،

بَابُ ۱۲۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَیُذْكَرُ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ سُفْیٰنُ عِرْضُهٗ یَقُوْلُ مَطَلْتَنِیْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ،

صاحب حق کو تقاضے کا حق ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ مال دار کا تاخیر کرنا اس کی سزا کو اور عزت کو حلال کر دیتا ہے اور سفیان نے کہا کہ اس کی عزت کا حلال ہونا یہ ہے کہ کہے تو نے دیر کی اور اس کی سزا قید کر لینا ہے،

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا،

مسدد، یحییٰ، شعبہ، سلمہ، ابی سلمہ، ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص تقاضا کرتے آیا اور اس نے سخت کلامی کی تو آپ کے صحابہ رضہ نے اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لئے کہ حق دار کو گفتگو کرنے کا حق ہے،

بَابُ ۱۲۹۷ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِی الْبَیْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِیْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَیَّنَ لَمْ یَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَیْعُهٗ وَلَا شِرَاءُهٗ وَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَضٰی عُثْمٰنُ مَنِ اقْتَضٰی مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ یُفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ،

بیع، قرض اور امانت میں اگر کوئی شخص اپنا مال مفلس کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے اور حسن بصری نے کہا کہ جب دیوالیہ ہو جائے اور یہ ظاہر ہو جائے تو نہ اس کا آزاد کرنا اور نہ اس کی خرید و فروخت جائز ہے اور سعید بن مسیب نے کہا کہ جس شخص نے دیوالیہ ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا اس کے متعلق حضرت عثمان رضہ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کا ہے اور جس نے اپنا مال پہچان لیا تو وہ اس کا مستحق ہے،

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ،

ہشام، حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے سنا کہ جس شخص نے اپنا مال کسی آدمی کے پاس بعینہٖ پا لیا جو مفلس ہو گیا تو وہ اس مال کا زیادہ مستحق ہے،

باب ۱۴۹۸ مَنْ اَخَّرَ الْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْ نَحْوِهِ

وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ اَبِيْ فَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَاَغْدُوْا عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ

جس شخص نے قرض خواہ کو کل یا پرسوں تک کے لئے ٹالدیا تو بعض نے اس کو تاخیر نہیں سمجھا اور جابر رضہ نے بیان کیا کہ قرض خواہوں نے میرے والد کے قرض کے متعلق اپنے حقوق کے مطالبہ میں سختی برتی تو نبی صلعم نے ان لوگوں سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں لیکن ان لوگوں نے انکار کردیا تو آپ نے ان لوگوں کو نہ باغ دیا اور نہ پھل توڑوائے اور فرمایا کہ میں کل صبح تمہارے پاس آؤں گا جب صبح ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور اس باغ کے پھل میں برکت کی دعا کی تو میں نے ان سب کا قرض ادا کردیا،

باب ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمُعْدِمِ

فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ اَوْ اَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهِ

جس شخص نے مفلس یا تنگدست کا مال بیچ ڈالا اور اس کو قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کردیا یا اسی کو دیدیا تاکہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے،

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ،

مسدد، یزید بن زریع، حسین معلم، عطاء بن ابی رباح، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے ایک غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا (یعنی مدبر کیا تھا) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مجھ سے کون خریدتا ہے چنانچہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے خرید لیا آپ نے اس کی قیمت لی پھر اس کو اس کی قیمت دیدی،

باب ۱۵۰۰ اِذَا اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اَوْ اَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَاْسَ بِهِ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيْثَ،

ایک مدت مقررہ کے وعدہ پر کسی کو قرض دے یا بیع میں کوئی مدت مقرر کرے، ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ ایک مدت مقررہ کے وعدے پر قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اس کے دراہم سے زیادہ دیدے جب کہ اس کی شرط نہ کی ہو تو حرج نہیں، اور عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا کہ قرض میں مقرر کی ہوئی مدت کا پابند رہے گا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ہرمز ابوہریرہ رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی سے قرض مانگا تو اس نے ایک معین میعاد پر اس کو قرض دیا اور آخر تک حدیث بیان کی،

باب ۱۵۰۱ الشفاعة فی وضع الدین،

۲۲۳۴ - حدثنا موسیٰ حدثنا ابو عوانة عن مغیرة عن عامر عن جابرؓ قال اُصیب عبد اللّٰہ وترک عیالا ودینا فطلبت الی اصحاب الدین ان یضعوا بعضا من الدین فابوا فاتیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاستشفعت بہ علیہم فابوا فقال صنف تمرک کل شیء منہ علی حدتہ عذق ابن زید علی حدة واللین علی حدة والعجوة علی حدة ثم احضرہم حتی اٰتیک ففعلت ثم جاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقعد علیہ وکال لکل رجل حتی استوفی وبقی التمر کما ھو کانہ لم یمس وغزوت مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی ناضح لنا فازحف الجمل فتخلف علی فوکزہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من خلفہ قال بعنیہ ولک ظہرہ الی المدینة فلما دنونا استأذنت قلت یا رسول اللّٰہ انی حدیث عہد بعرس قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم فما تزوجت بکرا ام ثیبا قلت ثیبا اُصیب عبد اللّٰہ وترک جواری صغارا فتزوجت ثیبا تعلمہن وتؤدبہن ثم قال ائت اھلک فقدمت فاخبرت خالی ببیع الجمل فلامنی فاخبرتہ باعیاء الجمل وبالذی کان من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ووکزہ ایاہ فلما قدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم غدوت الیہ بالجمل فاعطانی ثمن الجمل والجمل وسہمی مع القوم،

باب ۱۵۰۲ ما ینہی عن اضاعة المال وقول اللّٰہ تعالیٰ واللّٰہ لا یحب الفساد ولا یصلح عمل المفسدین وقال فی قولہ اصلوتک تامرک ان نترک ما یعبد اٰباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشاء وقال ولا تؤتوا السفہاء اموالکم والحجر فی ذلک وما ینہی عن الخداع،

۲۲۳۵ - حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن عبد اللّٰہ

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنے کا بیان،

موسیٰ، ابو عوانہ، عامر، جابرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہؓ شہید ہوگئے اور اہل و عیال اور قرض چھوڑ گئے میں نے قرض خواہوں سے درخواست کی کہ کچھ قرض معاف کر دیں ان لوگوں نے انکار کیا میں نبی صلعم کی خدمت میں پہونچا اور ان لوگوں سے سفارش کی درخواست کی ان لوگوں نے ماننے سے انکار کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ رکھو، عذق بن زید کو ایک طرف، لین کو دوسری طرف اور عجوہ الگ رکھو پھر ان قرض خواہوں کو بلاؤ، یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر شخص کو ناپ کر دینے لگے یہاں تک پورا قرض ادا کر دیا اور کھجور اسی طرح رہی جیسے پہلے تھی گویا کسی نے اس کو ہاتھ نہ لگایا تھا اور میں نبی صلعم کے ساتھ ایک جہاد میں ایک پانی بھرنیوالے اونٹ پر سوار ہو کر گیا وہ اونٹ تھک گیا اور مجھے پیچھے کر دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اس کو ڈنڈا مارا آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچدو اور تمہیں مدینہ تک اس پر سواری کرنے کا حق ہوگا جب ہم مدینہ کے قریب آئے تو میں نے (جلدی جانے کی) اجازت مانگی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے، میں نے عرض کیا بیوہ سے چونکہ عبد اللہؓ شہید ہوگئے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انہیں علم و ادب سکھلائے پھر آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی کے پاس جا، چنانچہ میں گیا پھر میں نے اپنے ماموں سے اونٹ کے بیچنے کا حال بیان کیا تو انہوں نے مجھے ملامت کی میں نے ان سے اونٹ کے تھک جانے کا اور نبی صلعم کے معجزہ اور اونٹ کو آپؐ کے ڈنڈا مارنے کا حال بیان کیا جب نبی صلعم مدینہ پہونچ گئے تو میں اونٹ لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپؐ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ بھی دیدیا اور قوم کے ساتھ مال غنیمت میں مجھ کو حصہ بھی دیا،

مال ضائع کرنے کی ممانعت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور نہ مفسدین کا کام بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہاری نماز تمہیں حکم دیتی ہے کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا ہم اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنا مال بیوقوفوں کو نہ دو، اور اسی حال میں تصرفات سے روکنے اور فریب کی ممانعت کا بیان،

ابو نعیم، سفیان، عبد اللہ بن دینار، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

ابن دینار سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان الرجل یقولہ،

۲۲۳۶- حدثنا عثمان حدثنا جریر عن منصور عن الشعبی عن وراد مولی المغیرۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنعا وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال،

باب ۱۵۰۳ العبد راع فی مال سیدہ ولا یعمل الا باذنہ

۲۲۳۷- حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کلکم راع ومسئول عن رعیتہ فالامام راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل فی اھلہ راع وھو مسئول عن رعیتہ والمرأۃ فی بیت زوجھا راعیۃ وھی مسئولۃ عن رعیتھا والخادم فی مال سیدہ راع وھو مسئول عن رعیتہ قال فسمعت ھؤلاء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والرجل راع فی مال ابیہ وھو مسئول عن رعیتہ فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ،

کتاب فی الخصومات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۵۰۴ ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ بین المسلم والیھود

۲۲۳۸- حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ قال عبد الملک بن میسرۃ اخبرنی قال سمعت النزال سمعت عبد اللہ یقول سمعت رجلا قرأ آیۃ سمعت من النبی

شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جب تم خرید و فروخت کرو تو کہدو کہ مجھ سے فریب نہ کرو، چنانچہ وہ شخص یہی کہدیا کرتا تھا،

عثمان، جریر، منصور، شعبی، وراد (مغیرہ بن شعبہ کے غلام) مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، اور بیٹیوں کا زندہ در گور کرنا اور کسی کو نہ دینا، لیکن خود مانگنا حرام کیا ہے، اور تمہارے لئے قیل وقال (فضول بک بک کرنا) بہت سوال کرنے اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے،

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی تصرف نہ کرے،

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی امام (خلیفہ) حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی، مرد اپنے گھر کا حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ ہوگی عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی، خادم اپنے مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے اس سے اپنی رعیت کی باز پرس ہوگی، ابن عمر رض نے کہا کہ میں نے یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور سمجھتا ہوں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال میں صاحب اختیار ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا غرض تم میں سے ہر شخص ایک طرح کا حاکم ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی،

جھگڑوں کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرض دار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان

ابوالولید، شعبہ، عبد الملک بن میسرہ، نزال، عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا، میں نے اس کا

صلی اللہ علیہ وسلم خلافها فاخذت بیدہ فاتیت به
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلاکما محسن قال
شعبة اظنه قال لا تختلفوا فان من کان قبلکم
اختلفوا فهلکوا

ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپؐ نے فرمایا
کہ تم دونوں اچھا پڑھتے ہو، شعبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں آپؐ نے یہ
فرمایا کہ اختلاف نہ کرو، اس لئے کہ تم سے پہلی امتوں نے اختلاف
کیا، تو ہلاک ہوگئیں،

۲۲۳۹۔ حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم
بن سعد عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن و
عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال استب رجلان رجل
من المسلمین ورجل من الیهود قال المسلم والذی اصطفی
محمدا علی العلمین فقال الیهودی والذی اصطفی موسی
علی العلمین فرفع المسلم یدہ عند ذلک فلطم وجه
الیهودی فذهب الیهودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ بما کان من امرہ وامر المسلم فدعا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم المسلم فسأله عن ذلک فاخبرہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیرونی علی موسی
فان الناس یصعقون یوم القیمة فاصعق معهم فاکون
اول من یفیق فاذا موسی باطش جانب العرش
فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او
کان ممن استثنی اللہ۔

یحیی بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابوسلمہ وعبدالرحمن،
اعرج ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایکدوسرے کو گالی دی
ان میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات
کی جس نے محمد صلعم کو ساری دنیا پر فضیلت دی اور یہودی نے کہا قسم ہے
اس ذات کی جس نے موسیٰؑ کو دنیا پر فضیلت دی مسلمان نے یہ سنکر اپنا ہاتھ
اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ لگایا، یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گیا اور جو کچھ اس کے ساتھ اور مسلمان کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس کے متعلق دریافت کیا اس نے سارا
حال بیان کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو (حضرت) موسیٰؑ پر فضیلت
نہ دو، اس لئے کہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے میں بھی ان
لوگوں کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا، میں
دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں جانتا کہ
وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا اللہ تعالیٰ نے ان
کو بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہے،

۲۲۴۰۔ حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا وهیب
حدثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری
قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس جاء
یهودی فقال یا ابا القاسم ضرب وجهی رجل من
اصحابک فقال من قال رجل من الانصار قال ادعوہ
فقال اضربته قال سمعته بالسوق یحلف والذی اصطفی
موسی علی البشر قلت ای خبیث علی محمد صلی اللہ
علیه وسلم فاخذتنی غضبة ضربت وجهه فقال النبی
صلی اللہ علیه وسلم لا تخیروا بین الانبیاء فان الناس
یصعقون یوم القیمة فاکون اول من تنشق عنه
الارض فاذا انا بموسی اخذ بقائمة من قوائم

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، عمرو بن یحیی، یحیی، ابوسعید خدریؓ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ہوئے تھے ایک یہودی آیا اور کہا اے ابوالقاسم (صلعم) تمہارے
ایک ساتھی نے میرے منہ پر مارا آپؐ نے پوچھا کس نے مارا؟ اس نے کہا ایک انصاری
نے آپؐ نے فرمایا اس کو بلاؤ، پھر پوچھا کیا تو نے اس کو مارا اس نے کہا کہ میں
نے اس کو بازار میں قسم کھاتے ہوئے اس طرح پر سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰؑ
کو بشر پر فضیلت دی میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
بھی، اور مجھ کو غصہ آگیا اور میں نے اس کے چہرے پر مارا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ لوگ
قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے زمین پھٹے گی میں باہر آؤں
گا اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے

الحَرْثِ فَلَا أَدْرِي كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْأُولَى

۲۲۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ،

بَابُ ۱۵۰۵ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ، وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ وَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ،

۲۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ،

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ،

بَابُ ۱۵۰۶ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

۲۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونیوالوں میں ہوں گے، یا ان کی پہلی دفعہ طور کی بے ہوشی کافی ہوگی،

موسیٰ، ہمام، قتادہ، انس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا پوچھا گیا یہ کس نے کیا آیا فلاں فلاں شخص نے ایسا کیا ہے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس لونڈی نے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں) یہودی پکڑا گیا اور اس نے جرم کا اعتراف کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا،

بعض لوگوں نے کم عقل اور نادان کے معاملہ کو رد کر دیا اگرچہ امام نے اس کو تصرفات سے نہ روکا ہو اور بواسطہ جابر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ واپس کر دیا اس کے بعد آپ نے اس کی ممانعت فرما دی امام مالک نے کہا کہ اگر کسی کا کسی پر قرض ہو اور اس کے پاس صرف غلام ہو اور کوئی چیز اس کے سوا نہ ہو اور اس نے اس کو آزاد کر دیا تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا اور جس نے کسی کم عقل بیوقوف آدمی کا مال بیچا اور اس کی قیمت اس کو دیکر حالت کی درستی اور حفاظت کا حکم دیا اگر اس کے بعد بھی اس نے اپنا مال ضائع کیا تو حاکم اسے تصرفات سے روک دے گا اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا اور اس شخص سے جسے بیع میں دھوکہ دیا جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ جب تم بیع کا معاملہ کرو تو کہدو کہ دھوکہ نہ دو، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا،

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو بیع میں دھوکہ دیا جاتا تھا تو اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو خرید و فروخت کرے تو کہدے کہ مجھ کو دھوکہ نہ دو چنانچہ وہ یہی کہتا تھا،

عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، محمد بن منکدر، جابر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی کو رد کر دیا اور اس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا،

جھگڑنیوالوں میں سے ایک کا دوسرے کے متعلق گفتگو کرنے کا بیان،

محمد، ابومعاویہ، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں

الأعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان قال فقال الأشعث في والله كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا إلى آخر الآية،

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال مارلے تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا، اشعث نے کہا قسم ہے خدا کی آپؐ نے یہ حدیث میرے ہی متعلق ارشاد فرمائی میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین مشترک تھی اس نے میرے حق کا انکار کیا میں اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے میں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال مار لے گا تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین یشترون آخر آیت تک نازل فرمائی کہ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کے ساتھ اور اپنی قسموں کے ساتھ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں،

۲۲۴۵ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب بن مالك أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى يا كعب قال لبيك يا رسول الله قال ضع من دينك هذا فأومأ إليه أي الشطر قال لقد فعلت يا رسول الله قال قم فاقضه،

عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، عبداللہ بن کعب بن مالک کعب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے مسجد میں اپنے دین کا تقاضا کیا جو اس پر تھا ان دونوں کی آواز بلند ہوئی یہاں تک کہ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا آپؐ اس وقت اپنے حجرے میں تھے، آپؐ اپنے حجرے کا پردہ اٹھاکر باہر تشریف لائے اور آواز دی کہ اے کعبؓ، کعبؓ نے کہا لبیک، یا رسول اللہ صلعم آپؐ نے فرمایا اپنا قرض اس قدر معاف کردے اور اشارے سے بتلایا کہ آدھا معاف کردے، کعبؓ نے کہا میں نے معاف کردیا یا رسول اللہ صلعم آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا جا اور قرض ادا کردے،

۲۲۴۶ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري أنه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها وكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها فقال لي أرسله ثم قال له اقرأ فقرأ فقال هكذا أنزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرؤوا ما تيسر منه،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر بن خطابؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا اور رسول اللہ صلعم نے مجھ کو پڑھایا تھا اور قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کر جاؤں مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے پھر میں ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان کو رسول اللہ صلعم کے پاس لیکر آیا اور عرض کیا کہ میں نے ان کو اس طریقے کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا جس طرح آپؐ نے مجھ کو پڑھایا ہے آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو پھر ان سے فرمایا کہ پڑھ، انہوں نے پڑھا، تو آپؐ نے فرمایا اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے فرمایا پڑھو میں نے پڑھا تو آپؐ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوا ہے قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے جس طرح تم کو آسانی ہو پڑھو،

باب ۱۵۰۷ اِخْرَاجُ اَھْلِ الْمَعَاصِیْ وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُیُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ نَاحَتْ

۲۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ،

حال معلوم ہونے کے بعد گناہ کرنیوالوں اور جھگڑا کرنیوالوں کو گھر سے نکال دینے کا بیان اور عمر رضہ نے ابوبکر رضہ کی بہن (ام فروہ) کو نکال دیا جب انہوں نے نوحہ کیا،

محمد بن بشار، محمد بن عدی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمن ابوہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور نماز کھڑی ہو تو میں ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں،

باب ۱۵۰۸ دَعْوَی الْوَصِیِّ لِلْمَیِّتِ،

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصَانِیْ اَخِیْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهٗ فَاِنَّهُ ابْنِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ فَرَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَبَھًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ ھُوَ لَكَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ،

میت کے وصی کے دعوی کرنے کا بیان،

عبداللہ بن محمد، سفیان، زہری، عروہ عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کے متعلق اپنا مقدمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو میرے بھائی نے وصیت کی تھی، جب میں مکہ پہونچوں اور زمعہ کی لونڈی کے لڑکے پر نظر پڑے تو اس پر قبضہ کروں اس لئے کہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی صورت عتبہ سے ملتی جلتی دیکھی تو آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ تو اس کا حقدار ہے لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور اے سودہ رضہ تو اس سے پردہ کر،

باب ۱۵۰۹ اَلتَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُهٗ وَقَیَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِکْرِمَةَ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ،

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَھْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ،

جس شخص کی طرف سے شرارت کا اندیشہ ہو اس کے باندھنے کا بیان اور ابن عباس رضہ نے عکرمہ کو قرآن، سنن اور فرائض سکھانے کے لئے قید کیا تھا،

قتیبہ، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا، وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور یمامہ والوں کا سردار تھا گرفتار کر لائے اور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ اس کو باندھ دیا پھر اس کے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے اس نے کہا میرے پاس مال ہے اور پوری حدیث بیان کی آپ نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو،

باب ١٥١٠ الربط والحبس في الحرم واشترى نافع بن عبد الحارث دارا للسجن بمكة من صفوان بن أمية على أن عمر إن رضي فالبيع بيعه وإن لم يرض عمر فلصفوان أربع مائة وسجن ابن الزبير بمكة،

حرم میں کسی کو باندھنے اور قید کرنے کا بیان اور نافع بن عبد الحارث نے مکہ میں صفوان بن امیہ سے قید خانہ کے لئے ایک گھر اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہو گئے تو بیع پوری ہو گئی اور اگر وہ راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو دینار ملیں گے اور ابن زبیر رض نے مکہ میں قید کیا

٢٢٥٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد بن أبي سعيد سمع أبا هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة ابن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد،

عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابی سعید حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا تو وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا لے کر آئے، اور اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا،

بسم الله الرحمن الرحيم،

باب ١٥١١ الملازمة،

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

قرض دار کا پیچھا کرنے کا بیان،

٢٢٥١ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث حدثني جعفر بن ربيعة وقال غيره حدثني الليث قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن ابن هرمز عن عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري عن كعب بن مالك أنه كان له على عبد الله بن أبي حدرد الأسلمي دين فلقيه فلزمه فتكلما حتى ارتفعت أصواتهما فمر بهما النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا كعب وأشار بيده كأنه يقول النصف فأخذ نصف ما عليه وترك نصفا،

یحیی بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ (یحیی بن بکیر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اس طرح سلسلہ سند بیان کیا) لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری، کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض تھا چنانچہ اس سے ملے اور اس کے پیچھے لگ گئے اور دونوں نے گفتگو کی یہاں تک کہ دونوں کی آواز بلند ہوئی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ کعب، اور اپنے ہاتھ سے گویا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نصف معاف کر دو تو انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا،

باب ١٥١٢ التقاضي،

تقاضا کرنے کا بیان،

٢٢٥٢ - حدثنا إسحاق حدثنا وهب بن جرير بن حازم أخبرنا شعبة عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن خباب قال كنت قينا في الجاهلية وكان لي على العاص بن وائل دراهم فأتيته أتقاضاه فقال لا أقضيك حتى تكفر بمحمد فقلت لا والله لا أكفر بمحمد صلى الله عليه وسلم حتى يميتك الله ثم يبعثك قال فدعني حتى أموت ثم أبعث فأوتى مالا وولدا ثم أقضيك فنزلت أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين

اسحاق، وہب بن جریر بن حازم، شعبہ، اعمش، ابو الضحی، مسروق، خباب سے روایت ہے کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا اور میرے عاص بن وائل پر چند درہم قرض تھے میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا اس نے کہا میں تجھے اس وقت تک نہ دوں گا جب تک تو محمد (صلعم) کا انکار نہ کرے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا میں محمد (صلعم) سے انکار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تجھ کو مار دے اور مارنے کے بعد اٹھائے اس نے کہا تو مجھے چھوڑ دے یہاں تک کہ میں مر جاؤں پھر اٹھایا جاؤں اور مال و اولاد مجھے ملیں گے تو تیرا قرض ادا کر دوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تو نے اس کو دیکھا جس نے میری نشانیوں کا انکار کیا.

مالًا وَّ وَلَدًا الآيَةَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابٌ ۱۵۱۳ فِي اللُّقَطَةِ،

بَابٌ ۱۵۱۳ إِذَا أَخۡبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالۡعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيۡهِ،

۲۲۵۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ ح وَحَدَّثَنِيۡ مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنۡدَرٌ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعۡتُ سُوَيۡدَ بۡنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيۡتُ أُبَيَّ بۡنَ كَعۡبٍ فَقَالَ أَخَذۡتُ صُرَّةً فِيۡهَا مِائَةُ دِيۡنَارٍ فَأَتَيۡتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفۡهَا حَوۡلًا فَعَرَّفۡتُهَا فَلَمۡ أَجِدۡ مَنۡ يَعۡرِفُهَا ثُمَّ أَتَيۡتُهُ فَقَالَ عَرِّفۡهَا حَوۡلًا فَعَرَّفۡتُهَا فَلَمۡ أَجِدۡ ثُمَّ أَتَيۡتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احۡفَظۡ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنۡ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسۡتَمۡتِعۡ بِهَا فَاسۡتَمۡتَعۡتُ فَلَقِيۡتُهُ بَعۡدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدۡرِيۡ ثَلَاثَةَ أَحۡوَالٍ أَوۡ حَوۡلًا وَاحِدًا

بَابٌ ۱۵۱۴ ضَالَّةُ الۡإِبِلِ،

۲۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَمۡرُو بۡنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ مَهۡدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ رَبِيۡعَةَ حَدَّثَنِيۡ يَزِيۡدُ مَوۡلَى الۡمُنۡبَعِثِ عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ خَالِدٍ الۡجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ أَعۡرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلۡتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفۡهَا سَنَةً ثُمَّ احۡفَظۡ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنۡ جَاءَ أَحَدٌ يُخۡبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسۡتَنۡفِقۡهَا قَالَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الۡغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوۡ لِأَخِيۡكَ أَوۡ لِلذِّئۡبِ قَالَ ضَالَّةُ الۡإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجۡهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الۡمَاءَ وَتَأۡكُلُ الشَّجَرَ،

بَابٌ ۱۵۱۵ ضَالَّةُ الۡغَنَمِ،

۲۲۵۵ - حَدَّثَنَا إِسۡمٰعِيۡلُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيۡ سُلَيۡمَانُ عَنۡ يَحۡيَى عَنۡ يَزِيۡدَ مَوۡلَى الۡمُنۡبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ

اور کہا کہ مجھے مال و اولاد ضرور ملے گا آخر آیت تک

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

گری پڑی چیز اٹھانیکا بیان

اور جب اس کا مالک اس کی نشانیاں بتادے، تو اس کو واپس کر دے

آدم، شعبہ، ح محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سلمہ، سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابی بن کعب رضی سے ملا انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سو دینار کی تھیلی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو ایک سال تک مشتہر کرو میں اسکو ایک سال تک مشتہر کرتا رہا لیکن اس کا پہچاننے والا مجھ کو کوئی نہ ملا میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا ایک سال تک مشتہر کرو میں اس کو مشتہر کرتا رہا لیکن اس کا پہچاننے والا مجھ کو نہ ملا پھر میں تیسری بار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کا ظرف گنتی اور سربندھن کو یاد رکھ اگر اس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ اس سے فائدہ اٹھا، چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا (کام میں لایا) شعبہ کا بیان ہے کہ میں اس کے بعد سلمہ سے مکہ میں ملا تو انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تک یا ایک سال تک اعلان کرنے کو فرمایا،

کھوئے ہوئے اونٹ کا بیان،

عمرو بن عباس، عبدالرحمن، سفیان، ربیعہ، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد جہنی رضی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے گری پڑی چیز پانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر اس کی تھیلی اور سربندھن کو یاد رکھ اگر کوئی شخص آئے جو تجھے اس کی خبر دے تو خیر ورنہ تو اس کو خرچ کرلے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کھوئی ہوئی بکری، آپ نے فرمایا تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے، اس نے پوچھا کھویا ہوا اونٹ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور فرمایا تجھے اس سے کیا کام ہے اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے وہ پانی کے پاس اترے گا اور درخت کے پتے کھائے گا،

گم شدہ بکری کا بیان

اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان، یحیی، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا

رَبِيْعَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا
ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ اِسْتَنْفَقَ
بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهٗ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ
لَا اَدْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ
اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ اَيْضًا
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا
فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ
الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا،

تو آپ نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے سربندھن کو پہچان لے پھر سال
بھر تک لوگوں کو بتلاتا رہ یزید نے بیان کیا کہ اگر اس کا پہچاننے والا نہ ملے
تو اس کا اٹھانیوالا اس کو خرچ کر لے لیکن وہ اس کے پاس امانت رہے
گا یحییٰ نے کہا، مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث
میں تھا یا اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری
کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیرے لئے
ہے، یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے، یزید نے کہا کہ اس کو بھی
مشتہر کیا جائے گا پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے متعلق آپ
کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ اس کے ساتھ اس کا
جوتا اور اس کی مشک ہے وہ پانی کے پاس اترتا ہے اور درخت سے کھاتا
ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے،

باب ۱۵۱۶ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا،

اگر لقطہ کا مالک ایک سال تک نہ ملے تو وہ اس کا ہے جو اس کو پائے،

۲۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى
الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ
عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا
سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ
الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ
الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا
تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، یزید (منبعث کے
غلام) زید بن خالد روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ
اس کی تھیلی اور سربندھن پہچان لے پھر ایک سال تک اس کو لوگوں سے پوچھ اگر
اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ تجھے اختیار ہے اس نے پوچھا بھٹکی ہوئی بکری،
آپ نے فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے پھر
اس نے پوچھا گمشدہ اونٹ، آپ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا مطلب؟
حالانکہ اس کے ساتھ اس کا موزہ ہے اور مشک ہے وہ پانی کے پاس اترتا ہے اور
درخت سے کھا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس سے مل جاتا ہے،

باب ۱۵۱۷ اِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ اَوْ سَوْطًا اَوْ نَحْوَهٗ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ
رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ
اِسْرَائِيْلَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا
قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا
فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ،

دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پانے کا بیان اور لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر
بن ربیعہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن ہرمز ابوہریرہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ
کیا اور پوری حدیث بیان کی وہ آدمی باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس
کا مال لے کر آیا ہو اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی اس نے ایندھن
کی غرض سے اپنے گھر کے لئے لے لیا جب اس نے اس کو چیرا تو اس
میں اپنا مال اور ایک خط پایا،

باب ۱۵۱۸ اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

۲۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ ح وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُصَرِّفٍ حَدَّثَنَا اَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا،

راستے میں کھجور پانے کا بیان

محمد بن یوسف، سفیان، منصور، طلحہ، انس رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم راستہ میں گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ شاید صدقہ کی ہو تو میں اسے کھالیتا اور یحییٰ نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ان سے منصور نے بیان کیا (دوسری سند) اور زائدہ نے منصور طلحہ سے روایت کی کہ ہم سے انس رض نے حدیث بیان کی (دوسری سند) محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر جاتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور گری ہوئی دیکھتا ہوں میں اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں پھر مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو چنانچہ میں اسے پھینک دیتا ہوں،

باب ۱۵۱۹ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ

وَقَالَ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ،

اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے

اور طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مکہ میں گری ہوئی چیز وہی اٹھائے جو اس کو مشتہر کرے اور خالد نے بواسطہ عکرمہ ابن عباس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ وہاں (مکہ) کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اسی کے لئے جائز ہے جو مشتہر کرے اور احمد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے روح نے بواسطہ زکریا، عمرو بن دینار، عکرمہ ابن عباس رض حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے، نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے، اور نہ وہاں کی گری ہوئی چیز کا مشتہر کرنیوالے کے سوا کسی کے لئے اٹھانا حلال ہے اور نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے تو عباس رض نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیدیجئے، تو آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو،

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ

یحییٰ بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مکہ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح کرادیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی روک دیا اور اپنے رسول اور مومنین کو اس پر مسلط (قابض) کردیا، مجھ سے پہلے کسی کے لئے مکہ حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی صرف ایک گھڑی میں

عليهما رسوله والمؤمنين فإنها لا تحل لأحد كان قبلي وإنها أحلت لي ساعة من نهار وإنها لن تحل لأحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها إلا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين إما أن يفدى وإما أن يقيد فقال العباس إلا الإذخر فإنا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا الإذخر فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتبوا لأبي شاه قلت للأوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم،

باب ١٥٢٠ لا تحتلب ماشية أحد بغير إذن،

٢٢٥٩ — حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحلبن أحد ماشية امرئ بغير إذنه أيحب أحدكم أن تؤتى مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فإنما تخزن لهم ضروع مواشيهم أطعماتهم فلا يحلبن أحد ماشية أحد إلا بإذنه

باب ١٥٢١ إذا جاء صاحب اللقطة بعد سنة ردها عليه لأنها وديعة عنده،

٢٢٦٠ — حدثنا قتيبة ابن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة قال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه قالوا يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب

حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا اس کا شکار نہ بھگایا جائے نہ اس کا کانٹا اکھیڑا جائے اور نہ وہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر مشتہر کرنے والے کے لئے (جائز ہے) اور جس کا کوئی آدمی وہاں قتل کیا جائے تو اس کو اختیار ہے یا تو دیت لے یا قصاص لے، عباس رضؓ نے عرض کیا، مگر اذخر کی اجازت دیدیجئے، کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں بچھاتے ہیں اور گھر کی چھتوں پر ڈالتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے، اہل یمن میں سے ابوشاہ نامی ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے لکھ دیجئے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے لکھ دو، ولید بن مسلم کا بیان ہے میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ ابوشاہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ یا رسول اللہؐ میرے لئے لکھ دیجئے، انہوں نے کہا کہ یہ خطبہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے کیا تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے توشہ خانہ میں آئے اس کا خزانہ توڑے اور اس کا غلہ اٹھا کر لیجائے ان کے جانوروں کے تھن ان کے لئے کھانے کے خزانے جمع کرتے ہیں اس لئے کوئی شخص کسی کا جانور بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے،

جب لقطہ کا مالک ایک سال بعد آئے تو اس کو واپس کردے اس لئے کہ وہ اس (پانے والے) کے پاس امانت ہے،

قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، یزید (منبعث کے غلام) زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا سال بھر تک اس کو مشتہر کرتا رہ پھر اس کے ظرف اور سربندھن کو پہچان لے پھر اس کو خرچ کر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دیدے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بھٹکی ہوئی بکری آپؐ نے فرمایا تو اس کو لے لے اس لئے کہ وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کے لئے ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ

قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ اَوِ احْمَرَّ وَجْہُہٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَہَا مَعَہَا حِذَاءُہَا وَسِقَاءُہَا حَتّٰی یَلْقَاہَا رَبُّہَا،

بَاب ۱۵۲۲ ہَلْ یَاْخُذُ اللُّقْطَۃَ وَلَا یَدَعُہَا تَضِیْعُ حَتّٰی لَا یَاْخُذَہَا مَنْ لَّا یَسْتَحِقُّ،

۲۲۶۱ - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ ابْنِ رَبِیْعَۃَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِیْ غَزَاۃٍ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا فَقَالَ لِیْ اَلْقِہٖ قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اِنْ وَّجَدْتُّ صَاحِبَہٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِہٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَسَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُّ صُرَّۃً عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا مِائَۃُ دِیْنَارٍ فَاَتَیْتُ بِہَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہُ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَہَا وَوِکَاءَہَا وَوِعَاءَہَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِہَا،

۲۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سَلَمَۃَ بِہٰذَا قَالَ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ بِمَکَّۃَ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَثَلٰثَۃَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا،

بَاب ۱۵۲۳ مَنْ عَرَّفَ اللُّقْطَۃَ وَلَمْ یَدْفَعْہَا اِلَی السُّلْطَانِ،

۲۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ رَبِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَۃِ فَقَالَ عَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ یُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِہَا وَوِکَائِہَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِہَا وَسَاَلَہٗ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْہُہٗ وَقَالَ مَالَكَ وَلَہَا مَعَہَا سِقَاءُہَا وَ

اور گمشدہ اونٹ؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا یہاں تک کہ دونوں رخسار سرخ ہوگئے، یا یہ کہا کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا پھر فرمایا کہ تمہیں اونٹ سے کیا سروکار، حالاں کہ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لیتا ہے،

کیا جائز ہے کہ لقطہ اٹھالے اور اس کو ضائع ہونے کے لئے نہ چھوڑے تاکہ کوئی غیر مستحق آدمی اس کو نہ لے لے،

سلیمان بن حرب، شعبہ، سلمہ بن کہیل، سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا میں نے ایک کوڑا پایا مجھ سے ایک شخص نے کہا اس کو پھینک دے میں نے کہا نہیں بلکہ اگر اس کا مالک مجھے مل جائے گا تو میں اس کو دیدوں گا، ورنہ میں اس سے فائدہ اٹھاؤں گا جب ہم واپس ہوئے تو حج کیا اور مدینہ گئے تو میں نے ابی بن کعب سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار رکھے تھے میں اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا تو آپؐ نے فرمایا اسے ایک سال تک مشتہر کرو چنانچہ میں نے سال بھر اس کو مشتہر کیا پھر میں آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو ایک سال تک میں لوگوں سے اس کے متعلق پوچھتا رہا پھر میں آپؐ کے پاس چوتھی بار آیا تو آپؐ نے فرمایا اس کی گنتی اور اس کا سربندھن اور ظرف پہچان رکھ اگر اس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا،

عبدان، عبدان کے والد شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے اس حدیث کو بیان کیا اور کہا کہ میں اس کے بعد ان سے مکہ میں ملا تو انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تک یا ایک سال تک اعلان کرنے کو کہا تھا،

اس شخص کا بیان، جس نے لقطہ کو مشتہر کیا اور حاکم کے سپرد نہ کیا،

محمد بن یوسف، سفیان، ربیعہ، یزید منبعث کے غلام، زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ایک سال تک مشتہر کرو اگر کوئی شخص اس کے ظرف اور اس کے سربندھن کا پتہ بتائے تو خیر ورنہ اس کو خرچ کر دو اس نے بھٹکے ہوئے اونٹ کے متعلق پوچھا تو آپؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا، اور فرمایا کہ تجھے اونٹ سے کیا سروکار حالاں کہ اس کے ساتھ اس کا مشک ہے اور اس کا موزہ ہے

حتّٰی تَرِدَ الْمَاءَ وَتَاْکُلَ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰی یَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهٗ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ،

وہ پانی کے پاس آتا ہے اور درخت سے کھاتا ہے تم اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے اور بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑئیے کے لئے،

باب ۱۵۲۴

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۲۲۶۴ — حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ اَخْبَرَنِی الْبَرَاءُ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَسُوْقُ غَنَمَهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِیْ غَنَمِکَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِیْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ کَفَّیْهِ فَقَالَ هٰکَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی کَفَّیْهِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ کُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰی فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَانْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ۔

اسحاق بن ابراہیم، نضر، اسرائیل، ابو اسحاق، براء، ابوبکر صدیق رض ح، عبد اللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحاق، براء، حضرت ابوبکر صدیق رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں (مدینہ کی طرف ہجرت کرتا ہوا) چلا کہ بکری کے ایک چرواہے پر نظر پڑی جو اپنی بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں جانتا تھا میں نے پوچھا تیری بکری میں دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے پوچھا کیا تو میرے لئے دوہے گا اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں نے اس سے دوہنے کو کہا اس نے بکریوں کے ریوڑ سے ایک بکری پکڑی، پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن کو گرد وغبار سے صاف کرلے اور اپنا ہاتھ بھی صاف کرلے اس نے ایسا ہی کیا کہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مارا اور ایک پیالہ دودھ دوہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چھاگل رکھا تھا جس کے منہ پر کپڑا تھا اس سے میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ اس کا نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا میں نبی صلعم کے پاس اسے لے کر پہونچا اور عرض کیا یا رسول اللہ اسے نوش فرمایئے آپ نے اسے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

کِتَابٌ فِی الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

ظلم اور غصب کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ رَافِعِی الْمُقْنِعِ وَالْمُقْمِحِ وَاحِدٌ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ یَعْنِیْ جُوْفًا لَا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَکُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے غافل خیال کرو جو ظلم کرنیوالے کرتے ہیں نہیں تو اللہ تعالیٰ صرف اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جبکہ ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی لوگ نظریں جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے مقنع سے مراد اٹھائے ہوئے المقنع المقمح کے ایک ہی معنی ہیں ان کی پلکیں جھپکیں گی اور ان کے دل عقل سے خالی ہوں گے (ہواء سے مراد وہ خالی جگہ ہے جس میں عقل نہ ہو) اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا جس دن عذاب آئیگا تو جن لوگوں نے ظلم کیا کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہمیں ایک قریبی مدت تک مہلت دے ہم تیری دعوت سن لیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے کیا تم لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم کو زوال نہیں

مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسَاكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِيْ النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ ،

اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تمہارے مثالیں بیان کر دیں اور یہ بڑے بڑے مکر کر چکے ہیں اور اللہ کے پاس ان کا مکر ہے (ان کا مکر مفید نہیں) اگرچہ ان کا مکر ایسا ہو کہ اس سے پہاڑ سرک جائیں تو اللہ کو نہ خیال کرو کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے، اور مجاہد نے کہا مہطعین کے معنی برابر نظر ڈالنے والا اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں تیز دوڑنے والا،

باب ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

مظالم کے قصاص کا بیان

۲۲۶۵ — حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ ،

اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام (دستوائی) قتادہ، ابوالمتوکل ناجی حضرت ابوسعید خدری سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب مومنین دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور ان ظلموں کا بدلہ لیا جائے گا جو ان لوگوں نے دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ کئے تھے یہاں تک کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے ہر شخص کو جنت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بہتر معلوم ہوگا اور یونس بن محمد نے بواسطہ شیبان قتادہ ابوالمتوکل بیان کیا،

باب ۱۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ،

اللہ تعالیٰ کا قول کہ سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے،

۲۲۶۶ — حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزِ نِ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ اِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ، صفوان بن محرز مازنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ ایک بار ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے چلا جا رہا تھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور کہا کہ تم نے سرگوشی کے متعلق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپائے گا پھر فرمائے گا، کیا تمہیں فلاں فلاں گناہ معلوم ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے پروردگار، یہاں تک کہ وہ جب اس سے گناہوں کا اقرار کرالے گا تو وہ مومن اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ تو اب تباہ ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا آج میں تیرے گناہ کو بخشتا ہوں، پھر نیکیوں کی کتاب اسے دی جائے گی لیکن کافر اور منافق تو ان کے متعلق گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں

كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ،

جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا سن لو کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے،

باب ۱۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ کسی کو ظلم کرنے دے،

۲۲۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے (کہ اس پر ظلم کرے) اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص مسلمان سے کسی مصیبت کو دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتیں اس سے دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا،

باب ۱۵۲۹ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو،

۲۲۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا،

عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس و حمید طویل انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ ..... علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو،

۲۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ،

مسدد، معتمر، حمید، انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ظالم کی کس طرح مدد کریں آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو ظلم سے روکو)

باب ۱۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُومِ،

مظلوم کی مدد کرنے کا بیان،

۲۲۷۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ،

سعید بن ربیع، شعبہ، اشعث بن سلیم، معاویہ بن سوید، براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا سات باتوں کا اور سات باتوں سے منع فرمایا، پھر مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینا، اور مظلوم کی مدد کرنا، اور دعوت قبول کرنا، اور قسم پوری کرنے کا تذکرہ کیا،

۲۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ،

محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، ابوموسیٰ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے کہ ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے اور اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا

باب ۱۵۳۱ الانتصار من الظالم لقوله جل ذکرہ لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم وکان اللہ سمیعا علیما والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون قال ابراھیم کانوا یکرھون ان یستذلوا فاذا قدروا عفوا،

ظالم سے بدلہ لینے کا بیان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علانیہ بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جب ان لوگوں پر ظلم ہوتا ہے تو بدلہ لے لیتے ہیں ابراہیم نے بیان کیا کہ صحابہؓ ذلیل کئے جانے کو برا سمجھتے تھے اور جب انہیں قدرت ہوتی تو معاف کر دیتے،

باب ۱۵۳۲ عفو المظلوم لقولہ تعالیٰ ان تبدوا خیرا او تخفوہ او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفوا قدیرا وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیھم من سبیل انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وتری الظلمین لما راوا العذاب یقولون ھل الی مرد من سبیل،

مظلوم کا معاف کر دینا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم کھلم کھلا نیکی کرو یا پوشیدہ طور پر کرو یا برائی سے درگزر کرو بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا قدرت والا ہے اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے جس شخص نے معاف کر دیا اور بھلائی کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جس شخص نے ظلم کئے جانے کے بعد بدلہ لیا تو ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں گناہ تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق ظلم کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو شخص صبر کرے اور بخشدے تو یہ بڑا کام ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپسی کی کوئی صورت ہے،

باب ۱۵۳۳ الظلم ظلمات یوم القیمۃ،

۲۲۷۲ - حدثنا احمد بن یونس حدثنا عبد العزیز بن الماجشون اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ،

ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا،

احمد بن یونس، عبد العزیز ماجشون، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا،

باب ۱۵۳۴ الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم

۲۲۷۳ - حدثنا یحیی بن موسی حدثنا وکیع حدثنا زکریاء بن اسحاق المکی عن یحیی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد مولی ابن عباس عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال اتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ حجاب،

مظلوم کی بددعا سے بچنے اور ڈرنے کا بیان،

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبد اللہ صیفی، ابو سعید ابن عباسؓ کے غلام، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرو اس لئے کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے

باب ۱۵۳۵ من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل فحللھا لہ ھل یبین مظلمتہ،

ایک شخص نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم اس کو معاف کر دے تو کیا اس کے ظلم کو بیان کرنا ضروری ہے،

٢٢٧٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ،

باب ١٥٣٦ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

٢٢٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ،

باب ١٥٣٧ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

٢٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

باب ١٥٣٨ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ

٢٢٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی بیعزتی کی یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی معاف کرا لے اس سے پہلے کہ وہ دن آئے کہ جب نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم اگر اس کے پاس عمل صالح ہوگا تو بقدر اس کے ظلم کے اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس کے سر پر ڈالی جائیں گی، ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا اسمٰعیل ابن اویس نے بیان کیا ------ کہ سعید کو مقبری اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے اور امام بخاری رح نے کہا کہ سعید مقبری بنی لیث کے غلام تھے اور وہ ابوسعید کے بیٹے تھے اور ابوسعید کا نام کیسان تھا،

اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو رجوع نہیں کر سکتا،

محمد، عبداللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے آیت وان امراۃ خافت من بعلہا نشوزا او اعراضا کی تفسیر بیان کی کہ کسی شخص کے پاس بیوی ہوتی وہ اس کے پاس زیادہ آمد و رفت نہیں کرنا چاہتا اور اسے جدا کرنا چاہتا (یعنی طلاق دینا چاہتا) تو عورت کہتی کہ میں نے تجھ کو اپنا حق معاف کر دیا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی،

اگر کوئی شخص کسی کو اجازت دے یا اس کو معاف کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنا معاف کیا یا کتنے کی اجازت دی،

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابوحازم بن دینار، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پینے کی چیز (دودھ یا پانی) لائی گئی تو آپ نے اس سے پی لیا اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے آپ نے اس لڑکے سے کہا کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں یہ ان لوگوں کو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں یا رسول اللہ بخدا میں (آپ کے جھوٹے سے) اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا راوی کا بیان ہے کہ آپ نے وہ پیالہ اسی لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا،

اس شخص کا گناہ جو کسی کی زمین ظلماً لے لے،

ابوالیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمن بن

الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ،

عمرو بن سہل، سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے کسی کی زمین ظلماً چھین لی تو سات زمینوں کا طوق اس کو پہنایا جائے گا،

٢٢٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ،

ابو معمر، عبد الوارث، حسین ... یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم ابو سلمہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک جھگڑا تھا، انہوں نے حضرت عائشہ رض سے بیان کیا تو حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ ابو سلمہ رض زمین سے بچو اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ایک بالشت بھر زمین کسی سے ظلماً لے لی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا،

٢٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ

مسلم بن ابراہیم، عبد اللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رض) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی زمین پر ناحق قبضہ کر لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا، امام بخاری رح نے کہا کہ یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے، جو خراسان میں لکھی گئی، لیکن بصرہ میں اس حدیث کو لوگوں کو سنایا،

بَاب ١٥٣٩ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ،

اگر کوئی شخص کسی کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے،

٢٢٨٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ،

حفص بن عمر، شعبہ، جبلہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں بعض عراق والوں کے ساتھ تھے، ہم لوگ قحط سے دوچار ہوئے تو ابن زبیر ہم لوگوں کو کھجور کھلاتے تھے ابن عمر رض ہمارے پاس سے گذرتے تو کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اقران (یعنی دو کھجوریں ملا کر کھانے) سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی اجازت دے،

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي

ابو النعمان، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل، ابو مسعود رض سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس جس کا نام ابو شعیب تھا ایک گوشت بیچنے والا غلام تھا اس غلام سے ابو شعیب نے کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو تاکہ میں نبی صلعم کی دعوت کروں اور آپ سمیت پانچ آدمی ہوں گے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک کا نشان دیکھا تھا چنانچہ انہوں نے

رَجُلٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا أَتَأْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ،

بابـ۱۵۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ

۲۲۸۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ،

بابـ۱۵۲ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ،

۲۲۸۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ وَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا،

بابـ۱۵۳ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ،

۲۲۸۴ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ،

بابـ۱۵۴ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ يُقَاصُّهُ وَقَرَأَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا، لیکن ان لوگوں کے ساتھ ایک آدمی اور بھی ہو لیا جسے دعوت نہیں دی گئی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی میرے پیچھے چلا آیا ہے، کیا تم اس کو اجازت دیتے ہو انہوں نے کہا ہاں،

اللہ تعالیٰ کا قول "وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے"،

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عائشہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ آدمی ہے جو بہت جھگڑالو ہے،

اس شخص کا بیان جو جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرے،

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑنے کی آواز سنی، آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں آخر انسان ہی ہوں، میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں اور تم میں سے بعض دوسرے سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سچا ہے، چنانچہ میں اس کے حق میں فیصلہ کردیتا ہوں اگر میں کسی مسلمان کے حق میں فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، اگر چاہے تو اسے لے لے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے،

جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنے کا بیان،

بشر بن خالد، محمد، شعبہ، سلیمان، عبداللہ بن مرہ، مسروق، عبداللہ بن عمرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا، یا جس شخص میں ان چاروں میں سے کوئی خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے، جب وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب معاہدہ کرے تو بیوفائی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے،

مظلوم کو اگر ظالم کا مال ملجائے تو وہ اپنا بدلہ لے سکتا ہے ابن سیرین نے کہا کہ اپنے حق کے برابر لے سکتا ہے اور یہ آیت پڑھی

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ.

کہ اگر تم بدلہ لو تو اسی قدر جس قدر تمہیں تکلیف پہونچی ہے،

۲۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ،

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ، عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ ہندبنت عتبہ بن ربیعہ آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ابو سفیان بہت بخیل آدمی ہے، کوئی حرج ہے اگر اس کا مال لے کر بچوں کو کھلاؤں، آپ نے فرمایا اگر تو انہیں دستور کے مطابق کھلائے تو کوئی حرج نہیں ہے،

۲۲۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ،

عبد اللہ بن یوسف، لیث، یزید، ابو الخیر، عقبہ بن عامر رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمیں دوسری جگہ بھیجتے ہیں، تو ہم ایسی قوم میں اترتے ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لئے مناسب طور پر مہمان داری کا حکم دیں تو خیر ورنہ تم ان سے مہمانی کا حق وصول کرو،

بَابُ ۱۵۴۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ،

سائبان میں بیٹھنے کا بیان، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے،

۲۲۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ،

یحیی بن سلیمان، ابن وہب (دوسری سند) مالک، یونس ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس، حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے تو میں نے حضرت ابوبکر رض سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلئے چنانچہ ہم لوگ انصار کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ (بنی ساعدہ کے سائبان) میں پہونچے،

بَابُ ۱۵۴۵ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ،

کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے نہ روکے،

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، اعرج، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے، پھر ابوہریرہ کہتے تھے کہ کیا بات ہے کہ میں تم کو اس حدیث سے روگردانی کرتے ہوئے پاتا ہوں بخدا میں تمہارے سامنے یہ حدیث برابر بیان کرتا رہوں گا،

باب ١٥٤٦ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ،

٢٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ،

راستہ میں شراب بہانے کا بیان،

محمد بن عبدالرحیم، ابو یحییٰ، عفان، حماد بن زید، ثابت، انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ رضؓ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اس زمانہ میں لوگ فضیخ شراب استعمال کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کردے سن لو شراب حرام کردی گئی حضرت انس رضؓ کا بیان ہے مجھ سے ابو طلحہ رضؓ نے کہا باہر جا اور اس شراب کو بہا دے چنانچہ میں باہر نکلا اور اس کو بہا دیا اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی بعض لوگوں نے کہا کہ ایک قوم قتل کی گئی اور شراب ان کے پیٹ میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے،

باب ١٥٤٧ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا

وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ،

گھروں کے صحن اور وہاں بیٹھنے اور راستے میں بیٹھنے کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضؓ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جہاں وہ نماز اور قرآن پڑھتے مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور سنکر خوش ہوتے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے،

٢٢٩٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ،

معاذ بن فضالہ، ابو عمر حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار ابو سعید خدری رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو لوگوں نے عرض کیا ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہم وہیں بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو راستے کو اس کا حق عطا کرو، لوگوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے آپؐ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، ایذا رسانی سے رکنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا،

باب ١٥٤٨ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

٢٢٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ،

راستے میں کنواں کھودنے کا بیان جبکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو

عبداللہ بن مسلمہ، مالک سمی (ابوبکر رضؓ کے غلام) ابو صالح سمان، ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا اس کو بہت زیادہ پیاس لگی اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی کر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کے باعث کیچڑ چاٹ رہا ہے اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس

فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان بلغ مني فنزل البئر فملأ خفه ماء فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له قالوا يا رسول الله وان لنا في البهائم لاجرا قال في كل ذات كبد رطبة اجر

کی وہی تکلیف پہونچی ہوگی جو مجھے پہونچی تھی چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسکو بخشدیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چوپایوں میں بھی ہمیں اجر ملے گا آپ نے فرمایا ہاں، ہر تر جگر رکھنے والے میں ثواب ہے،

باب ۱۵۴ اماطة الاذى وقال همام عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يميط الاذى عن الطريق صدقة

راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا بیان اور ہمام نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دے کہ یہ بھی صدقہ ہے،

باب ۱۵۵ الغرفة والعلية المشرفة وغير المشرفة في السطوح وغيرها،

بالا خانوں میں بلند اور پست جھروکوں اور روشندان بنانے کا بیان،

۲۲۹۲ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن اسامة بن زيد قال اشرف النبي صلى الله عليه وسلم على اطم من اطام المدينة ثم قال هل ترون ما ارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر،

عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، زہری، عروہ، اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے، پھر فرمایا کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں تمہارے گھروں کے اندر فتنوں کو پانی کی طرح برستا دیکھ رہا ہوں،

۲۲۹۳ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور عن عبد الله بن عباس قال لم ازل حريصا على ان اسأل عمر عن المرأتين من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله لهما ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما فحججت معه فعدل وعدلت معه بالاداوة فتبرز حتى جاء فسكبت على يديه من الاداوة فتوضأ فقلت يا امير المؤمنين من المرأتان من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتان قال الله تعالى لهما ان تتوبا الى الله فقال واعجبي لك يا ابن عباس عائشة وحفصة ثم استقبل عمر الحديث يسوقه فقال اني كنت وجار لي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على النبي صلى الله عليه وسلم فينزل يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته من خبر ذلك اليوم

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن ابو ثور عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میری یہ خواہش رہتی تھی کہ میں عمر رضہ سے ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تتوبا الی اللہ الخ (اگر تم دونوں توبہ کرلو تو خیر تمہارے دل کج ہوگئے ہیں) میں ان کے ساتھ حج کو گیا وہ راستے سے ہٹ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ایک چھاگل لیکر مڑا انہوں نے رفع حاجت کی یہاں تک واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا تو میں نے پوچھا یا امیرالمومنین نبی صلعم کی بیویوں میں وہ کونسی دو عورتیں تھیں جن کے متعلق ان تتوبا الی اللہ الخ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے کہا اے ابن عباس تعجب ہے تیرا اس سے مراد عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ ہیں پھر حضرت عمر متوجہ ہوکر پورا قصہ بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی بنی امیہ بن زید کے محلہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے عوالی میں تھا اور ہم دونوں باری باری سے نبی صلعم کی خدمت میں آتے تھے ایک دن وہ جاتا ایک دن میں جاتا جب میں جاتا تو اس دن کی خبر اور حالات انصاری رضہ سے بیان کرتا اور جب وہ جاتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے اور ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم

مِنَ الْأَمْرِ وَعَتَبَرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ
قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ
أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ
أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ
إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ
إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ
خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ
إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى
اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ
يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَاسْأَلِينِي
مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ
مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا
فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي
ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ
وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَقُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ غَسَّانُ
قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ
ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى
حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ
أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي
هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا
حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ

انصار کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں ہماری عورتیں بھی انصار
کی عورتوں کا طریقہ سیکھنے لگیں میں اپنی بیوی پر ایکبار چیلایا تو اس نے مجھ کو جواب دیا
اس کا جواب دینا مجھے ناگوار گزرا تو اس نے کہا میرا جواب دینا تمہیں ناگوار کیوں گزرتا ہے
بخدا نبی صلعم کی بیویاں جواب دیتی ہیں اور آپ کی بعض بیوی آپ سے رات تک جدا رہتی
ہے میں یہ سنکر گھبرایا اور میں نے کہا جس نے ایسا کیا وہ بہت نقصان میں ہے پھر میں نے
اپنے کپڑے پہنے اور میں حفصہؓ کے پاس آیا اور کہا کہ اے حفصہؓ کیا تم میں سے
کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات تک ناراض رکھتی ہے حفصہؓ نے کہا ہاں میں نے
کہا خسارہ میں رہی اور تباہ ہو گئی کیا تجھے ڈر نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اور تو ہلاک ہو جائے گی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ گفتگو نہ کرنا اور نہ آپ کی کسی بات کا جواب دے اور نہ آپ سے
جدا ہو اور جس چیز کی خواہش ہو مجھ سے مانگ اور یہ دیکھ کہ تیری پڑوسن
تجھ سے زیادہ حسین ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے اس
سے حضرت عائشہؓ کو مراد لیا اور اس زمانہ میں ہم لوگوں میں اس کا چرچا تھا
کہ غسان کے لوگ ہم سے جنگ کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعلبندی کر رہے ہیں (تیاری
کر رہے ہیں) میرا ساتھی (انصاری) اپنی باری کے دن رسول اللہ صلعم کے پاس گئے
عشاء کے وقت واپس ہوئے میرے دروازے پر زور سے دستک دی اور کہا کیا عمرؓ
سو رہے ہیں میں گھبرا کر ان کے پاس نکلکر آیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ایک بڑا حادثہ
ہو گیا میں نے پوچھا کیا غسان کے لوگ آگئے انہوں نے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا
اور سخت حادثہ ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق
دیدی میں نے کہا حفصہؓ تو گھاٹے اور نقصان میں رہی مجھے تو پہلے ہی گمان تھا کہ ایسا
ہونیوالا ہے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نبی صلعم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی آپ
بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں تنہائی میں رہے میں حفصہؓ کے پاس گیا
تو دیکھا وہ رو رہی ہے میں نے پوچھا کیوں رو رہی ہے کیا میں نے تجھے پہلے ہی نہیں
ڈرایا تھا کیا تمہیں رسول اللہ صلعم نے طلاق دیدی حفصہؓ نے کہا معلوم نہیں آپ
اسوقت بالاخانے میں ہیں میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد
لوگ بیٹھے ہیں اور بعض رو رہے ہیں میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھ گیا پھر مجھ پر
میرے خیال نے غلبہ کیا تو میں اس بالاخانے کے پاس آیا جس میں رسول اللہ صلعم
تشریف فرما تھے میں نے آپ کے ایک سیاہ غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت مانگو
وہ غلام اندر گیا اور نبی صلعم سے گفتگو کی پھر باہر آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا تذکرہ

غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ
لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ
فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ مَعَ
الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ
الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ
مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ
قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ
حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ
طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ
وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ
نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا
يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ
أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي
فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ
أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ
فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا
وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ
أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ
فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ
حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا
بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ

نبی صلعم سے کیا لیکن آپ خاموش رہے چنانچہ میں لوٹ آیا اور اس گروہ کے
پاس جاکر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا، پھر مجھ پر رنج نے غلبہ کیا تو میں اس غلام
کے پاس آیا اور میں نے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگو، پھر اس غلام نے وہی بیان
کیا میں اس گروہ کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھا تھا پھر مجھ سے نہ رہا گیا،
اور وہی خیال غالب ہوا تو میں اس غلام کے پاس آیا اور کہا کہ عمر کے لئے اجازت
مانگو، پھر اس نے اسی طرح بیان کیا جب میں گھر واپس ہونے کے لئے مڑا تو یکایک
غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلعم نے اجازت دیدی ہے میں آپ
کے پاس پہونچا تو دیکھا کہ آپ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے ہیں اور آپ کے جسم
اور بوریے کے درمیان کوئی بستر نہ تھا اور بوریئے کے نشان آپ کے پہلو پر
پڑ گئے تھے اور چمڑے کے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں کھجور کی چھال
بھری ہوئی تھی میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں نے کھڑے کھڑے پوچھا کیا آپ
نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی، آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں
پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے صرف دل بہلانے کو کہا یا رسول اللہ دیکھئے ہم قریش
لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم ایسی قوم کے پاس آئے کہ ان پر ان
کی عورتیں غالب تھیں پھر سارا ماجرا بیان کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے،
پھر میں نے عرض کیا کاش آپ دیکھتے کہ میں حفصہ رضؓ کے پاس گیا تو میں نے اس سے
کہا، تو اس بات سے بے خبر نہ رہ کہ تیری پڑوسن حضرت عائشہ رضؓ تجھ سے
زیادہ حسین ہے اور نبی صلعم کو زیادہ محبوب ہے، پھر آپ مسکرائے جب میں نے آپ
کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں بیٹھ گیا پھر میں نے آپ کے گھر میں نظر دوڑا کر دیکھا
تو سوائے تین کچی کھالوں کے کوئی چیز نظر نہیں آئی میں نے عرض کیا کہ آپ اللہ
سے دعا کیجیے، کہ آپ کی امت پر وسعت کرے اس لئے کہ فارس اور روم
والوں کو وسعت دی گئی ہے اور انہیں دنیا کی نعمت دی گئی ہے حالانکہ
وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا
اے ابن خطاب کیا تمہیں اس بات میں شک ہے، کہ وہ لوگ ایسی قوم ہیں جنہیں انکی نیکیوں
کی جزا دنیوی زندگی میں ہی دیدی گئی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے
دعائے مغفرت فرمائیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس راز کے باعث اپنی بیویوں سے
جدا ہو گئے تھے، جو حفصہؓ نے عائشہ رضؓ پر ظاہر کر دیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا
کہ ان عورتوں کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا اس لئے کہ آپ کو ان پر
بہت زیادہ غصہ آیا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا تھا جب انتیس دن گذر گئے

حِیْنَ عَائِشَةُ اِلَی اللہِ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ فَبَدَاَ بِيْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا وَّلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَظِيْمًا قُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ،

۲۲۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَجَلَسَ فِيْ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ،

بَاب ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيْرَهٗ عَلَى الْبَلَاطِ اَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ،

۲۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

بَاب ۱۵۵۲ اَلْوُقُوْفُ وَالْبَوْلُ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

۲۲۹۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ

تو سب سے پہلے حضرت عائشہ رض کے پاس گئے، آپ سے حضرت عائشہ نے عرض کیا آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہ آئیں گے اور ابھی ہم پر انتیس ہی راتیں گزری ہیں جنہیں میں شمار کر رہی ہوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی دن کا تھا حضرت عائشہ رض کا بیان ہے کہ تخییر کی آیت نازل ہوئی تو سب سے پہلے مجھ سے آپ نے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک بات بیان کرتا ہوں یہ ضروری نہیں کہ تو فوراً جواب دے جب تک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلے حضرت عائشہ رض کا بیان ہے کہ آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھ کو فراق کا مشورہ نہ دیں گے پھر آپ نے یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک ۔ عظیما تک تلاوت کی میں نے عرض کیا اس باب میں اپنے والدین سے کیا صلاح لوں گی میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں پھر آپ نے تمام عورتوں کو اختیار دیا تو ان سب نے بھی یہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رض نے دیا تھا،

ابن سلام، فزاری، حمید طویل، انس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی اس لئے آپ اپنے ایک بالاخانہ میں بیٹھ گئے حضرت عمر رض حاضر ہوئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک مہینہ کے لئے ایلا کیا ہے، چنانچہ انتیس دن رکے رہے، پھر اترے اور اپنی عورتوں کے پاس گئے،

اس شخص کا بیان جو اپنے اونٹ بلاط (مسجد کے دروازے پر بچھے ہوئے پتھر) یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے،

مسلم، ابو عقیل، ابو المتوکل ناجی، جابر بن عبد اللہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا میں نے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ ہے، آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے پاس گھومنے لگے اور فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں (یعنی دونوں لے جاؤ)

کسی قوم کے گھورے کے پاس ٹھہرنے اور پیشاب کرنے کا بیان،

سلیمان بن حرب، شعبہ، منصور، ابو وائل، حذیفہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ لَقَدْ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا،

یا یہ بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا،

باب ۱۵۵۳ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا یُؤْذِی النَّاسَ فِی الطَّرِیْقِ فَرَمٰی بِہٖ،

اس شخص کا بیان جو شاخوں اور لوگوں کے لئے تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے اٹھا کر پھینک دے،

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ فَاَخَذَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ،

عبداللہ، مالک، سمی، ابو صالح، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا، اس نے کانٹے دار شاخ پائی تو اس نے اس کو اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے بخشدیا،

باب ۱۵۵۴ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِی الطَّرِیْقِ الْمِیْتَاءِ وَھِیَ الرَّحْبَۃُ تَکُوْنُ بَیْنَ الطَّرِیْقِ ثُمَّ یُرِیْدُ اَھْلُھَا الْبُنْیَانَ فَتُرِکَ مِنْھَا لِلطَّرِیْقِ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ،

عام راستے میں جو وسیع میدان ہو جب لوگ اختلاف کریں پھر اس کے مالک وہاں مکان بنانا چاہیں تو راستہ کے لئے سات گز چھوڑ دیں،

۲۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ خِرِّیْتٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ بِسَبْعَۃِ اَذْرُعٍ،

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب لوگوں نے راستے کے متعلق جھگڑا کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سات گز چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمایا،

باب ۱۵۵۵ النُّھْبٰی بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِہٖ وَقَالَ عُبَادَۃُ بَایَعْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّا نَنْتَھِبَ،

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنے کا بیان، عبادہ نے کہا کہ ہم نے نبی صلعم سے اس بات پر بیعت کی کہ لوٹ نہیں کریں گے،

۲۲۹۹ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیَّ وَھُوَ جَدُّہٗ اَبُوْ اُمِّہٖ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّھْبٰی وَالْمُثْلَۃِ،

شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید انصاری جو زید بن ثابت کے نانا تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کر لے جانے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے،

۲۳۰۰ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنَا عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ اِلَّا النُّھْبَۃَ،

سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا ہے اور نہ مومن ہونے کی حالت میں شراب پیتا ہے اور شراب پینے والا مومن ہونے کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور کوئی مومن ہونے کیحالت میں چوری کرتا ہے اور نہ مومن ہونے کی حالت میں کوئی شخص اس طرح لوٹتا ہے کہ اس کی طرف لوگ نظریں اٹھا کر دیکھ رہے ہوں اور سعید و ابو سلمہ ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں مگر اس میں لوٹنے کا تذکرہ نہیں،

باب ۱۵۵۶ كَسْرُ الصَّلِيبِ وَقَتْلُ الْخِنْزِيرِ

صلیب توڑنے اور سور مار ڈالنے کا بیان

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ،

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم میں ابن مریم منصف حاکم بن کر نہ اتریں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے اور مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ہوگا،

باب ۱۵۵۷ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ،

کیا مٹکے توڑ ڈالے جائیں جس میں شراب رکھی جاتی ہے مشک پھاڑ دی جائے اور کوئی شخص کسی بت یا صلیب یا طنبور یا بیفائدہ چیز کو اپنی لکڑی سے توڑ ڈالے (تو کیا حکم ہے) اور شریح کے پاس ایک طنبور کے توڑے جانے کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تاوان کا حکم نہ دیا،

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ عَلَى مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا،

ابوعاصم ضحاک بن مخلد، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن آگ دیکھی آپ نے پوچھا، یہ آگ کس چیز پر روشن کیجا رہی ہے لوگوں نے بتایا پالتو گدھے پر (یعنی گدھے کا گوشت پکایا جا رہا ہے) آپ نے فرمایا ہانڈی توڑ دو اور گوشت پھینکدو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم گوشت پھینک دیں اور ہانڈی کو دھو دیں آپ نے فرمایا اس کو دھولو،

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ،

علی بن عبداللہ، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابومعمر، عبداللہ بن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ان بتوں کو مار کر گرانے لگے اور یہ آیت تلاوت کرنے لگے جاء الحق وزھق الباطل الخ،

۲۳۰۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا،

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، عبدالرحمن بن قاسم قاسم حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حجرے کے ... سائبان پر ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر تصویریں تھیں، تو اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھاڑ ڈالا تو حضرت عائشہ رض نے اس کے دو گدے بنا ڈالے اور وہ دونوں گدے گھر ہی میں تھے، جس پر آپ بیٹھتے تھے،

باب ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ،

اس شخص کا بیان جو اپنے مال کی حفاظت کے لئے جنگ کرے

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ،

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابوالاسود، عکرمہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے،

باب ۱۵۵۹ اِذَا کَسَرَ قَصْعَۃً اَوْ شَیْئًا لِغَیْرِہٖ

اگر کوئی شخص کسی کا پیالہ یا اور کوئی چیز توڑ دے،

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدَی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَۃٍ فِیْھَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِیَدِھَا فَکَسَرَتِ الْقَصْعَۃَ فَضَمَّھَا وَجَعَلَ فِیْھَا الطَّعَامَ وَقَالَ کُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَۃَ حَتّٰی فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَۃَ الصَّحِیْحَۃَ وَحَبَسَ الْمَکْسُوْرَۃَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

مسدد، یحییٰ بن سعید، حمید، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے پاس تھے تو امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ایک نے خادم کو ایک پیالہ دیکر بھیجا جس میں کھانا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہاتھ (اس پیالہ پر) مارا تو وہ ٹوٹ گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو جوڑا اور اس میں کھانا رکھا، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کھالو اور کھانا لانے والے کو اور اس پیالہ کو روک لیا جب کھانے سے وہ لوگ فارغ ہوئے، تو (دوسرا) صحیح پیالہ واپس کیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا اور ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے حمید سے حمید نے انس سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی،

باب ۱۵۶۰ اِذَا ھَدَمَ حَائِطًا فَلْیَبْنِ مِثْلَہٗ

اگر کسی کی دیوار گرادے تو ویسی بنادے،

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ رَجُلٌ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یُقَالُ لَہٗ جُرَیْجٌ یُصَلِّیْ فَجَاءَتْہُ اُمُّہٗ فَدَعَتْہُ فَاَبٰی اَنْ یُجِیْبَھَا فَقَالَ اُجِیْبُھَا اَوْ اُصَلِّیْ ثُمَّ اَتَتْہُ فَقَالَتِ اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْہُ حَتّٰی تُرِیَہٗ وُجُوْہَ الْمُوْمِسَاتِ وَکَانَ جُرَیْجٌ فِیْ صَوْمَعَتِہٖ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ لَاَفْتِنَنَّ جُرَیْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَہٗ فَکَلَّمَتْہُ فَاَبٰی فَاَتَتْ رَاعِیًا فَاَمْکَنَتْہُ مِنْ نَفْسِھَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ ھُوَ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوْہُ وَکَسَرُوْا صَوْمَعَتَہٗ فَاَنْزَلُوْہُ وَسَبُّوْہُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَتَی الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْکَ یَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِیْ قَالُوْا نَبْنِیْ صَوْمَعَتَکَ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِیْنٍ،

مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کا نام جریج تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس کو بلایا لیکن اس نے جواب نہ دیا اور (اپنے جی میں) کہا کہ میں نماز پڑھوں یا اس کی بات کا جواب دوں پھر اس کی ماں اس کے پاس آئی اور کہا یا اللہ اس کو موت نہ دے جب تک کہ وہ فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے، ایک دن جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک عورت نے کہا کہ میں جریج کو پھانس لونگی وہ اس کے سامنے آئی اور اس سے بات چیت کی لیکن اس نے انکار کر دیا تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دیا چنانچہ اس کے ایک بچہ پیدا ہوا تو کہنے لگی کہ یہ جریج کا ہے لوگ جریج کے پاس آئے اس کے عبادت خانہ کو توڑ دیا اس کو عبادت خانہ سے نیچے اتارا اور اس کو گالی دی، جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے اس بچہ نے جواب دیا چرواہا، لوگوں نے (جریج سے) کہا ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں گے، جریج نے کہا نہیں مٹی ہی کا بنا دو جیسا پہلے تھا،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

باب ۱۵۶۱ الشركة في الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة ما يكال ويوزن مجازفة أو قبضة قبضة لما لم ير المسلمون في النهد بأسا أن يأكل هذا بعضا وهذا بعضا وكذلك مجازفة الذهب والفضة والقران في التمر،

۲۳۰۸ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل الساحل فأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح وهم ثلث مائة وأنا فيهم فخرجنا حتى إذا كنا ببعض الطريق فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد ذلك الجيش فجمع ذلك كله فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليلا قليلا حتى فني فلم تكن تصيبنا إلا تمرة تمرة فقلت وما تغني تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حين فنيت قال ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب فأكل منه ذلك الجيش ثماني عشرة ليلة ثم أمر أبو عبيدة بضلعين من أضلاعه فنصبا ثم أمر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما،

۲۳۰۹ ـ حدثنا بشر بن مرحوم حدثنا حاتم بن إسماعيل عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال خفت أزواد القوم وأملقوا فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم في نحر إبلهم فأذن لهم فلقيهم عمر فأخبروه فقال ما بقاؤكم بعد إبلكم فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما بقاؤهم بعد إبلهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ناد في الناس يأتون بفضل أزوادهم فبسط لذلك نطع وجعلوه على النطع فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا وبرك عليه ثم دعاهم بأوعيتهم فاحتثى

کھانے اور زادراہ اور اسباب میں شرکت کا بیان اور ناپ تول کر بیچی جانے والی چیز اندازے سے یا مٹھی مٹھی کرکے کس طرح تقسیم کیجائے جب کہ مسلمان زادراہ میں کچھ حرج نہیں سمجھیں کہ کوئی چیز یہ کھالے اور کوئی چیز وہ کھائے اسی طرح سونے چاندی کو اندازے سے بانٹنے اور کھجور کھجور ملاکر کھانے کا بیان،

عبداللہ بن یوسف، مالک، وہب بن کیسان، جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا جس کا سردار ابو عبیدہ رض بن جراح کو مقرر کیا اور وہ لوگ تین سو آدمی تھے میں بھی ان میں تھا ہم لوگ باہر نکلے یہاں تک کہ راستہ ہی میں توشہ ختم ہوگیا، ابو عبیدہ رض نے حکم دیا کہ اس لشکر کے تمام لوگ اپنا توشہ ایک جگہ جمع کریں، چنانچہ وہ تمام توشے جمع کئے گئے تو کل دو تھیلے کھجور کے ہوئے، جس سے روزانہ تھوڑا تھوڑا ہم لوگوں کو دیا کرتے تھے، ہر آدمی کو ایک ایک کھجور ملتی تھی، وہب نے کہا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا، جابر رض نے کہا اس کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب بالکل ختم ہوگئی راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس پہونچے، تو چھوٹی پہاڑی کی طرح ایک مچھلی نظر آئی، لشکر نے اس مچھلی کو اٹھارہ دن تک کھایا، پھر ابو عبیدہ رض نے حکم دیا تو اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں پھر اونٹ کے گذرنے کا حکم دیا تو اونٹ اس کے اندر سے نکل گیا اور پسلیاں اس کے نہیں لگیں،

بشر بن مرحوم، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ رض سے روایت ہے کہ لوگوں کے توشے ختم ہوگئے اور لوگ محتاج ہوگئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان لوگوں کو اجازت دیدی، حضرت عمر رض لوگوں سے ملے تو لوگوں نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا، حضرت عمر رض نے فرمایا اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تمہاری بقا کا کیا سامان ہے پھر نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد لوگ کس طرح جئیں گے رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ اپنا بچا ہوا سامان لیکر آئیں، اور اس کے لئے ایک دسترخوان بچھایا گیا پھر اسی پر وہ تمام توشے رکھے گئے رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے اور اسمیں برکت کی دعا کی پھر لوگوں کو ان کا برتن لیکر بلایا تو لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا

الناس حتی فرغوا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ،

شروع کیا جب لوگ لے چکے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں،

۲۳۱۰ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی حدثنا ابو النجاشی قال سمعت رافع بن خدیج قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فننحر جزورا فتقسم عشر قسم فنأکل لحما نضیجا قبل ان تغرب الشمس،

محمد بن یوسف، اوزاعی، ابو النجاشی، رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور اونٹ ذبح کرتے تھے، پھر اس کا گوشت دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور ہم لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے،

۲۳۱۱ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا حماد بن اسامۃ عن برید عن ابی بردۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم،

محمد بن علاء، حماد بن اسامہ، برید، ابو بردہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشعر قبیلہ کے لوگ جب جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے، تو جو کچھ ان لوگوں کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں،

باب ۱۵۶۲ ما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ فی الصدقۃ،

جو مال، دو شریکوں میں مشترک ہو تو زکوٰۃ میں دونوں آپس میں مجرا کر لیں،

۲۳۱۲ - حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی قال حدثنی ابی قال حدثنی ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس ان انسا حدثہ ان ابا بکر کتب لہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ،

محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ، عبد اللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس رضہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت انس رضہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضہ نے ان کو فرض زکوٰۃ کے متعلق لکھ بھیجا، جو رسول اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا، آپ نے فرمایا جو مال دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ (صدقہ میں) برابر برابر ایک دوسرے سے مجرا کر لیں گے،

باب ۱۵۶۳ قسمۃ الغنم،

بکریوں کے تقسیم کرنے کا بیان،

۲۳۱۳ - حدثنا علی بن الحکم الانصاری حدثنا ابو عوانۃ عن سعید بن مسروق عن عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج عن جدہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ فاصاب الناس جوع فاصابوا ابلا وغنما قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخریات القوم فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علی بن حکم انصاری، ابو عوانہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی الحلیفہ میں تھے لوگوں کو بھوک معلوم ہوئی، ان لوگوں کو اونٹ بکریاں ملیں رافع کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے چنانچہ لوگوں نے جلدی کی اور غنیمت کی تقسیم سے پہلے ہی جانور ذبح کئے اور ہانڈی چڑھا دی پس نبی صلے اللہ علیہ (وسلم) نے حکم دیا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ نے مال غنیمت کو تقسیم کیا تو دس بکریاں، ایک اونٹ کے عوض

بالقدور فأكفئت ثم قسم فعدل عشرة من الغنم
ببعير فند منها بعير فطلبوه فأعياهم وكان في القوم
خيل يسيرة فأهوى رجل منهم بسهم فحبسه الله
ثم قال إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش
فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا فقال جدي
إنا نرجو أو نخاف العدو غدا وليست معنا مدى
أفنذبح بالقصب قال ما أنهر الدم وذكر اسم
الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وسأحدثكم
عن ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى
الحبشة،

باب ١٥٦٤ القران في التمر بين الشركاء حتى يستأذن أصحابه،

٢٣١٤ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان
حدثنا جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول
نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يقرن الرجل
بين التمرتين جميعا حتى يستأذن أصحابه،

٢٣١٥ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة
عن جبلة قال كنا بالمدينة فأصابتنا سنة فكان
ابن الزبير يرزقنا التمر وكان ابن عمر يمر
بنا فيقول لا تقرنوا فإن النبي صلى الله عليه
وسلم نهى عن الإقران إلا أن يستأذن
الرجل منكم أخاه،

رکھیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا اس کو پکڑنا چاہا، لیکن اس نے
تھکا دیا اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے ان میں سے ایک شخص نے اس
کو تیر مارا تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا پھر آپ نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی
جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو اس کے ساتھ
ایسا ہی کرو میرے دادا نے کہا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مقابلہ ہوگا
اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم اس کو بانس سے ذبح کریں آپ نے
فرمایا ہاں، جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو
کھا لو، مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور عنقریب میں تم سے
اس کی وجہ بیان کروں گا کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن تو وہ حبشیوں
کی چھری ہے،

دو کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے، جب تک کہ اس کا ساتھی
اس کو اجازت نہ دے،

خلاد بن یحییٰ، سفیان، جبلہ بن سحیم، ابن عمرؓ سے روایت
کرتے ہیں وہ کہتے تھے، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں
ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کا ساتھی اس کو
اجازت نہ دے،

ابو الولید، شعبہ، جبلہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان
کیا کہ ہم مدینہ میں تھے تو ہم لوگ قحط میں مبتلا ہوئے ابن زبیر ہم لوگوں
کو کھجوریں کھلاتے تھے اور ابن عمرؓ ہم لوگوں کے پاس سے گذرتے تو کہتے
دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر
کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے
بھائی سے اجازت نہ لے،

نواں پارہ ختم ہوا

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۶۵ تَقْوِيْمِ الْاَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ

۲۳۱۶ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّهٗ مِنْ عَبْدٍ اَوْ شِرْكًا اَوْ قَالَ نَصِيْبًا وَّكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَوْلُهٗ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِّنْ نَافِعٍ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

شریکوں کے درمیان اشیاء کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگانے کا بیان،

عمران بن میسرہ، عبدالوارث، ایوب، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کے پاس عادل کی تجویز کے مطابق اس کی پوری قیمت موجود ہو تو وہ آزاد ہے ورنہ جس قدر آزاد کیا گیا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا، ایوب نے بیان کیا کہ عتق منہ کے متعلق میں نہیں جانتا، کہ وہ نافع کا قول ہے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے،

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ،

بشر بن محمد، عبداللہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ اپنے مال سے اس کو پوری آزادی دلائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی پھر اس غلام سے مزدوری کرائی جائے، لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے،

باب ۱۵۶۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيْهِ

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ

کیا تقسیم میں اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے،

ابونعیم، زکریا، عامر، نعمان بن بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے جس نے ایک جہاز میں قرعہ اندازی کر کے اپنے حصے تقسیم کر لئے بعض کے حصہ میں بالائی حصہ آیا اور دوسروں کے حصہ میں نیچے کا حصہ آیا نیچے کے لوگ اوپر والوں کے پاس پانی لینے گئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم اپنے حصہ میں یعنی نچلے حصہ میں شگاف پیدا کر لیتے (تاکہ پانی لینے میں آسانی ہو) اور اوپر والوں کو ہم لوگوں (کی بار بار آمد و رفت) سے تکلیف نہ ہو پس اگر لوگ اس کو چھوڑ دیں اور ان کے ارادے

يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَّإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا ۔

بَابُ ۱۵۶۷ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

۲۳۱۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ ،

بَابُ ۱۵۶۸ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

۲۳۲۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے مطابق کرنے دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو خود بھی نجات پائیں اور سب لوگ نجات پائیں،

یتیم اور اہل میراث کی شرکت کا بیان،

عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب عروہ، عائشہ رض اور لیث نے اس طرح سند بیان کی، یونس، ابن شہاب عروہ بن زبیر رض نے حضرت عائشہ رض سے اللہ کے قول وإن خفتم سے رباع تک دریافت کیا تو انہوں نے کہا اے میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے سرپرست کی نگرانی میں ہو اور اس کے مال میں شریک ہو اس کا ولی اس کے مال اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر چاہے کہ اس سے شادی کر لے لیکن مہر میں انصاف نہ کرے اس طور پر کہ اس کو اتنا مہر نہ دے جتنا اس کو دوسرا دیتا چنانچہ انہیں اس سے منع کیا گیا کہ ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں مگر یہ کہ ان کے ساتھ انصاف کریں (تو ان کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں) اور ان کی شان کے مطابق انہیں مہر دیں اور انہیں حکم دیا گیا کہ ان عورتوں کے سوا جن سے چاہیں نکاح کریں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے اترنے کے بعد مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ویستفتونک فی النساء۔ وترغبون ان تنکحوھن تک نازل فرمائی اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہ یتلی علیکم فی الکتاب سے مراد پہلی آیت ہے جس میں کہا کہ اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف سے کام نہ لے سکو گے تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کے قول وترغبون ان تنکحوھن سے مراد اس یتیم لڑکی کی طرف تم سے کسی کا رغبت کرنا ہے جو تمہاری پرورش میں ہو اور مال و جمال کم رکھتی ہو اس کی طرف تمہیں رغبت نہیں ہوتی اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تمہیں رغبت ہو اس سے بوجہ بے رغبتی کے نکاح کی ممانعت کر دی گئی، بشرطیکہ مہر پورا انصاف کے ساتھ دیں،

زمین وغیرہ میں شرکت کا بیان،

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر اس چیز میں مقرر کیا ہے جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب

الشُّفْعَۃَ فِی کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ،

حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ نہیں ہے،

باب ۱۵۶۹ اِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَکَاءُ الدُّوْرَ وَغَیْرَھَا فَلَیْسَ لَھُمْ رُجُوْعٌ وَّلَا شُفْعَۃٌ

جب شرکا گھر وغیرہ کو تقسیم کرلیں تو انہیں رجوع کا حق نہیں اور نہ شفعہ ہے،

۲۳۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَۃَ،

مسدد، عبدالواحد، معمر، زہری، ابوسلمہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو پھر جب حد بندی ہوگئی اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں تو شفعہ نہیں ہے،

باب ۱۵۷۰ الْاِشْتِرَاکُ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْہِ الصَّرْفُ،

سونا چاندی اور جس چیز میں صرف ہوتی ہے شرکت کا بیان،

۲۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ یَعْنِی ابْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْھَالِ عَنِ الصَّرْفِ یَدًا بِیَدٍ فَقَالَ اشْتَرَیْتُ اَنَا وَشَرِیْکٌ لِیْ شَیْئًا یَدًا بِیَدٍ وَنَسِیْئَۃً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ فَعَلْتُ اَنَا وَشَرِیْکِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَسَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَخُذُوْہُ وَمَا کَانَ نَسِیْئَۃً فَذَرُوْہُ،

عمرو بن علی، ابوعاصم، عثمان بن اسود، سلیمان بن ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالمنہال سے دست بدست بیع صرف کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں اور میرے شریک نے ایک چیز نقد اور ادھار خریدی، ہمارے پاس براء بن عازب رضی اللہ عنہ آئے ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا اور ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر دست بدست ہو تو لے لو اگر ادھار ہو تو اس کو چھوڑ دو،

باب ۱۵۷۱ مُشَارَکَۃِ الذِّمِّیِّ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِی الْمُزَارَعَۃِ،

مزارعت میں ذمی اور مشرکین کی شرکت کا بیان،

۲۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا،

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور ان کو پیداوار کا نصف ملے گا،

باب ۱۵۷۲ قِسْمَۃِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِیْھَا،

بکریوں کو تقسیم کرنا اور اس میں انصاف کرنا

۲۳۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یَقْسِمُھَا

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکری دی کہ قربانی کے لئے اس کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقسیم کر دیں ان میں سے ایک سال کا ایک

علیٰ صحابته ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ضح به انت،

باب ۱۵۷۳ الشرکة فی الطعام وغیرہ

ویذکر ان رجلا ساوم شیئا فغمزہ آخر فرأی عمر ان له شرکة،

۲۳۲۵ ـ حدثنا اصبغ بن الفرج قال اخبرنی عبد الله بن وهب قال اخبرنی سعید عن زهرة بن معبد عن جدہ عبد الله بن هشام وکان قد ادرک النبی صلی الله علیه وسلم وذهبت به امه زینب بنت حمید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله بایعه فقال هو صغیر فمسح رأسه ودعا له وعن زهرة بن معبد انه کان یخرج به جدہ عبد الله بن هشام الی السوق فیشتری الطعام فیلقاہ ابن عمر وابن الزبیر فیقولان له اشرکنا فان النبی صلی الله علیه وسلم قد دعا لک بالبرکة فیشرکهم فربما اصاب الراحلة کما هی فیبعث بها الی المنزل،

باب ۱۵۷۴ الشرکة فی الرقیق،

۲۳۲۶ ـ حدثنا مسدد حدثنا جویریة بن اسماء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شرکا له فی مملوک وجب علیه ان یعتق کله ان کان له مال قدر ثمنه یقام قیمة عدل ویعطی شرکاؤہ حصتهم ویخلی سبیل المعتق،

۲۳۲۷ ـ حدثنا ابو النعمان حدثنا جریر بن حازم عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شقصا له فی عبد اعتق کله ان کان له مال والا یستسع غیر مشقوق علیه،

باب ۱۵۷۵ الاشتراک فی الهدی والبدن

بچہ باقی بچ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کی قربانی کرلے،

کھانے وغیرہ میں شرکت کا بیان اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کا مول کیا تو دوسرے شخص نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ وہ اس کا شریک ہے،

اصبغ بن فرج، عبد اللہ بن وہب، سعید، زہرہ بن معبد اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے جنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا روایت کرتے ہیں کہ ان کو ان کی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ اس سے بیعت لیجئے، آپؐ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے، پھر آپؐ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی، زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کو ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام بازار لے کر جاتے اور غلہ خریدتے ابن عمرؓ اور ابن زبیر ان سے ملتے اور کہتے، کہ ہمیں شریک کرو اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے وہ ان لوگوں کو شریک کر لیتے، تو بسا اوقات ایک اونٹ غلہ نفع پاتے اور اس کو گھر بھیج دیتے،

لونڈی غلام میں شرکت کا بیان،

مسدد، جویریہ بن اسماء، نافع، ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کردیا اس پر واجب ہے، کہ پورے غلام کو آزاد کرائے اگر اس کے پاس کسی عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت موجود ہو تو اس کے شریکوں کو ان کے حصوں کے مطابق ان کی قیمت دیدی جائے اور آزاد کردہ (غلام) کی راہ چھوڑ دی جائے (آزاد کردیا جائے)

ابو النعمان، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کیا تو پورا آزاد کرایا جائے اگر اس کے پاس مال ہو ورنہ اس غلام سے مزدوری کرائی جائے اس طور پر کہ اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے،

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونے کا بیان اور

وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى،

۲۳۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ.

جب کوئی شخص کسی کو ہدی میں شریک کرے جب وہ قربانی کا جانور روانہ کردے،

ابوالنعمان، حماد بن زید، عبدالملک بن جریج، عطاء، جابر و طاوس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہونچے، حج کے ساتھ اور کسی چیز کا یعنی عمرہ وغیرہ کا احرام نہیں باندھا تھا جب ہم لوگ مکہ پہونچ گئے تو ہم لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ بنا ڈالیں، ہم لوگوں نے اس کو عمرہ بنا ڈالا اور ہم لوگوں کو حکم دیا کہ احرام سے باہر ہو جائیں اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں چرچا ہونے لگا عطاء کا بیان ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم میں سے بعض آدمی منی کی طرف اس حال میں جاتا کہ منی اس کے عضو مخصوص سے ٹپکتی ہوتی اور جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اس کی خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں بخدا میں سب سے زیادہ نیکوکار اور اللہ سے ڈرنے والا ہوں اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی تو میں ہدی نہ بھیجتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم ہمارے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب آئے (عطاء اور طاوس میں سے) ایک نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، لبیک بما اہل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا لبیک بحجۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور ان کو ہدی میں شریک کر لیا،

بَابُ ۱۵۷۶ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

۲۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا أَوْ إِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ

تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنے والے کا بیان،

محمد، وکیع، سفیان، سعید بن مسروق (پدر سفیان)، عبایہ بن رافع اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے علاقہ ذی الحلیفہ میں تھے ہم لوگوں کو غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں لوگوں نے جلدی کی اور ان جانوروں کا گوشت ہانڈی میں چڑھا دیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا تو ساری ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھی گئیں ایک اونٹ بھاگ نکلا اس وقت قوم میں سوار کم تھے ایک آدمی نے اس کو تیر

الا خيل يسيرة فرماه رجل فحبسه بسهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه البهائم اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا قال قال جدي يا رسول الله انا نرجوا او نخاف ان نلقى العدو غدا وليس معنا مدى افنذبح بالقصب فقال اعجل او ارني ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة،

مار کر روکا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں جو جانور تم پر غالب آ جائے (یعنی تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو اس کے ساتھ یہی کرو، عبایہ کا بیان ہے میرے دادا (رافع) نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے امید ہے (یا یہ کہا کہ مجھے ڈر ہے) ہم کل دشمن سے ملیں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں تو کیا ہم اس کو بانس سے ذبح کریں آپ نے فرمایا جلدی کرو، جو چیز خون بہادے کاتی ہے، اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھاؤ، بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کروں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں،

كتاب الرهن

رہن کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۵۷۷ في الرهن في الحضر وقوله تعالى وان كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهن مقبوضة،

۲۳۳۰ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيت الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد سمعته يقول ما اصبح لال محمد صلى الله عليه وسلم الا صاع ولا امسى وانهم لتسعة ابيات،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضر میں گرو رکھنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گرو کر کے قبضہ میں دیدو،

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گرو رکھی اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بودار چربی لے کر گیا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاع اناج کے سوا کچھ نہیں ہا حالانکہ نو گھر ہیں،

باب ۱۵۷۸ من رهن درعه،

۲۳۳۱ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش قال تذاكرنا عند ابراهيم الرهن والقبيل في السلف فقال ابراهيم حدثنا الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي طعاما الى اجل ورهنه درعه،

زرہ گرو رکھنے کا بیان،

مسدد، عبد الواحد، اعمش، ابراہیم نخعی، اسود، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لئے اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھدی،

باب ۱۵۷۹ رهن السلاح

۲۳۳۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله رض يقول قال

اسلحہ گرو رکھنے کا بیان،

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ فَقَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ،

اس نے اللہ اور اس کے رسول صلعم کو تکلیف دی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کیا میں تیار ہوں، چنانچہ محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض لینے کا خیال ظاہر کیا تو اس نے کہا اپنی بیویوں کو میرے پاس گرو رکھ دو، ان لوگوں نے کہا ہم کس طرح اپنی بیویوں کو گرو رکھ سکتے ہیں جبکہ تو عرب میں سب سے زیادہ حسین ہے اس نے کہا اپنے بیٹوں کو گرو رکھ دو، ان لوگوں نے کہا ہم کس کس طرح اپنے بیٹوں کو گرو رکھ سکتے ہیں لوگ ان کو طعنہ دیں گے اور کہیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج کے عوض گرو رکھے گئے یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے لیکن ہم لامہ یعنی اسلحہ تیرے پاس گرو رکھ سکتے ہیں چنانچہ اس سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے، پھر اس کے پاس آئے تو اسے قتل کر دیا پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے (ماجرا) بیان کیا،

بَابٌ ١٥١ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ

گرو کی چیز پر سواری کی جائے اور اس کا دودھ دوہا جائے اور مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ گمشدہ جانور پر اس کے چارہ کے برابر سواری کی جائے اور اس کے چارہ کے مطابق دودھ دوہا جائے اور رہن کا بھی یہی حکم ہے،

٢٣٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا،

ابونعیم، زکریا، عامر، حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ رہن کے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے اور دودھ دینے والا جانور دوہا جائے اگر وہ گرو ہو،

٢٣٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ،

محمد بن مقاتل، عبداللہ، زکریا، شعبی، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی کے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے اور دودھ دینے والے جانور کو دوہا جائے جب کہ وہ گرو ہو سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اس کا خرچ ہے،

بَابُ ١٥٢ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

یہود وغیرہ کے پاس گرو رکھنا،

٢٣٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ،

قتیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گرو رکھدی،

بَابٌ ١٥٣ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى

راہن اور مرتہن میں اگر اختلاف ہو تو مدعی کے ذمہ گواہی پیش کرنا اور مدعا علیہ پر قسم کھانا

الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

واجب ہے،

٢٣٣٦ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ،

خلاد بن یحییٰ، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رض کے پاس لکھ بھیجا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قسم مدعا علیہ کے ذمہ ہے،

٢٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا فَقَرَأَ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى قَوْلِهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ،

قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، ابو وائل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رض نے کہا جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت اتاری کہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا ورعذاب الیم تک آیت پڑھی، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور پوچھا ابو عبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود رض) تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں ہم نے ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں بخدا یہ آیت ہمارے باب میں اتری ہمارے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا تو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے ورنہ وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھائے گا اور کچھ پرواہ نہ کرے گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی، پھر یہ آیت ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا۔ عذاب الیم تک پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ١٥٣ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول "غلام آزاد کرنا یا بھوک کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو کھانا کھلانا،

٢٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ

احمد بن یونس، عاصم بن محمد، واقد بن محمد، سعید بن مرجانہ (علی بن حسین رض کے مصاحب) ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنیوالے کے عضو کو جہنم کی

أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ،

آگ سے نجات دے گا، سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ میں علی بن حسین رض کے پاس گیا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے اپنے ایک غلام کا قصد کیا، جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر رض دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کو تیار رکھتے اور اس کو آزاد کر دیا،

باب ۱۵۸۴ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ،

کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے،

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ،

عبیداللہ بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، عروہ، ابومراوح، ابوذر رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے پوچھا کس قسم کے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بہت زیادہ بیش قیمت ہو اور اس کے مالکوں کو بہت پسند ہو، میں نے پوچھا اگر میں یہ نہ کرسکوں آپ نے فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کے لئے کام کر دو انہوں نے پوچھا اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ (یعنی ان کے ساتھ برائی کرنے سے باز آ) اس لئے کہ وہ بھی ایک صدقہ ہے جو اپنے آپ پر کرنا ہے،

باب ۱۵۸۵ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ،

سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے،

۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ،

موسیٰ بن مسعود، زائدہ بن قدامہ، ہشام بن عروہ فاطمہ بنت منذر اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا علی نے بواسطہ دراوردی، ہشام اس کی متابعت میں حدیث روایت کی ہے،

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ،

محمد بن ابی بکر، عثام، ہشام، فاطمہ بنت منذر، اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا،

باب ۱۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ،

دو آدمیوں کے درمیان کسی مشترک غلام یا چند شریکوں کے درمیان مشترک لونڈی کو کوئی شخص آزاد کر دے،

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، سالم اپنے والد سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایسا غلام آزاد کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اگر وہ مالدار ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر

تُوَمُ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ،

غلام آزاد کردیا جائے گا (باقی حصوں کی قیمت آزاد کرنیوالے کو دینی ہوگی)

٢٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ،

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کردیا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ پورے غلام کی قیمت کے برابر ہو تو اس غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی اور ان کے شریکوں کو ان کے حصہ (کی قیمت) دیکر پھر وہ آزاد ہوجائے گا ورنہ (بصورت تنگدستی) اس غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے،

٢٣٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ،

عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر پورے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ کسی عادل کی تجویز کے مطابق اس کی پوری قیمت ہو تو اس کا اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے،

٢٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ،

مسدد، بشر بن المفضل، عبیداللہ نے اس کو مختصر بیان کیا،

٢٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ،

ابوالنعمان، حماد، ایوب، نافع، ابن عمر رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنا حصہ کسی غلام کا آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو تو وہ آزاد کردیا جائے گا، نافع نے کہا ورنہ (بصورت تنگدستی) جتنا آزاد کیا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا ایوب نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ نافع کا قول ہے یا حدیث میں شامل ہے،

٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ بِذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فتویٰ دیتے تھے اگر کوئی غلام یا لونڈی چند شریکوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے کوئی شخص اپنا حصہ آزاد کردے تو اس پر پورے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے جب کہ آزاد کرنیوالے کے پاس اتنا مال ہو، کہ عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت کے برابر ہو اور شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت دیدی جائے گی اور آزاد کئے ہوئے (غلام اور لونڈی) کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا ابن عمر رض یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور اس کو لیث وابن ابی ذئب و ابن اسحاق، و جویریہ و یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر روایت کرتے ہیں،

باب ۱۵۰۷ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ،

اگر ایک شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کرائی جائے اس طور پر کہ اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے جس طرح مکاتبت میں کرتے ہیں،

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ،

احمد بن رجار، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک بشیر بن نہیک، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا حصہ کسی غلام میں آزاد کر دیا ح مسدد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا حصہ کسی غلام میں آزاد کر دیا تو اس پر اس کا آزاد کرنا اپنے مال سے واجب ہے، اگر اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس غلام سے محنت کرائی جائے گی، لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے، حجاج بن حجاج ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی ہے اور اس کو شعبہ نے مختصر طور پر بیان کیا،

باب ۱۵۰۸ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ،

آزادی اور طلاق وغیرہ میں بھولنے اور غلطی کرنے کا بیان اور آزادی صرف خدا کی خوشنودی کے لئے ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہ ملے گا جس کی نیت کرے! ور بھولنے والے اور غلطی کرنیوالے کی کوئی نیت نہیں ہوتی،

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ،

حمیدی، سفیان، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے، جب تک کہ وہ عمل یا گفتگو نہ کریں،

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا.

محمد بن کثیر، سفیان، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی، عمر بن خطاب رض سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز

يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ،

باب ۱۵۸۹ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ،

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ،

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ،

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ،

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ،

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ،

کی طرح شمار ہو گی جس کی نیت کی ہو،

اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی کی نیت کرے اور آزادی میں گواہ مقرر کرنے کا بیان،

محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، قیس، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نکلے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جدا ہو گیا، کچھ دنوں کے بعد وہ غلام آیا اس حال میں کہ ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ رض یہ تیرا غلام ہے جو تیرے پاس آیا ہے ابوہریرہ رض نے کہا میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ آزاد ہے ابوہریرہ رض مدینہ پہونچ کر یہ شعر کہہ رہے تھے،

درازی شب اور اس کی سختیوں سے شکایت ہے
مگر یہ کہ دارالکفر سے اس نے نجات دلائی،

عبیداللہ بن سعید، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچا تو میں نے راستے میں یہ شعر کہے،

درازی شب اور اس کی سختیوں سے شکایت ہے
مگر یہ کہ دارالکفر سے اس نے نجات دلائی،

پھر انہوں نے بیان کیا کہ میرا غلام راستے ہی سے بھاگ گیا جب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچا تو میں نے آپ سے بیعت کی اسوقت میرا غلام آنکلا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ یہ تیرا غلام ہے تو میں نے کہا وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے اور میں نے اس کو آزاد کر دیا، ابوکریب نے ابواسامہ سے جو روایت کی اس میں یہ نہیں بیان کیا کہ وہ آزاد ہے،

شہاب بن عباد، ابراہیم بن حمید بن عبدالرحمن رواسی اسماعیل قیس سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام لانے کے لئے آرہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا راستہ بھول کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر اسی طرح بیان کیا جب غلام آگیا تو کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لئے ہے

باب ۱۵۹۰ اُمِّ الوَلَدِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا

ام ولد کا بیان، اور ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يَقْبِضَ اِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهٗ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهٗ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا هُوَ لَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر رح حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رض کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا وہ میرا بیٹا ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے زمانے میں مکہ تشریف لائے تو سعد نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ ہی لائے، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بھائی کا بیٹا ہے میرے بھائی نے اس پر قبضہ کرنے کی مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، عبد بن زمعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے اس کے بستر پر زمعہ کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو غور سے دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت زیادہ مشابہ تھا آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے اس لئے کہ تیرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سودہ تو اس سے پردہ کیا کر اس سبب سے کہ اس میں عتبہ کی بہت زیادہ مشابہت پائی جاتی ہو اور حضرت سودہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں

باب ۱۵۹۱ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع کا بیان،

۲۳۵۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلایا اور اس کو بیچ دیا، جابر رض نے بیان کیا کہ وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا

باب ۱۵۹۲ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کا بیان،

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ

ابوالولید، شعبہ، عبداللہ بن دینار، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الولاء وعن هبته۔

اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع، اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے ؛

۲۳۵۷۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رض قالت اشتريت بريرة فاشترط اهلها ولاءها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اعتقيها فان الولاء لمن اعطى الورق فاعتقتها فدعاها النبي صلى الله عليه وسلم فخيرها من زوجها فقالت لو اعطاني كذا وكذا ما ثبت عنده فاختارت نفسها۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالک نے شرط لگائی کہ ولاء ہم لیں گے، میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اس کو آزاد کر دو، ولاء اس کے لئے ہے جو روپیہ دے، چنانچہ میں نے بریرہ کو آزاد کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا، اور اس کو اس کے خاوند کے متعلق اختیار دیا تو اس نے کہا، کہ اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا مال دے، تو بھی میں اس کے ساتھ نہ رہوں، چنانچہ وہ اپنے شوہر سے جدا ہو گئی ؛

باب ۱۵۹۳ اذا اسر اخو الرجل او عمه هل يفادى اذا كان مشركا

وقال انس قال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم فاديت نفسي وفاديت عقيلا وكان علي له نصيب في تلك الغنيمة التي اصاب من اخيه عقيل وعمه عباس ؛

اگر کسی شخص کا بھائی، یا چچا قید ہو، تو کیا مشرک ہونے کی صورت میں اسکو فدیہ دے کر چھڑایا جاسکتا ہے، اور انس رض نے بیان کیا، کہ حضرت عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا، اور اس مال غنیمت میں حضرت علی رض کا بھی حصہ تھا، جو ان کے بھائی عقیل رض اور چچا عباس رض سے ملا تھا ؛

۲۳۵۸۔ حدثنا اسمعيل بن عبد الله حدثنا اسمعيل بن ابراهيم ابن عقبة عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب قال حدثني انس بن مالك ان رجالا من الانصار استاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ائذن فلنترك لابن اختنا عباس فداءه فقال لا تدعون منه درهما۔

اسمٰعیل بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، حضرت انس رض بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، اور کہا، کہ آپ اجازت دیجئے، تو ہم اپنے بھانجے عباس رض کا فدیہ معاف کر دیں، آپ نے فرمایا، تم ایک درہم بھی نہ چھوڑو ؛

باب ۱۵۹۴ عتق المشرك ؛

مشرک کو آزاد کرنے کا بیان ؛

۲۳۵۹۔ حدثنا عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام اخبرني ابي ان حكيم بن حزام اعتق في الجاهلية مائة رقبة وحمل على مائة بعير فلما اسلم حمل على مائة بعير واعتق مائة رقبة قال فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ارايت اشياء كنت اصنعها في الجاهلية

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے تھے، اور سو اونٹ سواری کے لئے دیئے تھے، جب مسلمان ہوئے تو سو اونٹ سواری کے لئے دیئے، اور سو غلام آزاد کئے، حکیم بن حزام کا بیان ہے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ یا رسول اللہ آپ ان چیزوں کے متعلق بتائیں، جو ہم جاہلیت

كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۱۵۹۵ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ :.:

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

ہیں ثواب کی نیت سے کیا کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسلام لے آئے، تو جتنے نیک کام کر چکے ہو قائم رہیں گے :.:

اگر عربی غلام کا مالک ہو جائے اور اس کو ہبہ کر دے، بیچدے، جماع کرے، فدیہ دے، اور بچوں کو قید کرے (تو کیا درست ہے) اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک شخص غلام کی جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا، اور اس شخص کی جسکو ہم نے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور وہ اسمیں سے پوشیدہ طور پر اور علانیہ خرچ کرتے ہیں کیا وہ سب برابر ہونگے، سب تعریف اللہ کیلئے ہے، بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے :.:

ابن ابی مریم، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مروان، اور مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہوازن کا وفد آیا، تو ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ ان کا مال اور ان کے قیدی واپس کئے جائیں، آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو، اور مجھے سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے چنانچہ دو باتوں میں سے ایک اختیار کرو، یا تو مال لو، یا قیدی کو، اور میں نے اسی لئے ان کی تقسیم میں تاخیر کی تھی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا دس راتوں سے زائد تک کا انتظار کیا تھا، پھر طائف سے واپس ہوئے تھے، جب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے، لوگوں نے عرض کیا ہم قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، (قیدیوں کو لینا چاہتے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ کی تعریف بیان کی، جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا، اما بعد، تمہارے بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ میں انکو ان کے قیدی واپس کر دوں، اور جو تم میں سے یہ خوشی سے کرنا چاہے کرے، اور جو اپنا حصہ واپس نہ کرنا چاہے (تو انتظار کرے) یہانتک کہ ہم اس کو مال غنیمت میں سے دینگے، جو سب سے پہلے ہم کو اللہ دیگا تو ایسا کرے، لوگوں نے کہا کہ ہم بخوشی ایسا کرنے کو تیار ہیں، آپ نے فرمایا، ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے اجازت دی ہے، اور کس نے اجازت نہیں دی، اسلئے تم واپس جاؤ، یہانتک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس تمہارا معاملہ پیش کریں لوگ واپس چلے گئے، ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا ۔

۲۳۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ ۔

۲۳۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ رض فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۔

۲۳۶۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا

کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، کہ لوگ اس پر راضی ہیں، اور اس کی اجازت دیدی ہے، زہری کا بیان ہے کہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق مجھے یہی حال معلوم ہوا ہے، اور انس رضؓ نے کہا، کہ حضرت عباس رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا :۔

علی بن حسن، عبداللہ، ابن عون بیان کرتے ہیں، میں نے نافع کو لکھ بھیجا تو انھوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حال میں کہ وہ غافل تھے، اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جارہا تھا، ان میں جو لڑنے والے تھے انکو قتل کردیا، اور انکی عورتوں اور بچوں کو قید کرلیا، جویریہ بھی اسی دن ہاتھ آئی تھیں، نافع کا بیان ہے، کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے یہ بیان کیا، اور وہ اس لشکر میں تھے :۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، محمد بن یحیی بن حبان، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضؓ کو دیکھا، تو ان سے میں نے (عزل کے متعلق) پوچھا، انھوں نے جواب دیا، کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق میں نکلے تو ہم لوگوں کو عرب کے چند قیدی ہاتھ آئے، ہم لوگوں کو عورتوں کی خواہش تھی، اور تجرد کی زندگی دشوار تھی، اس لئے ہم لوگوں نے عزل کرنا چاہا چنانچہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا، ایسا نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے کے لئے مقدر ہوچکی ہے، وہ پیدا ہو کر رہے گی :۔

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہوں گا، ح، ابن سلام، جریر بن عبدالحمید مغیرہ، حارث، ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضؓ، ح عمارہ بن قعقاع ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق تین باتیں سُنی ہیں، میں نے آپ کو ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا، کہ وہ میری امت میں دجال کیلئے بہت زیادہ سخت ہوں گے، ایک بار بنی تمیم کے صدقات آئے تو فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں، اور بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہ رضؓ کے

وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ ۔

پاس قید ہو کر آئی، تو فرمایا، کہ اسے آزاد کردو، اس لئے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے :۔

باب ۵۹۶ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اپنی لونڈی کو ادب سکھائے اور تعلیم دے :۔

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا وَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ۔

اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، مطرف، شعبی، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس لونڈی ہو، اور وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے، پھر اس کو آزاد کرے، اور اس سے نکاح کرلے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے :۔

باب ۵۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبٰى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ :۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا، کہ غلام تمہارے بھائی ہیں، جو تم خود کھاؤ، وہی انھیں کھلاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، اور والدین کے ساتھ، اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور ساتھ بیٹھنے والوں، اور مسافروں، اور لونڈیوں، غلاموں کے ساتھ احسان کرو، اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا اس کو جو متکبر اور فخر کرنے والا ہے ذی القربیٰ سے مراد رشتہ دار اور جنب سے مراد اجنبی ہے، اور جار جنب سے مراد سفر کا رفیق ہے :۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ ۔

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، واصل احدب، معرور بن سوید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابو ذر غفاری کو دیکھا، اس حال میں کہ وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے، انکا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے ہوئے تھا، ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، تو انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی، تو اس نے نبی صلعم سے میری شکایت کی، مجھ سے نبی صلعم نے فرمایا، کیا تو نے اسکو ماں کی گالی دی ہے، پھر فرمایا کہ تمہارے خدمت گذار تمہارے بھائی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں (قبضہ) میں دیدیا ہے، اس لئے جس کا بھائی اسکے قبضہ میں ہو، تو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنتا ہے، انکو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان سے نہ ہو سکے اور اگر انھیں تکلیف دو تو ان کی مدد کرو :۔

باب ۵۹۸ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ :۔

اس غلام کا بیان جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی خیر خواہی کرے :۔

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، ابن عمر رضہ سے روایت کرتے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ غلام جب اپنے مالک کی خیرخواہی کرے، اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دوچند ثواب ملے گا:۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا عَبْدٍ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

محمد بن کثیر، سفیان، صالح، شعبی، ابوبردہ، ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو، اور اس کو اچھی طرح پر ادب سکھائے اور اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے، تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا، اور جس غلام نے اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا:۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ۔

بشر بن محمد، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بخت غلام کیلئے، جو کسی کی ملکیت میں ہو، دوہرا ثواب ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اور حج، اور ماں کے ساتھ احسان کرنا نہ ہوتا، تو میں پسند کرتا، کہ کسی کا غلام ہو کر مروں:۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ۔

اسحٰق بن نصر، ابواسامہ، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا بہتر حالت ہے، اس شخص کی جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے، اور اپنے آقا کی خیرخواہی کرے:۔

بَابُ ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيْقِ وَقَوْلِهٖ عَبْدِيْ اَوْ اَمَتِيْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَعْنِيْ عِنْدَ سَيِّدِكَ:۔

غلام پر دست درازی کرنے کی کراہت کا بیان، اور میرا غلام یا میری لونڈی کہہ کر پکارنے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ (یعنی تمہارے نیکوکار غلام اور لونڈیاں) اور فرمایا عبداً مملوکاً (وہ غلام جو ملکیت میں ہیں) نیز اللہ تعالیٰ کا قول اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ (دونوں نے اپنے سردار کو دروازے کے نزدیک پایا) اور اللہ عزوجل نے فرمایا (تمہاری مومنہ باندیوں میں سے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھڑے ہو جاؤ تم اپنے سردار کیلئے) اور اپنے رب کے پاس میرا ذکر کرنا یعنی اپنے آقا کے پاس:۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ:۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ (بن عمر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے آقا کی خیرخواہی کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا:۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے، اور اپنے مالک کی خیر خواہی، اور تابعداری کرتا ہے، اور جو حق اس پر واجب ہے اسے بجا لاتا ہے تو اس کے لئے دگنا اجر ہے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔

محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے، کہ اپنے مالک کو کھانا کھلا، یا اپنے مالک کو وضو کرا، اپنے رب کو پانی پلا، بلکہ اس طرح کہے، اے میرے سردار، اے میرے آقا، اور تم میں سے کوئی شخص عبدی (میرا غلام) یا امتی (میری لونڈی)، نہ کہے بلکہ فتای، فتاتی، اور غلامی کہے۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

ابو النعمان، جریر بن حازم، نافع، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا، اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو کسی عادل کی تجویز کے مطابق اسکی قیمت کے برابر ہو، تو وہ اسکے مال سے آزاد کیا جائے گا، ورنہ جتنا اس نے آزاد کیا ہے (اتنا ہی آزاد ہوگا)۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، عبداللہ (ابن عمر رض) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص نگران ہے، اور اس سے اسکی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، وہ شخص جو لوگوں کا امیر ہے اس سے لوگوں کے متعلق سوال ہوگا، اور مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پرسش ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اس سے اس کے متعلق بازپرس ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اسکی بابت پوچھ ہوگی، سن لو کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق اس کی پرسش ہوگی۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

مالک بن اسمٰعیل، سفیان، زہری، عبیداللہ، ابوہریرہ رض و زید بن خالد رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرائے، تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے، تو اس کو کوڑے لگاؤ، اور تیسری بار یا چوتھی بار کے متعلق فرمایا، کہ اس کو بیچ ڈالو، اگرچہ بال کی ایک رسی کے عوض ہی کیوں

يَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ۔

باب ۱۶۰۰ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

۲۳۷۶ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ

باب ۱۶۰۱ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ ۔:۔

۲۳۷۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

باب ۱۶۰۲ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

۲۳۷۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رض قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ۔:۔

نہ ہو :۔

خادم کھانا لے کر آئے (تو کیا کرے) :۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، ابوہریرہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے، اگر اس کو اپنے ساتھ (کھانے پر) نہ بٹھائے تو اسے ایک یا دو لقمہ دیدے، (لقمۃ او لقمتین یا اکلۃ او اکلتین) فرمایا، اس لئے کہ اس نے محنت کی ہے :۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگراں ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو آقا کی طرف منسوب کیا ہے :۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے، اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی، اور خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے، اس سے اسکی رعیت کے متعلق سوال ہوگا، عبداللہ بن عمر رضؓ کا بیان ہے کہ یہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، اور میرا خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اس سے اسکی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی :۔

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مارے تو چہرہ پر مارنے سے بچے :۔

محمد بن عبیداللہ، ابن وہب، مالک ابن انس، ابن فلاں (سمعان) سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہؓ (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے بچے :۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ١٦٠٣ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ

الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَّقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهٗ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهٗ قَالَ مَآ اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَّقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ تَاْثُرُهٗ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ مُوْسَى بْنَ اَنَسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهٗ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهٗ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ رض اِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُّ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً اَيَبِيْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ فَيَكُوْنُ وَلَآؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا الْوَلَآءُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ

مکاتب کرنے کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اس شخص کا گناہ جو اپنے غلام پر تہمت لگائے، مکاتب اور اسکی قسطوں کا بیان، اور ہر سال میں ایک قسط ہے اور اللہ تعالےٰ کا فرمانا کہ جو لوگ تمہارے غلام اور لونڈیوں میں کتابت کرنا چاہیں، تو ان سے کتابت کرلو، اگر تم ان میں بھلائی سمجھو اور انکو اللہ کے مال میں سے دو، جو اس نے تم کو دیا ہے، روح نے ابن جریج سے نقل کیا ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا مجھپر واجب ہے کہ میں غلام سے کتابت کرلوں جب مجھے معلوم ہو، کہ اس کے پاس مال ہے، اور وہ مکاتب بننا چاہتا ہو، تو انہوں نے بتایا کہ میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں، عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے کہا، کیا آپ کسی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں، پھر کہا، کہ مجھ سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا، کہ سیرین نے مکاتبت کے متعلق انس سے درخواست کی، اور وہ مالدار تھے، انہوں نے انکار کیا، تو سیرین حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، اس سے کتابت کرلو، لیکن وہ نہ مانے تو ان کو درے سے مارا، اور حضرت عمرؓ یہ آیت تلاوت کرتے جاتے تھے، فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا، تو انس رضؓ نے سیرین سے کتابت کرلی، لیث کا بیان ہے، مجھ سے یونس نے بواسطہ ابن شہاب، عروہ، عائشہ بیان کیا کہ بریرہ عائشہؓ کے پاس آئیں اپنی کتابت میں مدد چاہی، پانچ اوقیہ چاندی ان پر واجب کی گئی تھی جو پانچ سال میں انھیں ادا کرنا تھا، بریرہ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا (جنہیں بریرہ کو خرید کر آزاد کرنیکی خواہش تھی) بتا اگر میں تیری کتابت کی رقم ایک ہی بار دیدوں، تو کیا تیرا مالک تجھے بیچدے گا، تاکہ میں تجھ کو آزاد کردوں، اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی، تو بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں، اور ان لوگوں کے سامنے یہ حال بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا نہیں، مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس کی ولاء ہم لوگوں کے لئے ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے آپ سے یہ بیان کیا، تو ان سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا، کہ اسکو خرید لو اور آزاد کردو اس لئے کہ ولاء تو اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرط لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں نہیں ہے، جس شخص نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے، تو وہ باطل ہے، اللہ کی مقرر کی ہوئی شرط

باطل، شرط اللہ احق و اوثق،

باب ۱۶۰۴ ما یجوز من شروط المکاتب ومن اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ عزوجل فیہ ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

۲۳۷۹۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان بریرۃ جاءت تستعینھا فی کتابتھا ولم تکن قضت من کتابتھا شیئا قالت لھا عائشۃ ارجعی الی اھلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاؤک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاھلھا فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیک فلتفعل ویکون لنا ولاؤک فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق قال ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال اناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان شرط مائۃ مرۃ شرط اللہ احق واوثق،

۲۳۸۰۔ حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر قال ارادت عائشۃ ام المؤمنین ان تشتری جاریۃ لتعتقھا فقال اھلھا علی ان ولاءھا لنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعک ذلک فانما الولاء لمن اعتق،

باب ۱۶۰۵ استعانۃ المکاتب وسؤالہ الناس

۲۳۸۱۔ حدثنا عبید بن اسمٰعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت جاءت بریرۃ فقالت انی کاتبت اھلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فقالت عائشۃ ان احب اھلک ان اعدھا لھم عدۃ واحدۃ واعتقک

زیادہ عمل کے لائق اور مضبوط ہے :۔

مکاتب سے کونسی شرط کرنا جائز ہے، اور اس امر کا بیان کہ کسی شخص نے ایسی شرط لگائی، جو کتاب اللہ میں نہیں ہے، اس باب میں ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے :۔

قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ، عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہ انکے پاس اپنی کتابت (کی رقم کی ادائگی) کیلئے مدد مانگنے آئیں، اور اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اپنے مالکوں کے پاس جا، اگر وہ اس بات کو پسند کریں کہ میں تمہاری طرف سے کتابت کی رقم ادا کردوں، اور تیری ولاء میرے لئے ہو تو میں ایسا کروں گی چنانچہ بریرہ نے یہ بات اپنے مالکوں سے کہی، تو وہ لوگ نہ مانے، اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کریں لیکن تیری ولاء کے مالک ہم ہوں گے حضرت عائشہؓ نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ خریدلو، اور آزاد کردو، اس لئے کہ حق ولاء، تو اسی کو حاصل ہوتا ہے، جو آزاد کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شخص ایسی شرط لگائے، جو کتاب اللہ میں نہیں ہے، تو اس کو کوئی حق نہیں، اگرچہ سینکڑوں بار شرط لگائے اور اللہ کی شرط زیادہ مستحق اور مضبوط ہے :۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے چاہا، کہ ایک لونڈی خریدیں، تاکہ اسے آزاد کردیں، تو اس کے مالک نے کہا (کہ ہم بیچتے ہیں) اس شرط پر کہ ولاء ہم لیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں یہ شرط (اس خریداری سے) نہ روکے، اس لئے کہ ولاء کا مستحق تو وہی شخص ہے جو آزاد کرے :۔

مکاتب کے مدد چاہنے اور لوگوں سے سوال کرنے کا بیان :۔

عبید بن اسمٰعیل، ابواسامہ، ہشام اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ بریرہ میرے پاس آئی، اور اس نے کہا، کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی کے عوض اس طور پر کتابت کرلی ہے، کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دونگی، اس لئے آپ میری مدد کیجئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں، تو میں یہ (رقم) ایک ہی بار انہیں دیدوں

نَعُدَّتْ فَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا
ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا
إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا
فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ
وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ
أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا
فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ::

بَابُ ۱۹۰۶ بَيْعُ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ
عَائِشَةُ رض هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى
مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ::

۲۳۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ
صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذَلِكَ
لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ
قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا
فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ،

بَابُ ۱۹۰۷ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي
فَاشْتَرَاهُ لِذَلِكَ .

۲۳۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

اور تمہیں آزاد کر دوں، اور تیری ولاء میں لونگی، وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی لیکن
ان لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا، بریرہ نے حضرت عائشہ سے آکر کہا، کہ
ان لوگوں نے انکار کیا، مگر اس شرط پر کہ ولاء کے مستحق وہی لوگ ہونگے، نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ سنا، تو آپ نے مجھ سے پوچھا، میں نے آپ سے بیان کیا تو آپ نے
فرمایا، تم اس کو لے لو، اور آزاد کر دو، اور ان کیلئے ولاء کی شرط منظور کر لو،
اس لئے کہ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتی ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ کی حمد و ثنا بیان
کی، پھر فرمایا، اما بعد تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے
ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے
تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں لگائے، اللہ کا حکم عمل کا زیادہ مستحق ہے اور
اللہ کی شرط زیادہ مستحکم ہے، تم میں سے بعض کو کیا ہو گیا ہے کہ کہتا ہے، اے فلاں
آزاد کر دے، اور اسکی ولاء میں لونگا، ولاء تو صرف وہی لیگا جو آزاد کرے ::

مکاتب کی بیع کا بیان، جب کہ وہ راضی ہو جائے، ابن عمرؓ نے فرمایا
کہ وہ غلام ہے، جب تک کہ اس پر کچھ بھی باقی ہے، اور زید بن ثابت
نے کہا، کہ جب تک ایک درہم بھی اس کے ذمہ باقی ہو، ابن عمرؓ
نے کہا، جب تک کہ اس کے ذمہ کچھ باقی ہے، جینے، مرنے، اور قصور
میں غلام ہی تصور کیا جائے گا ::

عبداللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمن سے
روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس
بریرہ کتابت کی رقم کی ادائگی میں مدد مانگنے آئیں، تو انھوں نے کہا، کہ اگر
تمہارے مالک پسند کریں، تو میں ان کو تیری قیمت یکمشت دیدوں، اور تجھے
آزاد کر دوں، بریرہ نے اپنے مالکوں سے جا کر بیان کیا، تو ان لوگوں نے کہا
کہ ہم نہیں بیچتے ہیں، مگر اس شرط پر کہ تیری ولاء ہم لیں گے، مالک نے یحییٰ کا قول
بیان کیا، عمرہ نے کہا، کہ حضرت عائشہؓ نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اس کو خرید لو، اور آزاد کر دو، اس
لئے کہ ولاء اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے ::

مکاتب اگر کہے، کہ مجھ کو خرید کر آزاد کر دے، اور وہ
اسی غرض سے خرید لے ::

ابو نعیم، عبدالواحد بن ایمن، ایمن بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت

بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِيْ بَنُوْهُ وَاِنَّهُمْ بَاعُوْنِيْ مِنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرٍو الْمَخْزُوْمِيِّ فَاَعْتَقَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُوْ عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِيْنِيْ وَاَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْتَرِطُوْنَ مَا شَاءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

كِتَابُ الْهِبَةِ

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا،

٢٣٨٤- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ،

٢٣٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ

عائشہ رض کے پاس گیا، میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابی لہب کے پاس تھا، عتبہ کا انتقال ہوا، اور ان کے بیٹے میرے وارث ہوئے، اور ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو مخزومی کے ہاتھ بیچ دیا، ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا، اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط اپنے لئے کی، حضرت عائشہ رض نے بیان کیا، کہ بریرہ میرے پاس آئی، اور وہ مکاتبہ تھی، اس نے کہا کہ مجھے خرید لیجئے، اور آزاد کر دیجئے، حضرت عائشہ رض نے کہا اچھا، تو بریرہ بولی، کہ وہ مجھے نہیں بیچیں گے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ولاء وہ لیں گے، حضرت عائشہ رض نے کہا، کہ پھر مجھے اس کی حاجت نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی، تو آپ نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا۔ انھوں نے وہی بیان کیا، جو بریرہ نے ان سے کہا تھا، آپ نے فرمایا، اس کو خرید لو اور آزاد کر دو، اور جو شرط وہ کرنا چاہیں کرنے دو، چنانچہ عائشہ رض نے ان کو خرید لیا، اور ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لئے کر لی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولاء اس کو ملے گی، جو آزاد کرے، اگرچہ سینکڑوں شرطیں لگائے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

ہبہ کرنے کا بیان

اور اس کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا بیان:۔

عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، مقبری اپنے والد سے، وہ ابوہریرہ رض سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ بھیجے:۔

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، ابن ابی حازم، ابوحازم، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے عروہ سے کہا، اے میرے بھانجے ایک ایسا وقت بھی تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے، پھر تیسرا چاند دیکھتے، دو دو مہینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگتی، میں نے پوچھا اے خالہ پھر کونسی چیز آپ کو زندہ رکھتی تھی حضرت عائشہ رض نے فرمایا، دو کالی چیزیں، یعنی چھوہارے اور پانی، مگر یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں چند انصار تھے ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں، اور وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِہِمْ فَیَسْقِیْنَاہُ

بَاب ۱۶۰۹ اَلْقَلِیْلِ مِنَ الْہِبَۃِ

۲۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی ذِرَاعٍ اَوْ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

بَاب ۱۶۱۰ مَنِ اسْتَوْھَبَ مِنْ اَصْحَابِہٖ شَیْئًا

وَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَہْمًا۔

۲۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَی امْرَاَۃٍ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَکَانَ لَہَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَہَا مُرِیْ عَبْدَکِ فَلْیَعْمَلْ لَنَا اَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَاَمَرَتْ عَبْدَہَا فَذَھَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَہٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاہُ اَرْسَلَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ قَضَاہُ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسِلِیْ بِہٖ اِلَیَّ فَجَاءُوْا بِہٖ فَاحْتَمَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَہٗ حَیْثُ تَرَوْنَ۔

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ یَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْزِلٍ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ اَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا غَیْرُ مُحْرِمٍ فَاَبْصَرُوْا حِمَارًا وَحْشِیًّا وَاَنَا مَشْغُوْلٌ اَخْصِفُ نَعْلِیْ فَلَمْ یُؤْذِنُوْنِیْ بِہٖ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّیْ اَبْصَرْتُہٗ وَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُہٗ فَقُمْتُ اِلَی الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُہٗ ثُمَّ رَکِبْتُ وَنَسِیْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَہُمْ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْہِ بِشَیْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُہُمَا ثُمَّ رَکِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرْتُہٗ ثُمَّ جِئْتُ بِہٖ وَقَدْ مَاتَ

کو ان کا دودھ دیتے، تو آپ ہم کو بھی پلاتے ؛

تھوڑی چیز ہبہ کرنے کا بیان ؛

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابوحازم، ابوہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اگر میں ایک دست یا کھر کے لئے بلایا جاؤں، تو میں ضرور جاؤں، اور اگر میرے پاس ایک دست یا کھر ہدیہ بھیجا جائے، تو میں ضرور قبول کر لوں ؛

اس شخص کا بیان جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے، اور

ابوسعید نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے واسطے بھی ایک حصہ لگاؤ ؛

ابن ابی مریم، ابوغسان، ابوحازم سہل سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر عورت کو جس کے پاس ایک بڑھئی غلام تھا، کہلا بھیجا، کہ اپنے غلام کو حکم دے، کہ ہمارے لئے منبر کی لکڑیاں تیار کرے، اس نے اپنے غلام کو حکم دیا، تو وہ جنگل کو گیا، اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لئے منبر تیار کیا، جب وہ تیار کر چکا تو اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا، کہ منبر تیار ہو چکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا، کہ اس کو میرے پاس بھیجدو، چنانچہ وہ لوگ اس منبر کو لے آئے، آپ نے اس کو اٹھایا، اور وہاں پر رکھا، جہاں پر تم دیکھتے ہو ؛

عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن جعفر، ابوحازم، عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی اپنے والد ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں مکہ کے بعض راستوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ ایک دن بیٹھا ہوا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے ٹھہرے ہوئے تھے، اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں حالت احرام میں نہیں تھا، لوگوں نے ایک گورخر دیکھا، اور میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس کی اطلاع نہ دی، لیکن وہ لوگ چاہتے تھے، کہ کاش میں اس کو دیکھ لیتا، میں نے نظر پھیر کر دیکھا، تو میری نظر اس پر پڑی، میں گھوڑے کی طرف گیا، اور اس پر زین کسا پھر میں سوار ہو گیا، لیکن کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا، میں نے لوگوں سے کہا، کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دیدو، تو لوگوں نے کہا بخدا ہم تمہاری مدد کچھ بھی نہیں کریں گے، میں ناراض ہوا، اور گھوڑے سے اتر کر میں نے یہ دونوں چیزیں لیں، پھر میں سوار ہوا، اور گورخر پر حملہ کر دیا، اس کو ذبح کر کے لے آیا

فوقعوا فيه يأكلونه ثم انهم شكوا في أكلهم اياه وهم حرم فرحنا وخبأت العضد معي فأدركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه عن ذلك فقال معكم منه شيء فقلت نعم فناولته العضد فأكلها حتى نفدها وهو محرم فحدثني به زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي قتادة۔۔

باب ۱۶۱۱ من استسقى وقال سهل قال لي النبي صلى الله عليه وسلم،،

۲۳۸۹۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال قال حدثني أبو طوالة اسمه عبد الله بن عبد الرحمن قال سمعت أنسا يقول أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا ثم شبته من ماء بئرنا هذه فأعطيته وأبو بكر عن يساره وعمر تجاهه وأعرابي عن يمينه فلما فرغ قال عمر هذا أبو بكر فأعطى الأعرابي ثم قال الأيمنون الأيمنون ألا فيمنوا قال أنس فهي سنة فهي سنة ثلث مرات،،

باب ۱۶۱۲ قبول هدية الصيد وقبل النبي صلى الله عليه وسلم من أبي قتادة عضد الصيد،،

۲۳۹۰۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن هشام بن زيد بن أنس بن مالك عن أنس قال أنفجنا أرنبا بمر الظهران فسعى القوم فلغبوا فأدركتها فأخذتها فأتيت بها أبا طلحة فذبحها وبعث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوركها أو فخذيها قال فخذيها لا شك فيه فقبله قلت وأكل منه قال وأكل منه ثم قال بعد قبله

۲۳۹۱۔ حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود

تو وہ مرچکا تھا، لوگوں نے اس کو کھانا شروع کیا، پھر حالت احرام میں اس کے کھانے میں لوگوں کو شک ہوا ہم لوگ وہاں سے چلے اور اسکا ایک دست میں نے چھپا رکھا تھا، جب رسول اللہ صلعم کے پاس پہنچے تو آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسمیں سے کچھ تمہارے پاس ہے میں نے کہا جی ہاں، چنانچہ میں نے آپکو وہ دست دیدیئے تو آپ نے اسکو کھایا یہانتک کہ آپ نے اسکو ختم کردیا، حالانکہ آپ احرام میں تھے محمد بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھے یہ حدیث زید بن اسلم نے بواسطہ عطار بن یسار ابو قتادہ

اس شخص کا بیان، جو پانی طلب کرے، اور سہل نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ :۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ابو طوالہ عبد اللہ بن عبد الرحمن حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے، اور پانی مانگا، تو ہم نے آپ کیلئے ایک بکری کا دودھ دوہا، پھر اس کو اپنے اس کنوئیں کے پانی میں ملایا، اور میں نے آپ کو دیا، ابو بکر رض آپ کے بائیں ہاتھ کی طرف اور عمر رض آپ کے سامنے تھے، ایک اعرابی آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا، جب آپ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رض نے عرض کیا، یہ ابو بکر رض ہیں (انکو دیجیئے) تو آپ نے اس اعرابی کو دیا پھر آپ نے فرمایا، دائیں طرف والے دائیں طرف والے ہیں، خوب سن لو کہ دائیں طرف والے کو دو، انس رض نے کہا اس لئے کہ یہی سنت ہے، تین بار آپ نے فرمایا:

شکار کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ رض سے شکار کا ایک دست قبول فرمایا :۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ہشام بن زید بن انس بن مالک، انس رض سے روایت ہے کہ ہم نے مر الظہران میں ایک خرگوش کو بھگا کر نکالا، لوگ اسکے پیچھے دوڑے تو تھک گئے، لیکن میں نے اسکو پکڑ لیا، اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا، انھوں نے اسکو ذبح کیا، اور اسکے سرین یا اسکے دو ران نبی صلعم کی خدمت میں بھیجے، پھر شعبہ نے بیان کیا، کہ نہیں ران ہی بھجوائی تھیں، اسمیں کوئی شک نہیں، اور آپ نے اسکو قبول کرلیا، میں نے پوچھا کیا آپ نے اس میں سے کھایا، انھوں نے کہا ہاں آپ نے اس میں سے کھایا پھر اسکے بعد بیان کیا کہ اس کو قبول کیا :۔

اسمٰعیل، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، صعب بن جثامہ سے روایت کرتے ہیں، کہ

عن عبد الله بن عباس عن الصعب بن جثامة انه اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرد عليه فلما راى ما فى وجهه قال اما انا لم نرده عليك الا انا حرم ٭

انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کہ آپ ابواء میں یا ودان میں تھے ایک گورخر ہدیہ بھیجا، تو آپ نے اس کو واپس کر دیا، جب آپ نے اس کے چہرے کا رنگ دیکھا، تو آپ نے فرمایا، میں نے تو فقط اس سبب سے واپس کیا، کہ میں حالت احرام میں تھا ؛

باب ۱۹۱۳ قبول الهدية ٭

ہدیہ قبول کرنے کا بیان ؛

۲۳۹۲ - حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا عبدة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة ان الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون او يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ٭

ابراہیم بن موسیٰ، عبدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے میں اس دن کا انتظار کرتے تھے جب حضرت عائشہ رضؓ کی باری ہوتی تھی، اس سے ان کی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاجوئی ہوتی تھی ؛

۲۳۹۳ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا جعفر بن اياس قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اهدت ام حفيد خالة ابن عباس الى النبى صلى الله عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاكل النبى صلى الله عليه وسلم من الاقط والسمن وترك الضب تقذرا قال ابن عباس فاكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما اكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ٭

آدم، شعبہ، جعفر بن ایاس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ام حفید نے جو حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی، اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر، اور گھی میں سے تو کھالیا، لیکن گوہ کو منفرت کے ساتھ چھوڑ دیا، ابن عباس رضؓ نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا، اگر وہ حرام ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا ؛

۲۳۹۴ - حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا معن قال حدثنى ابراهيم بن طهمان عن محمد بن زياد عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بطعام سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده صلى الله عليه وسلم فاكل معهم ٭

ابراہیم بن منذر، معن، ابراہیم بن طہمان، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا، تو اس کے متعلق دریافت فرماتے، آیا وہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے اگر کہا جاتا، کہ صدقہ ہے، تو اپنے صحابہ سے فرماتے، کہ کھاؤ، اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا، کہ ہدیہ ہے، تو آپ اپنا ہاتھ لگاتے، اور لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر کھاتے ؛

۲۳۹۵ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك رض قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم بلحم فقيل تصدق على بريرة قال هو لها صدقة ولنا هدية ٭

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا، تو کہا گیا، کہ بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے، تو آپ نے فرمایا، کہ وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے ؛

۲۳۹۶ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت

حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم قال سمعته منه عن القاسم عن عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة وانهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدي لها لحم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة هو لها صدقة ولنا هدية وخيرت قال عبد الرحمن زوجها حر او عبد قال شعبة سالت عبد الرحمن عن زوجها قال لا ادري احر ام عبد۔

۲۳۹۷۔ حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن اخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد الحذاء عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة فقال عندكم شيء قالت لا الا شيء بعثت به ام عطية من الشاة التي بعثت اليها من الصدقة قال انها قد بلغت محلها۔

باب ۱۶۱۲ من اهدى الى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض۔

۲۳۹۸۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت كان الناس يتحرون بهداياهم يومي وقالت ام سلمة ان صواحبي اجتمعن فذكرت له فاعرض عنها۔

۲۳۹۹۔ حدثنا اسماعيل قال حدثني اخي عن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الآخر ام سلمة وسائر نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان المسلمون قد علموا حب رسول

عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے بریرہ رضؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اسکے مالکوں نے شرط کی، کہ ولاء ہم لیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا، تو آپ نے فرمایا تم اسے خرید لو، اور آزاد کر دو، اس لئے کہ ولاء اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے، اور بریرہ رضؓ کے پاس گوشت ہدیہ بھیجا گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بریرہ رضؓ کو صدقہ میں ملا تھا اس کے لئے تو صدقہ ہے لیکن میرے لئے ہدیہ ہے، اور بریرہ کو ان کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا، عبدالرحمٰن نے پوچھا اس کا شوہر غلام تھا، یا آزاد، شعبہ نے بیان کیا ہیں نے عبدالرحمٰن سے بریرہ کے شوہر کے متعلق دریافت کیا، تو کہا، میں نہیں جانتا کہ وہ آزاد تھا یا غلام:۔

محمد بن مقاتل، ابو الحسن، خالد بن عبداللہ، خالد حذاء، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہ رضؓ سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضؓ کے پاس تشریف لائے، اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے) کو ہے، حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا، نہیں، لیکن ام عطیہ رضؓ کا بھیجا ہوا، بکری کا وہ گوشت ہے جو آپ نے اس کو بھیجا تھا، آپ نے فرمایا، صدقہ تو اپنی جگہ پر پہونچ گیا:۔

اس شخص کا بیان جو اپنے دوست کو تحفہ بھیجنے میں خاص اس دن کا انتظار کرے، جب اسکی باری ایک خاص بیوی کے پاس رہنے کی ہو:۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ہشام، اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا، کہ لوگ ہدیہ بھیجنے میں میری باری کا انتظار کرتے تھے، اور ام سلمہ رضؓ نے بیان کیا، کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں، اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے کوئی جواب نہیں دیا:۔

اسمٰعیل، برادر اسمٰعیل (عبدالحمید بن ابی اویس) سلیمان، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں حضرت عائشہ رضؓ حفصہ رضؓ صفیہ رضؓ، اور حضرت سودہ رضؓ تھیں، اور دوسری میں ام سلمہ رضؓ اور تمام بیویاں تھیں، اور مسلمانوں کو معلوم تھا، کہ آپ حضرت عائشہ رضؓ کو محبوب رکھتے ہیں، جب انہیں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا، اور اسکو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ
أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ
حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ
إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ
بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ
لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ
إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا
قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ
إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ
إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَذَاكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ
اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ
أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ
فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَ
قَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ
أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ
قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ
عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا چاہتا، تو انتظار کرتا، یہاں تک کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں ہوتے، تو ہدیہ والا
آپ کے پاس حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں بھیجتا، ام سلمہ رضؓ کی جماعت نے
گفتگو کی، اور ام سلمہ رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے
میں عرض کرو، کہ آپ لوگوں سے فرما دیں، کہ جو شخص آپ کو ہدیہ بھیجنا چاہے
تو بھیجدے، چاہے آپ جن بیویوں میں سے جس کے پاس ہوں، چنانچہ
ام سلمہ رضؓ نے ان کے کہنے کے مطابق آپ سے عرض کیا، تو آپ نے کچھ بھی
جواب نہیں دیا، ان بیویوں نے ام سلمہ رضؓ سے پوچھا، تو انھوں نے کہا، کہ آپ
نے کچھ بھی جواب نہیں دیا، انھوں نے کہا پھر آپ سے عرض کرو، ام سلمہ رضؓ
نے بیان کیا، کہ جب میری باری آئی، تو میں نے آپ سے عرض کیا
آپ نے کچھ بھی جواب نہ دیا، ان بیویوں نے پوچھا تو کہا، کہ آپ نے کچھ
جواب نہ دیا، انھوں نے کہا، کہ پھر عرض کرو، چنانچہ جب ان کی باری آئی
تو عرض کیا، آپ نے فرمایا، مجھے عائشہ رضؓ کے متعلق اذیت نہ دو، اسلئے
کہ وحی میرے پاس اسی وقت آتی ہے، جب میں عائشہ رضؓ کے کپڑوں میں
ہوتا ہوں، ام سلمہ رضؓ نے عرض کیا میں آپ کو اذیت پہونچانے سے توبہ
کرتی ہوں یا رسول اللہ، پھر ان لوگوں نے حضرت فاطمہ رضؓ بنت رسول
اللہ کو بلایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عرض کرنے کیلئے
بھیجا کہ آپ کی بیویاں ابوبکر رضؓ کی بیٹی کے متعلق انصاف کرنے کیلئے خدا
کا واسطہ دیتی ہیں، حضرت فاطمہ رضؓ نے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اے میری
بیٹی کیا تجھے اس سے محبت نہیں، جس سے میں محبت کرتا ہوں، حضرت
فاطمہ رضؓ نے کہا، کیوں نہیں، پھر وہ لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آئیں،
اور ان سے حالات بیان کئے، ان لوگوں نے دوبارہ آپکی خدمت میں
جانے کو کہا، تو انھوں نے دوبارہ جانے سے انکار کیا، پھر ان لوگوں نے
زینب بنت جحش کو بھیجا، وہ آئیں، اور سختی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، کہ آپ کی
بیویاں ابن ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کیلئے آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی
ہیں، اور انھوں نے اپنی آواز بلند کرلی، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضؓ کو برا
بھلا کہا، جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضؓ
کی طرف دیکھنے لگے، کہ کچھ بولتی ہیں یا نہیں، حضرت عائشہ رضؓ بولنے لگیں، اور حضرت
زینب رضؓ کی باتوں کا جواب دیا، یہاں تک کہ ان کو خاموش کردیا، تو

بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَالَ اَبُوْمَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّرَجُلٍ مِّنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ فَاطِمَةُ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْاَخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَّجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ،،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ آخر ابوبکر رض کی بیٹی ہیں، اور ابومروان نے بواسطہ ہشام، عروہ بیان کیا، کہ لوگ ہدیہ بھیجتے ہیں حضرت عائشہ رض کی باری کا انتظار کرتے تھے، اور ہشام ایک قریشی آدمی سے اور ایک غلام سے بواسطہ زہری، محمد بن عبدالرحمٰن، بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہ رض نے فرمایا، کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی تو حضرت فاطمہ رض نے اجازت چاہی، امام بخاری رح نے کہا کہ آخری قصہ، یعنی حضرت فاطمہ رض کا قصہ، ہشام بن عروہ سے منقول ہے، وہ ایک آدمی سے بواسطہ زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں:

بَابٌ ۱۶۱۵ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ ،،

۲۴۰۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِيْ طِيْبًا قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ:

کونسا ہدیہ واپس نہ کیا جائے:

ابومعمر، عبدالوارث، عزرہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں، کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا، تو انھوں نے مجھ کو خوشبو دی اور حضرت انس رض خوشبو واپس نہیں کرتے تھے، اور حضرت انس رض نے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خوشبو واپس نہ کرتے تھے:

بَابٌ ۱۶۱۶ مَنْ رَاٰى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

۲۴۰۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ ،

بعض لوگوں نے غائب چیز کے ہبہ کو جائز خیال کیا ہے:

سعید بن ابی مریم، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مسور بن مخرمہ، اور مروان نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوازن کا وفد آیا، تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ کی تعریف بیان کی، جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرمایا، اما بعد تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں، اور میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ ان کو ان کے قیدی واپس کر دوں، جو شخص تم میں سے بہ طیب خاطر کرنا چاہے تو یہ کرے، اور جو شخص اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے، یہاں تک کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جو مال غنیمت عطا کرے، ہم اس کو اس میں سے دیں، لوگوں نے عرض کیا، ہم بخوشی ایسا کرنے کو تیار ہیں:

بَابٌ ۱۶۱۷ بَابُ الْمُكَافَاةِ فِي الْهِبَةِ ،،

۲۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

ہبہ کا بدلہ دینے کا بیان:

مسدد، عیسیٰ بن یونس، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ۔

بَابٌ ۱۶۱۸ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ

وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ ۔

۲۴۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ۔

بَابٌ ۱۶۱۹ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ ۔

۲۴۰۴ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ ۔

بَابٌ ۱۶۲۰ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ

لِزَوْجِهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ

وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے، اور اس کا بدلہ دیتے تھے، وکیع اور محاضر نے بہ سند ہشام، عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) روایت نہیں کیا:۔

اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کرنے کا بیان، اور اگر اپنے ایک لڑکے کو کوئی چیز دے، تو یہ جائز نہیں، جب تک کہ ان کے درمیان مساوات نہ کرے، اور دوسروں کو بھی اتنا ہی نہ دے، اور اس قسم کے ہبہ پر کوئی شخص گواہ نہ بنے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں انصاف برتو، اور کیا والدین ہبہ کر کے رجوع کر سکتے ہیں، اور اپنی اولاد کا مال دستور کے مطابق کھا سکتا ہے، لیکن حد سے زیادہ نہ بڑھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا، پھر اس کو حضرت ابن عمرؓ کو دیدیا، اور فرمایا کہ تم جو چاہو کرو:۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن و محمد بن نعمان بن بشیر، نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے، اور عرض کیا، کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی دیا ہے، انھوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا، تو اس کو واپس لے لے:۔

ہبہ میں گواہ مقرر کرنے کا بیان:۔

حامد بن عمر، ابوعوانہ، حصین، عامر، نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو میرے والد نے کچھ عطیہ دیا، عمرہ بنت رواحہ نے کہا، میں راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنادو، پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے ہے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ نے مجھ کو حکم دیا، یا رسول اللہ کہ میں آپ کو گواہ مقرر کر دوں، آپ نے فرمایا، کیا ایسا ہی تمام بچوں کو تو نے دیا ہے، میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا، اللہ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کا لحاظ رکھو، انھوں نے وہ ہبہ واپس کرا لیا، اور ان کے بیٹے نے واپس کر دیا:۔

شوہر کا اپنی بیوی کو، اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا، ابراہیم نے جائز کہا، اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا، یہ دونوں رجوع نہیں کریں گے

عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيْرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا،،

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے اجازت چاہی، کہ مرض کی حالت میں حضرت عائشہ رضؓ کے گھر میں رہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، کہ ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے کھائے، اور زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا، جو اپنی بیوی سے کہے، کہ مجھ کو اپنے مہر کا کچھ حصہ یا کل مہر معاف کردے پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اسکو طلاق دیدی، پھر عورت نے ہبہ سے رجوع کرلیا، تو وہ اس کو پورا مہر دیگا، اگر اسکی نیت فریب کی تھی، اور اگر عورت نے اس کو اپنی خوشی سے معاف کیا تھا، اور خاوند کے دل میں کوئی فریب نہیں تھا، تو جائز ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر وہ تم کو خوشی سے کچھ دیں، تو اس کو شوق سے کھاؤ۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ،،

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں، کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم وزنی ہوگیا، اور آپ کی بیماری زور پکڑ گئی، تو آپ نے بیویوں سے اجازت چاہی، کہ میرے گھر میں مرض کی حالت میں رہیں، تو ان لوگوں نے اسکی اجازت دیدی، آپ دو آدمیوں کے درمیان نکلے آپکے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، عباسؓ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے عبید اللہ نے کہا، کہ میں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا، جو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا، اور انھوں نے مجھ سے پوچھا، کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون آدمی تھا جس کا نام عائشہ رضؓ نے نہیں لیا، میں نے کہا نہیں، انھوں نے کہا کہ وہ حضرت علی رضؓ تھے۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ،،

مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے، جو قے کرے، پھر اس کو کھائے۔

باب ۱۶۲۱ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ،،

عورت کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی کو ہبہ کرنا، اور اس کا آزاد کرنا، جب کہ اس کا شوہر ہو، تو جائز ہے، بشرطیکہ وہ عورت بیوقوف نہ ہو، اور اگر بیوقوف ہو تو ناجائز ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیوقوفوں کو اپنا مال نہ دو۔

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبداللہ، اسماءؓ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس وہی مال ہے جو مجھکو زبیرؓ نے دیا، تو کیا میں اس کو صدقہ میں دوں، آپ نے فرمایا، صدقہ کرو اور بند کر کے نہ رکھو

فَانْصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ۔

۲۴۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

۲۴۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ۔

۲۴۱۰ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۶۲۲ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا لَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۲۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ

ورنہ اللہ تم سے بھی بند کرلے گا۔

عبید اللہ بن سعید، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، فاطمہ، اسماء سے روایت کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو، کہ اللہ بھی گن گن کر دیگا۔ اور بند کرکے نہ رکھو، ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا۔

یحییٰ ابن بکیر، لیث، یزید، بکیر، کریب (ابن عباس رضؓ کے غلام) میمونہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کردی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی، جب ان کی باری کا دن آیا، تو انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کردیا، آپ نے فرمایا، کیا تم آزاد کرچکی ہو، انھوں نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا، اگر تم اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ہوتا، بکر بن مضر نے بواسطہ عمرو، بکیر، کریب، روایت کیا، کہ میمونہ نے آزاد کردیا۔

حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے، تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کا نام قرعہ میں نکل آتا، اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، اور ہر بیوی کے پاس ایک دن رات رہتے مگر سودہ رضؓ بنت زمعہ نے اپنی باری کے دن رات حضرت عائشہ رضؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیئے تھے، اس سے غرض صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاجوئی تھی۔

ہدیہ کی ابتدا کن لوگوں سے کی جائے، اور بکر نے بواسطہ عمرو، بکیر، کریب (ابن عباس رضؓ کے غلام) بیان کیا، کہ میمونہ رضؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کردی تو آپ نے ان سے فرمایا، اگر تو اسے اپنے ماموں کو پہونچادتیں، تو تجھ کو بہت زیادہ ثواب ہوتا۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران جونی، طلحہ بن عبد اللہ جو بنی تیم بن مرہ کے ایک آدمی تھے، حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں، آپ نے فرمایا، ان دونوں میں سے جس کا دروازہ تمہارے قریب ہو ؛

باب ۱۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ۔

کسی مجبوری کی بنا پر ہدیہ قبول نہ کرنے کا بیان، اور عمر بن عبد العزیز نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ہدیہ، ہدیہ تھا، لیکن آج تو وہ رشوت ہے ؛

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا، انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر کا تحفہ بھیجا، اس وقت آپ ابواء یا ودّان میں حالت احرام میں تھے، آپ نے اس کو واپس کر دیا، صعب نے کہا کہ جب میرے چہرے پر آپ نے ہدیہ واپس کر دینے کے سبب سے ناراضی کا اثر دیکھا، تو آپ نے فرمایا، تمہارا تحفہ واپس کرنا مناسب نہ تھا مگر اس سبب سے (واپس کر دیا) کہ ہم حالت احرام میں ہیں ؛

۲۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا۔

عبد اللہ بن محمد، سفیان، زہری، عروہ بن زبیر، ابو حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد کے ایک شخص کو ابن اُتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا، صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا، جب وہ وصول کر کے واپس آئے تو کہا، یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا ہے، جو مجھے تحفہ بھیجا گیا، آپ نے فرمایا، تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ رہا، پھر دیکھتا کہ تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص اس (صدقہ) کے مال سے کوئی چیز لیگا، تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر لائیگا، اگر اونٹ ہوگا تو وہ بول رہا ہوگا، گائے ہوگی تو وہ بول رہی ہوگی، بکری ہوگی تو وہ ممیا رہی ہوگی، پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے بغل کی سفیدی دیکھی، اے میرے اللہ کیا میں نے پہونچا دیا اے میرے اللہ کیا میں نے پہونچا دیا، تین بار آپ نے فرمایا ؛

باب ۱۶۲۴ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي

اگر کوئی شخص ہبہ کرے، یا وعدہ کرے، پھر قبل اس کے کہ وہ چیز اس کے پاس پہونچے، وہ (ہبہ کرنیوالا، یا وعدہ کرنیوالا) مرجائے، عبیدہ نے کہا کہ اگر ہبہ کرنیوالا مرجائے اور وہ ہدیہ موہوب لہٗ کی زندگی میں علیحدہ کر دیا گیا ہو تو وہ اسکے وارثوں کا ہوگا، اور اگر علیحدہ نہ کیا گیا ہو تو ہبہ کرنیوالے کے

اهدى وقال الحسن ايهما مات قبل فهي لورثة المهدى له اذا قبضها الرسول،

۲۴۱۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن المنكدر سمعت جابرا قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم لو جاء مال البحرين اعطيتك هكذا ثلثا فلم يقدم حتى توفي النبي صلى الله عليه وسلم فامر ابو بكر مناديا فنادى من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم عدة او دين فلياتنا فاتيته فقلت ان النبي صلى الله عليه وسلم وعدني فحثى لي ثلثا،

باب ۱۶۲۵ كيف يقبض العبد والمتاع

وقال ابن عمر كنت على بكر صعب فاشتراه النبي صلى الله عليه وسلم وقال هو لك يا عبد الله۔

۲۴۱۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة انه قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبية ولم يعط مخرمة منها شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه فقال ادخل فادعه لي قال فدعوته له فخرج اليه وعليه قباء منها فقال خبانا هذا لك قال فنظر اليه فقال رضي مخرمة۔

باب ۱۶۲۶ اذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل قبلت۔

۲۴۱۶۔ حدثنا محمد بن محبوب حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن حميد ابن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلكت فقال وما ذاك قال وقعت باهلي في رمضان قال تجد رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين

وارثوں کا ہوگا، حسن بصری نے کہا، کہ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے مرجائے موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا، جب کہ قاصد نے اس پر قبضہ کرلیا ہو:۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، ابن منکدر، جابر رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحرین کا مال آیا تو میں تم کو اسطرح لپ بھر کر تین بار دونگا، وہ مال نہیں آیا، یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی، حضرت ابوبکر رض نے ایک منادی کو حکم دیا، کہ وہ اعلان کردے، کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو، یا آپ پر اس کا قرض ہو، تو وہ میرے پاس آئے، میں اس کو دوں گا، میں ابوبکر رض کے پاس آیا، اور میں نے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے:۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے، اور ابن عمر رض نے کہا، کہ میں ایک سرکش اونٹ کی پیٹھ پر سوار تھا، تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لیا، اور فرمایا، اے عبد اللہ یہ تیرا ہے:۔

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں، لیکن مخرمہ کو کچھ بھی نہیں دیا، مخرمہ نے کہا، اے میرے بیٹے میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چل، میں ان کے ساتھ چلا، تو انھوں نے کہا، کہ اندر جا، اور آپ کو میرے واسطے بلا لا، میں نے آپ کو بلایا، تو آپ باہر تشریف لائے، اس حال میں کہ انھیں قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، ہم نے تیرے واسطے اس کو چھپا رکھا تھا، مخرمہ نے اس کو دیکھا، اور اس کو دیکھکر خوش ہوگئے:۔

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دے، اور دوسرا شخص اس پر قبضہ کرلے، لیکن یہ نہ کہے، کہ میں نے قبول کیا:۔

محمد بن محبوب، عبد الواحد، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میں تو تباہ ہوگیا، آپ نے فرمایا کیا ہوا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں صحبت کرلی، آپ نے فرمایا، کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے، اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا، کیا دو مہینہ متواتر روزے رکھ سکتا ہے، کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے، اس نے کہا، نہیں

قال لا قال فتستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال فجاء رجل من الانصار بعرق والعرق المكتل فيه تمر فقال اذهب بهذا فتصدق به قال على احوج منا يا رسول الله والذي بعثك بالحق ما بين لابتيها اهل بيت احوج منا قال اذهب فاطعمه اهلك ،

ایک انصاری ایک عرق لیکر آئے، عرق ایک پیمانہ ہے جس میں کھجوریں تھیں، آپ نے فرمایا، اس کو لے جا، اور خیرات کردے، اس نے پوچھا، یا رسول اللہ، کیا اس شخص کو دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا ہے، مدینہ کے دو پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ نے فرمایا، جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے ؛

باب ۱۶۲۷ اذا وهب دينا على رجل

قال شعبة عن الحكم هو جائز ووهب الحسن بن علي عليهما السلام لرجل دينه وقال النبي صلى الله عليه وسلم من كان عليه حق فليعطه او ليتحلله منه فقال جابر قتل ابي وعليه دين فسأل النبي صلى الله عليه وسلم غرماءه ان يقبلوا التمر حائطي ويحللوا ابي ،،

اگر کوئی شخص اپنا قرض کسی کو ہبہ کردے، شعبہ نے بواسطہ حکم نقل کیا کہ جائز ہے، اور حسن بن علی علیہما السلام نے ایک شخص کو اپنا قرض بخشدیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس شخص پر کوئی حق ہو، تو وہ اسے ادا کردے، یا اس کو معاف کرالے، جابر رض نے کہا، کہ میرے والد قتل کئے گئے، اور ان پر قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرضخواہوں سے کہا، کہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں اور میرے والد کا قرض معاف کردیں ؛

۲۴۱۷ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس ح وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال حدثني ابن كعب بن مالك ان جابر بن عبد الله اخبره ان اباه قتل يوم احد شهيدا فاشتد الغرماء في حقوقهم فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فسألهم ان يقبلوا تمر حائطي ويحللوا ابي فابوا فلم يعطهم رسول الله صلى الله عليه وسلم حائطي ولم يكسره لهم ولكن قال ساغدو عليك فغدا علينا حين اصبح فطاف في النخل ودعا في تمره بالبركة فجددتها فقضيتهم حقوقهم وبقي لنا من تمرها بقية ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس فاخبرته بذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمر اسمع وهو جالس يا عمر فقال عمر الا يكون قد علمنا انك رسول الله والله انك لرسول الله ؛

عبدان، عبداللہ، یونس، (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب، ابن کعب ابن مالک، جابر بن عبداللہ نے بیان کیا، کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہوئے، تو ان کے قرضخواہ اپنے حقوق کے مطالبہ میں سختی کرنے لگے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ سے حالات بیان کئے، اور آپ نے ان لوگوں سے سفارش کی کہ میرے باغ کا پھل لے لیں، اور میرے والد کا قرض چھوڑ دیں، لیکن ان لوگوں نے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرا باغ نہیں دیا، اور نہ انکے لئے پھل تڑوایا، بلکہ فرمایا، کہ میں تمہارے پاس صبح آؤنگا، جب صبح ہوئی تو آپ تشریف لائے، اور کھجور کے درختوں کے پاس گھومے، اور اس کے پھل میں برکت کی دعا کی، پھر میں نے ان پھلوں کو توڑا، اور ان کے حقوق ادا کردیئے اور میرے پاس اس کا پھل باقی بچ گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض سے جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمایا، اے عمر رض سنو! حضرت عمر رض نے عرض کیا، ہمیں تو معلوم ہی ہے، کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، بخدا آپ اللہ کے رسول ہیں ؛

باب ۱۶۲۸ هبة الواحد للجماعة

وقالت اسماء للقاسم بن محمد وابن ابي عتيق ورثت

ایک چیز کا چند آدمیوں کو ہبہ کرنے کا بیان، اور اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا، کہ مجھے اپنی بہن عائشہ رض سے

عَنْ اُخْتِیْ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ مُعَاوِیَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَکُمَا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِهٖ الْاَشْیَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اِنْ اَذِنْتَ لِیْ اَعْطَیْتُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ یَدِهٖ۔

باب ۱۶۲۹ الْهِبَةُ الْمَقْبُوْضَةُ وَغَیْرُ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةُ وَغَیْرُ الْمَقْسُوْمَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَیْرُ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا اَتَیْنَا الْمَدِیْنَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ اُرَاهُ فَوَزَنَ لِیْ فَاَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی اَصَابَهَا اَهْلُ الشَّامِ یَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَشْیَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا فَتَلَّهٗ فِیْ یَدِهٖ۔

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی

غابہ میں جو ترکہ ملا، اور اس کے بدلے حضرت معاویہؓ ایک لاکھ دیتے تھے، وہ تم دونوں کو دیتی ہوں:۔

یحییٰ بن قزعہ، مالک، ابو حازم، سہل ابن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے اسمیں سے پیا، آپ کے دائیں طرف ایک کمسن لڑکا تھا، اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے آپ نے اس لڑکے سے فرمایا، اگر تو اجازت دے، تو میں یہ ان لوگوں کو دیدوں، اس نے کہا، کہ یا رسول اللہ میں آپکے جھوٹے میں اپنے حصہ میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح دینے والا نہیں، چنانچہ آپ نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا:۔

قبضہ کی ہوئی، یا بغیر قبضہ کی ہوئی، اور تقسیم کی ہوئی، اور بغیر تقسیم کی ہوئی چیز کے ہبہ کرنے کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ہوازن کو مال غنیمت ہبہ کر دیا، حالانکہ وہ تقسیم کیا ہوا نہیں تھا، اور ثابت نے بیان کیا، کہ ہم سے مسعر نے بواسطہ محارب، جابرؓ نقل کیا، کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حاضر ہوا، تو آپ نے میرا قرض دیدیا، اور زیادتی کیساتھ دیا:۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محارب، جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اونٹ ایک سفر میں بیچا، جب ہم مدینہ آئے تو آپ نے فرمایا مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ، آپ نے اس کی قیمت تول کر دی، شعبہ نے کہا، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جھکتی ہوئی تول کر دی، اور اس میں سے کچھ میرے پاس برابر رہتا، یہاں تک کہ یوم حرہ میں اہل شام نے اس کو چھین لیا:۔

قتیبہ، مالک، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ کے دائیں طرف ایک کمسن لڑکا تھا، اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے، آپ نے اس لڑکے سے فرمایا، کیا تو اجازت دیتا ہے، کہ میں یہ ان لوگوں کو دیدوں، اس لڑکے نے کہا، خدا کی قسم میں آپ کے جھوٹے سے اپنے حصہ میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دوں گا، آپ نے وہ پیالہ اس لڑکے کے ہاتھ میں زور سے رکھدیا:۔

عبداللہ بن عثمان بن جبلہ، عثمان بن جبلہ، شعبہ، سلمہ، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک شخص کا قرض تھا، (اس نے سختی سے تقاضا کیا)، تو آپ کے اصحاب نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم دين فهم به اصحابه
فقال دعوه فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا له
سنا فاعطوها اياه فقالوا انا لا نجد سنا الا سنا هي
افضل من سنه قال فاشتروها فاعطوها اياه فان
من خيركم او خيركم احسنكم قضاء۔

باب ۱۶۳۰ اذا وهب جماعة لقوم

۲۴۲۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن
عقيل عن ابن شهاب عن عروة ان مروان بن الحكم
والمسور بن مخرمة اخبراه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه
ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم فقال لهم
معي من ترون واحب الحديث الي اصدقه فاختاروا
احدى الطائفتين اما السبي واما المال وقد كنت
استانيت وكان النبي صلى الله عليه وسلم انتظرهم
بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين
لهم ان النبي صلى الله عليه وسلم غير راد اليهم
الا احدى الطائفتين قالوا فانا نختار سبينا فقام
في المسلمين فاثنى على الله بما هو اهله ثم
قال اما بعد فان اخوانكم هؤلاء جاءونا تائبين
واني رايت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم
ان يطيب ذلك فليفعل ومن احب ان يكون على
حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء الله علينا
فليفعل فقال الناس طيبنا يا رسول الله لهم
فقال لهم انا لا ندري من اذن منكم فيه ممن لم
ياذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم فرجع
الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا الى النبي صلى الله عليه
وسلم فاخبروه انهم طيبوا واذنوا وهذا الذي
بلغنا من سبي هوازن قال ابو عبد الله هذا اخر
قول الزهري يعني فهذا الذي بلغنا۔

اس کے قتل کا ارادہ کیا، آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، اس لیے کہ حق
والا ایسی ہی باتیں کرتا ہے، اور فرمایا کہ اس کو اس کی عمر کا اونٹ خرید کر دے
دو، لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا، البتہ اس سے
زیادہ عمر کا اونٹ ملتا ہے، آپ نے فرمایا، وہی خرید کر دیدو، اس لیے کہ تم
میں بہتر وہ ہے، یا تم میں کا بہتر وہ ہے، جو اچھی طرح ادا کرے ؛

اگر چند آدمی ایک جماعت کو ہبہ کر دیں ؛

یحیی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مروان بن حکم و مسور بن
مخرمہ سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا، اور ان لوگوں نے آپ سے درخواست
کی کہ انکو ان کے مال اور قیدی واپس کر دیں، آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ میرے ساتھ
جو لوگ ہیں انھیں تم دیکھ رہے ہو، اور میرے نزدیک سچی بات سب سے زیادہ اچھی
ہے اسلیے تم دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر لو، یا تو قیدی یا مال لو، اور اسی
لیے میں نے تمہارا انتظار کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس سے زائد رات تک ان
لوگوں کا انتظار کر کے طائف سے واپس ہوئے، جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی واپس کرینگے، تو ان لوگوں نے
عرض کیا کہ ہم اپنے قیدی واپس لینا چاہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے
درمیان کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف بیان کی جو اسکے شایان شان ہے، پھر
فرمایا، اما بعد! تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں خیال
کرتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں، تم میں سے جو شخص برضا و رغبت
کرنا چاہے تو ایسا کرے، اور جو شخص اپنے حصہ پر قائم رہنا چاہے، یہانتک کہ اللہ تعالے
سب سے پہلے مال غنیمت جو ہمیں عطا کرے، اس میں سے ہم انکو دیں تو ایسا ہی کرے
لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم برضا و رغبت ایسا کرتے ہیں (یعنی انکے قیدی
واپس کر دیتے ہیں) آپ نے لوگوں سے کہا ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے
اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی، اس لیے تم واپس جاؤ، یہانتک کہ
تمہارے سردار ہمارے پاس تمہارا معاملہ بیان کریں، لوگ واپس گئے، ان سے
ان کے سرداروں نے گفتگو کی، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس ہوئے
اور آپ سے بیان کیا، کہ لوگ خوشی سے ایسا کرنے کو (قیدی واپس کرنے کو) تیار
ہیں، ابو عبداللہ بخاری نے کہا، کہ ہوازن کے قیدیوں کا حال ہم تک اس
طرح پہونچا ہے، یہ آخری قول یعنی فہذا الذی بلغنا زہری کا قول ہے ؛

باب ۱۶۳۱ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ.

۲۴۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالُوا لَهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۲۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ.

باب ۱۶۳۲ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

باب ۱۶۳۳ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا.

۲۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

اگر کسی شخص کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور اسکے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں، تو وہی اس کا مستحق ہے، اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس کے شریک ہونگے لیکن یہ نقل صحیح نہیں ؛

ابن مقاتل، عبداللہ، شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، ابوہریرہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ایک اونٹ کسی سے قرض لیا تھا، قرضخواہ تقاضا کرنے کے لئے آیا، (اس نے سختی کی، صحابہ نے اس کے قتل کا ارادہ کیا، تو، آپ نے فرمایا حق والا ایسی ہی باتیں کرتا ہے پھر اسکو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دلوایا، اور فرمایا تم میں بہتر وہ ہے، جو اچھی طرح ادا کرے ؛

عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، عمرو، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور وہ حضرت عمرؓ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے، اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا، تو حضرت عمرؓ فرماتے کہ اے عبداللہ کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، کہ اسکو میرے ہاتھ بیچدو، حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یہ تو آپ ہی کا ہے چنانچہ آپ نے اس کو خرید لیا آپ نے فرمایا، اے عبداللہ، یہ تمہارا ہے، جو چاہو کرو ؛

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی اونٹ ہبہ کردے، اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے، اور حمیدی نے ہم سے کہا، کہ مجھ سے سفیان نے بواسطہ عمرو، ابن عمرؓ کا قول نقل کیا، کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک سرکش اونٹ پر تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، اس کو میرے ہاتھ بیچدو، پھر آپ نے اس کو خرید لیا، تو آپ نے فرمایا، اے عبداللہ یہ اونٹ تمہارا ہے ؛

جس چیز کا پہننا مکروہ ہے، اس کا ہدیہ بھیجنا ؛

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک ریشمی حلہ مسجد کے دروازہ کے پاس فروخت ہوتا ہوا دیکھا، تو رسول اللہ صلعم سے عرض کیا، کہ کاش آپ اسکو خرید لیتے، تاکہ جمعہ کے دن اور وفد آنے کے دن پہنیں، آپ نے فرمایا، یہ وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پھر چند ریشمی حلے آپ کے پاس آئے، تو آپ نے حضرت عمرؓ کو ان میں سے ایک حلہ دیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا، آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ آپ نے حلہ عطارد کی بابت اسطرح فرمایا تھا، آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں یہ پہننے کو نہیں دیا چنانچہ حضرت

إني لم أكسكها لتلبسها فكساها عمر أخا له بمكة مشركا.

٢٤٢٦ - حدثنا محمد بن جعفر أبو جعفر حدثنا ابن فضيل عن أبيه عن نافع عن ابن عمر قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يدخل عليها وجاء علي فذكرت له ذلك فذكره للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إني رأيت على بابها سترا موشيا فقال ما لي وللدنيا فأتاها علي فذكر ذلك لها فقالت ليأمرني فيه بما شاء قال ترسل به إلى فلان أهل بيت بهم حاجة.

٢٤٢٧ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الملك بن ميسرة قال سمعت زيد بن وهب عن علي قال أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فلبستها فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بين نسائي.

باب ١٦٣٤ قبول الهدية من المشركين

وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هاجر إبراهيم عليه السلام بسارة فدخل قرية فيها ملك أو جبار فقال أعطوها آجر وأهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم وقال أبو حميد أهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم.

٢٤٢٨ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يونس بن محمد حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا أنس قال أهدي للنبي صلى الله عليه وسلم جبة سندس وكان ينهى عن الحرير فعجب الناس منها فقال والذي نفس محمد بيده لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن من هذا وقال سعيد عن قتادة عن أنس إن أكيدر دومة أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

٢٤٢٩ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا

عمر رضؓ نے اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا، پہننے کو دیا:۔

محمد بن جعفر، ابوجعفر، ابن فضیل، فضیل، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر میں تشریف لائے لیکن اندر نہیں گئے، حضرت علیؓ آئے تو ان سے حضرت فاطمہؓ نے بیان کیا، حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ میں نے فاطمہؓ کے دروازہ پر دھاری دار پردہ دیکھا مجھکو دنیا کی آرائشوں سے کیا کام؟ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور ان سے یہ حال بیان کیا، تو انھوں نے کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ چاہیں اس کے بارے میں مجھے حکم دیں، آپ نے فرمایا کہ فلاں گھر والے کے پاس بھیجدو، کہ وہ ضرورت مند ہیں:۔

حجاج بن منہال، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، زید بن وہب، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی حلہ بھیجا، میں نے اس کو پہن لیا پھر میں نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے، تو میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی (رشتہ کی) عورتوں میں تقسیم کر دیا:۔

مشرکوں کے ہدیہ کا قبول کرنا، اور ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی، ایک آبادی میں داخل ہوئے، جہاں ایک ظالم بادشاہ تھا، اس نے اپنے خادموں سے کہا، کہ ہاجرہ ابراہیم کو دیدو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ میں بھیجی گئی، اور ابوحمید نے کہا، کہ ملک ایلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا، آپ نے اس کو ایک چادر دی اور وہاں کے دریا میں کچھ حصہ لکھدیا:۔

عبداللہ بن محمد، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جبہ تحفہ بھیجا گیا، اور آپ حریر (ریشم) کے استعمال سے منع فرماتے تھے، لوگ اس جبہ سے بہت خوش ہوئے، تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، سعد بن معاذؓ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہونگے، اور سعید نے بواسطہ قتادہ، انسؓ روایت کیا، کہ اُکیدر دومہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا:۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، شعبہ، ہشام بن زید، انس

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا تَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی عورت زہر آلو بکری لے کر آئی، اس میں سے آپ نے کھالیا، اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، اور آپ سے کہا گیا، کہ کیوں نہ ہم اسے قتل کردیں، آپ نے فرمایا، نہیں، میں اس کا اثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں برابر دیکھتا رہا:؛

۲۴۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

ابو النعمان، المعتمر بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان، عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ایک سفر میں) تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں کسی کے پاس کھانا ہے، اس وقت ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا ایک صاع کے قریب آٹا تھا، وہ آٹا گوندھا گیا، پھر ایک مشرک دراز قد جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، بکریوں کا ایک ریوڑ ہانکتا ہوا لے کر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا عطیہ ہے یا ہبہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ بیچتا ہوں، آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی، اسے ذبح کیا گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا، خدا کی قسم ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا، جس کو آپ نے کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا نہ دیا ہو، جو موجود تھا، اس کو وہیں دیدیا، اور جو موجود نہ تھا اس کا حصہ چھپا کر رکھ دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کے دو پیالے بنائے، جن میں سے تمام لوگوں نے کھایا، اور خوب سیر ہو کر کھایا، بلکہ دونوں پیالوں میں سے کچھ گوشت بچ بھی گیا، جس کو ہم نے اونٹ پر رکھ لیا، یا اسی طرح کے اور کچھ الفاظ راوی نے بیان کئے:؛

باب ۱۶۳۵ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

مشرکین کو ہدیہ دینے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جنھوں نے تم سے دین میں جھگڑا نہیں کیا، اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ احسان کرنے، اور انصاف کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا:؛

۲۴۳۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ

خالد بن محمد، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر رضؓ نے ایک شخص کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ اس حلہ کو خرید لیجئے، تاکہ جمعہ کے دن، اور جس دن وفد آئے آپ پہنیں آپ نے فرمایا، اسکو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند حلے لائے

كَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

٢٤٣٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

بَابُ ١٦٣٦ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

٢٤٣٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

٢٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

٢٤٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ لِي فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

گئے، ان میں سے ایک حلہ آپ نے حضرت عمرؓ کو بھیجدیا، حضرت عمرؓ نے کہا میں اسے کیونکر پہنوں، جب کہ آپ اس کے متعلق ایسا فرما چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کیلئے نہیں دیا ہے، بلکہ اس کو بیچ دو، یا کسی کو پہنا دو، چنانچہ اس حلے کو حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بھائی کو جو مکہ میں تھا، اور ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا، بھیجدیا۔

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں، اسماء نے بیان کیا، کہ میرے پاس میری ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئیں اور وہ مشرک تھیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اور عرض کیا، وہ محبت سے میرے پاس آئی ہے، تو کیا میں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کروں، آپ نے فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ سلوک کر۔

کسی کے لئے جائز نہیں ہے، کہ اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام و شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ہبہ کرکے واپس لینے والا ایسا ہی ہے، جیسے قے کرکے کھانے والا۔

عبدالرحمٰن بن مبارک، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بری مثال ہمارے لئے مناسب نہیں، جو شخص ہبہ کرکے واپس لے، وہ اس کتے کی طرح ہے، جو قے کرکے کھالے۔

یحییٰ بن قزعہ، مالک، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے ایک گھوڑا ایک شخص کو خدا کی راہ میں سواری کیلئے دیا جس کے پاس وہ گھوڑا تھا، اس نے اس کو خراب کردیا میں نے چاہا، کہ اس کو اس سے خرید لوں، اور میں نے گمان کیا، کہ وہ اس کو سستا بیچدے گا، میں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا، کہ اس کو نہ خریدو، اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دیدے، اس لئے کہ صدقہ دیکر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

باب ۱۶۳۷

۲۴۳۶ - حدثنا ابراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة أن بني صهيب مولى ابن جدعان ادعوا بيتين وحجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطى ذلك صهيبا فقال مروان من يشهد لكم على ذلك قالوا ابن عمر فدعاه فشهد لأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم صهيبا بيتين وحجرة فقضى مروان بشهادته لهم،

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے) ؛

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عبد اللہ بن عبید اللہ، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، کہ بنی صہیب نے جو ابن جدعان کے غلام تھے، دو مکان اور ایک حجرے کے متعلق دعویٰ کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دیدیئے تھے، مروان نے پوچھا، اسکے متعلق تمہارے حق میں کوئی گواہی دیگا، ان لوگوں نے کہا، ابن عمر رض (گواہ ہیں) مروان نے ان کو بلایا، تو انھوں نے گواہی دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ دیدیا تھا، مروان نے ان کی گواہی کی بنا پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ دیدیا ؛

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۶۳۸ ما قيل في العمرى والرقبى

أعمرته الدار فهي عمرى جعلتها له استعمركم فيها جعلكم عمارا،

عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان، اعمرتہ الدار کے معنی ہیں، میں نے تم کو عمر بھر کے لئے مکان دیدیا، استعمرکم فیھا کے معنی ہیں اس نے تم کو زمین میں بسایا ؛

۲۴۳۷ - حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن جابر رض قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالعمرى أنها لمن وهبت له،

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، جابر رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ کیا، کہ وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا ہے ؛

۲۴۳۸ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا همام حدثنا قتادة قال حدثني النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة وقال عطاء حدثني جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه،

حفص بن عمر، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ عمریٰ جائز ہے، اور عطاء نے کہا، کہ مجھ سے حضرت جابر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ؛

باب ۱۶۳۹ من استعار من الناس الفرس

اس شخص کا بیان، جو کسی سے گھوڑا مستعار لے ؛

۲۴۳۹ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت أنسا يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا من أبي طلحة يقال له المندوب فركب فلما رجع قال ما رأينا من شيء وإن وجدناه لبحرا،

آدم، شعبہ، قتادہ، انس رض سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ایک بار دشمن کے حملے کا خوف ہوا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے ایک گھوڑا مستعار لیا جس کا نام مندوب تھا چنانچہ آپ اس پر سوار ہو کر گئے، جب واپس آئے، تو فرمایا ہمیں کوئی خطرہ کی بات نظر نہیں آئی، اور ہم نے اس گھوڑے کو پایا، کہ دریا ہے ؛

باب ۱۶۴۰ الاستعارة للعروس عند البناء،

دلہن کے لئے زفاف کے وقت کوئی چیز مستعار لینے کا بیان ؛

۲۴۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ،

ابونعیم، عبدالواحد بن ایمن، ایمن سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گیا، تو وہ قطر کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھیں، جس کی قیمت پانچ درہم تھی، انھوں نے مجھ سے کہا کہ میری اس لونڈی کو تو دیکھو، کہ گھر میں اس کپڑے کے پہننے سے انکار کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کُرتا تھا، مدینہ میں جب کسی عورت کو بھی (بوقت شادی) آراستہ کرنیکی ضرورت ہوتی، تو میرے پاس آدمی بھیج کر مجھ سے منگوا لیتی :۔

بَابٌ ۱۶۴۱ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ،

منیحہ کی فضیلت کا بیان :۔

۲۴۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ،

یحییٰ بن بکیر، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دودھ دینے والی صاف اونٹنی، اور صاف بکری جو صبح و شام برتن بھر کر دودھ دے کیا ہی عمدہ عطیہ ہے :۔

۲۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ،

عبداللہ بن یوسف، و اسمٰعیل، بواسطہ مالک (نعم المنیحہ) کے بجائے) نعم الصدقہ (کیا ہی عمدہ صدقہ ہے) کے الفاظ روایت کرتے ہیں :۔

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَ

عبداللہ بن یوسف، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اور انصار زمین و جائداد کے مالک تھے، انصار نے زمینیں اور جائداد مہاجرین میں اس شرط پر تقسیم کر دیں، کہ ہر سال ان کے پھل اور پیداوار دیا کریں گے، اور محنت و مزدوری مہاجرین کیا کرینگے، اور انس رضؓ کی ماں یعنی ام سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے چند درخت دیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن کو جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں دیدیئے، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا، کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس ہوئے۔ تو مہاجرین نے انصار کی دی ہوئی جائدادیں انھیں واپس کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ماں کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ایمن کو ان کے بدلے میں اپنے باغ کے کچھ درخت دیدیئے، اور احمد

أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ ،،

بن شبیب نے بیان کیا، کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ یونس اس حدیث کو روایت کیا، اس میں (مکانھن من حائطہ کے بجائے) مکانھن من خالصہ کے الفاظ بیان کئے ہیں ؛

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً ،،

مسدد، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابوکبشہ سلولی، عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ چالیس خصلتیں ہیں، جن میں سب سے بہتر بکریوں کا کسی کو عطا کرنا ہے، جو شخص ان میں سے کسی ایک خصلت پر بھی بغرض ثواب اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھ کر عمل کرے گا، تو اللہ اس کو جنت میں داخل کریگا، حسان کا بیان ہے کہ ہم بکری کے عطیہ کے علاوہ جن خصائل کا شمار کرسکے، وہ یہ ہیں، سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کر دینا، وغیرہ وغیرہ، ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہیں کرسکے ؛

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ،،

محمد بن یوسف، اوزاعی، عطاء، جابر رضی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمینیں تھیں، تو ان لوگوں نے کہا، کہ ہم ان زمینوں کو تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر دیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو، وہ یا تو خود کاشت کرے، یا اپنے بھائی کو دیدے، اور اگر ایسا نہ کرے تو زمین کو یوں ہی رہنے دے، اور محمد بن یوسف نے بواسطہ، اوزاعی زہری، عطاء بن یزید، ابوسعید بیان کیا، کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ہجرت کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو، ہجرت کا معاملہ تو بہت دشوار ہے، کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے، اس نے کہا ہاں! آپ نے پوچھا، کیا تو اس کا صدقہ دیتا ہے، اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا، تو اس سے کچھ عطیہ دیتا ہے، اس نے کہا ہاں! پھر آپ نے پوچھا، کیا اس کو پانی پلانے کے وقت دوہتا ہے، اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا، تو دریا کے اس پار رہ کر عمل کر اللہ تیرے عمل میں سے کچھ بھی تو ضائع نہ کرے گا ؛

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

محمد بن بشار، عبدالوہاب، ایوب، عمرو، طاؤس، ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین کے پاس سے گذرے

اَعْلَمُهُمْ بِذَالِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْمَنَحَهَا اِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا اَجْرًا مَّعْلُوْمًا ـ

جہاں کھیتیاں لہلہا رہی تھیں، آپ نے دریافت فرمایا، یہ کس کا ہے، تو لوگوں نے عرض کیا، فلاں نے اس کو کرایہ پر لیا ہے، آپ نے فرمایا، کاش وہ اس کو عطیہ کے طور پر دے دیتا، تو اس پر ایک مقررہ اجرت لینے سے زیادہ بہتر تھا:۔

باب ۱۶۴۲ اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِيَةٌ وَّاِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ :۔

اگر کوئی شخص یہ کہے، کہ میں نے تجھے یہ لونڈی خدمت کے لئے دی، جس طور پر کہ رواج ہو تو جائز ہے، اور بعض لوگوں نے کہا، یہ عاریت ہے، اور اگر کوئی شخص کہے، میں نے تجھ کو یہ کپڑا پہننے کو دیا، تو یہ ہبہ ہے:۔

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَّةَ فَاَعْطَوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً وَّقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ ـ

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی، تو لوگوں نے سارہ کو ہاجرہ لونڈی دی، وہ واپس ہوئیں، اور کہنے لگیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کر دیا، اور اس نے ایک لونڈی خدمت کیلئے دی، اور ابن سیرین، ابوہریرہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، اور اس میں اخدامہا ہاجر کے الفاظ بیان کئے:۔

باب ۱۶۴۳ اِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا :۔

اگر کوئی شخص کسی کو گھوڑا سواری کے لئے دے، تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے، اور بعض لوگوں نے کہا، کہ اس کو اس میں رجوع کا اختیار ہے:۔

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَّسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ـ

حمیدی، سفیان، مالک، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر رضہ کا قول نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا، کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا، میں نے دیکھا، کہ اسے فروخت کیا جا رہا ہے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا، نہ تو اس کو خریدو، اور نہ اپنا صدقہ واپس لو:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہیوں کا بیان

باب ۱۶۴۴ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ

مدعی کے ذمہ گواہ لانا لازم ہے (اللہ تعالیٰ کا قول (اے ایمان والو، جب تم ایک مدت معینہ کیلئے ادھار کا معاملہ کرو، تو اسکو لکھ لو، اور تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے، اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے، جسطرح

بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ؞

اللہ نے اسے سکھایا، بلکہ لکھدے، اور جس پر حق ہے وہ لکھوائے اور اللہ سے ڈرے، جو اس کا رب ہے اور اسمیں سے کچھ بھی کم نہ کرے، اگر وہ شخص جس پر حق ہو، احمق یا ضعیف ہو یا وہ لکھوا نہیں سکتا، تو اس کا ولی ٹھیک ٹھیک لکھوائے، اور مردوں میں دو گواہ مقرر کرو، اگر دو مرد نہ ہوں، تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہو جنھیں تم پسند کرو، تاکہ ان میں سے اگر ایک بھول جائے، تو دوسری یاد کرائے، اور گواہ جب بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں، اور ایک مدت مقررہ تک ادھار کے معاملہ کو لکھنے میں کوتاہی نہ کرو، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو، یہ اللہ کے نزدیک بہت انصاف کی بات اور شہادت کیلئے مضبوطی کا باعث ہے، اور اس کے قریب ہے کہ شک میں نہ پڑو گے، مگر یہ کہ نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو، تو نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور جب خرید و فروخت کا معاملہ کرو، تو گواہ مقرر کرو، اور نہ کاتب اور نہ گواہ کو نقصان پہنچایا جائے، اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری شرارت ہے، اور اللہ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول اے ایمان والو، انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو، اور اللہ کے لئے گواہی دو اگرچہ تمہارے یا والدین، یا رشتہ داروں کے خلاف ہو، امیر ہو یا فقیر تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کا نگہبان ہے، تو تم انصاف کرنے میں خواہشات کی پیروی نہ کرو، اور اگر تم بات بنا کر گواہی دوگے یا اعراض کرو گے، تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ؞

بَاب ۱۶۴۵ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا ؞

اگر کوئی شخص کسی کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے، اس طور پر کہے کہ ہم تو اسکو بھلا ہی جانتے ہیں، یا میں نے اسکو بھلا ہی جانا ہے ؞

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رض وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ

حجاج، عبداللہ بن عمر نمیری، یونس، (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، وابن مسیب وعلقمہ بن وقاص وعبیداللہ، حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت کا واقعہ بیان کرتے ہیں، اور ان میں سے بعض کی حدیث دوسرے کی تصدیق کرتی ہے، تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت لگائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ اور اسامہ رضؓ کو بلایا، جب وحی کے آنے میں دیر ہوئی، تو ان دونوں سے اپنی بیوی کے جدا کرنیکے متعلق مشورہ لیا، تو اسامہ رضؓ نے جواب دیا، کہ ہم آپ کی بیوی میں بھلائی ہی جانتے

وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

ہیں، اور بریرہ نے کہا، میں نے ان میں کوئی عیب کی بات نہیں دیکھی، بجز اس کے کہ وہ ایک کمسن عورت ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اس کو کھا جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص اسکی جانب سے عذر خواہی کر سکتا ہے جس نے مجھے میرے اہل بیت کے متعلق اذیت پہنچائی (یعنی تہمت لگائی) خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں، اور لوگ ایسے آدمی سے تہمت لگاتے ہیں جس کو میں نے بھلا ہی جانا ہے ::

باب ۱۶۴۶ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی کا بیان، اور اس کو عمرو بن حریث نے جائز کہا ہے، اور کہا کہ جھوٹے اور دغاباز آدمی کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے، شعبی، ابن سیرین، عطاء اور قتادہ نے کہا، کہ سن لینا گواہی ہے، اور حسن بصری نے کہا، کہ وہ اس طرح کہے، کہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا، لیکن میں نے ایسا ایسا سنا ہے ::

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم، عبداللہ بن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادہ سے روانہ ہوئے، جہاں ابن صیاد تھا، یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے، تو آپ درختوں کی آڑ میں چھپ چھپ کر چلنے لگے، تاکہ ابن صیاد آپ کو دیکھ نہ سکے، اور آپ اس کی بات سن لیں، اور ابن صیاد اپنے فرش پر ایک چادر میں اپنا منہ لپیٹے ہوئے لیٹا ہوا تھا، اور کچھ گنگنا رہا تھا لیکن ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، اس حال میں کہ آپ درختوں کی آڑ میں چلے آرہے تھے، تو اس کی ماں نے پکار کر کہا، کہ اے صاف! یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، ابن صیاد یہ سن کر خاموش ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو حال معلوم ہو جاتا ::

۲۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ

عبداللہ بن محمد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے پاس تھی انھوں نے مجھے طلاق بتہ یعنی تین طلاقیں دیدیں، پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا لیکن ان

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ
فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ
عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَاَبُوْبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهٗ
وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ
لَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے پاس کپڑے کے حاشیے کی طرح ہے (یعنی نامرد ہیں) آپ نے فرمایا، کیا تو رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہے، یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو عبدالرحمن سے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہولیں، اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر حاضری کی اجازت کے منتظر تھے، خالد نے کہا، اے ابوبکرؓ کیا تم اس عورت کی بات نہیں سنتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باآواز بلند بات کر رہی ہے:

بَابُ ۱۶۴۲ اِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ اَوْ شُهُوْدٌ بِشَيْءٍ

فَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا اَخْبَرَ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَاَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ اِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّ شَهِدَ اٰخَرَانِ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ۔

جب ایک یا چند گواہ کسی چیز کی گواہی دیں اور دوسرے کہیں کہ ہم کو اس کے متعلق معلوم نہیں تو اس کے قول پر حکم صادر کیا جائیگا جو گواہی دیں، حمیدی نے کہا اسکی مثال اسطرح ہے کہ بلالؓ نے خبر دی کہ نبی صلعم نے کعبہ میں نماز پڑھی اور فضل نے بیان کیا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی، لوگوں نے بلالؓ کی شہادت پر عمل کیا، اسی طرح اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں پر فلاں شخص کے ہزار درہم ہیں، اور دوسرے دو گواہوں نے ایک ہزار پانچ سو کی گواہی دی تو فیصلہ زیادہ کا کیا جائے گا:

۲۴۵۲ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتًا لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

حبان، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو جس سے اس نے نکاح کیا ہے دودھ پلایا ہے، عقبہ نے اس سے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تو نے دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے مجھے بتایا، چنانچہ ابواہاب کے گھر ایک آدمی دریافت کرنے کو بھیجا گیا، تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی معلوم نہیں کہ اس عورت نے اسکو دودھ پلایا ہے، عقبہ نبی صلعم کے پاس سوار ہو کر مدینہ گئے، اور آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، ایسی بات کیونکر ہو سکتی ہے، (یعنی تو اس سے کسطرح نکاح کر سکتا ہے) جبکہ اسکے متعلق اسطرح کی بات (یعنی دودھ پلانے کے متعلق) کہی جا چکی ہے، چنانچہ عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا:

بَابُ ۱۶۴۳ الشُّهَدَاءِ الْعُدُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ۔

عادل گواہوں کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ تم دو عادل آدمیوں کو گواہ بنالو، جن کو تم پسند کرتے ہو:

۲۴۵۳ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

حکم بن نافع، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمن بن عوف عبداللہ بن عتبہ، حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کا مواخذہ

اِنَّ اُنَاسًا کَانُوْا یُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَیْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَیْسَ اِلَیْنَا مِنْ سَرِیْرَتِهٖ شَیْءٌ اَللّٰهُ یُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِیْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِیْرَتَهٗ حَسَنَةٌ۔

وحی کے ذریعہ ہوتا تھا، اور اب وحی موقوف ہوگئی، اس لئے ہم تمہارا صرف تمہارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے، جو شخص اچھا عمل ظاہر کرے گا، تو ہم اسے امن دیں گے، اور مقرب بنائیں گے، ہمیں اس کے باطن سے کوئی غرض نہیں، اس کے باطن کا محاسبہ اللہ تعالیٰ کرے گا، اور جس نے برے اعمال ظاہر کئے، ہم اسے امن نہیں دیں گے، اور نہ اس کی تصدیق کریں گے، اگرچہ وہ کہتا ہو، کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

بَاب ۱۶۴۹ تَعْدِیْلِ کَمْ یَجُوْزُ۔

کتنے آدمیوں کی نیک چلنی کی شہادت کافی ہے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا اَوْ قَالَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس رضی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کا ذکر خیر کیا، آپ نے فرمایا، واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گذرا، تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، یا اس کے علاوہ کوئی اور لفظ بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، کہ واجب ہوگئی، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے اسکے متعلق بھی فرمایا، کہ واجب ہوگئی اور دوسرے کے متعلق بھی فرمایا، کہ واجب ہوگئی آپ نے فرمایا مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَهُمْ یَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِیْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِیَ خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاُثْنِیَ خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِیَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قُلْتُ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، داؤد بن ابی الفرات، عبداللہ بن بریدہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ میں مدینہ میں آیا، اور وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی جس سے لوگ جلد مر جاتے تھے، میں حضرت عمر رضی کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک جنازہ گذرا، تو لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی حضرت عمر رضی نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گذرا، اور لوگوں نے اسکی بھی تعریف بیان کی، تو انھوں نے فرمایا، واجب ہوگئی، پھر تیسرا جنازہ گذرا، تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، آپ نے فرمایا، واجب ہوگئی، میں نے پوچھا، اے امیر المومنین کیا واجب ہوگئی، انھوں نے جواب دیا، کہ میں نے ایسا ہی کہا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی نیکی کی چار آدمی گواہی دیدیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے، میں نے پوچھا، اور تین میں بھی، انھوں نے کہا تین میں بھی، میں نے پوچھا کیا دو میں بھی؟ انھوں نے کہا اور دو میں بھی، پھر ہم نے ان سے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

بَاب ۱۶۵۰ اَلشَّهَادَةِ عَلَی الْاَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِیْضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِیْمِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

نسب اور مشہور رضاعت اور پرانی موت کی گواہی دینے اور اس پر قائم رہنے کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتُ فِيهِ

فرمایا، کہ مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے :۔

۲۴۵۶ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَاَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ كَيْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ بِلَبَنِ اَخِيْ فَقَالَتْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ اِئْذَنِيْ لَهُ ـ

آدم، شعبہ، حکم، عراک بن مالک، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے افلح نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے اجازت نہیں دی، انھوں نے کہا، کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو، حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں، میں نے کہا، یہ کیونکر ہو سکتا ہے انھوں نے کہا کہ تم کو میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا ہے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا، کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا، افلح سچا ہے اس کو آنے دو :۔

۲۴۵۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِيْ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ـ

مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رض کی بیٹی کے متعلق فرمایا، کہ میرے لئے حلال نہیں ہے نسب سے جو رشتے حرام ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں، وہ میری رضاعی بھتیجی ہے :۔

۲۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ يُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ـ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، حضرت عائشہ رض نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے، کہ انھوں نے ایک مرد کی آواز سنی، جو حضرت حفصہ رض کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہے، حضرت عائشہ رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ کون آدمی ہے، جو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں، کہ فلاں شخص ہے جو حفصہ رض کا رضاعی چچا ہے، حضرت عائشہ رض نے عرض کیا، کہ اگر فلاں شخص جو میرا رضاعی چچا تھا، زندہ ہوتا، تو کیا میرے پاس آتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں :۔

۲۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ عَائِشَةَ

محمد بن کثیر، سفیان، اشعث بن ابی الشعثاء، مسروق، حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائے اس وقت میرے پاس

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي
رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ
مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ .

باب ۱۶۵ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَ
أُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ
أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ
ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَ
أَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَ
عِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَ
مُعَاوِيَةُ ابْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا
بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا
أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ
إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِذَا
اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ
بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ
لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ
مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ
يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ
هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً .

۲۴۶۰ . حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ

ایک مرد بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اے عائشہ رض یہ کون آدمی ہے، میں نے عرض
کیا یہ میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ رض دیکھ لیا کرو، کہ تمہارے بھائی
کون ہیں، رضاعت تو وہی معتبر ہے، جو بھوک کی حالت میں پیا جائے (یعنی کم سنی میں)
ابن مہدی نے سفیان سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے :-

زنا کی تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی شہادت کا بیان، اور
اللہ تعالیٰ کا قول کہ انکی شہادت کبھی قبول نہ کرو یہی لوگ فاسق ہیں مگر
وہ لوگ جو توبہ کرلیں، اور حضرت عمر رض نے ابوبکرہ، شبل بن معبد اور نافع کو
مغیرہ پر تہمت لگانے کے سبب سے حد لگائی، اور فرمایا، کہ جو شخص توبہ کرلے
اس کی گواہی میں قبول کرونگا، اور عبداللہ بن عتبہ عمر بن عبدالعزیز
سعید بن جبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار شریح
اور معاویہ بن قرہ نے اسکو جائز رکھا ہے اور ابوالزناد نے کہا کہ ہمارے
نزدیک مدینہ میں حکم یہ ہے کہ اگر تہمت لگانے والا اپنے قول سے پھر جائے
اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرے، تو اسکی شہادت قبول کیجائیگی، اور
شعبی و قتادہ نے کہا، کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو جھٹلائے، تو اس کو
کوڑے مارے جائیں گے، اور اس کی گواہی قبول کیجائیگی اور (سفیان)
ثوری نے کہا کہ جب غلام کو کوڑا مارا جائے پھر اسے آزاد کر دیا جائے، تو
اس کی شہادت جائز ہے، اگر محدود (سزا یافتہ) شخص قاضی بنا دیا جائے
تو اس کے فیصلے نافذ ہونگے، اور بعض لوگوں نے کہا، کہ تہمت لگانے
والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے، پھر کہا، کہ دو گواہ کے
بغیر نکاح جائز نہیں، اگر دو محدود (سزا یافتہ) اشخاص کی گواہی سے نکاح
کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز نہیں، محدود
(سزا یافتہ) کی اور غلام و لونڈی کی شہادت رویت ہلال میں مقبول ہوگی
اور اس باب میں اس امر کا بھی بیان ہے کہ اس کا توبہ کرنا کس طرح
معلوم ہو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں سے
گفتگو کرنے سے منع فرمایا یہانتک کہ پچاس راتیں گذر گئیں :-

اسمٰعیل، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب
عروہ بن زبیر رض سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک عورت نے غزوۂ فتح
میں چوری کی، تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا حضرت عائشہ رض نے کہا

الفتح فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم امر فقطعت يدها قالت عائشة فحسنت توبتها وتزوجت وكانت تاتى بعد ذلك فارفع حاجتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

کہ اس کی توبہ اچھی ہوئی، اور اس نے شادی کی، بعدازاں وہ میرے پاس آتی تھی، تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیتی تھی ؞

۲۴۶۱ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن زيد بن خالد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه امر فيمن زنى ولم يحصن بجلد مائة وتغريب عام

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، زید بن خالد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے غیر شادی شدہ آدمی کو جس نے زنا کیا تھا، سو کوڑے مارنے اور ایک سال تک جلا وطن کرنے کا حکم دیا ؞

باب ۱۶۵۲ لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد ؞

ظلم کی بات پر گواہی نہ دے، اگر اسے گواہ بنایا جائے ؞

۲۴۶۲ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا ابو حيان التيمي عن الشعبي عن النعمان بن بشير رض قال سألت امي ابي بعض الموهبة لي من ماله ثم بدا له فوهبها لي فقالت لا ارضى حتى تشهد النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي وانا غلام فاتى بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امه بنت رواحة سألتني بعض الموهبة لهذا قال الك ولد سواه قال نعم قال فاراه قال لا تشهدني على جور وقال ابو حريز عن الشعبي لا اشهد على جور۔

عبدان، عبداللہ، ابو حیان تیمی، شعبی، نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں، کہ میری ماں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے مال میں سے کچھ مجھکو ہبہ کر دیں، (پہلے تو انکار کیا) پھر انکے دل میں آگیا، تو مجھے ایک چیز دیدی میری ماں نے کہا کہ میں راضی نہیں جبتک کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالے، چنانچہ میرے والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، اس وقت میں بچہ تھا، آپ سے عرض کیا کہ اسکی ماں بنت رواحہ نے مجھسے کہا، کہ میں اسکو کوئی چیز ہبہ کر دوں، تو آپ نے فرمایا کہ اسکے سوا تیری اور بھی کوئی اولاد ہے انھوں نے کہا ہاں! النعمان کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ مجھکو ظلم پر گواہ نہ بناؤ، اور ابو حریز نے شعبی کا قول نقل کیا، کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا ؞

۲۴۶۳ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ابو جمرة قال سمعت زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصين رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران لا ادري اذكر النبي صلى الله عليه وسلم بعد قرنين او ثلثة قال النبي صلى الله عليه وسلم ان بعدكم قوما يخونون ولا يؤتمنون ويشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن۔

آدم، شعبہ، ابو جمرہ، زہدم بن مضرب، عمران بن حصین رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم میں بہتر لوگ وہ ہیں، جو میرے زمانہ میں ہیں، پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے عمران نے بیان کیا، کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپ نے دو قرن یا تین قرن کے بعد فرمایا، کہ تمہارے بعد ایسی قوم پیدا ہوگی، جو خیانت کریگی، اور اس میں امانت نہیں ہوگی، اور گواہی دیں گے، حالانکہ انھیں گواہ نہ بنایا جائے گا، اور نذر مانیں گے، لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا ؞

۲۴۶۴ - حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان

محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبداللہ (بن مسعود)

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ۔۔

باب ۱۶۵۳ مَا قِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ ۔۔

۲۴۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ وَاَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ ۔۔

۲۴۶۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔۔

باب ۱۶۵۴ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ وَنِكَاحِهٖ وَاِنْكَاحِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ وَقَبُوْلِهٖ فِي التَّاْذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْاَصْوَاتِ وَاَجَازَ شَهَادَتَهُ الْقَاسِمُ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ يَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ اِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلٰى

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں، جو میرے زمانہ میں ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایسی قوم پیدا ہوگی، جو قسم سے پہلے گواہی دے گی، اور گواہی سے پہلے قسم کھائے گی، اور ابراہیم نے بیان کیا، کہ ہم لوگوں کو گواہی اور عہد پر مار پڑتی تھی ؛

جھوٹی گواہی کے متعلق جو روایتیں بیان کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور گواہی چھپانے کا بیان (اللہ تعالیٰ کا قول) اور نہ شہادت کو چھپاؤ، جس نے اس کو چھپایا، تو اس کا قلب گنہگار ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے، اور فرمایا، کہ اپنی زبانوں کو شہادت میں اگر پیچیدہ کر دگے ؛

عبداللہ بن منیر، وہب بن جریر و عبدالملک بن ابراہیم، شعبہ، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبائر کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی آدمی کا قتل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، غندر، ابو عامر، بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے ؛

مسدد، بشر بن مفضل، جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں، لوگوں نے جواب دیا، ہاں، یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، فرمایا، کہ سن لو، جھوٹ بولنا، اور بار بار اس کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے، اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے بواسطہ جریری، عبدالرحمٰن روایت کیا ؛

اندھے کی شہادت کا بیان، اور اس کا حکم دینا، اور اسکا اپنا نکاح یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا، اور خرید و فروخت اور اذان وغیرہ کا، اور ان چیزوں کا جو آواز سے معلوم ہو سکتی ہیں، قبول کرنا، اور قاسم اور حسن اور ابن سیرین اور زہری اور عطار نے اسکی شہادت کو جائز رکھا ہے، اور شعبی نے کہا، کہ اسکی شہادت جائز ہے جبکہ عاقل ہو، حکم نے کہا کہ بعض باتوں میں اندھے کی گواہی جائز ہوگی، زہری نے کہا، بتاؤ، اگر ابن عباس رض کسی معاملہ میں گواہی

شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

دیں، تو کیا تم اسے قبول نہ کرو گے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کسی شخص کو بھیج دیتے، جب وہ کہتا، کہ آفتاب غروب ہو گیا، تو افطار کرتے، اور فجر کے متعلق پوچھتے جب ان سے کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، تو دو رکعت نماز پڑھتے، سلیمان بن یسار نے کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت چاہی تو انھوں نے میری آواز پہچان لی، اور کہا سلیمان اندر آ جاؤ تم میرے غلام ہو جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے، سمرہ بن جندب نے نقاب والی عورت کی گواہی کو جائز کہا ہے:

۲۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

محمد بن عبید بن میمون، عیسی بن یونس، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا، تو آپ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کرے، اس نے مجھے فلاں آیت کی یاد دلا دی جس کو میں فلاں سورت میں بھول گیا تھا، اور عباد بن عبداللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد پڑھ رہے تھے، آپ نے عباد کی آواز سنی، جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، تو فرمایا، عائشہ کیا عباد کی آواز ہے، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، اے اللہ عباد پر رحم کر:

۲۴۶۸ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

مالک بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بلال رات رہتے ہی اذان دے دیتا ہے، اس لئے کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، یا فرمایا، کہ ابن ام مکتوم کی اذان کی آواز سنو! اور ابن ام مکتوم اندھے تھے، وہ اذان ہی نہ دیتے، جب تک کہ لوگ ان سے نہ کہتے، کہ صبح ہو گئی:

۲۴۶۹ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ۔

زیاد بن یحیی، حاتم بن وردان، ایوب، عبداللہ بن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئیں، تو مجھ سے میرے والد نے کہا، کہ میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل، شاید وہ اس میں سے مجھے بھی دیدیں، میرے والد دروازہ پر کھڑے ہوئے، اور بات کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچان لی، آپ ایک قبا لے کر باہر تشریف لائے، اور اس کی خوبیاں دکھلا کر کہتے جاتے، کہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی تھی:

بَابُ (۱۶۵) شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

عورتوں کی شہادت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول اگر دو مرد نہ ہوں

تعالى فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان

۲۴۷۰ - حدثنا ابن ابي مريم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد عن عياض بن عبد الله عن ابي سعيد الخدري رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلنا بلى قال فذلك من نقصان عقلها ۔

باب ۱۶۵۶ شهادة الاماء والعبيد وقال انس شهادة العبد جائزة اذا كان عدلا واجازه شريح وزرارة بن اوفى وقال ابن سيرين شهادته جائزة الا العبد لسيده واجازه الحسن وابراهيم في الشيء التافه وقال شريح كلكم بنو عبيد واماء ۔

۲۴۷۱ - حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحارث ح وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال سمعت ابن ابي مليكة قال حدثني عقبة بن الحارث او سمعته منه انه تزوج ام يحيى بنت ابي اهاب قال فجاءت امة سوداء فقالت قد ارضعتكما فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فاعرض عني قال فتنحيت فذكرت ذلك له قال وكيف وقد زعمت ان قد ارضعتكما فنهاه عنها ۔

باب ۱۶۵۷ شهادة المرضعة ۔

۲۴۷۲ - حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحارث قال تزوجت امرأة فجاءت امرأة فقالت اني قد ارضعتكما فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف وقد قيل دعها عنك او نحوه ۔

باب ۱۶۵۸ تعديل النساء بعضهن بعضا ۔

۲۴۷۳ - حدثنا ابو الربيع سليمان بن داود

تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں ۔

ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض بن عبد اللہ، حضرت سعید خدری رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی، ایک مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا، ہاں! آپ نے فرمایا، یہی ان کے عقل کا نقصان ہے ۔

غلاموں، لونڈیوں کی شہادت کا بیان، اور انس رض نے کہا غلام کی شہادت جائز ہے بشرطیکہ عادل ہو، اور شریح، زرارہ بن اوفی نے اس کو جائز رکھا ہے، اور ابن سیرین نے کہا، اس کی شہادت جائز ہے، مگر غلام کی شہادت اپنے مالک کے حق میں (مقبول نہ ہوگی) اور حسن، ابراہیم نخعی نے اس کو معمولی چیزوں میں جائز کہا ہے، اور شریح نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک لونڈی غلام کی اولاد ہے ۔

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث (دوسری سند) علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا، ایک سیاہ عورت آئی، اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے یہ واقعہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ نے منہ پھیر لیا، پھر میں دوسری طرف سے آیا، اور میں نے آپ سے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے (تم اس سے کس طرح نکاح کر سکتے ہو) جب کہ اس نے دعویٰ کیا ہے، کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، چنانچہ آپ نے ان کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرما دیا ۔

دودھ پلانے والی کی شہادت کا بیان ۔

ابو عاصم، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک عورت نے آکر بیان کیا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا، تو آپ نے فرمایا کیونکر اس کا نکاح میں رکھنا ممکن ہے، (جبکہ دودھ پلانے کا) دعویٰ کیا گیا ہے تو اسکو اپنے پاس سے جدا کر دے، یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے ۔

عورتوں کا ایک دوسرے کی عدالت بیان کرنا ۔

ابو الربیع سلیمان بن داؤد، داحمد، فلیح بن سلیمان، ابن شہاب،

وَاَفْهَمَنِي بَعْضَهُ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاَهَا اللهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ اَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَاُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى اِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ اٰذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِي اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَاِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَاَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَاِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي

زہری، عروہ بن زبیر، وسعید بن مسیب وعلقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عتبہ حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے تہمت لگانے والوں کا واقعہ بیان کیا، جو لوگوں نے ان پر لگائی تھی، اور اللہ نے ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا، زہری نے کہا، کہ ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا، ان میں سے بعض ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے، اور بیان کرنے میں معتبر تھے، اور ان میں سے ہر ایک کی حدیث کو جو انھوں نے حضرت عائشہ رض سے نقل کی ہے میں نے یاد رکھا، اور ان میں ایک روایت دوسرے کی تصدیق کرتی ہے، ان لوگوں نے حضرت عائشہ رض کا قول نقل کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، ان میں جس کا نام نکل آتا، اسکو ساتھ لے کر جاتے، ایک جنگ میں (غزوہ بنی مصطلق) جانے کے لئے قرعہ اندازی کی، تو میرا نام نکل آیا، میں آپ کے ساتھ گئی، یہ واقعہ پردہ کی آیت اترنے کے بعد کا ہے میں ہودج میں سوار رہتی، اور ہودج سمیت اتاری جاتی، ہم لوگ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہوئے، اور لوٹے (واپسی میں) ہم لوگ مدینہ کے قریب پہونچے، تو رات کے وقت آپ نے روانگی کا اعلان کر دیا، جب آپ نے روانگی کا اعلان کیا، تو میں اٹھی، اور چلی، یہاں تک کہ لشکر سے آگے بڑھ گئی، جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی، اور اپنے ہودج کے پاس آئی، میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا، کہ میرا جزع اظفار کا ہار ٹوٹ کر گر گیا، میں واپس ہوئی، اور اپنا ہار ڈھونڈنے لگی، اس کی تلاش میں مجھے دیر ہو گئی جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے آئے، اور اس ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھدیا جس پر میں سوار ہوتی تھی، وہ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اس ہودج میں ہوں، اس زمانہ میں عورتیں عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، بھاری نہ ہوتی تھیں، انکی خوراک قلیل تھی، اسلئے جب ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کا وزن انھیں خلاف معمول نہ معلوم ہوا، اور اٹھا لیا، مزید برآں میں ایک کمسن لڑکی تھی، چنانچہ یہ لوگ اونٹ کو ہانک کر روانہ ہو گئے، لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار مل گیا، میں ان لوگوں کے ٹھکانے پر آئی، تو وہاں کوئی نہ تھا، میں نے اس مقام کا قصد کیا، جہاں میں تھی اور یہ خیال

كنت فيه فظننت أنهم سيفقدوني فيرجعون إلي
فبينا أنا جالسة غلبتني عيناي فنمت وكان
صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء
الجيش فأصبح عند منزلي فرأى سواد إنسان نائم
فأتاني وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت
باسترجاعه حين أناخ راحلته فوطئ يدها
فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى أتانا
الجيش بعدما نزلوا معرسين في نحر الظهيرة
فهلك من هلك وكان الذي تولى الإفك عبد الله
بن أبي ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت بها
شهرا والناس يفيضون من قول أصحاب الإفك
ويريبني في وجعي أني لا أرى من النبي صلى الله عليه
وسلم اللطف الذي كنت أرى منه حين أمرض إنما
يدخل فيسلم ثم يقول كيف تيكم لا أشعر بشيء
من ذلك حتى نقهت فخرجت أنا وأم مسطح
قبل المناصع متبرزنا لا نخرج إلا ليلا إلى ليل
وذلك قبل أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا
وأمرنا أمر العرب الأول في البرية أو في التنزه
فأقبلت أنا وأم مسطح بنت أبي رهم نمشي فعثرت
في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت أتسبين رجلا شهد بدرا فقالت يا هنتاه
ألم تسمعي ما قالوا فأخبرتني بقول أهل الإفك
فازددت مرضا إلى مرضي فلما رجعت إلى
بيتي دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسلم فقال كيف تيكم فقلت ائذن لي إلى أبوي
قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من
قبلهما فأذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأتيت أبوي فقلت لأمي ما يتحدث به الناس
فقالت يا بنية هوني على نفسك الشأن فوالله

گیا، کہ وہ مجھے نہ پائیں گے، تو تلاش کرتے ہوئے میرے پاس پہونچ جائیں گے۔ میں اسی انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند آنے لگی، اور میں سو گئی صفوان بن معطل جو پہلے سلمی تھے پھر ذکوانی ہو گئے، لشکر کے پیچھے تھے، صبح کو میری جگہ پر آئے، اور دور سے انھوں نے ایک سویا ہوا آدمی دیکھا، تو میرے پاس آئے، (اور مجھ کو پہچان لیا، اس لیے کہ پردہ کی آیت اترنے سے پہلے وہ مجھے دیکھتے تھے، صفوان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے میں جاگ گئی، انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا، اور اونٹنی کا ہاتھ دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی، اور وہ میرا اونٹ پکڑ کر پیدل چلنے لگے، یہانتک کہ ہم لوگ لشکر میں پہونچ گئے، جبکہ لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنیکے لیے اتر چکے تھے تو ہلاک ہو گیا وہ شخص جسے ہلاک ہونا تھا، اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، جس نے صفوان کیساتھ مجھے تہمت لگائی، خیر ہم لوگ مدینہ پہونچے، اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، تہمت لگانے والوں کی باتیں لوگوں میں پھیلتی رہیں، اور مجھے اپنی بیماری کی حالت میں شک پیدا ہوا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لطف سے پیش نہیں آتے تھے، جس طرح (اس سے قبل) بیماری کی حالت میں لطف سے پیش آیا کرتے تھے، اب تو صرف تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر پوچھتے، تو کیسی ہے؟ (پھر چلے جاتے) مجھے اس کی بالکل خبر نہ تھی یہاں تک کہ میں بہت کمزور ہو گئی (ایک رات) میں اور مسطح کی ماں مناصع کی طرف (رفع حاجت کیلئے) نکلیں، ہم لوگ رات ہی کو جایا کرتے تھے، اور یہ اس وقت کی بات ہے، جبکہ ہم لوگوں کے پاخانے ہمارے گھروں کے قریب نہ تھے، اور عرب والوں کے پچھلے معمول کے موافق ہم لوگ جنگل میں یا باہر جا کر رفع حاجت کرتے، میں اور ام مسطح بنت ابی رہم دونوں چلے جا رہے تھے، کہ وہ اپنی چادر میں پھنس کر گر پڑیں، اور کہا کہ مسطح ہلاک ہو جائے، میں نے اس سے کہا، تو نے بہت بری بات کہی، ایسے آدمی کو برا کہتی ہے جو بدر میں شریک ہوا، اس نے کہا، اے بی بی! کیا تم نے نہیں سنا، جو یہ لوگ کہتے ہیں، اور اس نے مجھ سے تہمت لگانے والوں کی بات بیان کی، یہ سن کر میرا مرض اور بھی بڑھ گیا جب میں اپنے گھر واپس آئی، تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور فرمایا تو کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، اور اس وقت میرا مقصد یہ تھا کہ اس خبر کی بابت ان کے پاس جا کر تحقیق کر دوں، رسول اللہ

لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها
ولها ضرائر إلا أكثرن عليها فقلت سبحان الله ولقد
يتحدث الناس بهذا قالت فبت تلك الليلة حتى
أصبحت لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم ثم أصبحت
فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابن أبي طالب
وأسامة بن زيد حين استلبث الوحي يستشيرهما
في فراق أهله فأما أسامة فأشار عليه بالذي
يعلم في نفسه من الود لهم فقال أسامة أهلك
يا رسول الله ولا نعلم والله إلا خيرا وأما
علي بن أبي طالب فقال يا رسول الله لم يضيق
الله عليك والنساء سواها كثير وسل الجارية
تصدقك فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بريرة فقال يا بريرة هل رأيت فيها شيئا
يريبك فقالت بريرة لا والذي بعثك بالحق
إن رأيت منها أمرا أغمصه عليها أكثر من أنها
جارية حديثة السن تنام عن العجين فتأتي الداجن
فتأكله فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه
فاستعذر من عبد الله بن أبي بن سلول فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من يعذرني من رجل بلغني
أذاه في أهلي فوالله ما علمت على أهلي إلا خيرا و
قد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا خيرا وما كان
يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ فقال
يا رسول الله أنا والله أعذرك منه إن كان من
الأوس ضربنا عنقه وإن كان من إخواننا من
الخزرج أمرتنا ففعلنا فيه أمرك فقام سعد
بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا
صالحا ولكن احتملته الحمية فقال كذبت لعمر الله
لا تقتله ولا تقدر على ذلك فقام أسيد بن الحضير فقال
كذبت لعمر الله والله لنقتلنه فإنك منافق

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دیدی، میں اپنے والدین کے پاس آئی
تو میں نے اپنی والدہ سے پوچھا، کہ لوگ کیا بیان کر رہے ہیں، انھوں نے
کہا، بیٹی! تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر، جو عورت حسین ہو، اور اس کے شوہر
کو اس سے محبت ہو، اور اس کی سوکنیں ہوں، تو اس قسم کی باتیں بہت ہوا
کرتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! اس قسم کی بات سوکنوں نے تو نہیں کی
ایسی بات تو لوگوں میں مشہور ہو رہی ہے، میں نے وہ رات اس حال میں گذاری
کہ میرے آنسو نہ تھمتے تھے، اور نہ مجھے نیند آئی، پھر جب صبح ہوئی، تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب رضؓ اور اسامہ بن زید رضؓ کو جب وحی اترنے
میں دیر ہوئی بلایا، اور اپنی بیوی کو جدا کرنے کے متعلق ان دونوں سے مشورہ
کرنے لگے، اسامہ رضؓ چونکہ جانتے تھے، کہ آپ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اس لئے
انھوں نے ویسا ہی مشورہ دیا، اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کی بیویوں میں
بھلائی ہی جانتا ہوں لیکن علی ابن ابی طالب رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ،
اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی، ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں، اور
لونڈی (بریرہ رضؓ) سے دریافت کیجئے، وہ آپ سے سچ سچ بیان کریگی، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضؓ کو بلایا، اور فرمایا، اے بریرہ کیا تو نے عائشہ رضؓ
میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے، جو تجھے شبہ میں ڈالدے، بریرہ نے عرض کیا،
قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا ہے، میں نے ان میں
کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، جو عیب کی ہو، بجز اس کے کہ وہ کمسن ہیں، اور گوندھا
ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں، اور بکری آکر کھا جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسی دن خطبہ دینے کھڑے ہو گئے، اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کے مقابلہ
میں مدد طلب کی، اور آپ نے فرمایا، کون ہے، جو میری مدد کرے، اس شخص کے
مقابلہ میں جس نے مجھے میرے گھر والوں کے متعلق اذیت دی، حالانکہ بخدا میں
اپنے گھر والوں میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں، اور جس مرد کے ساتھ تہمت لگائی،
اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں، وہ گھر میں میرے ساتھ ہی داخل ہوتا تھا،
یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں آپکی مدد کے
لئے تیار ہوں، اگر وہ قبیلہ اوس کا ہے، تو میں اس کی گردن اڑا دونگا، اور اگر وہ
ہمارے بھائی خزرج کے قبیلہ کا ہے، تو جیسا حکم دیں عمل کروں، یہ سنکر سعد بن عبادہ رضؓ
جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے کھڑے ہوئے، اس سے پہلے وہ مرد صالح تھے، لیکن
حمیت نے انھیں ابھارا، اور کہا خدا کی قسم نہ تو اسے مار سکیگا، اور نہ تو اس کے

تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ
حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ
لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ
فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا
اَبْكِيْ اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ
مِنْ يَوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَّا
يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَاْنِيْ شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ
يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ
بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِيْ
اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ
ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا
اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَّقُلْتُ لِاَبِيْ اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا
اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا
قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ
لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ
فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ
وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ
وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ اِذْ قَالَ
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ

قتل پر قادر ہے، پھر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے، اور کہا تو جھوٹ کہتا ہے خدا کی قسم ہم اس کو قتل کردیں گے، تو منافق ہے منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے، اوس و خزرج دونوں قبیلے ابھر گئے، یہاں تک کہ آپس میں لڑنے کا ارادہ کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے، آپ منبر سے اترے، اور ان سب کے اشتعال کو فرو کیا، یہانتک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے، اور آپ بھی خاموش ہو گئے، اور میں سارا دن روتی رہی نہ تو میرے آنسو تھمتے، اور نہ مجھے نیند ہی آتی صبح کو میرے پاس والدین آئے، میں دو رات اور ایک دن روتی رہی تھی، یہانتک کہ میں خیال کرنے لگی تھی کہ رونے سے میرا کلیجہ شق ہو جائیگا، وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے اسے اجازت دیدی، وہ بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی ہم لوگ اس حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، حالانکہ اس سے پہلے جب سے کہ میرے متعلق تہمت لگائی گئی تھی نہیں بیٹھتے تھے، ایک مہینہ تک انتظار کرتے رہے لیکن میری شان میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی آپ نے تشہد پڑھا، پھر فرمایا، اے عائشہ! تمہارے متعلق مجھ کو ایسی ایسی خبر ملی ہے اگر تو بری ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پاکیزگی ظاہر کر دیگا، اور اگر تو اسمیں مبتلا ہو گئی ہو، تو اللہ سے مغفرت طلب کر، اور توبہ کر، اس لئے کہ جب بندہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم کی، تو میرے آنسو دفعتہً رک گئے، یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی میں نے محسوس نہیں کیا، اور میں نے اپنے والد سے کہا، کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے بھی کہا کہ بخدا میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہوں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں کمسن تھی اور قرآن زیادہ نہیں پڑھا تھا، میں نے عرض کیا کہ بخدا میں جانتی ہوں کہ آپ نے وہ چیز سن لی ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور آپ کے دل میں وہ بات بیٹھ گئی ہے، اور آپ نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے اگر میں یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ میری بات کو سچا نہ جانیں گے، اور اگر میں کسی بات کا اقرار کر لوں، اور خدا جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ مجھے سچا سمجھیں گے، خدا کی قسم میں اپنی اور آپ کی مثال حضرت یوسف ع کے والد کے

تحوّلتُ على فراشي وانا ارجو ان يبرّئني الله ولكن والله ما ظننتُ ان ينزل في شاني وحيًا ولانا احقر في نفسي من ان يتكلّم بالقران في امري ولكنّي كنت ارجو ان يرى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم في النوم رؤيا يبرّئني الله فوالله ما رام مجلسه ولا خرج احد من اهل البيت حتّى انزل عليه فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء حتّى انّه ليتحدّر منه مثل الجمان من العرق في يوم شاتٍ فلمّا سرّي عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وهو يضحك فكان اوّل كلمة تكلّم بها ان قال لي يا عائشة احمدي الله فقد برّاك الله فقالت لي امّي قومي الى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فقلت لا والله لا اقوم اليه ولا احمد الّا الله فانزل الله تعالى انّ الّذين جاؤا بالافك عصبة منكم الايٰت فلمّا انزل الله هذا في براءتي قال ابو بكر الصدّيق وكان ينفق على مسطح ابن اثاثة لقرابته منه والله لا انفق على مسطح شيئًا ابدًا بعد ما قال لعائشة فانزل الله تعالى ولا ياتل اولوا الفضل منكم والسّعة الى قوله غفور رّحيم فقال ابو بكر بلى والله انّي لاحبّ ان يغفر الله لي فرجع الى مسطح الّذي كان يجري عليه وكان رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يسال زينب بنت جحش عن امري فقال يا زينب ما علمتِ ما رايتِ فقالت يا رسول الله احمي سمعي وبصري والله ما علمتُ عليها الّا خيرًا قالت وهي الّتي كانت تساميني فعصمها الله بالورع ..

سوا نہیں پاتی. کہ جب انھوں نے فرمایا تھا کہ صبر بہتر ہے، اور اللہ ہی میرا مددگار ہے ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو، پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لیا، مجھے امید تھی، کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادیگا لیکن خدا کی قسم مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی، اور اپنے دل میں اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتی تھی کہ میرے اس معاملہ کا ذکر قرآن میں ہوگا، بلکہ میں سمجھتی تھی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر کردیگا، پھر خدا کی قسم آپ اس جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے، اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا، کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی، اور آپ پر وہی تکلیف کی حالت طاری ہوگئی جو نزول وحی کے وقت طاری ہوا کرتی تھی، سردی کے دن میں بھی آپ کے چہرے سے پسینہ موتیوں کی طرح بہنے لگا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیفیت دور ہوگئی، تو ہنسنے لگے، اور پہلا کلمہ جو آپ کے منہ سے نکلا وہ یہ ہے، کہ آپ نے مجھ سے فرمایا، کہ اے عائشہ رض اللہ کا شکر ادا کرو، کہ اس نے تمہاری پاکدامنی بیان کردی، مجھ سے میری ماں نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوجا، میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں کھڑی نہیں ہونگی، اور صرف اللہ کا شکریہ ادا کروں گی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، (اِنَّ الَّذِیْنَ جَاؤُا بِالْاِفْکِ) آخر آیت تک، جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ آیت نازل کی، تو ابوبکر صدیق رض نے جو مسطح بن اثاثہ کی ذات پر اس کی قرابت کے سبب سے خرچ کرتے تھے، انھوں نے کہا، کہ خدا کی قسم میں مسطح کی ذات پر خرچ نہیں کرونگا، اس نے عائشہ رض پر تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے آیت، وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ ۔غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک نازل فرمائی، حضرت ابوبکر رض کہنے لگے، میں تو خدا کی قسم پسند کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخشدے، پھر مسطح کو وہی دینا شروع کردیا، جو برابر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رض سے میرے متعلق پوچھتے تھے، اور فرماتے اے زینب تو کیا جانتی ہے، اور تو نے کیا دیکھا ہے تو انھوں نے کہا، یارسول اللہ میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کو بچاتی ہوں، خدا کی قسم میں تو ان کو اچھا ہی جانتی ہوں، حضرت عائشہ رض کا بیان ہے، کہ وہی میری ہمسر تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو پرہیزگاری کے سبب سے بچالیا :

حدّثنا ابو الرّبيع حدّثنا فليح عن هشام بن عروة عن عروة بن الزّبير عن عائشة وعبد الله بن الزّبير مثله قال وحدّثنا فليح عن ربيعة بن ابي عبد الرّحمن ويحيى بن

ابو الربیع سلیمان بن داود نے کہا، کہ مجھ سے فلیح نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رض و عبد اللہ بن زبیر رض، اسی طرح بیان کیا، ابوالربیع نے کہا، کہ مجھ سے فلیح نے بواسطہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن و یحییٰ بن سعید

سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ ،،

قاسم بن محمد بن ابی بکر اسی طرح روایت کیا :-

باب ۱۶۵۹ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ ،،

ایک مرد کسی مرد کی پاکی بیان کرے، تو کافی ہے اور ابو جمیلہ نے کہا کہ میں نے ایک لڑکا پڑا ہوا پایا، جب مجھکو حضرت عمرؓ نے دیکھا، تو کہا کہ کہیں یہ غار تکلیف دہ نہ ہو (ایک مثل ہے اس موقعہ پر بولتے ہیں کہ جس کام میں بظاہر امن ہو لیکن انجام کار خطرہ ہو) گویا مجھکو متہم کرنے لگے، میرے ایک نقیب نے گواہی دی، کہ وہ مرد صالح ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، ایسی بات ہے، تو اسے لیجاؤ اور اس کا خرچ ہم پر ہے :-

۲۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ ،،

محمد بن سلام، عبدالوہاب، خالد حذا، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کی تعریف کی، آپ نے فرمایا، تیری ہلاکت ہو، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، چند بار آپ نے فرمایا، پھر کہا کہ تم میں سے جس شخص کے لئے اپنے بھائی کی تعریف ناگزیر ہو جائے، تو کہے کہ میں فلاں کو ایسا ایسا سمجھتا ہوں، آگے اللہ زیادہ جانتا ہے، میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں، وہ ایسا ایسا ہے، اگر وہ اسکے متعلق کچھ جانتا ہو :-

باب ۱۶۶۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ ،،

کسی کی تعریف میں مبالغہ سے کام لینا مکروہ ہے، بلکہ جس قدر جانتا ہو، اتنا ہی کہے :-

۲۴۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ،،

محمد بن الصباح، اسمٰعیل بن زکریا، برید بن عبداللہ، ابوبردہ ابوموسیٰ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک آدمی کی تعریف کرتے ہوئے سنا، اور وہ اس کی تعریف میں مبالغہ سے کام لے رہا تھا، آپ نے فرمایا، کہ تم نے ہلاک کر دیا، یا تم نے اس آدمی کی پیٹھ توڑ ڈالی :-

باب ۱۶۶۱ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا الْآيَةَ وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغِ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ إِلٰى قَوْلِهِ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ سَنَةً ،،

بچوں کے بالغ ہونے اور ان کی شہادت کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ جب تم میں سے بچے احتلام کو پہونچ جائیں، تو وہ اجازت لیں، اور مغیرہ رضؓ نے کہا، کہ میں محتلم ہوا، جب کہ میری عمر بارہ سال تھی اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ، تک اور حسن بن صالح نے کہا، کہ میں نے اپنی پڑوسن کو دیکھا، کہ وہ اکیس سال کی عمر میں دادی یا نانی ہو گئی تھی :-

۲۴۷۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

عبیداللہ بن سعید، ابو اسامہ، عبیداللہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَاَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشَرَةَ ،،

احد کے دن پیش ہوئے، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی، تو آپ نے اجازت نہیں دی، پھر میں خندق کے دن پیش ہوا، تو آپ نے اجازت دیدی، اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی، نافع نے کہا، کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، تو کہا کہ یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عاملوں کو لکھ بھیجا کہ جس کی عمر پندرہ سال ہو اس کا لشکر میں حصہ مقرر کریں :۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ،،

علی بن عبداللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جمعہ کے دن کا غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے :۔

باب ۱۶۶۲ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِي هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ ،،

حاکم کا مدعی سے پوچھنا، کہ کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے :۔

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ،، فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ،،

محمد، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے جھوٹی قسم کھائی، تاکہ اس کے ذریعہ سے کسی مسلمان کا مال ہضم کرلے، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ ناراض ہوگا، اشعث بن قیس نے یہ سن کر کہا، کہ بخدا یہ حدیث تو میرے متعلق ہے، میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کے متعلق جھگڑا تھا، اس نے میرے حق کا انکار کیا، تو میں اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر آیا، آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے میں نے عرض کیا، نہیں، پھر آپ نے یہودی سے فرمایا، تو قسم کھا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ تو قسم کھائے گا، اور میرا مال ہضم کرجائیگا، تو اللہ تعالے نے یہ آیت اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا آخر تک نازل فرمائی :۔

باب ۱۶۶۳ اَلْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْاَمْوَالِ وَالْحُدُودِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي اَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَشْهِدُوا

اموال اور حدود میں مدعا علیہ سے قسم لینے کا بیان، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں، یا اس کی قسم، اور قتیبہ نے بیان کیا، کہ مجھ سے سفیان نے انھوں نے ابن شبرمہ سے نقل کیا کہ مجھ سے ابوالزناد نے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے متعلق گفتگو کی، تو میں نے کہا، کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے، تم

شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا يَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى ؞

اپنے مردوں سے دو کو گواہ بنالو، اگر دو مرد نہ ہوں، تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں سے جن کو تم پسند کرتے ہو، گواہ بنالو تاکہ ان میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے، میں نے کہا کہ جب ایک گواہ کی گواہی، اور مدعی کی قسم کافی ہے، تو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی، کہ اگر ایک بھول جائے، تو دوسری اس کو یاد دلائے دوسری عورت کے یاد دلانے کا فائدہ ہی کیا ہوگا ؞

۲۴۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ؞

ابو نعیم، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ابن عباس رض نے مجھ کو لکھ بھیجا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کو قسم کھانے کا حکم دیا ؞

بَاب ۱۶۶۴

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے) ؞

۲۴۸۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ نَزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ؞

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا، کہ جو شخص (جھوٹی) قسم کھائے، تاکہ اسکے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے، تو وہ خدا سے اس حال میں ملیگا، کہ وہ اس پر غصہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ آخر تک نازل فرمائی، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا بیان کرتے ہیں ہم نے ان سے بیان کیا، جو انھوں نے کہا تھا، تو اشعث نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں، یہ آیت ہمارے ہی متعلق نازل ہوئی ہے ہمارے اور ایک شخص کے درمیان ایک چیز کے متعلق جھگڑا تھا تو ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لے گئے آپ نے فرمایا، یا تو تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے، میں نے عرض کیا، وہ تو پرواہ نہیں کریگا، اور قسم کھالیگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹی قسم کھائے، تاکہ اسکے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے، تو اللہ سے اس حال میں ملے گا، کہ وہ اس سے ناراض ہوگا، تو اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی پھر یہ آیت پڑھی ؞

بَاب ۱۶۶۵ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ ؞

اگر کوئی شخص دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو اس کو اختیار ہے کہ گواہ تلاش کرے، اور گواہ تلاش کرنے کے لئے دوڑے ؞

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام، عکرمہ، حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شریک بن سحماء سے زنا کرانے کی تہمت لگائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تیرے پاس کوئی گواہ

عليه وسلم البينة او حد في ظهرك فقال يا رسول الله اذا راى احدنا على امراته رجلا ينطلق يلتمس البينة فجعل يقول البينة والا حد في ظهرك فذكر حديث اللعان ،،

باب ۱۹۶۶ اليمين بعد العصر ،،

۲۴۸۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا جرير بن عبد الحميد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بطريق يمنع منه ابن السبيل ورجل بايع رجلا لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه ما يريد وفى له والا لم يف له ورجل ساوم رجلا بسلعة بعد العصر فحلف بالله لقد اعطى به كذا وكذا فاخذها ،،

باب ۱۹۶۷ يحلف المدعى عليه حيثما وجبت عليه اليمين ولا يصرف من موضع الى غيره

وقضى مروان باليمين على زيد بن ثابت على المنبر فقال احلف له مكاني فجعل زيد يحلف وابى ان يحلف على المنبر فجعل مروان يتعجب منه وقال النبي صلى الله عليه وسلم شاهداك او يمينه فلم يخص مكانا دون مكان ..

۲۴۸۳ - حدثنا موسى ابن اسمعيل حدثنا عبد الواحد عن الاعمش عن ابي وائل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين ليقتطع بها مالا لقي الله وهو عليه غضبان ،

باب ۱۹۶۸ اذا تسارع قوم في اليمين ،،

۲۴۸۴ - حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة ان النبي صلى الله

ہے، یا تیری پیٹھ کو کوڑے لگائے جائیں گے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے، تو کیا وہ گواہ تلاش کرنیکے لئے جائے گا، آپ فرماتے رہے، کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے لگائے جائیں گے، پھر لعان کی حدیث بیان کی ؛

عصر کے بعد قسم کھانے کا بیان ؛

علی بن عبداللہ، جریر بن عبدالحمید، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) گفتگو نہیں فرمائیگا، اور نہ ان کی طرف نظر اٹھائیگا، اور نہ انھیں پاک کریگا، اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے، ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور مسافروں کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کرے، اگر وہ اسکی مرضی کے مطابق دیتا ہے تو قائم رہتا ہے، ورنہ بیعت کو توڑ دیتا ہے، تیسرے وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا مول کرے، اور اللہ کی جھوٹی قسم کھائے، کہ اسکو یہ چیز اتنے اتنے داموں میں ملی ہے اور خریدار اسکو خرید لے ؛

مدعا علیہ قسم وہیں پر کھائے، جہاں اس پر اس سے قسم لی جائے اور دوسری جگہ پر نہ منتقل کیا جائے، اور مروان نے زید بن ثابت رض کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا، تو انھوں نے کہا کہ میں اپنی جگہ پر رہ کر ہی قسم کھاؤں گا، وہیں پر قسم کھانے لگے، اور منبر پر جانے سے انکار کردیا، مروان ان پر تعجب کرنے لگا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں، یا وہ قسم کھائے، اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں فرمائی ؛

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، اعمش، ابووائل، ابن مسعود رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جو شخص جھوٹی قسم کھائے، تاکہ کسی کا مال ہضم کرجائے، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا، کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا ؛

اگر چند آدمی ایک دوسرے سے قسم کھانے میں سبقت کرنا چاہیں ؛

اسحٰق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں سے قسم کھانے کو کہا، تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَأَسْرَعُوْا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ ،،

بَاب ١٦٦٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ،،

٢٤٨٥ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ أَوْفٰى النَّاجِشُ آكِلُ الرِّبٰو خَائِنٌ ،،

٢٤٨٦ **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيْهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْاٰنِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ ،،

بَاب ١٦٧٠ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ وَقَالَ تَعَالٰى يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيْقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَوَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ ؛

٢٤٨٧ **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهٖ أَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ

ان میں سے ہر ایک نے جلدی کی، آپ نے حکم دیا، کہ قسم میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے، کہ کون قسم اٹھائے ؛

اللہ تعالیٰ کا قول، اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛

اسحٰق، یزید بن ہارون، عوام، ابراہیم، ابواسمٰعیل سکسکی بواسطہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا، اور اللہ کی قسم کھائی، کہ اس کو یہ چیز اتنے میں ملی ہے حالانکہ اتنے داموں میں اس نے نہیں خریدا تھا، تو یہ آیت نازل ہوئی، کہ بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ تھوڑی قیمت وصول کرتے ہیں الخ اور ابن ابی اوفیٰ نے کہا، دلالی کرنے والا سود خوار اور خائن ہے ؛

محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو وائل، عبد اللہ بن مسعود رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی شخص کا مال یا اپنے بھائی کا مال ہضم کرلے، تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا، کہ وہ اس سے ناراض ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے قرآن میں آیت، اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ آخر آیت تک نازل فرمائی، مجھے اشعث بن قیس ملے، اور کہا، کہ عبد اللہ نے آج تم سے کیا بیان کیا، میں نے ان سے کہا، کہ اس طرح بیان کیا، تو انہوں نے کہا، کہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے ؛

قسم کس طرح لی جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ تمہیں راضی کرنے کیلئے قسمیں کھاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ پھر تمہارے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آئے، کہ ہم نے تو صرف بھلائی اور موافقت کر دینے کا ارادہ کیا تھا، اور قسم میں باللہ، تاللہ یا واللہ کہا جائے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ایک وہ شخص جو عصر کے بعد خدا کی جھوٹی قسم کھائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے ؛

اسمٰعیل بن عبد اللہ، مالک، ابو سہیل اپنے والد سے، وہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور آپ سے اسلام کے متعلق پوچھنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنی، اس نے پوچھا، کیا مجھ پر ان نمازوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے رسول

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ،،

۲۴۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ،،

بَابُ ۱۶۷۱ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ ،،

۲۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا ،،

بَابُ ۱۶۷۲ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ قَالَ وَعَدَنِي فَوَفَى لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعَ ،

۲۴۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور رمضان کے روزے رکھنا، اس نے عرض کیا، کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے، آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے، کوئی نفل روزہ رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کیلئے متعلق بیان کیا، تو اس نے عرض کیا، کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے، آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفلی صدقہ دے۔ وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ بخدا میں اس پر نہ تو زیادتی کرونگا، اور نہ اس میں کچھ کمی کرونگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب رہا اگر سچا ہے :۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو قسم کھانا ہو، تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے :۔

اس شخص کا بیان جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم میں سے بعض ایک دوسرے سے دلیل پیش کرنے میں زیادہ چست ہو، طاؤس اور ابراہیم اور شریح نے کہا، کہ سچا گواہ جھوٹی قسم سے زیادہ قبول کئے جانے کا مستحق ہے :۔

عبداللہ بن سلمہ، مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، زینب، ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم ہمارے پاس مقدمے کر آتے ہو، اور شاید تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چست ہو، اور میں اس کو اس کے بھائی کے حق میں سے اس کے کہنے کے سبب سے کچھ دلا دوں، تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دے رہا ہوں، وہ اسے نہ لے :۔

اس شخص کا بیان جو وعدہ پورا کرنیکا حکم دے اور حسن البصری نے یہ کیا ہے اور حضرت اسمٰعیل کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ وعدہ کے سچے تھے، اور ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا، اور سمرہ (بن جندب) سے اسی طرح نقل کیا، مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا، پورا کر دیا، ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ میں نے اسحٰق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے استدلال کرتے تھے :۔

ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوسُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ،،

عبداللہ، عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے ابوسفیان کا قول نقل کیا ہے، کہ ہرقل نے ان سے (جب کہ حالت کفر میں تھے) کہا کہ میں نے تجھ سے پوچھا، کہ وہ (پیغمبر) تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے، تو تم نے بیان کیا، کہ وہ نماز، سچائی، پاکدامنی، ایفائے عہد اور امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، ہرقل نے کہا، یہ تو نبی کی صفت ہے:۔

۲۴۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أُؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ،

قتیبہ بن سعید، اسمٰعیل بن جعفر، ابوسہیل، نافع بن مالک بن ابی عامر اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت دی جائے، تو اس میں خیانت کرے اور جب وعدہ کرے، تو اس کے خلاف کرے:۔

۲۴۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ،،

ابراہیم بن موسٰی، ہشام، ابن جریج، عمرو بن دینار، محمد بن علی، جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو علاء بن حضرمی کی طرف سے حضرت ابوبکر رضہ کے پاس مال آیا، تو حضرت ابوبکر رضہ نے کہا، کہ جس شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا آپ نے کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو، تو وہ میرے پاس آئے جابر رضہ کا بیان ہے، میں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا، کہ مجھے اتنا اتنا دیں گے، اور اپنے ہاتھ تین بار پھیلائے۔ حضرت جابر رضہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضہ نے میرے دونوں ہاتھوں میں پانچسو پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو اشرفیاں گن دیں:۔

۲۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضٰى مُوسٰى قُلْتُ لَا أَدْرِي حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضٰى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ،،

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، مروان بن شجاع، سالم افطس سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا، کہ حضرت موسٰیؑ نے دو مدتوں میں سے کونسی مدت پوری کی، میں نے کہا، میں نہیں جانتا، میں عرب کے کسی عالم کے پاس جا کر جب تک پوچھ نہ لوں (میں نہیں کہہ سکتا)، میں ابن عباس رضہ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا، تو انھوں نے کہا کہ جو ان دونوں میں زیادہ اور عمدہ مدت تھی وہ پوری کی اسلئے کہ اللہ کے رسول جو بات کہتے ہیں، وہ پوری کرتے ہیں:۔

باب ۱۶۷۳ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ

مشرکوں سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے، اور شعبی نے کہا، کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے

شَهَادَتُهُمْ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ
الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا
أُنْزِلَ الْآيَةَ،

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى
نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ
لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتٰبِ بَدَّلُوا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتٰبَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ
عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ
يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ،

بَابُ ۱۶۷۴ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهِ إِذْ يُلْقُونَ
أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ
قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا وَقَوْلِهِ
فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ يَعْنِي مِنَ الْمَسْهُومِينَ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ
بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ،

۲۴۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ
سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ
اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ
بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ

معاملہ میں مقبول نہ ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ان کے
درمیان عداوت اور دشمنی بھڑکا دی، اور ابوہریرہ رض نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو، اور نہ ہی
تکذیب کرو، اور کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس چیز پر جو
نازل کی گئی، آخر آیت تک :۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ
ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا اے مسلمانوں کی جماعت تم
اہل کتاب سے کیونکر پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب تو وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اتری ہے، اسمیں اللہ کی بتائی ہوئی سب سے نئی خبر ہے جسے تم پڑھتے ہو اسمیں کوئی
آمیزش نہیں اور تم سے اللہ تعالیٰ نے بیان کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ لکھا تھا اسمیں
اہل کتاب نے تبدیلی کردی ہے اور اپنے ہاتھوں سے کتاب کو بدل ڈالا ہے اور
ان لوگوں نے کہا، کہ یہ خدا کی جانب سے ہے تاکہ اسکے ذریعہ تھوڑی قیمت وصول
کریں، کیا جو علم تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسمیں ان سے پوچھنے کے متعلق تم کو
منع نہیں فرمایا ہے، خدا کی قسم ہم نے ان اہل کتاب میں سے کسی کو نہیں
دیکھا کہ وہ کبھی تم سے اسکے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے :۔

مشکلات کے وقت قرعہ اندازی کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب وہ
اپنے قلم ڈالنے لگے، کہ کون مریم کی کفالت کرے، ابن عباس نے اسکی تفسیر بیان
کی کہ جب لوگوں نے اپنا اپنا قلم ڈالا، تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ نکلے لیکن
حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم رک گیا چنانچہ انھوں نے حضرت مریم کی کفالت
کی، اور اللہ تعالیٰ کے قول فساہم کے معنی ہیں قرعہ اندازی کی اور فکان من
المدحضین کے معنی ہیں کہ قرعہ انھیں کے نام نکلا، اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو قسم کھانے کیلئے کہا تو ان میں سے ہر ایک
جلدی کرنے لگا، آپ نے حکم دیا کہ انکے درمیان قرعہ اندازی کیجائے کہ کون قسم کھائے

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، شعبی، بواسطہ نعمان بن بشیر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حدود میں نرمی برتنے
والے اور اسمیں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم کی ہے جس نے ایک کشتی میں قرعہ اندازی
کی بعض کے حصہ میں بالائی حصہ اور بعض کے حصہ میں نچلا حصہ آیا اور جو لوگ نیچے
تھے وہ پانی لینے کیلئے اوپر والوں کے پاس آمد و رفت کرنے لگے جس سے ان
لوگوں کو تکلیف ہوئی، ایک شخص نے ایک بسولہ لیا اور نچلے حصہ میں سوراخ کرنے

بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ -

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهٗ سَهْمُهٗ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ ثِيَابِهٖ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهٗ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهٗ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ

۲۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

لگا (تاکہ اس سے پانی لے اور اوپر والوں کو زحمت نہ ہو) اوپر والے لوگ اس کے پاس آئے، اور اس سے کہا، تجھے کیا ہوگیا ہے اس نے کہا تم لوگوں کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی، اور میرے واسطے پانی ضروری چیز ہے، اگر ان لوگوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، تو اس کو بھی بچالیتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی بچاتے ہیں، اور اگر اس کو چھوڑ دیتے ہیں، تو خود بھی تباہ ہوں گے اور اسکو بھی تباہ کریں گے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، خارجہ بن زید انصاری بیان کرتے ہیں، کہ ام علاء نے جو ان کی رشتہ دار تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے واسطے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے، وہ ہمارے پاس رہنے لگے، ایک دفعہ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی خوب خدمت کی، یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی اور ہم نے ان کو کفن پہنایا، تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا اے ابوالسائب تم پر اللہ کی رحمت ہو، میں تیرے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو معزز بنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معزز بنایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نہیں جانتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، عثمان کو تو خدا کی قسم موت آگئی، میں اس کیلئے بھلائی کا امیدوار ہوں، میں حالانکہ خدا کا رسول ہوں، لیکن بخدا میں نہیں جانتا، کہ اسکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، ام علاء نے کہا، کہ بخدا میں اسکے بعد کبھی کسی کا تزکیہ نہ کروں گی، اور میں اسکے سبب سے غمگین ہوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا، کہ عثمان کیلئے ایک چشمہ بہہ رہا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اور آپ سے یہ ماجرا بیان کیا، تو آپ نے فرمایا، یہ اس کا عمل ہے۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، تو ان میں سے جس کا نام نکلتا، اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، اور اپنی ہر بیوی کے، آپ ایک دن رات رہتے تھے، سوائے سودہ بنت زمعہ رض کے جنہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تھی، جس سے ان کی غرض صرف یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوجائیں۔

۲۴۹۸ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اسمٰعیل، مالک، سمی، (ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام) ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے پھر اس کو بغیر قرعہ اندازی کے نہ پاتے، تو بلا شبہ قرعہ اندازی کرتے، اور اگر جانتے کہ نماز کو سویرے جانے میں کیا ثواب ہے، تو سبقت کرتے، اور اگر انھیں معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں کیا ثواب ہے تو ضرور اس میں شریک ہوتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَابُ ۱۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهٖ۔

لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کے متعلق جو منقول ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ ان کی اکثر سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر جو شخص صدقہ یا اچھی باتوں کا، یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے، اور جس نے یہ خدا کی خوشنودی کی خاطر کیا، تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا اجر دیں گے، اور امام کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جنگ کے مقامات پر جانے کا بیان:۔

۲۴۹۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَاْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ حَتّٰى اَكْثَرُوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ

سعید بن ابی مریم، ابوغسان، ابوحازم سہل بن سعد رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کے چند لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا تھا، آپ اپنے چند صحابہ کے ساتھ ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے، نماز کا وقت آگیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے، تو بلال رضؓ آئے اور انھوں نے اذان دی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تو بلال رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس پہونچے، اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے ہیں، اور نماز کا وقت آگیا ہے، کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے، انھوں نے کہا ہاں، اگر تمہاری خواہش ہو، چنانچہ تکبیر کہی گئی، اور ابوبکر رضؓ آگے بڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے داخل ہوئے، یہانتک کہ پہلی صف میں پہونچ گئے، لوگوں نے تالی بجانی شروع کر دی یہانتک کہ ان لوگوں نے زیادتی کی، اور حضرت ابوبکر رضؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے، جب نگاہ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا آپ نے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا، اور حکم دیا، کہ نماز

فالتفت فاذا هو بالنبي صلى الله عليه وسلم وراءه فاشار اليه بيده فامره يصلي كما هو فرفع ابوبكر يده فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه حتى دخل في الصف وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فلما فرغ اقبل على الناس فقال يايها الناس اذا نابكم شيء في صلوتكم اخذتم بالتصفيح انما التصفيح للنساء من نابه شيء في صلوته فليقل سبحان الله سبحان الله فانه لا يسمعه احد الا التفت يا ابابكر ما منعك حين اشرت اليك لم تصل فقال ما كان ينبغي لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم ⁖

پڑھائیں، جس طرح پڑھا رہے ہیں، حضرت ابوبکر رض نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کی حمد بیان کی، پھر الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے، یہانتک کہ صف میں داخل ہو گئے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے، تو فرمایا، اے لوگو! جب تم کو نماز میں کوئی بات پیش آجاتی ہے، تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو، حالانکہ تالی بجانا تو عورتوں کے لئے ہے، نماز میں اگر کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا چاہیئے، اس لئے کہ جو شخص اس کو سُنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا، اور اے ابوبکر رض تمہیں کس بات نے اس سے روکا، کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا حضرت ابوبکر رض نے عرض کیا، کہ ابن ابی قحافہ رض کو یہ حق نہیں پہونچتا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھائے ⁖

٢٥٠٠ - حدثنا مسدد حدثنا معتمر قال سمعت ابي ان انسا قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم لو اتيت عبد الله بن ابي فانطلق اليه النبي صلى الله عليه وسلم وركب حمارا فانطلق المسلمون يمشون معه وهي ارض سبخة فلما اتاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اليك عني والله لقد اذاني نتن حمارك فقال رجل من الانصار منهم والله لحمار رسول الله صلى الله عليه وسلم اطيب ريحا منك فغضب لعبد الله رجل من قومه فشتما فغضب لكل واحد منهما اصحابه فكان بينهما ضرب بالجريد والايدي والنعال فبلغنا انها انزلت وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما -

مسدد، معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رض نے بیان کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا، کاش آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے چلتے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے، اور مسلمان آپ کیساتھ پیدل چل رہے تھے، وہ زمین شور تھی جس پر آپ چل رہے تھے جب آپ اس کے پاس پہونچے، تو اس نے کہا، آپ مجھ سے دور رہیئے خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بُو، نے مجھے تکلیف پہونچائی ہے، ایک انصاری نے جواب دیا، کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی بُو تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے، عبداللہ کی قوم کا ایک آدمی بہت غضبناک ہوا، اور ان کو گالی دی، پھر ان دونوں کے ساتھی اپنے اپنے دوست کی حمایت میں مشتعل ہو گئے، ڈنڈے، ہاتھوں، اور جوتوں کی مار ہونے لگی، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آیت وان طائفتان الخ اگر مومنوں کی دو جماعتیں جھگڑا کریں، تو انکے درمیان صلح کرا دو، اسی موقعہ پر نازل ہوئی ⁖

باب ٦٧٦ ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس ⁖

وہ شخص جھوٹا نہیں (کہا جائے گا) جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے ⁖

٢٥٠١ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب ان حميد بن عبد الرحمن اخبره ان امه ام كلثوم بنت عقبة

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، ام کلثوم بنت عقبہ، سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے

أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے، جو اچھی بات خلاف واقعہ کہدے ؛

بَابٌ ۱۶۷۷ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ ؛

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا، کہ ہمارے ساتھ چلو صلح کرادیں ؛

۲۵۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

محمد بن عبد اللہ، عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، و اسحاق بن محمد فروی، محمد بن جعفر، ابو حازم، سہل بن سعد رضؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ قبا کے لوگ لڑ پڑے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی، تو فرمایا، ہمارے ساتھ چلو، کہ صلح کرادیں ؛

بَابٌ ۱۶۷۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؛

اللہ تعالیٰ کا قول، اگر وہ دونوں آپس میں صلح کرلیں، اور صلح زیادہ بہتر ہے ؛

۲۵۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا

قتیبہ بن سعید، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے آیت وَاِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا کی تفسیر یوں بیان کی، کہ ایک شخص اپنی بیوی میں ایسی باتیں، مثلاً عذر وغیرہ دیکھے، اور اس کو علیحدہ کرنا چاہے، پھر وہ عورت کہے، کہ مجھ کو اپنے پاس رکھ، اور جو تیرا جی چاہے، میرے لئے تقسیم کردے، ایسی صورت میں حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا، کہ اگر دونوں راضی ہوجائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ؛

بَابٌ ۱۶۷۹ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ ؛

اگر لوگ ظلم کی بات پر صلح کرلیں، تو وہ صلح مقبول نہیں ہے ؛

۲۵۰۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، بواسطہ ابو ہریرہ وخالد بن زید جہنی روایت کرتے ہیں، دونوں نے بیان کیا، کہ ایک اعرابی آیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیجئے، اس کا فریق مخالف کھڑا ہوا، اور عرض کیا ٹھیک ہے، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیجئے، اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا، کہ تیرے بیٹے کو سنگسار ہونا چاہیئے، میں نے اپنے بیٹے کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دیکر چھڑا لیا، پھر میں نے علم والوں سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا، تیرے بیٹے

العسیف فقالوا انما علی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاقضین بینکما بکتاب اللہ اما الولیدۃ والغنم فرد علیک وعلی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام واما انت یا انیس لرجل فاغد علی امراۃ ھذا فارجمھا فغدا علیھا انیس فرجمھا۔

کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں، اور ایک سال کیلئے جلا وطن ہونا چاہیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردونگا، لونڈی اور بکریاں تو تجھے واپس کیجاتی ہیں اور تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے جلا وطن ہوگا، اور ایک آدمی سے آپ نے فرمایا، اے انیس کل تو اس شخص کی بیوی کے پاس جا، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسکو سنگسار کردے، چنانچہ انیس نے صبح کے وقت جاکر اسکو سنگسار کردیا:۔

۲۵۰۵۔ حدثنا یعقوب حدثنا ابراہیم ابن سعد عن ابیہ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد رواہ عبد اللہ بن جعفر المخرمی وعبد الواحد بن ابی عون عن سعد بن ابراہیم۔

یعقوب، ابراہیم بن سعد، سعد، قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو دین میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے، عبد اللہ بن جعفر مخرمی، اور عبد الواحد بن ابی عون نے سعد بن ابراہیم سے اس کو روایت کیا:۔

باب ۱۶۸۰ کیف یکتب ھذا ما صالح فلان ابن فلان وفلان بن فلان وان لم ینسبہ الی قبیلتہ او نسبہ:۔

کس طرح (صلحنامہ) لکھا جائے ھذا ما صالح فلان بن فلان وفلان بن فلان (یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر فلاں بن فلاں نے صلح کی) اور اگرچہ اس کو قبیلہ یا النسب کی طرف منسوب کرے:۔

۲۵۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء بن عازب قال لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الحدیبیۃ کتب علی بینھم کتابا فکتب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال المشرکون لا تکتب محمد رسول اللہ لو کنت رسولا لم نقاتلک فقال لعلی امحہ فقال علی ما انا بالذی امحاہ فمحاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وصالحھم علی ان یدخل ھو واصحابہ ثلثۃ ایام ولا یدخلوھا الا بجلبان السلاح فسالوہ ما جلبان السلاح قال القراب بما فیہ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو اسحٰق، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی، تو حضرت علیؓ نے صلحنامہ لکھا، اور لکھا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مشرکوں نے اعتراض کیا، اور کہا، محمد رسول اللہ، نہ لکھو، اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے جنگ نہ کرتے، آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اس کو مٹادو، حضرت علیؓ نے عرض کیا، میں تو اس کو نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس کو مٹا ڈالا، اور ان لوگوں سے اس بات پر صلح کی کہ آئندہ سال) آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تین دن تک مکہ میں رہیں گے، اور وہاں اس حال میں داخل ہوں گے، کہ ہتھیار جلبان میں ہوں گے، لوگوں نے آپ سے پوچھا، جلبان کیا ہے، آپ نے فرمایا نیام، اور وہ چیز جو اس میں ہے:۔

۲۵۰۷۔ حدثنا عبید اللہ ابن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان

عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحٰق، براء سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینہ میں عمرہ کا ارادہ کیا، تو مکہ والوں نے آپ کو داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کیا

يَدْعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا
لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ
لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ اِلَّا فِي الْقِرَابِ
وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ
وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا
فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ
لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ
يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ
فِيْهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا
وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا
تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ
بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ
وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ
لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

باب (۱۶۸) الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِ عَنْ
اَبِيْ سُفْيٰنَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَ
اَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ

یہاں تک کہ ان سے اس بات پر فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال تین دن قیام کریںگے
جب صلحنامہ لکھنے لگے، تو اسکے شروع میں لکھا، کہ یہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ
کے رسول راضی ہوئے، مکہ والوں نے کہا، کہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے
ہیں، اگر ہم جانتے کہ تم اللہ کے رسول ہو، تو ہم تم کو نہیں روکتے، بلکہ تم تو
محمد بن عبداللہ ہو، آپ نے فرمایا، میں اللہ کا رسول ہوں اور عبداللہ کا بیٹا
ہوں، پھر حضرت علی رض سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹادو: انھوں نے کہا نہیں
خدا کی قسم میں کبھی آپکو نہیں مٹاؤں گا، آپ نے وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا، اور لکھوایا
ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبداللہ، وہ مکہ میں اس حال میں داخل ہوں گے
انکے ہتھیار نیام میں ہوں گے، اور اگر مکہ کا کوئی شخص انکے ساتھ جانا چاہے تو اسکو
ساتھ لیکر نہیں جائیں گے، اور اپنے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ جانیکے
بعد اگر وہاں رہنا چاہے گا، تو اسے منع نہیں کریںگے، جب دوسرے سال آپ
مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گذرگئی، تو لوگ حضرت علی رض کے پاس پہونچے اور کہا
کہ اپنے ساتھی سے کہو، کہ آپ ہمارے پاس سے چلے جائیں اسلئے کہ مدت گذر
چکی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، تو حضرت حمزہ رض کی بیٹی چچا چچا کہتی ہوئی پیچھے
گئی حضرت علی رض نے اسے لے لیا، اور اس کا ہاتھ پکڑکر فاطمہ علیہا السلام سے
کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو، انھوں نے اسکو سوار کرلیا، تو اس کے متعلق حضرت
علی رض، زید رض، اور جعفر جھگڑنے لگے حضرت علی نے کہا میں اس لڑکی کا مستحق ہوں
کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، اور حضرت جعفر رض نے دعوی کیا، کہ وہ میرے
چچا کی بیٹی ہے، اور اس کی خالہ میری زوجیت میں ہے (اس لئے میں زیادہ
مستحق ہوں) زید نے (اپنے استحقاق کا دعوی کیا، اور) کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی
ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا، اور فرمایا، کہ
خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور علی رض سے فرمایا، کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے، اور جعفر
سے فرمایا کہ تم صورت وسیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو اور زید سے کہا کہ تو ہمارا بھائی اور مولا ہے۔

مشرکین کے ساتھ صلح کرنے کا بیان، اس مضمون میں ابوسفیان رض سے
روایت ہے، اور عوف بن مالک رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ
آپ نے فرمایا، کہ پھر تم میں اور رومیوں میں صلح ہوجائیگی، اور اسی باب
میں سہل بن حنیف رض، اسماء رض اور مسور رض کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہے، اور موسی بن مسعود نے کہا، کہ مجھ سے سفیان بن سعید نے
بواسطہ ابواسحق، براء بن عازب رض کا قول نقل کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ عَلٰى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهٗ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلٰى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهٖ فَرَدَّهٗ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ ؞

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَأْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلٰثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ ۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ ۔

بَابُ (۱۶۸۳) الصُّلْحُ فِي الدِّيَةِ ؞

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

مشرکین سے حدیبیہ کے دن تین باتوں پر صلح کی، اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص ان کے پاس آجائے، تو اسکو واپس کردیں گے، اور مسلمانوں سے کوئی شخص مشرکوں کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کریں گے، اور یہ کہ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور وہاں ہتھیار از قسم تلوار و کمان غلاف میں رکھ کر ہی داخل ہونگے ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتا ہوا، آپ کے پاس پہونچا، تو آپ نے اس کو مشرکوں کے حوالہ کردیا، امام بخاری نے کہا، کہ مؤمل نے بواسطہ سفیان، ابو جندل کا ذکر نہیں کیا۔ اور الا بجلب السلاح کے الفاظ نقل کیے ؞

محمد بن رافع، سریج بن النعمان، فلیح، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنیکے ارادہ سے نکلے، کفار آپ کے درمیان اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوگئے (آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا) آپ نے اپنی ہدی کی قربانی کی، اور اپنے سر کو حدیبیہ میں منڈا لیا، اور ان سے اس بات پر فیصلہ ہوا، کہ آئندہ سال عمرہ کریں گے، اور سوائے تلوار کے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ ہوگا، اور اتنے ہی دنوں تک ٹھہریں گے، جب تک کفار چاہیں گے، چنانچہ آئندہ سال آپ نے عمرہ کیا آپ وہاں اس طرح داخل ہوئے جس طرح صلح کی تھی، جب وہاں تین دن ٹھہر چکے تو لوگوں نے آپ سے کہا، کہ آپ چلے جائیں، چنانچہ آپ روانہ ہوگئے ؞

مسدد، بشیر، یحییٰ، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حثمہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ عبداللہ بن سہل رضؓ محیصہ بن مسعود بن زید رضؓ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، اور ان دنوں میں صلح تھی ؞

دیت میں صلح کرنے کا بیان ؞

محمد بن عبداللہ انصاری، حمید، انس رضؓ بیان کرتے ہیں، کہ ربیع بنت نضر نے ایک چھوکری کے دانت توڑ ڈالے، تو اسکے آدمیوں نے اس سے دیت مانگی، اور ربیع کے لوگوں نے معافی چاہی لیکن وہ نہ مانے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے، آپ نے انکو قصاص کا حکم دیا، انس بن نضر نے کہا کیا ثنیہ کے دانت توڑے جائیں گے، یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہے، کہ اسکے دانت نہیں توڑے جائینگے، آپ نے فرمایا

لا تكسر ثنيتها فقال يا انس كتاب الله القصاص فرضي القوم وعفوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره زاد الفزاري عن حميد عن انس فرضي القوم وقبلوا الارش

باب ۱۶۸۳ قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين وقوله جل ذكره فاصلحوا بينهما -

۲۵۱۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن ابي موسى قال سمعت الحسن يقول استقبل والله الحسن بن علي معاوية بكتائب امثال الجبال فقال عمرو بن العاص اني لارى كتائب لا تولي حتى تقتل اقرانها فقال له معاوية وكان والله خير الرجلين اي عمرو ان قتل هؤلاء هؤلاء وهؤلاء هؤلاء من لي بامور الناس من لي بنسائهم من لي بضيعتهم فبعث اليه رجلين من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن سمرة وعبد الله بن عامر بن كريز فقال اذهبا الى هذا الرجل فاعرضا عليه وقولا له واطلبا اليه فاتياه فدخلا عليه فتكلما وقالا له فطلبا اليه فقال لهما الحسن بن علي انا بنو عبد المطلب قد اصبنا من هذا المال وان هذه الامة قد عاثت في دمائها قالا فانه يعرض عليك كذا وكذا ويطلب اليك ويسالك قال فمن لي بهذا قالا نحن لك به فما سالهما شيئا الا قالا نحن لك به فصالحه فقال الحسن ولقد سمعت ابا بكرة يقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي الى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه اخرى ويقول ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين

اے انس! کتاب اللہ تو قصاص کا حکم دیتی ہے، پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اور معاف کردیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کردیتا ہے فزاری نے بواسطہ حمید، انس نقل کیا، کہ وہ لوگ راضی ہوگئے، اور دیت منظور کرلی ؛

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن بن علی کے متعلق فرمانا یہ میرا بیٹا ہے، یہ سردار ہے، اور شاید اللہ اس کے ذریعہ دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا، اور اللہ تعالیٰ کا قول، کہ ان دونوں کے درمیان صلح کرادو ؛

عبداللہ بن محمد، سفیان، ابو موسیٰ، بواسطہ حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ بخدا حسن بن علی معاویہ کے سامنے پہاڑوں کی طرح فوجیں لیکر آئے، عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو پیٹھ نہیں پھیرے گی جب تک کہ اپنے مقابل کو قتل نہ کرلیں، حضرت معاویہ نے جو دونوں میں (یعنی عمرو بن عاص اور حضرت معاویہ) بہتر تھے عمرو بن عاص سے کہا کہ اے عمرو! اگر ان لوگوں نے ان لوگوں کو اور اس طرف کے لوگوں نے اس طرف کے لوگوں کو قتل کردیا، تو لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال کون کریگا، کون انکی بیویوں کی نگرانی کریگا، کون انکی جائداد کا انتظام کریگا، چنانچہ حضرت حسن کے پاس قریش کے دو آدمی جو بنی عبد شمس میں سے تھے یعنی عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا گیا، اور کہا کہ ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اور ان سے گفتگو کرکے انکو صلح کی طرف بلاؤ، دونوں انکے پاس آئے گفتگو کی اور صلح چاہی حضرت حسن بن علی نے ان دونوں سے کہا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہم نے بہت کچھ مال خرچ کیا ہے اور یہ لوگ اپنے خونوں میں مبتلا ہوچکے ہیں ان دونوں نے کہا کہ وہ آپکے پاس صلح پیش کرتے ہیں اور اسی کے طالب اور خواہاں ہیں حضرت حسن نے فرمایا، کہ پھر اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے، ان دونوں نے کہا ہم اسکے ذمہ دار ہیں، چنانچہ حضرت حسن نے جب بھی کہا کہ اسکی ذمہ داری کون لیتا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ ہم اسکے ذمہ دار ہیں چنانچہ حضرت حسن نے ان سے صلح کرلی، حسن بصری نے بیان کیا ہے میں نے ابوبکرہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حضرت حسن بن علی آپکے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف رخ کرتے اور کہتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

باب ۱۶۸۴ هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ ::

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

۲۵۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

باب ۱۶۸۵ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ ::

۲۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

باب ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبٰى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ ::

۲۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ

دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا، مجھ سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہ حسن کا ابوبکرہ سے سننا میرے نزدیک اسی حدیث سے ثابت ہے ::

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے ::

اسمٰعیل بن ابی اویس، برادر اسمٰعیل (عبدالحمید) سلیمان، یحیٰی بن سعید ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رض کا قول نقل کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جھگڑنے والوں کی آوازیں دروازے پر سنیں، جو بلند ہو رہی تھیں، ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا، کہ مہربانی کر کے کچھ قرض معاف کر دے، اور دوسرا کہہ رہا تھا واللہ میں نہیں کرونگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لے آئے، اور فرمایا، کہ کہاں ہے وہ شخص جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کرونگا، اس نے عرض کیا، میں ہوں یا رسول اللہ! اور میرا ساتھی جو چاہے میں اسے معاف کر سکتا ہوں ::

یحیٰی بن بکر، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، عبداللہ بن کعب بن مالک کعب بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں، کہ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر ان کا کچھ قرض تھا، کعب رض ان سے ملے، اور ان کا پیچھا کیا، یہانتک کہ (دوران گفتگو میں) ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس سے گذرے، اور فرمایا، اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، گویا نصف (معاف کرنے) کے لئے حکم دے رہے تھے، چنانچہ آدھا قرض معاف کر دیا، اور آدھا لے لیا ::

ف

لوگوں کے درمیان صلح کرانے، اور ان کے درمیان انصاف کرنے کی فضیلت کا بیان ::

اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے، لوگوں کے درمیان انصاف کرے، یہ بھی صدقہ ہے ::

جب امام کسی کو صلح کا اشارہ کرے، اور وہ انکار کرے تو قاعدے کے مطابق فیصلہ کر دے ::

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک انصاری سے ایک پتھریلی زمین کی نالی کے متعلق جھگڑا کیا

يُحَدِّثُ اَنَّهٗ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ كَانَا
يَسْقِيَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ
حَقَّهٗ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ
اَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَاْيٍ سَعَةٍ لَّهٗ وَلِلْاَنْصَارِيِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ
الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰى
لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ مَا
اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ الْاٰيَةَ -

باب ۱۶۸۷ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَاَصْحَابِ الْمِيْرَاثِ

وَالْمُجَازَفَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَخَارَجَ
الشَّرِيْكَانِ فَيَاْخُذُ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا فَاِنْ تَوِيَ
لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ ؞

۲۵۱۶ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا
التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ فِيْهِ وَفَاءً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِذَا جَدَدْتَّهٗ
فَوَضَعْتَهٗ فِي الْمِرْبَدِ اٰذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ
قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَاَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَّهٗ عَلٰى اَبِيْ
دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهٗ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَّ
سِتَّةٌ لَوْنٌ اَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَّسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ

جو بدر میں شریک ہو چکے تھے، اور دونوں اس سے پانی لیتے تھے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا، اے زبیرؓ تم پانی لے لو، پھر اپنے پڑوسی
کے لئے چھوڑ دو، انصاری کو غصہ آگیا، اور کہنے لگا، یا رسول اللہ یہ آپ کی
پھوپھی کا بیٹا ہے (اسی لئے یہ طرفداری کی جا رہی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا، پھر فرمایا، اے زبیرؓ تم اپنے درختوں
کو سیراب کر لو، اور پانی روک لو، یہاں تک کہ دیواروں تک پہونچ جائے
اس وقت آپ نے حضرت زبیرؓ کو ان کا پورا حق دلوایا، اور اس سے پہلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو ایک بات کا مشورہ دیا تھا،
جس میں ان کی اور انصاری دونوں کی رعایت تھی، جب اس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا، تو آپ نے زبیرؓ کو صریح حکم دیکر ان
کا پورا حق دلوایا، عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیرؓ نے کہا، کہ بخدا میں خیال
کرتا ہوں کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ اسی
مقدمہ میں نازل ہوئی ہے ؞

قرضخواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانے اور قرض کا اندازے سے
ادا کرنے کا بیان، اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر دو شریک یہ طے کر لیں کہ
ایک دین اور دوسرا نقد مال لے گا، تو مضائقہ نہیں اور اگر ان میں سے
کسی کا مال ہلاک ہو جائے تو اس کو اپنے ساتھی سے مطالبہ کا حق نہیں ؞

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عبیداللہ، وہب بن کیسان، جابر بن عبداللہ
سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا، کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، اور
ان پر کچھ قرض تھا، میں نے ان کے قرضخواہوں سے کہا کہ قرض کے عوض پھل لے
لیں، ان لوگوں نے انکار کیا، اور خیال کیا کہ پھل ان کے قرض کو کافی نہ ہوگا،
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ
جب تو اسکو توڑ لے اور کھلیان میں لے آئے (تو مجھکو خبر کر) میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ تشریف لائے، اور آپ کیساتھ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ
بھی تھے آپ اس ڈھیر پر بیٹھ گئے پھر فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ، اور اپنا
قرض ادا کر، تو میں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا جس کا میرے والد پر قرض تھا سب کا
قرض ادا کر دیا، اور تیرہ وسق کھجوریں باقی بچ گئیں جن میں سات وسق عجوہ اور چھ وسق
لون، یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون تھی پھر میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ملا، آپ سے میں نے بیان کیا آپ ہنسے اور فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ کے پاس

عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنْ سَیَکُوْنُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبَا بَکْرٍ وَّلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ اَبِیْ عَلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ وَسْقًا دَیْنًا وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

بَابُ ۱۶۸۸ الصُّلْحِ بِالدَّیْنِ وَالْعَیْنِ ⁖

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ کَعْبٍ اَنَّ کَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰی ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا کَانَ لَهٗ عَلَیْهِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَیْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمَا حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰی کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ یَا کَعْبُ فَقَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

کِتَابُ الشُّرُوْطِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بَابُ ۱۶۸۹ مَا یَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی الْاِسْلَامِ وَالْاَحْکَامِ وَالْمُبَایَعَةِ ⁖

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ یُخْبِرَانِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا کَاتَبَ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو یَوْمَئِذٍ کَانَ فِیْمَا اشْتَرَطَ سُهَیْلُ ابْنُ عَمْرٍو عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا یَاْتِیْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَّاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ اِلَیْنَا وَخَلَّیْتَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ

جاکر بیان کرو، دونوں نے کہا، کہ ہم تو پہلے ہی سے سمجھ رہے تھے کہ اس میں برکت ہوگی جس وقت آپ نے ایسا کیا، اور ہشام نے وہب سے، انھوں نے جابرؓ سے صلوٰۃ العصر کہا، اور ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کیا، اور نہ ہنسنا بیان کیا، اور اس طرح بیان کیا، کہ میرے والد پر تیس وسق قرض تھا، اور ابن اسحاق نے بواسطہ وہب، جابرؓ، صلوٰۃ الظہر کا لفظ بیان کیا ⁖

قرض اور نقد مال کے عوض صلح کرنے کا بیان ⁖

عبداللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس (دوسری سند) لیث، یونس ابن شہاب، عبداللہ بن کعب، کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں تقاضا کیا، دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں، یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سن لیا، اس وقت آپ اپنے حجرے میں تھے، آپ ان دونوں کے پاس باہر تشریف لائے، یہاں تک کہ اپنے حجرے کا پردہ اٹھا دیا، اور کعب بن مالکؓ کو آواز دی، اور فرمایا کہ اے کعب! کعب نے کہا، میں حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، آدھا معاف کردے، کعب نے کہا میں نے کیا یا رسول اللہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا، جاؤ اور اس کا قرض ادا کردو ⁖

شرطوں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسلمان ہونے کے وقت، اور احکام اور خرید و فروخت میں کس قسم کی شرطیں جائز ہیں ⁖

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مروان و مسور بن مخرمہ، یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جب سہیل بن عمرو نے صلحنامہ لکھوایا، تو سہیل بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شرطیں کی تھیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئیگا، اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو مگر تم اسکو واپس کردوگے، اور ہمارے اور اس کے درمیان دخل نہ دوگے، مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار ہوئی اور انہیں غصہ آگیا، لیکن سہیل اسکے سوا کسی شرط پر راضی

فكرِهَ المؤمنون ذلك وامتعضوا منه وأبى سهيلٌ إلّا ذلك فكاتبه النبي صلى الله عليه وسلم على ذلك فردّ يومئذٍ أبا جندلٍ إلى أبيه سهيل بن عمرو ولم يأته أحدٌ من الرجال إلا ردّه في تلك المدة وإن كان مسلماً وجاء المؤمنات مهاجرات وكانت أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ممن خرج إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذٍ وهي عاتقٌ فجاء أهلها يسئلون النبي صلى الله عليه وسلم أن يرجعها إليهم فلم يرجعها إليهم لما أنزل الله عز وجل فيهن إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الله أعلم بإيمانهن إلى قوله ولا هم يحلون لهن قال عروة فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الآية يا أيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن إلى غفورٌ رحيمٌ قال عروة قالت عائشة فمن أقرّ بهذا الشرط منهن قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم قد بايعتك كلاماً يكلمها به والله ما مسّت يده يد امرأة قط في المبايعة وما بايعهن إلا بقوله۔

۲۵۱۹۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفين عن زياد بن علاقة قال سمعت جريراً يقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشترط علىّ والنصح لكل مسلم

۲۵۲۰۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمٰعيل قال حدثني قيس بن أبي حازم عن جرير بن عبد الله قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلوٰة وإيتاء الزكوٰة والنصح لكل مسلم۔

باب ۱۹۹ إذا باع نخلاً قد أبرت ::

۲۵۲۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من باع نخلاً قد أبرت

نہ تھا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر صلح کرلی، اس دن آپ نے ابوجندل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے پاس واپس بھیجدیا، اور اس مدت میں جو شخص بھی آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو واپس کردیا اگرچہ مسلمان ہوکر آیا، اور مومن عورتیں بھی ہجرت کرکے آنے لگیں، اور ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والی عورتوں میں تھیں وہ نوجوان تھیں، ان کے رشتہ دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے، تو آپ نے ان کو واپس نہیں کیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے متعلق یہ آیت نازل کی تھی کہ جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان کرلو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے، پھر اگر تم ان کو مسلمان سمجھتے ہو تو کفار کی طرف ان کو واپس نہ کرو، آیت وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ تک، عروہ نے کہا، کہ مجھ سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا آیت يا أيها الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات الخ کی بنا پر امتحان لے لیا کرتے تھے، عروہ نے کہا، کہ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ان عورتوں میں سے جو ان شرائط کا اقرار کرلیتی، تو آپ اس سے جو بات فرماتے وہ صرف یہ کہ میں نے تجھ سے بیعت کرلی (اس کے سوا کچھ نہ فرماتے) اور خدا کی قسم بیعت کرنے میں آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا، اور صرف زبان سے بیعت لی ::

ابونعیم، سفیان، زیاد بن علاقہ، جریر کا قول بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، تو آپ نے مجھ سے چند شرطیں کیں جن میں ایک ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنی بھی تھی ::

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر بیعت کی تھی ::

اگر کوئی شخص پیوند لگانے کے بعد کھجور کے درخت کو بیچے ::

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد بیچا، تو اس کا پھل بائع کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدار

فثمرتها للبائع إلا أن يشترط المبتاع ۔

باب ١٦٩١ الشروط في البيع ؛

٢٥٢٢ ۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أخبرته أن بريرة جاءت عائشة تستعينها في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا قالت لها عائشة ارجعي إلى أهلك فإن أحبوا أن أقضي عنك كتابتك ويكون ولاؤك لي فعلت فذكرت ذلك بريرة إلى أهلها فأبوا وقالوا إن شاءت أن تحتسب عليك فلتفعل ويكون لنا ولاؤك فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها ابتاعي فأعتقي فإنما الولاء لمن أعتق ۔

باب ١٦٩٢ إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز ؛

٢٥٢٣ ۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء قال سمعت عامرا يقول حدثني جابر أنه كان يسير على جمل له قد أعيا فمر النبي صلى الله عليه وسلم فضربه فدعا له فسار بسير ليس يسير مثله ثم قال بعنيه بوقية قلت لا ثم قال بعنيه بوقية فبعته فاستثنيت حملانه إلى أهلي فلما قدمنا أتيته بالجمل ونقدني ثمنه ثم انصرفت فأرسل على إثري قال ما كنت لآخذ جملك فخذ جملك ذلك فهو مالك قال شعبة عن المغيرة عن عامر عن جابر أفقرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره إلى المدينة وقال إسحق عن جرير عن المغيرة فبعته على أن لي فقار ظهره حتى أبلغ المدينة وقال عطاء وغيره لك ظهره إلى المدينة وقال محمد بن المنكدر عن جابر شرط ظهره إلى المدينة وقال زيد بن أسلم عن جابر ولك ظهره حتى ترجع وقال أبو الزبير عن جابر أفقرناك ظهره

شرط کرلے ؛

بیع میں شرطوں کا بیان ؛

عبداللہ بن مسلمہ، لیث، ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں، کہ بریرہ ان کے پاس کتابت کی رقم کی ادائگی میں مدد مانگنے کے لئے آئی، اور اس نے اپنی کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا اس سے حضرت عائشہ رض نے کہا، کہ اپنے مالکوں کے پاس جا، اگر وہ پسند کریں، تو تیری کتابت کی رقم میں ادا کردوں، اور تیری ولاء مجھے حاصل ہوگی (تو ایسا کرنے کو تیار ہوں) بریرہ نے اپنے مالکوں سے یہ جاکر بیان کیا، لیکن ان لوگوں نے انکار کیا، اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی خاطر ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کریں لیکن حق ولاء ہم لوگوں کو رہے گا، حضرت عائشہ رض نے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اسکو خرید لو اور آزاد کردو، اسلئے کہ ولاء کا حق تو اسی کو ہے جو آزاد کرے ؛

(جانور) بیچنے والا اگر یہ شرط کرے، کہ وہ ایک خاص مقام تک اس پر سوار ہوگا، تو یہ جائز ہے ؛

ابونعیم، زکریا، عامر، جابر رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر کہیں سوار ہوکر جارہے تھے، وہ تھک گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گذرے آپ نے اسکو مارا، اور اسکے لئے دعا کی، تو وہ اتنا تیز چلنے لگا کہ ایسا کبھی نہ چلا تھا پھر آپ نے فرمایا اسکو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے عوض بیچدے، میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ اسکو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے عوض بیچدے، چنانچہ میں نے اسے بیچدیا، لیکن اپنے گھر تک سوار ہونیکا استثنا کرلیا، جب ہم گھر پہونچے تو اونٹ آپکے پاس لیکر حاضر ہوا، آپ نے مجھے اسکی قیمت دیدی پھر میں واپس ہوا تو آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیجکر بلوایا، اور فرمایا میں تیرا یہ اونٹ نہیں لونگا تو اپنا یہ اونٹ لیجا، یہ تیرا مال ہے، شعبہ نے بواسطہ مغیرہ، عامر، جابر نقل کیا، کہ مجھے رسول اللہ صلعم نے مدینہ تک، اسکی پیٹھ پر سوار ہونیکی اجازت دی، اور اسحق نے بواسطہ جریر، مغیرہ نقل کیا، کہ میں نے اسکو بیچدیا، اس شرط پر کہ میں اس پر سوار ہونگا، یہانتک کہ مدینہ پہونچ جاؤں، اور عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لئے اسکی پیٹھ مدینہ تک ہے، اور محمد بن منکدر نے جابر سے نقل کیا کہ انھوں نے مدینہ تک اس پر سوار ہونیکی شرط کرلی، اور زید بن اسلم نے جابر رض سے نقل کیا کہ تجھ کو اس پر سوار ہونیکا حق ہے یہانتک کہ اپنی جگہ پر واپس ہوجائے، اور ابوالزبیر نے جابر رض

إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ
إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ
اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُقِيَّةٍ وَتَابَعَهُ زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ
عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَهٰذَا يَكُونُ أُوقِيَّةً
عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيرَةُ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وُقِيَّةُ ذَهَبٍ
وَقَالَ أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ
دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ
بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَحْسِبُهُ قَالَ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ
عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوُقِيَّةٍ
أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْاِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي۔

بَابُ ۱۶۹۳ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

بَابُ ۱۶۹۴ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ

سے اس طرح نقل کیا کہ ہم نے تجھکو مدینہ تک اس پر سوار ہونیکی اجازت دی، اور اعمش نے بواسطہ سالم جابر رض سے نقل کیا کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں تک پہونچ جاؤ، اور عبید اللہ و ابن اسحٰق نے بواسطہ وہب، جابر رض سے نقل کیا کہ اس اونٹ کو نبی صلعم نے ایک اوقیہ میں خرید لیا، اور زید بن اسلم نے جابر رض سے اسکی متابعت میں روایت کی اور ابن جریج نے بواسطہ عطاء وغیرہ جابر رض سے نقل کیا کہ میں نے اسکو چار دینار میں لیا، اور چار دینار ایک اوقیہ کے برابر ہوتے ہیں اس طور پر کہ ایک دینار دس درہم کا ہو اور مغیرہ نے شعبی سے، انھوں نے جابر سے اور ابن منکدر اور ابوالزبیر نے جابر سے جو روایت کی، اسمیں اسکی قیمت بیان نہیں کی، اور اعمش نے بواسطہ سالم، جابر رض سے ایک اوقیہ سونا نقل کیا، اور ابو اسحٰق نے سالم سے انھوں نے جابر رض سے دوسو درہم قیمت بیان کی، اور داؤد بن قیس نے عبید اللہ بن مقسم سے انھوں نے جابر رض سے نقل کیا کہ تبوک کے راستہ میں، میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ میں خریدا تھا، اور ابونضرہ نے جابر سے نقل کیا کہ اسکو بیس دینار میں خریدا تھا شعبی کا قول کہ ایک اوقیہ میں خریدا تھا، اکثر روایتوں میں ہے، امام بخاری نے کہا کہ میرے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے

معاملات میں شرطیں لگانے کا بیان ٭

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں، کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ ہمارے درمیان اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے، آپ نے فرمایا، نہیں، تو انصار نے مہاجرین سے کہا، کہ تم ہماری محنت کی ذمہ داری لو، اور ہم تمہیں پھل میں شریک کر لیتے ہیں، ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں منظور ہے ٭

موسیٰ بن اسمٰعیل، جویریہ بن اسماء، نافع، عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں، اور انکو آدھی پیداوار ملیگی

عقد نکاح کے وقت مہر میں شرط لگانے کا بیان

اور حضرت عمر رض نے کہا کہ حق کی قطعیت شرطوں کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور تمکو وہی ملیگا جسکی تم نے شرط کی ہو، اور مسور نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا، اور ان کی دامادی کی تعریف کی کہ اس کا حق اچھی طرح ادا کیا، مجھ سے بات کی تو سچ کر دکھایا، اور مجھ سے وعدہ کیا، تو پورا کیا ٭

عبد اللہ بن یوسف، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر رض سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کئے جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ عورتوں کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا:

بَابُ ۱۶۹۵ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

مزارعت میں شرط لگانے کا بیان:

۲۵۲۷- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ۔

مالک بن اسمٰعیل، ابن عیینہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ زرقی، بواسطہ رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا، کہ ہم انصار میں بہت زیادہ کھیتوں کے مالک تھے، تو ہم زمین کرایہ پر دیتے تھے، کبھی ایسا ہوتا کہ اس زمین میں پیدا ہوا، اور اس زمین میں پیدا نہ ہوا، تو ہم کو اس سے منع کیا گیا، لیکن روپیہ کے بدلہ منع نہیں ہوا:

بَابُ ۱۶۹۶ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

ان شرطوں کا بیان، جو نکاح میں جائز نہیں ہیں:

۲۵۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید، ابوہریرہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے، اور نہ بخش (دلالی) کرو، اور اپنے بھائی کی بیع پر زیادہ نہ کرو، اور نہ اس کی منگنی پر منگنی بھیجو، اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے، تاکہ اس کے برتن کو خود کام میں لائے:

بَابُ ۱۶۹۷ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

ان شرطوں کا بیان جو حدود میں جائز نہیں ہیں:

۲۵۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ

قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ابوہریرہ، و زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجئے دوسرے فریق نے بھی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہا ہاں ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بیان کر، اس نے کہا کہ میرا بیٹا اسکے یہاں مزدوری کرتا تھا اسکی بیوی سے اس نے زنا کیا، مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے، میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دیکر اسے چھڑا لیا، پھر میں نے علم والوں سے پوچھا، تو ان لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن ہونا پڑیگا، اور اس عورت کو سنگسار کیا جانا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرونگا، لونڈی اور بکریاں تو واپس کر دو، اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن ہونا پڑے گا، اور اے انیس کل تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ اقرار

مائة وتغريب عام اغد يا انيس الى امراة هذا فان اعترفت فارجمها قال فغدا عليها فاعترفت فامر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجمت.

باب ۱۶۹۸ ما يجوز من شروط المكاتب اذا رضي بالبيع على ان يعتق ؛

۲۵۳۰ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا عبد الواحد بن ايمن المكي عن ابيه قال دخلت على عائشة قالت دخلت على بريرة وهي مكاتبة فقالت يا ام المؤمنين اشتريني فان اهلي يبيعوني فاعتقيني قالت نعم قالت ان اهلي لا يبيعوني حتى يشترطوا ولائي قالت لا حاجة لي فيك فسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم او بلغه فقال ما شان بريرة فقال اشتريها فاعتقيها وليشترطوا ما شاءوا قالت فاشتريتها فاعتقتها واشترط اهلها ولاءها فقال النبي صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق وان اشترطوا مائة شرط.

باب ۱۶۹۹ الشروط في الطلاق وقال ابن المسيب والحسن وعطاء ان بدا بالطلاق او اخره فهو احق بشرطه.

۲۵۳۱ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن ابي حازم عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التلقي وان يبتاع المهاجر للاعرابي وان تشترط المرأة طلاق اختها وان يستام الرجل على سوم اخيه ونهى عن النجش وعن التصرية تابعه معاذ وعبد الصمد عن شعبة وقال غندر وعبد الرحمن نُهي وقال آدم نُهينا وقال النضر وحجاج بن منهال نَهى ؛

کرے، تو اسکو سنگسار کردو، دوسرے دن صبح کو وہ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اقرار کرلیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا، تو اس عورت کو سنگسار کیا گیا ؛

مکاتب اگر آزاد کئے جانے کی شرط پر بیچے جانے پر راضی ہو جائے، تو کون سی شرطیں جائز ہیں ؛

خلاد بن یحیی، عبد الواحد بن ایمن مکی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عائشہ رض کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس بریرہ آئی جو مکاتبہ تھی، اس نے کہا اے ام المؤمنین مجھکو خرید لیجئے اسلئے کہ میرے مالک مجھکو بیچدینگے پھر مجھکو آزاد کردیجئے حضرت عائشہ نے کہا اچھا، بریرہ نے کہا میرے مالک مجھکو نہیں بیچیں گے یہانتک کہ میری ولا خود لینے کیلئے شرط نہ کرلیں گے حضرت عائشہ نے کہا تو پھر مجھکو تیری ضرورت نہیں ہے، نبی صلعم نے یہ بات سنی، یا آپ کو یہ خبر ملی تو فرمایا بریرہ کے متعلق کیا بات ہے اسکو خرید لو اور آزاد کردو اور ان لوگوں کو شرط کرنے دو جو کچھ وہ چاہیں حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے اسکو خرید لیا اور آزاد کردیا اسکے مالکوں نے اسکی ولاء کی شرط اپنے لئے کرلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اگرچہ وہ سیکڑوں شرطیں لگائیں۔

طلاق میں شرطیں لگانے کا بیان، اور ابن مسیب اور حسن، اور عطاء نے کہا، طلاق کا لفظ (شرطوں سے) پہلے کہے، یا بعد میں کہے، اس کا نفاذ شرط کے مطابق ہوگا ؛

محمد بن عرعرہ، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص قافلہ والوں سے باہر جاکر ملے اور یہ کہ شہری دیہاتی کیلئے بیع کرے اور یہ کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط کرے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت لگائے اور دلالی اور تصریہ (تھن میں دودھ چھوڑ دینا تاکہ بیچنے کے وقت معلوم ہو کہ یہ جانور دودھ بہت دیتا ہے) سے بھی منع فرمایا، معاذ اور عبد الصمد نے شعبہ سے اسکے متابع حدیث روایت کی اور غندر اور عبد الرحمن کی روایت میں نُہی کا لفظ ہے (یعنی منع کیا گیا)، اور آدم نے نُہینا کا لفظ بیان کیا یعنی ہمکو منع کیا گیا اور نضر اور حجاج بن منہال نے نَہی کا لفظ استعمال کیا، یعنی آپ نے منع فرمایا ؛

الحمد للہ کہ جلد اول صحیح بخاری شریف ختم ہوگئی!